



U0316





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

SHAH JUNG BOOKS & PAPER  
 (Oriental Section)  
 LRU PRINTED BOOKS  
 Accession No. 1000  
 Subject: .....

موسم  
 ظهير المسند  
 مجموعہ احمدی

صلوات

الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله  
 الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله  
 الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله



# فهرست کتاب تظہیر المؤمنین بعد از نماز عشاء و روزه چنانچه

ردیف	تفصیل فصول و ابواب	فصل	ردیف
۱	باب اول در مسائل طهارت آب مشتمل بر دو فصل *	۰	۳
۰	فصل اول در مسائل آب حوض و نایاب تعدا و غیره *	۱	۳۱
۰	فصل دوم در مسائل آب چاه مشتمل بر فوائد عدیده *	۲	۱۰
۲	باب دوم در مسائل طهارت نجاسات مشتمل بر دو فصل *	۰	۱۳
۰	فصل اول در نجاسات *	۳	۱۵
۰	فصل دوم در مسائل طهارت اشیاء *	۴	۲۲
۳	باب سوم در مسائل غسل و تیمم بدل غسل مشتمل بر دو فصل *	۰	۳۰
۰	فصل اول در غسل *	۵	۳۰
۰	فصل دوم در مسائل تیمم بدل غسل *	۶	۳۲
۳	باب چهارم در مسائل وضو و تیمم بدل وضو مشتمل بر دو فصل *	۰	۳۵
۰	فصل اول در وضو *	۷	۳۵
۰	فصل دوم در مسائل تیمم بدل وضو *	۸	۵۸
۵	باب پنجم در مسائل نماز و اقصاء قضای عمری و نوافل و احکام سجده و روزه *	۰	۶۱
۰	تاکید نماز و عذاب ترک صلوٰۃ مشتمل بر دو ازده فصل و یک تبصره *	۰	۸
۰	فصل اول در بیان ادا تاکید نماز و مذمت ترک نماز *	۹	۶۱
۰	فصل دوم در بیان مسائل اوقات نماز و بجا نماندن و نوافل و غیره *	۱۰	۶۷
۰	فصل سوم در مسائل قبله و مکان مصلی و سورجی و مصلی عبارت تحقیق قبله و مکان مصلی *	۱۱	۷۱

صفحه	مضمون	تفصیل	تعداد
۸۶	فصل چهارم در بیان لباس مصلی *	۱۲	۰
۱۰۰	فصل پنجم در احکام مسائل سجده گاه *	۱۳	۰
۱۰۳	فصل ششم در بیان اذان و اقامت *	۱۴	۰
۱۰۹	فصل هفتم در مسائل واجبات و مبطلات نماز *	۱۵	۰
۱۲۹	فصل هشتم در بیان مسائل و فضائل جماعت *	۱۶	۰
۱۳۴	فصل نهم در مسائل نماز نوافل و مستحب و غیره *	۱۷	۰
۱۳۸	فصل دهم در بیان مسائل نماز مسافر *	۱۸	۰
۱۴۳	فصل یازدهم در بیان مسائل شک و سهو *	۱۹	۰
۱۵۵	فصل دوازدهم در بیان مسائل قضای عمری *	۲۰	۰
۱۶۲	تمتہ متعلق فصل دوازدهم *	۰	۰
۱۶۳	باب ششم در بیان قرآن مشتعل بر دو فصل *	۰	۶
۱۶۳	فصل اول در تلاوت قرآن و مس کتاب و غیره *	۲۱	۰
۱۷۱	فصل دوم در بیان مسائل سجده قرآن *	۲۲	۰
۱۷۲	باب هفتم در بیان مسائل توبه و عمو و مشتعل بر دو فصل *	۰	۷
۱۷۲	فصل اول در مسائل و احکام توبه و فائده توبه *	۲۳	۰
۱۸۱	فصل دوم در مسائل عمو *	۲۴	۰
۱۸۵	باب هشتم در بیان مسائل صوم مشتعل بر پنج فصل مع یک تمه *	۰	۸
۱۸۵	فصل اول در فضائل و ذره و مسائل احکام صوم واجب *	۲۵	۰
۱۸۵	مبطلات و کفار و روزه *	۰	۰

نمبر	نمبر	مضمون	صفحه
۰	۲۶	فصل دوم در بیان مسائل صوم جنب و انقضای غیره و احکام غسل صائم	۱۹۸
۰	۲۷	فصل سوم در بیان احکام صوم رمضان و معذرو و مسافر و غیره *	۲۰۵
۰	۲۸	فصل چهارم در بیان مسائل قضا *	۲۱۱
۰	۲۹	فصل پنجم در مسائل صوم سنت *	۲۱۳
۰	۰	تمتہ متعلق فصل پنجم در باب ششم *	۲۱۷
۹	۰	باب نهم در مسائل و بیان زکوة فطر و زکوة خمس و غیره و متمم فصل	۲۱۸
۰	۳۰	فصل اول در بیان زکوة فطر *	۲۱۸
۰	۳۱	فصل دوم در بیان و مسائل زکوة *	۲۲۵
۰	۳۲	فصل سوم در بیان خمس *	۲۳۹
۰	۳۳	فصل چهارم در مسائل صدقات و خیرات و غیره *	۲۴۸
۱۰	۰	باب دهم در مسائل حج و زیارات مشتمل بر دو فصل *	۲۵۱
۰	۳۴	فصل اول در مسائل حج *	۲۵۱
۰	۳۵	فصل دوم در مسائل زیارات عتبات عالیات	۲۶۰
۱۱	۰	باب یازدهم در مسائل نکاح و متعه و طلاق و دین مهر و رضاعت	۲۶۲
۰	۰	و غیره مشتمل بر چهار فصل مع یک تتمه *	۰
۰	۳۶	فصل اول در بیان عتدت ترک شادی و ثواب شادی *	۲۶۲
۰	۳۷	فصل دوم در مسائل مهر *	۳۰۳
۰	۳۸	فصل سوم در مسائل ایلاء و نكاح و غیره و طلاق و عتدت و طلاق *	۳۰۹
۰	۳۹	فصل چهارم در مسائل رضاعت مشتمل بر فوائده و غیره *	۳۱۱

موضوع	مفسرین	تالیف	تصحیح
۳۳۰	تتمت السائل متفرقه متعلق فصل چهارم در باب یازدهم *	۰	۰
۳۵۲	باب دوازدهم در مسائل رسومات عرف و احکام نماحهران و حدود شرع متعلق فصل	۰	۱۲
۳۵۲	فصل اول در مسائل رسومات شادی و دیگر رسومات و غیره *	۳۰	۰
۳۷۱	فصل دوم در مسائل پرده از نماحهران *	۳۱	۰
۳۹۵	فصل سوم در مسائل حدود و شرع *	۳۲	۰
۳۹۱	باب نوزدهم در مسائل و احکام میت و ذوات متعلق بر شش فصل *	۰	۱۳
۳۹۱	فصل اول در احکام وقت احتضار و جان کندن *	۳۳	۰
۳۹۳	فصل دوم در مسائل غسل میت و مس میت *	۳۴	۰
۳۹۸	فصل سوم در مسائل کفن میت و احکام کفن *	۳۵	۰
۳۹۹	فصل چهارم در مسائل و احکام نماز جنازه میت *	۳۶	۰
۳۸۰	فصل پنجم در مسائل و احکام ترکیب و دفن میت و تلقین و نقل میت و احکام	۳۷	۰
=	مرمت مقابر و کوائف روح و سوالات تکمیل	=	۰
۴۰۳	فصل ششم در مسائل نذورات و رسومات سوم میت و غیره *	۳۸	۰
۴۱۳	باب چهاردهم در مسائل عاشوره و نذورات اتمه متعلق بر چهار فصل *	۰	۱۳
۴۱۳	فصل اول در مسائل ترک لذت و غیره فی الجائز و الطاهر و تقسیم اشیا و نذر و نیاز *	۳۹	۰
۴۲۳	فصل دوم در مسائل شنبه و غیره مبارک و علم و مال و ثروت شنبه و دل و غیره و گشت	۵۰	۰
	تفسیر و توافیق آلاء و غنا و پوشاک مائمی *	=	۰
۴۳۳	فصل سوم در مسائل نوح عاشور و وفات و عاشور و اکثر رسوم ایام عشره *	۵۱	
۴۳۸	فصل چهارم در مسائل نذورات اتمه اطهار *		





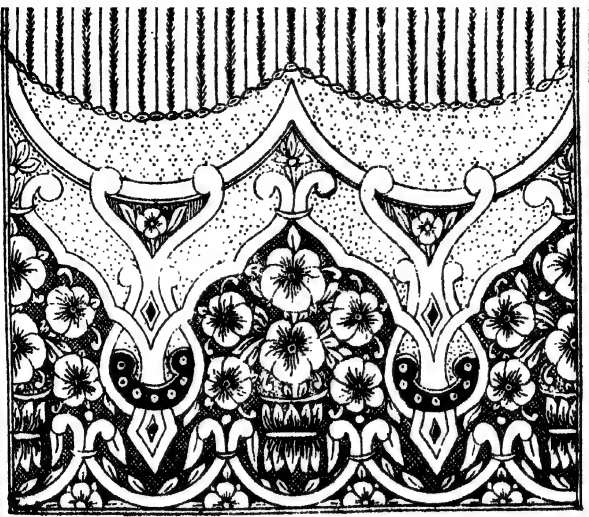


الحمد لله الذي جعلنا من آل أبي طالب من آل محمد وآل محمد من آل أبي طالب

طهیر المبین  
محمد و احمد

از این بقیه آنچه از آنجا سید آل محمد صادر میگردد بکرامی حسب شأن آن سید آل صاحب بقیه

مطبع الزم افقه الك طبع بو  
درمان عجا محمد الك خلية



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي هدانا لهذا سنألى أمتنا العقائد وأحسن القواعد والأحكام  
وسهل لنا سؤلنا مسألنا شرائع الإسلام والصلوة والسلام على  
نبينا محمد الصادق باقر المكارم إلى دار السلام المبعوث لتحيي  
ضوابط الدين وتهدئ مدارك الحلال والحرام والهداية  
المعصومين الكرام شفعاء يوم القيام المنصوبين من الله العلام  
هذا آيت العباد ونهايت الإرشاد الأناج

بعد حمد و صلوة کے خاکسار ذہ بی مقدار امیدوار مغفرت کردگار گوشہ نشین راویہ گنامی سید  
الاحمد ولد سید اولاد حسین ابن سید آل امام حسین الواسطی بگرامی غفرلہ  
ذو بہم و تر الدعیو بہم خدمت میں برادران ایمانی و دوستان روحانی کی التماس کرتا ہے کہ زائد  
سے یہ نیا وند آرزو کستا تھا کہ ایک سالہ مسائل غرویدہ میں زبان اردو بطور سوال و جواب

**جدول مشرف علیخان** و دیگر کتب فارسی سے اخذ ترجمہ کر کے جمع کرے اور اکوین  
 وہ مسائل کہ جنکی اکثر ضرورت ہو ا کرتی ہے صریح ہوں مگر تا مسامتت طالع ربون اور گردش زمانہ دون  
 اور افکار روزگار سے یہ امر صورت پذیر نہوتا تھا اتفاقاً اس درمیان میں نجات نے رہنمونی کی اور گوہر  
 مراد ہاتھ میں آیا یعنی اشتیاق ملازمت قبلہ دینی و کعبہ دنیوی سرپرست نیازندان و مربی ہندوستان  
 مریح ہر خاص و عام اعمام عالم تمام جناب سید ابن امام و سید آل محمد صاحب قبلہ ابوالمنظلم عالم العالی  
 علی رؤسا جو مانندہ و مروجہ کے نگارن حال کترین کے ہیں و ظل عاطفت جناب موصوفین میں فدوی نے  
 پرورش پائی ہے جو شریک قلب ہوا اور شش آب و دانہ نے مقام قصبہ مارہرہ میں پہنچایا و مسامتت  
 ملازمت کیسیا خاصیت دونوں بزرگواروں سے شرف اندوز ہوا وہاں ذکر کتاب جامع المسائل و  
 پرچہ اخبار الاخبار کا بارادریز از جان سید محمد امیر اہل بیت علیہم السلام الرحمان سے سنا اور اسکے دیکھا مگر وہ کتاب  
 بھی مثل کتاب جدول مشرف علیخان بلکہ زیادہ اوس سے بے ترتیب دیکھی گئی اوسکے مطالعہ سے آرزو  
 قدیم تازہ ہوئی اور پہل اشتیاق ترتیب رسالہ از حد ہوا چنانچہ اوسی وقت سے بذریعہ نیازناجات و مقرر  
 عزیز نبیل حافظ سید عبدالجلیل صاحب مد عمرہ و قدرہ جو اوس زمانہ میں واسطے درس اور تحصیل علم کے  
 مدرسہ ایمانیہ لکھنؤ میں مقیم تھے قریب چھ سو مسائل کے بدستخط و مہر علامی و فہامی حاوی ذریعہ و اصول  
 جامع معقول و مستقول افضل الفضل الفخامہ الفقہامروج احکام شریعت ناشریات طریقت قلب آسمان  
 علم و حکمت ہادی گشت تگدان وادی ضلالت بجز خدای فضل و کمال دیباہی قلم کمکت و جلال محی مرسم  
 طریقہ امامیہ شیدائہ مذہب اثنا عشریہ معدن الجود و الفضائل فخر الاولاد و اول محبت العصر الزمان  
 ہادی دوران مولانا و سیدانائب ائمہ ہدی اقا السید مصطفیٰ المعروف بہ میرزا غلام صاحب  
 قبلہ لازالت شہوس ہدایتہ ساطعہ و انوار اقا فاضلہ لامعہ ابن عمہ العلماء سید محمد ہادی صاحب طالب تبارہ  
 مزین لگیئی اور اکثر مسائل مشرف بدستخط حاجی الحرمین الشریفین صاحب خلق عظیم حاجی السید

محمد ابراہیم صاحب دایم غلام سے ہوئے اور چند مسائل سبیل عبارت مجتہد العصر مقبول کونین مولانا  
 السید بندہ حسین صاحب مظاہر العالی ہیں اور باقی مسائل و مطالب کتاب جدول شریعت  
 و رسالہ مجموعہ عباسی مصنفہ مجتہد احکام ربانی جناب آغا احمد صاحب بہبانی مرحوم و دیگر کتب فقہ  
 سے اخذ و ترجمہ کر کے رسالہ نا "بجارت سلیس" وارد و باوجود قلت فرصت و اوکار گوناگون بہر محنت  
 و جانتقسانی خیر تحریریں آیدانفع اسکا ہر خاص و عام کو عام ہوا اور سمجھنے میں مطالب احکام شرعیہ کے  
 وقت و مشکل نہ ہو باعث عفو جزائرم اس آتم کا ہوا اور اس رسالہ کو کہ مسمیٰ بہ طہیر المؤمنین المعروف  
 بہ مجموعہ احمدی پہنچوہ باب اور بانوں فصل پر مرتب کیا خاوند عالمین بہ تصدیق ائمہ معصومین  
 فائدہ اسکا عام اور نفع اوسکا تمام فراوسے اور برکت سے اس کتاب مستطاب کے عاقبت اس  
 عاصی پر عاصی کی اور والدین اس روسیہ کی تہنیت جو امین برب العباد اب خدمت میں مجاہدین  
 و ناظرین سالہ ہا کی التماس ہے کہ ترتیب و تالیف کتاب سے یہ نیاز مند محض نابلد ہے اگر کسی مقام  
 پر لغزش یا خطا واقع ہوئی ہو تو معاف کریں کیونکہ یہ کتاب محض بوجہ شوق و ذوق طبیعت و بغیر مالشیر  
 برادر و عزیز مقبول زمین سید غلام حسن صاحب زادہ عمر و چشمہ و بتاکیہ اکیہ یارم روح روانم  
 سعید و احسن سید آل حسن صاحب زادہ محبتکم کہ جو اس خاکسار سے محبت و مفرط رکھتے ہیں و حسب الاشیاء  
 فیض بنیاد عمومی صاحب قبلہ و کعبہ دو جہان ارسطوی زمان جناب حکیم سید محمد جان صاحب قبلہ  
 مظاہر العالی جمع و مرتب کی گئی اور اگر نفع اس سے اوٹھو این تو اس عاصی پر عاصی کو دعا  
 خیر سے و اموش نہ کریں ع از کریمان کار ہادشو انیسیت ❖

باب اول در مسائل طہارت کتاب مشتمل بر دو فصل فصل اول  
 در مسائل آجض و تالاب تعداد و غیرہ دستخطی علمای اعلام

**سوال** کیا ارشاد فرماتے ہیں مجتہد العصر وال زمان دام ظلہم اس مسئلہ میں کہ ایک تالاب پانی ایسا کہ اس کے رنگ و فربے میں فرق ہے مگر بومین فرق نہیں ہے خواہ بومین فرق ہے فربے میں فرق نہیں ہے خواہ ان تین باتوں میں ایک بات میں فرق ہے دومین نہیں ہے تو وہ پانی نجس ہے یا نہیں جواب اس کا شافی عنایت ہوا اور یہی ارشاد ہو کہ تعداد کر کی گئی ہاتھ ہے۔

**جواب** اگر پانی کا رنگ یا بویا ذالیقہ بسبب نجاست کے متغیر ہو تو وہ نجس ہے اور اگر تغیر اوصاف ثلثہ میں بغیر اینہ سرش نجاست کے ہو تو وہ پاک ہے اور طہر ہی ہے اگر آب طلاق او سپہ صادق آئے اور کعبارت ہے تین شہر اور نصف شہر طول اور اسی قدر عرض اور اسی قدر عمق بشہر مستوی الخلق

**سوال** آب قلیل کم از کم بجز ملاقات نجاست نجس ہوتا ہے یا نہیں **جواب** ہاں نجس ہوتا ہے **سوال** مثلاً حوض طاهر و پاک تھا ایک حصہ مسلمانوں نے بہرہ اور حصہ قوم ہندو نے بہرہ اس صورت میں حوض مذکور مع پانی پاک و طہر ہے یا نہیں ارتقام فرمائیے

**جواب** صورت مرقومہ میں اگر بقدر اگر پانی اوس حوض میں پاک و طاهر بھرا جائے یعنی اوس پانی میں نہ ہاتھ ہندو کا متصل ہوا ہو اور نہ کوئی اور نجاست تو حوض اور وہ پانی پاک رہیگا بعد از ان باتصال نجاست بدون تغیر نجس نہوگا **سوال** کیا ارشاد فرماتے ہیں علما دین متین اس مسئلہ میں کہ اگر حوض پاک و طاهر تھا مگر بغیر ورت تعمیر مکان قوم ہندو نے بطور نگار کے کانپ و چونہ اوس حوض میں بنایا اور اوس میں سے نکال نکال کر دوسری جگہ صرف کیا بعد فراغت کے اوس حوض مذکور کو دست مسلمان سے خوب سادہ ہوا یا جب خشک ہو گیا پہرہ و سکو مسلمان کے ہاتھ سے طہر کر دیا اور پھر ہونیکے بعد بارش بھی ہوئی لیکن اب وسطی تعمیر عمارت کے فردور ان قوم ہندو پانی چاہ سے نکال کر اوس حوض میں ڈالتے ہیں اور وہ پانی حوض سے بہرہ دوسری جگہ کرتا ہے اس صورت میں حوض اور پانی حوض کا کہلہ زیر ہے طاهر ہے

یا نہیں مفصل ارشاد ہو مینو توجروا جواب جب حوض میں گرہ پانی تھا اور اوپر بارش باران ہو  
تو وہ پاک ہو گیا بعد ازاں جب تک پانی او میں گرہ پانی ہو گیا کافر کے ہاتھ ڈالنے سے اور کسی نجات  
سے نہیں ہو گا بشرطیکہ متغیر نجاست نہ ہو العالم شوال کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ  
میں کہ جس جگہ گرہ حوض کو کینو گرہ بن فرین بدتخطا ارشاد ہو مینو توجروا جواب اگر زمین او  
دیوار ہا می حوض سے کوئی چیز نجس نہ ہو اور پانی پاک او میں بہر اجائے اور بمقدار کر یا زیادہ وہ  
بکھر جاوے تو طاهر و مطہر ہو گا حاجت کر کی نہیں اور اگر زمین یا دیوار حوض نجس ہو تو در صورت فقدا  
گر وہ حوض آب باران سے پاک ہو سکتا ہے ہو العالم شوال آب حوض اور تالاب میں گر  
کائی ہو اور بوجہ کائی کے مرہ اور رنگ او کا متغیر ہو جاوے تو وہ پانی پاک ہے یا نہیں مینو  
توجروا جواب جب تک آب صاف او پر صادق نہ آوے حکم آب مطلق جاری ہو گا ہو العالم  
شوال فضلہ اسپ دیگر جانوران ماکول اللحم یا غیر نالی تالاب و حوض میں بکثرت یا بہ قلت پڑا ہے  
اور اوسی راہ سے پانی تالاب حوض میں آتا ہے تو کچھ لگ فاصلہ سے وضو اس پانی سے کر سکتا یا  
نہیں اور جو پانی اندر حوض و تالاب ملتی ہے نجس ہو کر جاتا ہے پاک ہو گا یا نجس اور اس سے غسل  
کر سکتا ہے یا نہیں جواب فضلہ حیوان ماکول اللحم پاک ہے اگر جلال و غیرہ نہ ہو اور جو پانی  
وقت بارش باران زمین پر جاری ہوتا ہے وہ پاک ہے جب تک بہب نجاست متغیر نہ ہو ہو العالم  
شوال ایک حوض گرہ پانی کا ہے اور او میں پانی نجس بھرا ہوا ہے یا ہندو نے بھرا ہے  
اگر اوپر آب باران برے اور وہ او بل جاوے تو وہ حوض اور پانی او کا طاهر و مطہر ہے یا نہیں  
ارشاد ہو مینو توجروا جواب صورت مرقومہ میں اگر وہ آب مطلق ہے تو طاهر و مطہر ہو جائیگا  
ہو العالم شوال ایک حوض خرد ہے اور گر کے اندازہ کا نہیں ہے اگر پانی کے آنیکی جگہ سے  
اینبوہ لگا کے اور پھر ایک چوٹی سی اور نالی کو دے او کو بہرین بسطے وضو وغیرہ کے تو وہ بہرین

یا نہ بنیو اتوجروا جواب اگر وہ پانی پاک ہو تو اوس سے وضو ہو سکتا ہے ہو العالم سٹوال  
 اگر پانی حوض کا بہ قدر قلین موافق مذہب شافعی کے ہو تو اوس میں غسل جنابت کرنا ویسا اشیاء نجس کا  
 پاک کرنا درست ہے یا نہیں اور داخل ہونے نجاست سے وہ آب طاهر و مطہر ہو گیا نجس ہو گا  
 اور جو حدیث کہ استقبایمین اس باب میں مسطور ہے قابل عمل ہے یا نہیں جواب جو پانی  
 کم از کم ہے اوبین غبی غسل ارتماسی صحیح ہو گا اگر یہ نہج شرعی بحال اوسے لیکن جب کوئی نجاست  
 اوس سے متصل ہوگی تو بلا تردد وہ نجس ہو جائیگا خواہ متغیر خواہ نہواور روایت مذکورہ اگر تسلیم  
 ہی کیا جاسکے کہ مثل صحیح کے ہے جب بھی دو طرح سے جواب اسکا ہو سکتا ہے اول یہ کہ مراد قلین  
 سے وہ دو ظرف ہو وین کہ جن میں پانی بقدر گریا زیادہ ہو و مع الاتصال اور یہ تبدینین اسلئے  
 کہ قلت بمعنی خمر بزرگ ہے لغت میں دوم یہ کہ روایت محمول تفسیر پر ہو اسلئے کہ ظاہر ہے کہ وہ مذہب  
 اہلسنت ہے ہو العالم سٹوال کیا فرماتے ہیں علمای دین اس مسئلہ میں کہ حوض میں بسن نقشہ جوش  
 کیا ہو اگر فردوم پانی میں بولسن کی ہو گئی پس اوس پانی سے طہارت وغیرہ جائز ہے یا نہیں  
 مفصل ارقام فرمائیے بنیو اتوجروا جواب صورت مرقوم میں اگر پانی اپنے اطلاق پر باتی ہے یعنی  
 اوس پانی کو پانی کہہ سکتے ہیں بقید تو اوس سے طہارت جائز ہے ہو العالم سٹوال ہادیان دین اور  
 حاکمان شرع ستین و نائبان سید المرسلین ان مسائل میں کیا ارقام فرماتے ہیں اگر پانی و سرکہ میں  
 چمپکلی کرے تو پینا اوس پانی کا جائز ہے یا نہیں مزین بمہار شاد ہو بنیو اتوجروا جواب پینا  
 اوس پانی وغیرہ کا بنا بر مشورہ کر وہ ہے ہو العالم سٹوال بدو چرمی جانور حلال میتہ و جانور ام  
 کہ اوسکو مشرک رنگین کرے اور دھوئے اور اوس ظرف سے پانی مسلم نکالے تو طاهر ہے  
 یا نجس جواب پانی دونوں کو نجس سمجھنا چاہیے ہو العالم سٹوال مگر بدن کے عرق کا ایک قطرہ  
 یا دو قطرہ آپ پیالہ میں گر جاوین تو اوس پانی کو نوش کر سکتے ہیں یا نہیں بنیو اتوجروا جواب



جبکہ قطرہ ستمک ہو جاوے تو اوس پانی کا استعمال مطلقاً جائز ہے ہوا عالم <sup>سوال</sup> استفت  
 پر ہل و غلط قریب بالا نیر دیا جا افتادہ ہے اور آب باران پرنالہ سے آتا ہے وہ آب پاک ہے  
 یا نجس اور اسکی حدیث سے محفوظ رہنا لازم ہے یا نہیں ارشاد ہو بنیو اتوجروا جواب  
 ہنگام بارش کے جواب باران کا قطرہ بدن یا لباس پر گرے وہ پاک ہے بشرطیکہ وہ پانی بسبب  
 نجاست متغیر نہوا ہو اور اوسمین عین نجاست موجود نہ ہو ہوا عالم <sup>سوال</sup> کیا فرماتے ہیں علما  
 دین انگور یا کشمش یا میوہ متغی اگر پانی جوش کرے اور تین حصہ پانی جلادے ایک حصہ پانی  
 باقی رہ جاوے تو وہ پانی شرعاً پیا جائز ہے ویا دو حصہ پانی کو جلادے اور ایک ثلث باقی رہ جاوے  
 اوسکا پینا درست و جائز ہوگا یا نہ بنیو اتوجروا جواب ہر گاہ اشیای مرقومہ جوش میں آئیں تو  
 بعض علما کے نزدیک حرام ہو جاتے ہیں اور جب دو ثلث پانی جل جاوے تو حلال ہو جاتے ہیں  
 بشرطیکہ نشہ نہ کریں ہوا عالم

سوالات دستخطی مجتہد العصر ملک العلماء مولانا و مرشدنا السید

بندہ حسین صاحب قبلہ مدظلہ

سوال ایک حوض معماران ہنود نے تیار کیا ہے بعد اوسکے اوسمین پانی بہر گیا اور طہارت  
 اسکی آب کر سے کی گئی اور آب باران بھی خوب برسا اب کسی مدارج سے اوسمین شک باقی رہایا  
 نہیں بنیو اتوجروا جواب آب حوض مذکور پاک ہے ہوا عالم <sup>سوال</sup> آب برف حکم آب مطلق  
 میں ہے یا مکمل از فضائین جواب برف پگھلی ہوئی آپ مطلق ہے اگر اوسمین ایسی چیز نہ ملی  
 ہوئی ہو جسکے ملنے سے مضاف کلاوے ہوا عالم بندہ حسین <sup>سوال</sup> کیا فرماتے ہیں علما  
 دین اس مسئلہ میں کہ اگر کتا حوض میں پیشاب کر جائے اور پانی اوس حوض کا زیادہ کر سے ہو تو وہ

پانی نجس ہے یا پاک جواب اگر بعد التعمیر گھر پانی یا زیادہ باقی ہے تو وہ حوض نجس ہو گا ہوا عالم  
 سئوال تا تو کو کم ظلم کہ روغن نجس حوض میں گر کر منتقل ہو جائے پس واسطے اوسکے کیا حکم  
 ہوتا ہے ارتقام فرمائیے مینو تا وجہ وجواب بدون استسلاک حکم طہارت مشکل ہے ہوا عالم  
 سئوال تا تو کو کم ظلم اگر آب مضاف کو کسی گڑے میں بہرے اور آب کثیر میں غوطہ دے تو  
 پاک ہو جائیگا یا نہیں ارتقام ہو مینو تا وجہ وجواب جب تک اسم مضاف کا اوسکے اوپر  
 صادق آئیگا پاک نہ ہو گا ہوا عالم

## سوالات دستخطی جناب سید حسین صاحب مرحوم از کتاب جدول مشرق و لیجان

سئوال کیا فرماتے ہیں علمای دین اس صورت میں کہ اگر پانی برابر کر یا زیادہ اوس سے  
 قریب پانچ چھڑکے ہو جیسا کہ جو صہامی وسیع خانہ ساز میں ہوتا ہے اور اوس میں قطرہ بول  
 یا براز اس قدر کہ بوطعم اور رنگ تمام آب حوض کو متغیر نہ کرے یا خون اس قدر کہ تمام پانی کو رنگین  
 نہ کر سکے پڑا ہو تو استعمال میں اوسکے کیا حکم ہے اور یہ بھی ارشاد ہو کہ اگر خون اس قدر پڑے کہ  
 دو تین اونٹن برابر پانی کو فوراً رنگین کر دے اور یہ چہرہ وقت کہ مخلوط ہو رنگ نایل ہو جاوے  
 تو استعمال میں مضائقہ ہے یا نہ اور آب ایک کرو چھڑکے ایک حکم کہ کتاب ہے یا مختلف اور اگر  
 ایسے حوض میں مردہ کبوتر یا چمپکلی وغیرہ جانور ان باکول اللحم وغیرہ باکول اللحم گرے اور بغور  
 گرنیکہ نکال لیا جاوے قبل اسکے کہ نوبت تغیر اوصاف ثلثہ نہ پہونچے پس صرف میں ایسے پانی  
 کے کیا حکم ہے اور اس قسم کے حوض میں بعد از التعمیر جنابت کے غسل ترتیبی یا ارتقامی  
 ہو سکتا ہے یا نہ اور پا پوش و موزہ آلودہ گل و لائی کو چہ و باز اگر کو ان حوض میں دھو سکتا ہے

یا نہیں جواب نجاست ہر گاہ آب کثیر کو متغیر نہ کرے یا کرے ولاکن غیر متغیر بقدر کثیر یا زیادہ  
 اوس سے ہوا اور بسبب مخلوط ہونے آپ متغیر یا غیر متغیر تعبیر اوس کا زایل ہو جاوے اس صورت  
 میں حوض اور آب کثیر نجس نہیں ہو سکتا بلکہ وہ پاک ہے اور اگر پانی بقدر کثیر ہوا ورنہ اور اوس  
 متغیر ہو یا زیادہ ہوا اور بعد حدوث تغیر کے باقی کم کرے باقی رہے تو وہ کل نجس ہو جائیگا اور مردہ  
 اوس جانو یا کھانہ خون جندہ رکتا ہو خواہ ماکول خواہ غیر ماکول اگر آب قلیل کم از کم میں گر پڑے تو  
 اوسکو نجس کرتا ہے اور جو کہ خون جندہ نہیں رکتا ہے مردہ اوس کا پانی کو نجس نہیں کرتا اور  
 آب کثیر بدون تغیر کے ہرگز نجس نہیں ہوتا اور بیح طہارت و غسل جنابت کے ایسے حوض نہیں  
 کہ نجاست اوسکی پانی کو متغیر نہ کرے کچھ عیب نہیں و کفش و موزہ گل آلودہ کو بیح آب کثیر  
 کے غوطہ دینا کچھ ضرر نہیں رکتا مگر نظر کشاف اگر اجتنب کرین کیا مضائقہ ہو العالم

## فصل دوم در مسائل آب چاہ مشتمل بر فوائد عیدین

سوال ہندو نے چاہ کھوا ہو بدون بارش کے وہ پانی استعمال کر سکتا ہے یا نہ جواب

نابرمشور اوس پانی کا استعمال جائز ہے اور احوط یہ ہے کہ مہا مکن سب پانی اوس کا کینچ ڈالین  
 اوسکے بعد استعمال کرین ہوا العالم سوال چونکہ چاہ حکم جاری کا رکتا ہے اگر کوئی شے  
 کنوئین میں گر کر مر جائے یا کافر اندرون چاہ جاوے یا دوسری چیز مثل براز و مسکرات کنوئین  
 میں گرے تو آب چاہ اوپر حالت اپنی کے باقی رہتا ہے یا نہ بینو اتوجہ جواب علی الاشرار آب  
 چاہ حکم جاری کا رکتا ہے پس بیح مقرر عدم تغیر احوط نجس نہوگا اگرچہ کینچنا مقدرات شرعیہ  
 کا کچھ اشیاء مذکورہ کے احوط ہے ہوا العالم سوال کیا فرماتے ہیں علمای دین اس مسئلہ میں  
 کہ آب چاہ ملاقات نجاست بدون تغیر رنگ یا لویا فرہ نجس ہوتا ہے یا نہیں بینو اتوجہ جواب  
 جواب صورت مذکورہ میں علی الظاہ ہر گاہ لیکن شرط ہے کہ پانی مثل پسینے کے

منع سے نہ لگتا ہو اگرچہ مقدرات شرعیہ کا نزاح احوط ہے ہوا عالم <sup>۲۶</sup>سوال اگر کنوئین میں چھپکی اور  
موش و یا مرغی و چھوٹا بندریا بلی و نیو لاکرین اور زندہ لکالے جاوین و یا مرغی و یا بندریا  
باہر کے جاوین تو اس قدر پانی چاہ سے لگانا چاہیے اور کیا مقدار از روی شرع ہے جواب  
بنا بر قول راجح آب چاہ بدون تغیر نجاست نجس نہیں ہوتا لیکن منوعات شرعیہ کی رعایت  
اولیٰ ہے اور تفصیل اوسکی رسالہ تحفۃ المؤمنین وغیرہ میں دیکھی جاوے اور جانوران مذکورہ اگر زندہ  
خارج ہوں تو کچھ تدارک نہیں ہے ہوا عالم

## مسائل دستخطی مجتہدین سابقین از کتاب جدول

### مشرع سلیمان

<sup>۲۷</sup>سوال ہر چند مذہب مختار شاخین علمای اعلام خصوص آب چاہ میں ظاہر ہے لیکن جو  
مقصود جمع اقوال مجتہدین ہے پس ارشاد ہو کر اسی عالی بیچ خصوص نزع آب چاہ کے درجات  
تغیر احد الاوصاف وعدم تغیر کے کیا ہے جواب آب چاہ اگر ایک اوصاف ثلثہ سے ساتھ  
نجاست کے متغیر ہو تو نجس ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ حیثیت اس قدر پانی اوسکا کہ پینچین کہ  
تغیر بر طوط ہو پس پاک ہو جاتا ہے اور حاجت سب پانی لگانے و یا انشراح کے نہیں ہے اور  
اگر تغیر ہو پس بحد ملاقات نجاست کے نجس نہیں ہوتا ہے اور نزع مقدرات شرعیہ سنت  
ہے علی الاکثر الاظهر ہوا عالم <sup>۲۸</sup>سوال اول پانی ایک کنوئین کا جو کراتا متابعہ لکڑی کے کمال  
اوس کنوئین سے نکلے مگر معلوم نہوا کہ یہ کمال چو ہے کی ہے یا چھوٹا یا گوس کی اور پھر  
تمام پارہا گوشت اوسکا لگائیے مگر اتفاق کہینے مقد شرعیہ کا نہوا یہاں تک کہ عرصہ دو ماہ تک  
مرد و رول لے واسطے گلاب کے پانی اوس کنوئین کا کہینا کہ بدبو اوسکی موقوف ہوئی

جواب

پس اب کس قدر پانی کینچا جاوے کہ کنوان ظاہر ہو جواب بعد زوال تغیر آب چاہ مذکور  
پاک ہے علی الاظہر ہو العالم \*

## مسائل دستخطی آغا احمد صنا بھبھانی از مجموعہ عباسی

سوال ۲۹ پانی کنوئین کا بد بو اور بد ذائقہ ہو اگر ہم نہیں جانتے ہیں کہ نجاست سے ہے یا غیر نجاست  
سے اس صورت میں پانی اوس کنوئین کا ظاہر ہے یا نجس جواب پاک ہے ہو العالم سوال ۳۰  
آب چاہ یا طرف سے غسل یا وضو کر کے نماز پڑھی اور اوس انسان میں تہیز نہ کیا بعد فراغت کے  
معلوم ہوا کہ آب بد بو اور بد ذائقہ نجاست سے تھا غسل وغنا درست کیا یا عاودہ کرے بنیو اتوجروا

جواب باطل ہے ہو العالم سوال وہ کنوان کہ سوامی ہندو کے دوسرا آدمی اوس  
پانی نہ کینچے تو طہارت میں اوسکے کیا حکم ہے مفصل ارقام فرمائیے بنیو اتوجروا جواب  
آب چاہ ملاقات نجاست نجس نہیں ہوتا ہے علی الاقوالی خواہ بقدر کمر ہو خواہ کمتر اوس سے  
بشرط خوش کے ہو العالم سوال اگر ہندو پانی کنوئین سے کینچے اور ہاتھ اپنا ڈول یا طرف  
آب میں نہ ڈالے تو ہم خود اوس ڈول و طرف مذکور کو پوکرا استعمال اوس پانی کا کر سکتے  
ہیں یا نہیں مفصل ارشاد ہو بنیو اتوجروا جواب اگر پوست نہ دیا وہ کمال مذہب جالور

کی ہو تو کچھ ضرر نہیں ہے ہو العالم \*

## بیان نزع آب چاہ وغیرہ از کتاب تحفہ الصالحین

مطلب پہلا اون چیزوں کے احکام میں ہے کہ جو نجاست پاک کر نیوالی ہیں اور وہ  
کئی ہیں پہلے آب مطلق یعنی پانی ہے کہ وہ ہر چیز کو پاک کرتا ہے کہ جو قابل پاک ہونیکے ہے  
بخلاف آب مضاف مثل آب انار اور گلاب کے لیکن آب مطلق کی کئی قسمیں ہیں قسم  
پہلی آب جاری ہے اور آب جاری وہ پانی ہے کہ مادہ اور چشمہ سے آتا ہو پس بحجرات ملاقات

نجاست کے نجس نہیں ہوتا تا وقتیکہ سبب عین نجاست کے رنگ یا یوافرہ اوسکا متغیر نہ خواہ کرے  
 کم ہو خواہ زیادہ بنا بر قویٰ اور مشہور کے اگرچہ کراہونا احتیاط ہے قسم دوسری آب ایستہ  
 ہے اور آب ایستادہ وہ پانی ہے کہ چشمہ نہیں رکھتا پس اگر گرسے کم ہو تو مجرد ملاقات نجاست  
 کے نجس ہو جاتا ہے اور اگر گربہ ہو تو نجس نہیں ہوتا جب تک کہ سبب عین نجاست کے رنگ  
 یا یوافرہ اوسکا متغیر نہ ہو قسم تیسری آب حمام ہے کہ حمام کے چوٹے حوضوں کا بھی پانی  
 بمجرد ملاقات نجاست کے نجس نہیں ہوتا جسوقت کہ وہ گرسے ہو تو قسم چوتھی آب  
 باران ہے کہ آب باران بھی بمجرد ملاقات نجاست کے نجس نہیں ہوتا جب تک کہ متغیر نہ اور سین  
 شک نہیں کہ اگر اسقدر بارش ہو کہ پانی زمین پر جاری ہو تو وہ پاک ہے بلکہ پاک کر نیو لا بھی  
 مگر قاطر پس اگر اوسکو مدینہ برسانہ کہیں تو وہ پاک کر نیو لا نہوگا والا پاک کر نیو کا احتمال قویٰ ہے  
 بنا بر مشہور کے لیکن جریان باران کی رعایت میں احتیاط ہے جہاں تک ممکن ہو قسم  
 پانچو میں آب چاہ ہے کہ آب چاہ بھی بمجرد ملاقات نجاست کے نجس نہیں ہوتا بلکہ حکم جاری  
 کا رکھتا ہے بنا بر قویٰ اور مشہور کے لیکن مقدرات شرعی کا انکالنا سنت ہے اور بعضے علما  
 واجب جانتے ہیں پس معلوم ہو کہ واسطے مرنے شتر کے خواہ نہ ہو خواہ مادہ خواہ برا ہو خواہ چوٹا  
 اور شراب کے گرسے میں تمام پانی نکالے اور اگر پانی اوسمیں بہت ہو کہ تمام کا انکالنا مستند  
 ہو تو ایک روز چار مرد پیشتر صبح صادق سے اور بعد غروب آفتاب کے تھوڑی سی رات  
 اس واسطے کہ تمام دن پانی کے کینچنے کا یقین حاصل ہو پانی نکالیں جسقدر ہو سکے اور  
 ایام ہر ماہ اور گرما میں کچھ فرق نہیں لیکن واسطے نماز جماعت کے سب کا باہم توقف کرنا جائز ہے  
 اور واسطے مرنے فرکے ایک گربانی نکالے اور گریبان کے حساب سے سارے آٹھ ہین بچے  
 زیادہ ہوتا ہے اور بعضے علما نے استر کے بھی مرنے میں ایک گربا یا ہے اور گڈوڑے اور

بیل کے بھی مرنے میں ایک گھر ہے بنا بر قول ایک جماعت کے اور سناوسکی واضح نہیں اور  
 انسان کے مرنے میں نہ تو دل نکالے اگرچہ مردہ کافر کا بھی ہوا اور واسطے مفصلہ انسان کے  
 خواہ مسلمان کا ہو خواہ کافر کا ہو یا یہ کہ اجزا اسکے پر گندہ ہو گئے ہوں پس بعد  
 اخراج عین نجاست کے چالیس یا پچاس ڈول نکالے اگر پانی متغیر نہوا ہو لیکن کتے اور بلی  
 کے مرنے میں چالیس ڈول نکالے اور وار دہے کہ واسطے کتے اور بلی اور چوہے اور کبوتر  
 اور مرغ خانگی کے چند ڈول کافی ہیں اگرچہ زندہ باہر آئیں اور پرندوں کے مرنے میں کہ ان میں  
 سے نہایت چھوٹا کبوتر اور بڑا شتر مرغ ہے دس ڈول نکالے اور اسی طرح چوہے کے  
 بھی مرنے میں دس ڈول نکالے جبوقت کہ کمال اوسکی بوسیدہ ہو کہ شگافتہ یا جدا  
 ہو جائے والا تین ڈول کافی ہیں بنا بر مشہور کے اور بعضے علمائے سات ڈول فرمائے  
 ہیں اور اسی طرح اوس لڑکے کے بھی پیشاب میں کہ دودھ پتیا نہوا ورن بلوغ کو پہنچا  
 نہوا بنا بر مشہور کے اور اسی طرح غسل جنب میں بھی سات ڈول ہیں لکن نجاست منی سے  
 پاک ہوا اور اسی طرح کتے کے بھی گرنے میں سات ڈول ہیں اگر زندہ باہر آئے اور چپکلی  
 کے لئے تین ڈول ہیں بنا بر قول صدوق علیہ الرحمہ کے اور چڑیا کے مرنے میں ایک ڈول  
 کافی ہے اور اسی طرح بعضے علمائے شیر خوار کے بھی پیشاب میں ایک ڈول فرمایا ہے  
 غرض یہ سب حکم اوس صورت میں واجب یا سنت ہیں کہ سبب نجاست کے پانی متغیر  
 نہوا ہو لیکن جس صورت میں کہ رنگ یا بو یا مزہ میں تغیر ہو پس پہلے اس قدر پانی نکالنا واجب ہے  
 کہ تغیر پائل ہو اور بعد اسکے مقدرات شرعی کا نکالنا سنت ہے اور جبکہ کنوئین میں پانی متغیر  
 نہ نجاست پائے پس جبوقت کہ علم نجاست کا ماحصل ہو تو حکم اوس کا نجس کا پونا ہے  
 باب دوم در مسائل مطہرات و نجاسات مشتمل بر دو فصل

## فصل اول در نجاست

سؤال اگر شراب یا بھنگ یا دیگر نجس شی کسی دوا یا چاندی چڑھانے میں یا کھیا کے عمل میں اوسکو استعمال کرے تو درست ہے یا نہیں مینو اتوجروا جواب شراب نجس ہے اور زام اور بھنگ حرام ہے نجس نہیں اور استعمال شی نجس کا ادویہ صفا دین میں بھی نہ کریں ہر گاہ طہارت مضر ہو اور بہتر یہ ہے کہ کسی جگہ استعمال اوسکا نہ کرے بے ضرورت کے ہو العالم سؤال جن جن چیزوں کو خدا نے مسخ کیا ہے وہ نجس ہیں یا پاک اور وہ خشک ہوں یا تر اوسکے مس کر نیسے آدمی نجس ہوتا ہے یا نہیں جواب مسخ بنابر مشہور طہر ہے ہو العالم سؤال بھنگ خشک ہو یا تر اوسکے مس کر نیسے انسان کے بدن پر نجاست پہنچتی ہے یا نہیں اور کون کون چیز نشہ میں داخل ہے کہ جب کا کھانا یا پینا حرام ہے جواب بھنگ نجس نہیں خشک ہو خواہ تر لیکن بھنگ اور شراب اور تاڑی اور جو مسکر ہو اوسکا کھانا پینا حرام ہے ہو العالم سؤال حوض اور حمام کے درو دیوار نجس ہیں یا پاک اور اگر نجس ہیں تو کس طرح سے بعد غسل کر نیسے باہر آوے کہ بدن طہر رہے مینو اتوجروا جواب اگر درو دیوار میں کچھ نجاست عارضی ہو مثل اُسکے کہ ہندوؤں نے اوسکو بنایا ہو اور نجاست کا علم ہو اگرچہ بقرائن ہو تو درو دیوار نجس ہونگے والا پاک ماننا چاہیے ہو العالم سؤال چکنی مٹی خشک زن ہندو سے خرید کی اوسکو پاک سمجھیں یا نجس اور اگر نجس ہے تو کیونکر اوسکو پاک کیا جاوے مینو اتوجروا ۴ جواب صورت مرقومہ میں اگر نجاست مٹی کی معلوم نہیں تو مٹی پاک ہے ہو العالم سؤال ہر گاہ بعد از کچھ رطوبت مقام پیشاب سے باہر آوے اور شبہ بول کا ہو پس وہ رطوبت پاک ہے یا نجس مینو اتوجروا جواب صورت مرقومہ میں اگر یقین حاصل ہو



کہ یہ رطوبت بول ہے نجس ہوگی والا فلا ہوا العالم سنو ال جو خون کہ گردن ذبیحہ سے عند الذبح نکلتا ہے اگر وہ خون گوشت میں مس کرے گوشت نجس ہوگا یا نہیں اور وہ ہونا اوس خون کا گلو و چرم سے رواج نہیں رکھتا ہے پس کیا حکم ہے بینوا تو جوا جواب جو خون کہ عند الذبح گلو و ذبیحہ سے جاری ہو نجس ہے اور ازالد اوس کا گردن یا و جس چیز میں کہ لگے لازم ہے واسطے استعمال اوسیکہ ہوا العالم سنو ال سنی مذہب والے کا پسینہ نجس ہے یا طاهر اور اکل و شرب سنی کے ساتھ ایک یرق میں جائز ہے یا نہیں جواب اگر خارجی یا نہی نہ تو محکوم بہ نجاست نہیں ہے ہوا العالم سنو ال کیا فرماتے ہیں علمای دین متین پس مسئلہ میں کوئی شخص نجس کپڑے کو یا بدن کو طاهر کرے تو جو پانی کہ دفع کر کے نجاست کو زمین پہ کرے وہ نجس ہے یا طاهر جواب اگر نجاست کا کچھ اثر اوس میں پایا جائے تو بالاتفاق نجس ہے والا مسئلہ اختلافی ہے اور حکم نجاست احوط ہے ہوا العالم سنو ال کیا فرماتے ہیں علمای دین و مفتیان شرع متین اندرین مسئلہ اگر زن و مرد زنا سے جنب ہوں اور غسل ترتیبی کریں اور جو پانی کہ اونکے بدن سے گرے اور اوسکی چھینٹ بھی پڑے تو آیا وہ نجس ہے یا طاهر جواب صورت مرقومہ میں اگر وہ پانی پاک ہے اور جاسی پاک پر گرے اوسکی چھینٹ پاک ہوگی علی المشہور اور احتیاب اوس سے احوط ہے ہوا العالم سنو ال کیا فرماتے ہیں علمائے دین پنج اس مسئلہ کے کہ بول و براز مکروہ جانورون کا یعنی خروغیرہ کا نجس ہے یا مکروہ اور در صورت لگنے کے نماز ہوگی یا نہ جواب علی الظاہر طاهر ہے لیکن نمازین مکروہ ہے ہوا العالم سنو ال کیا فرماتے ہیں علمای دین شرع متین پنج کتاب روضۃ المحکمات اور مرشد المؤمنین کے چند چیزیں داخل نجاست کے کیا اور وہ داخل نجاست نہیں ہیں جیسے کہ سورۃ الزنا اور عرق جنب حرام اور طلال اور سورۃ غرگوش اور روباہ اور مسوغات اور

موش اور چلیا سہ اور تھے ان دونوں حضرات اس کلمہ کے کلام سے کراہت ثابت ہوتی ہے  
 اور در صورت کراہت کے کراہت شدید یا کراہت قلیل ان سبھوں کی جدا گانہ تفصیل فرمائیے سب  
 حکم نجاست کا ایک رکھتے ہیں یا برعکس **جواب** عرق جنب بجرام سے اجتناب احوط ہے اور  
 باقی اشیای مذکورہ مکروہ ہیں اور تفرق درمیان کراہت بعض بعض دون بعض شدت وضعف نظر  
 سے سنیں گزرا ہوا **سوال** ایک شخص کا سائیس ہندو ہے اور گھوڑے سلاتا ہے اور  
 صاف کرتا ہے جبوقت اوپر سوار ہوں اور پسینا کپڑے کو لگا جاوے تو نماز اس سے درست  
 ہوگی یا نہ کیونکہ مس کردہ ہندو ہے اور خشک ہو گیا اور پسینا آیا پس اس صورت میں کیا حکم  
 ہے بینا توجروا **جواب** جب بدن حیوان غیر انسان نجس ہو اور بعد از ان عین نجاست  
 ناکل ہو کر خشک ہو جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے علی الشہور پس بعد پاک ہونے کے جب پسینا  
 نکلے گا تو وہ پاک ہو گا ہوا **سوال** گوشت حلال مس کردہ ہندو حکم طہارت رکھتا ہے  
 یا نجس **جواب** صورت مرقومہ میں بعد تطہیر شرعی استعمال اس کا مباح ہے ہوا **سوال**  
 زغال نجس لکڑی کا پاک ہے یا نہ صدوٹی اور کباب نجس لکڑی کی کیچ میں پکانا جائز ہے یا  
 سنیں بینا توجروا **جواب** زغال نجس لکڑی کا نجس سمجھنا اقرب باحتیاط ہے لیکن لکڑی  
 کی ٹانگ سے کمانا پکانا کباب و نان ہو یا غیر اس کا جائز ہے ہوا **سوال** پوست ما  
 یسے کینچلی آیا نجس ہے یا نہ اور مس کر کے بعد طہارت ہاتھوں کے نماز جائز ہے یا نہیں بینا توجروا  
**جواب** کینچلی سانپ کی طاہر ہے لیکن نماز میں اجتناب اس سے احوط ہے ہوا **سوال**  
**سوال** اشک مومن بنا بر مومن دیگر پاک ہے یا نہیں بینا توجروا **جواب** پاک ہے لیکن  
 اگر حرم کہتا ہو تو وقت صلوٰۃ اس سے احتراز کریں ہوا **سوال** جناب جنت تاب  
 ممتاز العلماء مرحوم مغفوکہ کا دستخطی مسئلہ پر چاخیار لاخبار میں دیکھا کہ اشک مومن برای دیگر مومن

پاک ہے لیکن اگر جرم دار ہو پس صلوٰۃ میں احتراز کریں پس اس میں خلیجان خاطر ظاہر ہو یہ ہے کہ اشک  
 دماغ سے آتا ہے اور دماغ میں کونسی ایسی چیز نجس یا کر یہ ہے کہ جس سے صلوٰۃ میں احتراز  
 چاہیے مشرور حال اسکی وجہ سے سرفراز کیجیے وراقام فرمائیے بنیوا تو جروا جواب فضلات  
 طاہرہ حیوان غیر ماکول اللحم سے مانند اشک اور لعاب بہن کے نماز میں اجتناب لازم ہے اور  
 از بس کہ انسان بھی حیوان غیر ماکول اللحم ہے تو اس کے فضلات سے بھی نماز میں اجتناب کرنا چاہیے  
 لاکن بال اور ناخن منفصلہ اور لعاب دہن انسان اگر لباس مصلی میں ہو تو اوس کا  
 جائز الصلوٰۃ ہونا احادیث سے ثابت ہوتا ہے اور باقی فضلات مثل اشک بالتصریح احادیث  
 میں وارد نہیں پس اوس کا جائز الصلوٰۃ ہونا محل تامل ہے خصوصاً جبکہ وہ فضلات طاہرہ غیر  
 مصلی کے ہوں لہذا جناب جنت مآب طاب ثراہ نے تحریر فرمایا کہ اشک انسان غیر مصلی  
 اگر لباس میں ہو اور جرم رکھتا ہو اسلئے کہ رقیق بعد خشک ہونے کے فنا ہو جائیگا تو اوس سے  
 نماز میں اجتناب کریں اور جناب مرحوم نے یہ حکم طاہر احتیاط فرمایا ہے ہوا العالم سہوال شیر  
 عورت کہ بعاث پس ہو و یا دختر طہر ہے و یا نجس اور وہ شیر جو دہان اطفال میں ہو وہ بدن  
 مصلی و جامہ مصلی میں لگے تو نماز میں خلل ہو گا یا نہیں بنیوا تو جروا جواب شیر زن مسلمہ  
 علی الظاہر طاہر ہے مطلقاً اور مضحکہ کو اجتناب اوس سے نماز میں لازم نہیں ہے اور غیر مضحکہ  
 کو اجتناب اوس سے نماز میں احوط ہے اگر نسبت اوس شخص کے اجتناب کرنے میں عسر و  
 جح لازم نہ آوے والا معاف ہو گا ہوا العالم سہوال لبول و غائط لڑکا و لڑکی شیر خوارہ پاک  
 ہے و یا نہ اور کس زمانہ تک پاک کہتا ہے اور نہ ہونا اوس کا بدن و پاچے سے بوقت نماز ضرور ہے  
 یکا جواب نجس ہے مطلقاً لہذا پاک کرنا اوس سے جامہ و بدن کا واسطے نماز کے لازم  
 ہے ہوا العالم سہوال زید کو بوقت شب احتلام ہوا اور اوس نے نماز صبح تیمم ادا کیا مگر بوجہ

سرا تا دوپہر یا وقت نماز دیگر نہ ملایا اور ایک کپڑا پاک اوپر پا بجامہ کے کتے جسمین نجاست خشک  
 سستی تا وقت غسل یا نہ ہے رہا ایسی حالت میں وہ کپڑا طہر ہی نجس ہو جاوے گا یا طہر رہے گا  
**جواب** جس پارچہ طہر میں وصول نجاست کا یقین نہ ہو وہ پاک ہے ہے گا ہوا العالم  
**سوال** تاکو سوختہ پاک ہے یا نجس دوبارہ منجن کیا حکم ہے **جواب** تاکو پاک کا کچھ  
 مضایقہ نہیں اور نجس جب جگہ رکھ ہو جائے تو وہ بھی پاک ہو جائیگا اور قبل رکھ ہو جائے  
 اگر منجن اور کنا بنائے تو بعد استعمال تطہیر کرے ہوا العالم **سوال** تاری نجس ہے یا پاک  
 بینوا توجروا **جواب** نجس ہے اور حرام ہوا العالم **سوال** روعن چراغ طہر ہے یا نجس  
 بینوا توجروا **جواب** اگر کوئی نجاست اوس سے متصل نہ ہو مطلقاً اور نہ بالاصالت نجس  
 ہو تو پاک ہو گا ہوا العالم **سوال** دود تاکو ہی نجس سے احتراز کرنا لازم ہے یا نہ اور اگر وہ  
 دود جامہ پر سے گزرے تو وہ جامہ نجس ہو جائیگا یا طہر رہے گا اور بعد پینے قلیان کے  
 منہ کو طہر کرنا ضرور ہے یا طہارت لازم نہیں **جواب** اوس سے احتراز لازم ہے اور اگر  
 پیے تو منہ کا پاک کرنا احوط ہے اور اسی طرح پاک کرنا واسطے نازکے اوس کپڑے کو جس سے  
 وہ دھواں چند مرتبہ متصل ہو سکے اوس میں اثر کیا ہو لیکن ایک مرتبہ متصل ہو نیسے بدون تاثیر  
 کپڑا نجس نہ ہو گا ہوا العالم **سوال** گانجہ نجس ہے یا طہر مفعول ارشاد ہو بینوا توجروا **جواب**  
 اگر وہ دراصل خشک چیز ہے تو طہر ہوگی لیکن حرمت میں اوسکے کچھ خشک نہیں ہوا العالم  
**سوال** شیر و لعاب و عرق و اشک و طوبات باطنہ حیوانات حرام کے علاوہ نجس العین کے  
 آیا نجس ہیں یا نہ لپس شیر و لعاب و عرق و غیرہ طوبات و فضلات انسان مسلم کے مساوی  
 بول و منی و خون کے کیا حکم رکھتے ہیں نجاست و طہارت میں اور استعمال اور نازکے میں  
 کیسا ہے بینوا توجروا **جواب** اشیای مذکورہ حیوانات طہرہ اور مسلمان کے

ظاہر ہیں لیکن فضلات ظاہرہ حیوان غیر مکول اللحم سے اور انسان سے نماز میں احتراز کرنا احوط ہے سو اعلیٰ میں مسلم کے اربال اور ناخن اوسکے کہ یہ جائز الصلوٰۃ ہیں ہوا العالم **سوال** بہا ہے بول و براز کے سرمایہ اور گس بیت الخلاء سے گریز اور گرد و غبار کثیف سے ہر موسم میں اجتناب دشوار ہے اس میں کیا حکم ہے **جواب** ان اشیاء سے اجتناب لازم نہیں اور گس بیت الخلاء اگر نجاست پر بیٹھے اور یقین ہو کہ اس کے پائون ہنوز تر ہیں اور بدن پر بیٹھے تو البتہ بدن نجس ہوگا اور اگر یقین اوسکے پائون کی نجاست وتر ہوئے کا نہ ہو تو اوس اجتناب لازم نہ ہوگا ہوا العالم ۴

**مسائل دستخطی مجتہدین سابقین از کتاب جدول مشرعیان**  
**سوال** اگر شے حرام معاذ اللہ کھائے یا روغن یا دوا یا غذا یا طوس دست کا ذکر معلوم نہ کیا ہو کما فی ہو تو حکم قے کرنے یا نہ کرنے کیا ہے اکل شے حرام و نجس دونوں کے مساوی ہے یا فرق کرتا ہے اور حکم واسطے نماز اوس کی کہ حرام و نجس حد میں حکم قے کرنے کا ہے یا نہ **جواب** احتیاط قے کرنے میں ہے لکن وجوب قے ثابت نہیں ہوا العالم **سوال** اگر کوئی حیوان یہودی یا ارمنی سے خریدا جاوے اور یقین ہو کہ اوس ارمنی یا یہودی نے اوسکے جسم کو برکت مس کیا ہے تو بدن اوس کا پاک ہے یا نجس مفصل ارشاد فرمائیے **جواب** جبکہ عین نجاست اوس حیوان میں موجود نہ ہو تو حکم نجاست نہیں ہو سکتا ہوا العالم **سوال** آب مذی کہ ملاعبت زنان سے نکلتا ہے اگر بدن یا پارچہ بدن لگے تو تطہیر اوسکی واجب ہے یا نہ اور ناقص و نجس ہے یا نہ **جواب** ناقص وضو نہیں ہے اور نجس ہی نہیں ہوا العالم **سوال** خن آدمی کا کہ نجس ہے اگر کم درہم نبلی سے کپڑے پر پڑا ہو تو معفو ہے مگر شرح درہم نبلی کی ارشاد ہو اور اگر خون متفرق جایا کپڑے پر ہو کہ اگر سب کو ایک جا کر بن زیادہ درہم نبلی سے ہو معفو ہے

**یہ جواب** احوط یہ ہے کہ اگر انگوٹھے کی پور سے کتر ہو اوس صورت میں معفو جانیں والا  
 اجتنب کریں اور اگر خون تفرق ہو اور مجموعہ اوسکا زیادہ دم پر ہو اگرچہ فرق میں کتر ہو  
 ظاہر ہے کہ معفو نہ ہوگا ہوا **العالم سوال** ۷۵ ریم خون آلود کہ اکثر بشور چشم سے کہ اوسکا گمانی  
 کہتے ہیں نکلتا ہے اوسکی نجاست میں کیا حکم ہے اور مقدار قلیل اوسکا کہ معفو ہو سکے گا  
 مفصل ارشاد ہو بنیاد **جواب** حیووت کہ خون ریم میں شریک ہو نجس ہو گا وازالہ  
 اوسکا قلیل ہو خواہ کثیر واسطے وضو وامتداد اسکے لازم ہے ہوا **العالم سوال** ۷۶ ریم محض غریب ہے  
 یا پاک مفصل ارقام فوائے بنیاد **جواب** پاک ہے ہوا **العالم سوال** ۷۷ بول و براز میں  
 نجس ہے یا نہ مفصل ارشاد ہو بنیاد **جواب** نجس ہے ہوا **العالم سوال** ۷۸ سوا سی خروس  
 کے بول و براز سب جا نوران حلال کا پاک ہے یا نہ **جواب** جتنے حیوانات ماکول اللحم ہیں سب  
 بول و براز پاک ہے ہوا **العالم سوال** ۷۹ پارچہ شوب دادہ ہندوان نجس ہے یا طاهر بنیاد **جواب**  
**جواب** ہر گاہ ہاتھ ہندو کا حالت رطوبت میں اوس جامہ پر پہنچے البتہ نجس ہے ہوا **العالم**  
**سوال** شمع موم کہ اوس میں دہنیت میرج ہے لیکن بسبب عرصہ گزرنیکے ظاہر اسقدر  
 خشک ہوتی ہے کہ بغیر روشن کرنیکے موم نہیں بگھلتا ہے اور دہنیت اوسکی ہاتھ میں  
 محسوس نہیں ہوتی ہے مگر اکثر کارخانہ ہندوان میں بنائی جاتی ہے اور غالباً سوداگران و  
 مہاجران و بقالان مشرک چیتے ہیں پس اگر شمع مذکور کو مساجد و امام بار و زمین روشن کریں  
 گو وقت روشن کرنیکے چوٹے میں دہنیت ظاہر نہ تو جائز ہے یا نہ **جواب** ہر گاہ خشک  
 ہو اور اثر دہنیت اوس میں ظاہر نہ تو لینا اوسکا کافور سے باعث حکم نجاست نہیں ہوتا مگر یہ  
 کہ معلوم و متیقن ہو کہ یہ شمع خاص دست کافر سے بنی ہے اور حال رطوبت میں ہاتھ کافر  
 کا اوس سے لموس ہوا ہے اور بدون علم اس معنی کے بلانا اوس شمع کا بیج مساجد کے

مضانقہ نہیں رکھتا ہوا عالم **سؤال** سوای سید مرتضیٰ علیہ الرحمہ کے دیگر علمای اعلام سے  
 کون سیان کو ناصبی و نجس جانتے ہیں مفصل ارقام فرمائیے بنیوا توجروا **جواب** شیخ یونس  
 بحرینی صاحب حدائق المتأخرین سے ہیں نیرسنی کو نجس فرماتے ہیں ہوا عالم **سؤال**  
 بیضہ مرغ میں جب وقت خون دیکھا جاوے تو پاک ہے یا نجس **جواب** حکم بہ نجاست بیضہ مرغ  
 بسبب قلیل خون کے کہ اوس میں ظاہر ہوتا ہے مشکل ہے لیکن احوط احتیاب ہے ہوا عالم  
**سؤال** غسالہ میت نجس ہے یا نہ بنیوا توجروا **جواب** نجس ہے ہوا عالم **سؤال**  
 خون ماہی نجس ہے یا پاک اگر جامہ مصلیٰ میں ہو تو نماز ادا کر سکتا ہے یا نہیں **جواب** پاک  
 ہے اوس صورت میں کہ خون ماہی ماکول کا ہو اور اگر کپڑے میں لگ جاوے تو نماز درست ہے  
 اور اگر خون ماہی غیر ماکول ہو تو اوس سے نماز نہیں ادا کر سکتے ہوا عالم۔

## فصل دوم در مسائل طہارت اشیاء از کتب معتبرہ

**سؤال** زمین نجس سایہ میں خشک ہوئی ہے اور آفتاب نے اوسکو خشک نہیں کیا ہے  
 تو وہ زمین پاک ہے یا نجس اشیاء فرمائیے بنیوا توجروا **جواب** صورت مرقومہ میں وہ زمین  
 پاک نہیں ہاں مگر اوسکو بانی سے ترکیز اور آفتاب اوسے خشک کرے تو وہ زمین طہر ہوگی  
 ہوا عالم **سؤال** اگر کوئی ظرف اوپر سے نجس ہو گیا ہے اوسکو کافر نے مس کیا ہے تو وہ ظرف  
 قابل طہارت ہے یا نہیں بنیوا توجروا **جواب** ہاں وہ ظرف بعد طہارت بطریق تطہیر  
 شرعی پاک ہوگا ہوا عالم **سؤال** نجس کپڑا جب گادر کے پاس سے دھو کر آئے اور نشان  
 نجاست اوس میں نہ پایا جاوے یا خفیف ہو تو اس صورت میں وہ کپڑا پاک ٹھیکر لگا یا نجس  
**جواب** صورت مرقومہ میں اگر عین و اثر نجاست اوس میں نہوا اور معلوم ہو کہ آب کثیر  
 میں دھویا ہے اگرچہ بقرآن اوسکا علم ہو تو کپڑا پاک ہوگا ہوا عالم **سؤال** اگر کوئی شخص

ظرف سخی بنجس واسطے غوطہ کے چاہ میں ڈالے تو وہ ظرف پاک ہو جاوے گا یا نہیں مفصل ارشاد ہو  
 بینوا توجروا **جواب** بنا بر مشورہ ظرف باوجود زوال عین نجاست پاک ہوگا ہو العالم  
**سوال** اگر کوئی شخص اپنے آدمی کو پانچاں بنجس واسطے طہارت کے دے تو اعتماد اور سہم  
 کر سکتا ہے یا نہیں بینوا توجروا **جواب** جب علم طہارت حاصل ہو تو لو بالقرائن  
 تو پاک سمجھے ہو العالم **سوال** اگر کوئی شخص پانچہ رنگین بنجس واسطے طہارت کے دے  
 اور اس کے رنگ بھی خام ہے تو وہ پانچہ کیونکر پاک ہوگا بینوا توجروا **جواب**  
 آب کثیر میں اسے غوطہ دے اگر رنگ اوسکا پانی میں نہ چومے گا تو طہارت پاک ہو جاوے گا  
 ہو العالم **سوال** اگر چہ عدد پانچہ دہو یا ہو گا در ہندو کا ایک سی میں باندھ کر واسطے  
 غوطہ کے کنوین میں ڈالیں اور تین بار تکرار کریں پانچہ پاک ہوگا یا نہ اور آپ چاہے طہارت  
 رہے گا یا نہیں بینوا توجروا **جواب** جس وقت چاہ میں غوطہ دین اور پانی تمام مکہ کٹے  
 میں پہنچ جاوے کپڑا پاک ہو جاوے گا ایک غوطہ میں اور پانی کنوین کا بنجس نہ ہوگا ہو العالم  
**سوال** زمین راہ باعث پہنچنے آفتاب کے پاک ہوگی تو اگر راستے کا گرد و غبار اوپر پیر کے  
 پڑے وہ پانی سے تر ہو جائے تو در حالت تر ہونے گرد کے پیر پاک ہے یا بنجس ہو گیا بینوا  
 توجروا **جواب** جس چیز کی نجاست کا یقین نہ ہو وہ پاک ہے ہو العالم **سوال** پینا  
 چوبی یا بالٹی جس میں شراب لگی ہو کوئی صورت سے پاک ہوگی یا نہ **جواب** اگر ظرف  
 چوبی میں شراب ہو تو بعد از ازالہ نجاست کسی مرتبہ خاک سے دھو کر اسے خشک کرے تا وقتیکہ  
 یقین ہو کہ اجزاء نافذہ شراب سب فنا ہو گئے اوسکے بعد آب کثیر میں اوسکو رکھتا وقتیکہ  
 یقین ہو کہ جمیع اجزاء میں اوسکے پانی پہنچ گیا پس وہ پاک ہو جائے گا اور ظرف گلی اور  
 اوسکے امثال کا بھی وہی حکم ہے ہو العالم **سوال** کیا فرماتے ہیں علماء دین



کہ بوریا جو لوگ فروخت کرتے ہیں وہ نجس ہو جائے اور حالت تری میں اوسکو آفتاب  
 خشک کرے ظاہر ہے یا نہ بنیو تو جبر و اجواب صورت مرقوم میں احوط یہ ہے کہ پانی سے  
 پاک کرین ہو العالم شوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کشتی منقولہ ہے یا  
 غیر منقولہ طہارت اوسکی ہو سکتی ہے یا نہ مفصل ارقام فرمائیے بنیو تو جبر و اجواب طہارت  
 اوسکی آفتاب منین ہو سکتی ہو العالم شوال کیا ارشاد فرماتے ہیں علمائے دین  
 اور مفتیان شرع متین مسائل ذیل میں کہ جو پارچہ ہندو کا دروہو کر لاوے اگر آب کشیر  
 ممکن ہو تو لوٹے ہی سی ہو کر استعمال درست ہے یا نہیں جواب بہتر یہ ہے کہ اگر حرمین  
 یا تالاب میسر نہ ہو تو بارہ کے اندر غوطہ دے ہو العالم شوال آفتاب جو سطرات میں سے  
 ہے اسکے یہی معنی ہیں کہ بغیر پانی ڈالنے کے کسی چیز پر جب دھوپ پڑے تو پاک ہو جائے  
 جواب جب کوئی شے منجملہ اشیای غیر منقولہ یا حصیر یا لہیدہ سے بہ نجاست تر ہو اور درخت  
 تر ہونے نجاست کے دھوپ اور سپرٹ سے اور آفتاب اوسے خشک کرے اور عین نجاست  
 زائل ہو تو وہ علی الشہور پاک ہو جائیگی ہو العالم شوال دھوبی کو جو پارچہ نجس آلودہ  
 منی کا بشمول پارچہ دیگر کے دیا جاوے تو ظاہر کر دینا نجاست کا یا دکلا دینا داعما سے  
 منی کا لازم ہے یا نہ یا نقطہ تاکید صفا کی کرنا چاہیے بنیو تو جبر و اجواب اظہار نجاست  
 دھوبی سے ضرور ہے ہو العالم شوال جس پارچہ پر داغ منی ہو اور سپرٹ دھونے صابون  
 کے اگر کسی قدر صلاحت داغ نمایان ہو تو پاک ہے یا نہ اگر وہ کپڑا بلا صابون کے دریا میں  
 دھویا جاوے اور داغ خفیف نمایان ہو تو پاک ہے یا نہ جواب اگر صابون لگا کر بہت  
 مبالغہ اور اہتمام سے کسی مرتبہ دھویا جاوے اور بعد از ان رنگ خفیف رہ جائے تو دفع  
 منین ہوتا وہ پاک ہو گا ہو العالم شوال کیا ارشاد ہے اس مسئلہ میں اگر اشیای

مصنوعہ گلی ظاہر نہیں ہو طہارت اوسکی کیونکہ عمل میں آوے بینیو اتوجروا **جواب** اگر  
ظرف گلی ایسا ہے کہ پانی اندر اوسکے نفوذ کرے پس تطہیر اوسکی مثل ظروف چینی و امثال  
اوسکے کے ہے والا بعد اسکے کہ اجزای نجاست ظاہر و باطن اوسکے سے فنا ہوں اسقہ  
آب کثیر میں کہیں کہ پانی اندر اوسکے نفوذ کرے ہو العالم **سوال** ظروف گلی مشرک کا  
بنایا ہوا پختہ ہو جانے سے ظاہر ہو جاتا ہے یا نہیں اور اگر ظاہر نہیں ہوتا اور آب کثیر  
بھی وہاں موجود نہیں ہے تو آب قلیل سے اوسکو کیونکہ ظاہر کرنا چاہیے بینیو اتوجروا  
**جواب** ظاہر یہ ہے کہ بدون تطہیر آب ظروف گلی مذکورہ پاک نہونگے اور احوط یہ ہے  
کہ آب کثیر میں مثل آب چاہ کے غوطہ دین اور اگر آب کثیر سے تطہیر اونکی ممکن نہیں تو  
پانی اوسمیں لبریز بھر کے قدرے توقف کر کے سب بہا دین اسی طرح عین مرتبہ بہر کر بعد  
توقف کر نیکی بہا دین تو بعد زمین کہ سطح اندرونی اوسکی ظاہر ہو جائے اور سطح بیرونی پر  
پانی ہر طرف سے بہا دین تو وہ پاک ہو جاوینگے بلاتر دہو العالم **سوال** تنور گلی جو ہندو  
کھاتیا کرے پس وہ بوجا اسکے کہ کپنا اوسکا محال ہے آفتاب میں خشک ہونے سے  
پاک ہو گا یا نہیں اور اگر اسطرح پاک نہیں ہوا تو بعد زمین میں کھڑے کے جب اوسمیں  
آگ روشن کرتے ہیں تو وہ پاک جاتا ہے پس اب پاک ہو گا یا نہیں اور روٹی اوسمیں  
کی پکی ہوئی کمانا جائز ہے یا نہیں اور اگر ان دونوں صورتوں میں وہ پاک نہیں ہوتا  
تو صورت تطہیر اور پاک کرنے کی اوسکے کیا ہے مفصل ارشاد فرمائیے بینیو اتوجروا۔  
**جواب** تنور مذکور آفتاب و آتش سے پاک نہو گا ہاں اگر پانی سے اوسکی تطہیر نہج  
شرعی کریں تو پاک ہو گا ہو العالم **سوال** ایک شخص ہے کہ وہ دہویا ہوا کپڑا ہندو کا  
پہنتا ہے اور کیفیت اوسکی یہ ہے کہ اوسنے غسل کیا اور بعد فراغت غسل کے اوسی

لباس کو پہنا اور ایک رومال جو ہندو کا دیوا ہوا ہے اس سے بدن کو پونچھا ہنوز  
 بدن خشک نہیں ہوا تھا کہ نماز کو اس نے پڑھا ہنوز بدن اوسکا تر تھا کہ خاک پاک کے  
 سجدہ گاہ پر سجدہ کیا اور رطوبت اوس میں جذب ہوئی بعد اختتام نماز فوراً قرآن کو لو کر  
 پڑھنا شروع کیا پس اس صورت میں سجدہ گاہ کیونکر پاک ہو سکتی ہے اور قرآن جو نجس  
 اوس پانی سے ہوا ہے وہ کیونکر پاک ہو سکتا ہے اور اوس شخص کے ساتھ کھانا کھانا  
 و نشست و برخاست درست ہے یا نہیں ارقام فرمائیے مینو اتوجروا جواب صورت  
 مرقومہ میں سجدہ گاہ کو اور اوراق قرآن شریف کو اس قدر آب کثیر میں رکھیں کہ آب کثیر اجڑا  
 نجس تک پہنچ جائے تو سجدہ گاہ اور اوراق قرآن شریف پاک ہونگے اور ایسے شخص کے  
 ساتھ کھانا تا وقتیکہ ہاتھ اوسکے نجس ہوں جائز نہیں ہوا عالم <sup>سوال</sup> جو کہ مسئلہ باب  
 نجاست میں ہے کہ اگر نجاست کم از در ہم لغبی کے ہے تو اوسکا دیوا اگر نہ ہوے تو وہ نجاست  
 مانع نماز نہیں ہے جیسا کہ خون ذبیحہ جو کم از در ہم لغبی ہو یا نجاست بول یا غائط یا رچہ پر یا  
 جسم پر لگ جائے مثلاً ایک یا دو قطرہ تو اس کے بغیر ہونے کے مثل خون حیوان نماز  
 پڑھ سکتے ہیں یا کہ دھو کر مینو اتوجروا جواب کہ کو کمتر در ہم لغبی سے سوای خون نجس العین  
 اور خون حیض و نفاس واستحاضہ کے جو لباس میں ہو وہ معفو ہے اور بدن میں بقدر خود  
 معفو ہے نہ زیادہ اور نجاست بول و براز وغیرہ اگر ایسے لباس میں ہو کہ جس سے ستر  
 عورت کر سکیں وہ معفو نہیں ہے ہاں اگر ایسے لباس میں ہو کہ جس سے ستر عورتیں  
 نہ کر سکیں مثل ہندویر جامہ تو وہ بھی معفو ہے بشرطیکہ تعدی نہ کرے بدن میں ہوا عالم  
<sup>سوال</sup> جو پانی غسل آب سدیا کا فوراً خالص میت کے بدن پر ہو کر زمین پر گرتا ہے  
 تو وہ پانی نجس ہے یا نہیں اور اگر نجس ہے تو جس شخص پر پڑے تو وہ شخص کس طرح پاک

ہو سکتا ہے جواب بان وہ نجس ہے اوسکو مثل اور نجاس کے پانی سے پاک کر لو علم  
 مسائل از کتاب تطاہر و ل مشرف علیہما السلام  
 سوال اگر کوئی چوپا کسی طرف میں مرجا وے تو طہر لقیہ اوسکی تطہیر کا کیا ہے اور کس طور  
 پر ہے جواب تین مرتبہ اوس طرف کو دھو دین اور احوط یہ ہے کہ سات مرتبہ دھو یا جاو  
 بطریق معتبر ہو العالم سوال کیا فرماتے ہیں اس صورت میں کہ روغن ایک طرف میں  
 رکھا ہے اور ایک شخص مرد یا عورت نے اوس تیل کو بدن یا سر کے بالوں میں استعمال کیا  
 بعد اوسکے دیکھا کہ پرچہ کاغذ لکھا ہوا بظاہر ہندو سی کہ بقالان یا مہاجن قوم ہندو لکھتے  
 ہیں اوس طرف میں پڑا ہے پس استعمال لازم ہے کہ تطہیر کرے اور موسیٰ سر و اعضا کو باقی سے  
 دھوئے اور یہ تطہیر واجب ہے یا احوط جواب حکم بوجوب تطہیر مکمل ہے البتہ تطہیر احوط  
 ہے ہو العالم سوال کیا فرماتے ہیں اس صورت میں کہ ایک عورت پاکلی یا ڈولی پر رہ  
 میں سوار ہے اور کچھ راہ کی آنکھ سے ہنیں دیکھتی مگر جانتی ہے کہ اس راہ مطلوب میں بیچ  
 ایام ہر سات وغیرہ کے مسلم و کافر راہ چلتے ہیں اور آتے جاتے ہیں ایسے حال سرسری میں  
 اشتباہ ہوا کہ قطرہ چھینٹ گلی کا بدن یا کپڑے پر پڑا ہے اور اوسکے مزاج میں وسوساں بہت  
 ہے آیا بوجہ اس اشتباہ کے غسل لباس یا بدن اوسپر واجب ہے و تطہیر ضرور ہے یا نہ  
 جواب بدون یقین حکم نجاست کا نہیں ہو سکتا ہو العالم سوال ایک شخص ایسا  
 وسواسی ہے کہ باوجود نہ نونے اور نہ دیکھنے آب یا رطوبت کے تصور کرتا ہے کہ قطرہ افشانی  
 ویزن چھینٹ بدن پر یا کپڑے پر ہوتی ہے اگر ایسے آدمی کو بیت الخلا یا راستہ میں بیچ  
 دل کے گزرے کہ چھینٹ یا قطرہ کپڑے یا بدن پر پڑا ہے مگر نہ رطوبت بدن و یا رچہ پڑا ہوا  
 ہے اور نہ قطرہ آب ظاہر معلوم ہوتا ہے صرف تصور و توہم ہے کیا ایسی حالت میں

التفات تطہیر اور فکر ازالہ نجاست محتمل لازم و ضرور ہے یا نہیں ارقام فرمائیے بنیو اتوجروا  
**جواب** ہرگز لازم نہیں ہے بلکہ رعایت اس ادھام کی مرجوح ہے اور باعث غلبہ  
 وسواس شیطانی کا ہوتا ہے اور حدیث میں وارد ہے کہ شیطان دل میں مومنین کے  
 وسوسہ ڈالتا ہے پس اگر موافق وسوسہ کے عمل میں لاتے ہیں خوش ہوتا ہے اور  
 زیادہ وسوسہ ڈالتا ہے اور اگر دیکھتا ہے کہ مرد مومن نے اطاعت اوسکی بیچ وسوسہ  
 نہ کی تو پھر گرداوسکے نہیں جاتا ہو **العالم تسوال** موسم گرمی میں سیکڑوں دانے باریک  
 کہ افگو گرمی دانے یعنی اندھوری کہتے ہیں بدن و پشت پر نکلتے ہیں اور بوقت  
 کھلانیکے آب رقیق و لزوج اوس سے نکلتا ہے مگر مائل سرخی کہ نطفہ خون نہیں ہے آیا  
 تطہیر پھر اس قسم کی رطوبت سے واسطے نماز وغیرہ کے ضرور ہے یا نہ **جواب** ضروری  
 نہیں ہے ہو **العالم تسوال** اگر رطوبت مذکور کا پانی مائل بزرگ سرخی یعنی گلابی ہو کیونکہ  
 بعض اوقات خارش سے پوست بدن اڑ جاتا ہے اور شامل رطوبت مذکورہ ہو تو حکم  
 تطہیر اوس کا کیا ہے بنیو اتوجروا **جواب** اگر خون اوس میں معزج ہو طہارت لازم ہے  
 ہو **العالم تسوال** مو مجامہ کربائی کہ مسلمان سے خریدا ہو اور کافر حالت تری میں اوسکو  
 مس کرے تو طہارت ممکن ہے یا نہ بنیو اتوجروا **جواب** اگر دھنیت رکھتا ہو تو بدون  
 ازالہ اوسکے ظاہر نہیں ہو سکتا والا طہارت اوسکی ممکن ہے ہو **العالم تسوال** اگر کسی  
 طرف میں مثل آفتاب و دیگچی کے کوئی نجاست از قسم خون و بول و شراب و غیرہ سم پڑی ہو  
 اور تطہیر کثیر میں معتذر ہو یعنی غوطہ آب کثیر یا زیادہ انکر میں بسبب نہونے اوسقدر پانی  
 کے یا کسی اور وجہ سے متعسر ہو اور صرف ایک ظرف آب برابر ظرف متنجس یا دو برابر اوسکے  
 میسر ہو اس صورت میں طریق تطہیر اس قسم کے ظرف کی کیا ہے کیونکہ غوطہ دے اور

کس طرح پانی جوف میں ایسے طرف کے پہاڑ سے کہ سیلان تمام جوں اوس طرف میں سچ عمل کے آوے اور  
اکثر جوف آفتابہ و لوٹاؤ دیگوں کا مدو ہوتا ہے بینی تو جہو اب طریق تطہیر ایسے طرف  
کا یہ ہے کہ ایک بار پانی اوس میں ڈالیں اور حرکت دیں تا پانی سب جگہ پہنچے بعد اوس  
اوس پانی کو چھینک دیں اور اسطور پر تین مرتبہ کریں پس وہ طرف طاہر ہو جائیگا ہوا عالم  
**سوال** اگر جامہ مصلی پر آب دہن فیل پڑا ہو تو تطہیر اوسکی واجب ہے یا نہ جواب  
تطہیر ضرور نہیں ہے مگر واسطہ نماز کے ازالہ اوسکی عین کا چاہیے اگر جرم و کرختی بعد سو  
کے باقی رہے دور کرے اور اگر طوبت مثل پانی ہوا اور بعد خشک ہونیکے اثر اوس کا  
باقی رہے تو نماز ادا کر سکتا ہے ہوا عالم **سوال** کیا فواتے ہیں اس صورت میں کہ اگر رنگ  
پختہ مثل زنگار و سیاہ وغیرہ کے اگر بخش ہوا ہو اور اوس میں کپڑا رنگین کرے تو تطہیر پارچہ کسطور  
پر ہونا چاہیے خصوصاً جب رنگ پختہ نے ثرایت اجزای پارچہ میں کیا ہو جواب اگر زنگ  
خشک ہوا ہے اور پانی کو تنغیر نہیں کرتا ہے تو غوطہ دینا کافی ہے **سوال** وقت کا  
نیشکر وترہ اور میوہ جات وغیرہ کے تری شبنم و یا مثل میں اوسکے اگر ہاتھ کا فو کا ہو پونچے  
تو آیا اشیای نمد کو تالش آفتاب سے بعد زوال عین کے پاک ہے یا بدون دھونیکے طاہر  
نہیں ہوتے ہیں جواب اوس وقت تک کہ نیشکر و دیگر نباتات و انار و بقول اپنی جگہ  
پر ثابت ہیں اور انکو نہ نین کا ٹاؤ درخت سے جدا نہیں کیا ہے تو اگر طوبت نجسہ اوسکی آفتاب  
سے خشک ہو تو پاک ہوتا ہے نہ بعد اوسکے ہوا عالم **سوال** خانہ خس پوش کہ ہندوان  
گھاس کو تر کر کے مرتب کریں تو پونچے آفتاب یا باران سے محض سطح بالا پاک ہوتا ہے  
یا تمام جواب تمام پاک نہوگا بلکہ اوسی قدر طاہر ہوگا کہ جہاں تک باران پہنچے ہو تمام  
**سوال** کیا فواتے ہیں اس صورت میں کہ بید نے اپنے ہاتھ میں برازیابول ایسے

جانور کا کہ اسکو نہین پہچانتا ہے دیکھا اور نہین جانتا ہے کہ براز چمپکلی کا ہے یا براز خوشک  
یا کبوتر وغیرہ کا مگر بوی بیا دوس سے پیدا ہے اگر طوبت مذکور سے ہانتہ تر ہو تو تطہیر واجب ہے  
یا نہ بنو التوجروا **جواب** اسوقت تک کہ علم یہ نجاست حاصل نہو تطہیر لازم نہین **سوال**  
پوست کہ ہاتھوں کی اونگلیوں اور پائوں و مواضع دیگر سے جدا ہوتا ہے یا انسان  
خود مقرض سے کاٹا ہے پس بعد جدا ہونے یا کاٹنے پوست اوس مقام کے دھونا  
ضرور ہے یا نہ اور اگر دھونا احوط ہے تو یہ احتیاط واجب ہے یا مستحب **جواب** وجوب دھونے  
کا ثابت نہین ہوا **العالم** **سوال** تطہیر کلون سے چند وجوہ پر مفصل ارشاد ہو بنو التوجروا **جواب**  
تاجدی کہ موضع براز غیر مستحی پاک ہو خواہ تین عدد یا زیادہ اوس سے مگر اس قدر

## باب سوم در مسائل غسل و تحمید غسل مشتمل بر دو فصل فصل اول در غسل

**سوال** حین جب غسل جنابت اور غسل حیض یا غسل جنابت اور غسل نفاس جمع ہوں تو  
کس طرح غسل کرے یعنی نیت کیا کرے اور سوای غسل جنابت کے جو حکم وضو کا ہے  
تو اس صورت میں وضو کس طرح کرے یعنی قبل غسل کرے یا بعد اور نیت اوس وضو میں  
واجب کی کرے یا مستحب کی یا وضو اجتماع اغسال میں نہ کرے ارقام فوائے بنو التوجروا  
**جواب** صورت مرقومہ میں سب غسل کی نیت کر کے ایک غسل کرے پس اگر غسل  
حیض اور نفاس کے ساتھ غسل جنابت بھی ہو تو وضو نہ کرے اور اگر غسل جنابت نہو تو  
قبل غسل کے وضو نیت قربت سے کرے ہوا **العالم** **سوال** اگر شخصی کو خواب یا  
بیداری میں کیفیت کہ جو عند الجماعت مرد کو حاصل ہوتی ہے بلا جماعت حاصل ہوا اور

اخراج سنی ہو مگر ندی باہر آوے غسل اوپر اوسکے واجب ہے یا نہیں **سوال** توجروا۔  
**جواب** تا وقتیکہ دخول حشفہ پہنچ بیداری کے یا خروج منی پہنچ بیداری کے یا نوم  
 کے نہ غسل واجب نہیں ہوتا ہے اور خروج ندی موجب غسل نہیں ہے **سوال** ہو العالم  
 زید نے ساتھ زن غیر حلالہ کے مساس کیا اور اسوقت بوجہ لغو ندی یا وڈی نکلے  
 اوسے غسل واجب ہوگا یا نہیں اور بے طہارت جامہ حسیب وہ ندی گری ہے نماز ہو سکتی ہے  
 یا نہیں اور طہارت نجاست خارجیہ بدن سے ضرور ہے یا نہیں **جواب** صورت  
 مرقومہ میں غسل واجب ہوگا اور ندی پاک ہے اور قبل نماز اگر اوس کپڑے سے دھو ڈالے  
 تو اولیٰ ہے ہو العالم **سوال** اگر زید اولاً تطہیر بدن نجاست سے کرے اور بعدہ ارادہ غسل  
 کرے پس اس حالت میں لایق ہے کہ پہلے تطہیر بدن میں جو تری اوسکی جسم پر ہے خشک  
 کرے بعدہ غسل کرے یا کہ خشک کرنا اوس آب کا ضرورت نہیں رکھتا ہے اور اگر عندا تطہیر  
 سوی سر کو بھی دھویا ہے پس اوسکو بھی خشک کرے یا کہ اوسی طور سے غسل کرے **سوال** توجروا  
**جواب** اگر آب غسل غالب ہو اور اوس پانی کے کہ جو اوپر بدن کے رہا ہے تو طہا ہر غسل  
 صحیح ہے اگرچہ احوط وہ ہے کہ تری سابق کے میں خشک کر کے غسل کرے ہو العالم **سوال**  
 کیا حکم ہے علماء دین کا اس صورت میں کہ دو شخص ایک چار پائی پر سوتے تھے وقت  
 بیداری کے ایک کے کپڑے میں نجاست منی معلوم ہوئی مگر کسی کو اپنے محتلم ہونے کا  
 یقین نہیں ہے پس کس شخص پر غسل واجب ہوگا **سوال** توجروا **جواب** دونوں نہایت  
 قرب غسل جنابت کریں اور بعدہ غسل کے بول وغیرہ کر کے وضو کریں واسطے نماز کے ہو العالم  
**سوال** شتان زید کو بغیر حاصل ہونے فتور و بغیر عارضہ ہونے کے وقت بطریق ندی یا  
 سنی باہر آوے اور تمیز اوہین نہ اوس صورت میں غسل واجب ہے یا نہ **جواب** اگر منی



کے نکلنے کا گمان ہو تو غسل جنابت بہ نیت قربت کر کے بول وغیرہ واقع کرے اور اسکے بعد وضو واسطے نماز کے بجالائے ہو **العالم سئوال** کیا فرماتے ہیں علمایا دین اور مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زن حائضہ نے مدت حیض سے فراغت پائی لیکن رنگ حنا اوپر دست و پا کے رکھتی ہے اور وہ رنگ حنا کسی طور سے چوٹ نہیں سکتا ہے پس وہ زن حائضہ غسل حیض سے پاک ہوگی یا نہیں بنیاد التوجروا **جواب** صورت مرقومہ میں زن مذکورہ بعد غسل کے پاک ہوگی ہو **العالم سئوال** چونکہ غسل جنابت دو طرح سے ہوتا ہے ایک ارتعاشی دوسرے ترتیبی پس اگر جنب کے پاس اوٹا نہواور دریا خواہ تالاب ہو لیکن بخوف ہلاکت کے کہ دریا وغیرہ میں غوطہ پسیدہ غرق کے غیر ممکن ہو خواہ پانی کنارے پر کم ہو کہ ایک عضو کے ساتھ وقت نیت تمام بدن کو غرق آب نہ کر سکے تو کیا کرے اور غسل کیونکر کرے ایسا ہو سکتا ہے کچھ آہستہ آہستہ اندر آب تا بلکہ جا کر وہاں تین غوطہ ایک بعد میں سر و گردن و ثانی و ثالث کند ہے سے پیر تک کا غوطہ بہ نیت غسل ترتیبی بجالائے مفصل ارشاد ہو بنیاد التوجروا **جواب** صورت مذکورہ میں نیت غسل کر کے پانی چلوؤں سے لیکر سر و گردن دھوئے یا سر کو مع گردن پانی میں ڈبوئے بعد ازاں دھینے جانب بدن کے دھوئے ہاتھ میں پانی لیکر یا پانی کے اندر جبک جائے کہ جانب راست تمام دھو جائے بعد ازاں پانی سے باہر نکال کر اسی طرح جانب چپ کے شست و شو کرے ہو **العالم سئوال** ہندو کے ہاتھ بہرے ہوئے پانی سے غسل جائز ہے یا نہیں **جواب** جس پانی میں ہندو وغیرہ کا ہاتھ لگا ہو نجس ہے اور غسل اوس سے صحیح نہیں ہو **العالم سئوال** کیا حکم ہے جناب قبلہ و کعبہ کے جبکے وقت غسل دانٹوں سے جو آلاسٹیشن مثل کمانیا ریشہ گوشت باقی رہ جائے تو صاف کر لیا یا نہ اور اگر نہ کیا تو غسل صحیح ہوگا یا نہیں

ارقام فرمائیے بنیو توجروا جواب غسل صحیح ہوگا ہوا عالم <sup>سوال</sup> بوقت غسل جنابت  
 منسیہ یا پشت طرف کعبہ کے کر کے غسل کر سکتا ہے یا نہیں جواب اس طہ غسل کر سکتا ہے  
 ہوا عالم <sup>سوال</sup> ۱۲۳ علمای دین اور مفتیان شرع متین بیچ اس مسئلہ کے کیا فرماتے ہیں کہ ایک  
 شخص عورت اپنی سے ہر روز بلاناغہ مباشرت کرتا ہے اور روزمرہ غسل کرنا امحال ہے علی الخصوص  
 عورتوں کو کہ ہر روز نہ غسل کرنا مشکل زیادہ ہے بیچ اس صورت کے نماز کیوں کر ادا کرے خصوصاً نماز  
 صبح واسطے مرد و زن کے اور نماز پنج وقتی واسطے عورتوں کے ارشاد ہو جواب جس شخص  
 کے متین گمان ضرر غسل سے ہو لازم ہے کہ تیمم عوض غسل کر کے نماز بجالا دے اور اگر گمان  
 ضرر نہ غسل کرنا واجب ہوگا اگر آب میسر ہو ہوا عالم <sup>سوال</sup> ۱۲۴ غسل اور وضو بموقت ترشح  
 ہوتا ہو یا ہر ہو سکتا ہے یا نہیں جواب وضو اس جگہ نہ کرے بلکہ سایہ میں کرے اور غسل  
 کا معنائے متین ہے ہوا عالم <sup>سوال</sup> ۱۲۵ کیا ارشاد ہے علمای دین کا اس مسئلہ میں کہ ایک  
 حوض میں ہندو بھی نہتا ہے اور دوسری طرف مسلمان غسل کرتا ہے تو غسل صحیح ہو گا یا نہ  
 اور پانی بکثرت اور ہر ذریعہ آلودہ سے پانی بلا تعداد باہر نکلتا ہے اور پانی حوض کا زمین سے مثل  
 چاہے برآمد ہوتا ہے بنیو توجروا جواب صورت مرقومہ میں اگر پانی گرسے زیادہ ہے تو  
 وہ حوض بلا تغیر نجس نہ ہوگا اور غسل مسلم صحیح ہوگا ہوا عالم <sup>سوال</sup> ۱۲۶ وقت ضرورت غسل  
 یا حیض خواہ مختکم وضو کرنا جائز ہے یا نہیں اور مسح کرنا حرام ہے یا نہیں بنیو توجروا جواب  
 ساتھ غسل جنابت کے وضو نہیں چاہیے اور ساتھ غسل حیض کے البتہ وضو واجب ہے اور  
 احوط تقدیم وضو اور غسل حیض کے ہے اور غسل ترتیبی کے غسل اعضا بالترتیب درکار ہے  
 نہ مسح اونہوں کا ہوا عالم <sup>سوال</sup> ۱۲۷ ایک شخص نے جماع کیا اور چہرہ پند ساعی ہوا مگر انزال نہ ہوا  
 تو غسل کرنا اور سپر واجب ہے یا نہیں اگر ہے تو کیا غسل جنابت کی نیت کر لیا جواب



احتمال ہوتا ہے مگر کچھ پکارنا مثل منی اور پارچہ وغیرہ کے معلوم نہیں ہوتا اور نہ برآمد ہوتا  
پس بحالت عدم برآمدگی قطرہ ہائے نجاست عورت مذکورہ کے مکین غسل واجب ہے یا نہیں  
بینوا تو جوا جواب تا وقتہ کہ یقین انزال یعنی خروج منی حاصل نہو غسل واجب  
نہو گا ہوا العالم منقول <sup>۱۳۱</sup> ایک شخص کے دانتوں پر مٹی چسبی ہوئی ہے اور اسکو غسل جنابت  
کی ضرورت ہوئی تب حالت جنابت میں پہلے اسے مٹی دانتوں پر چھائی تو ایسی صورت میں  
غسل صحیح ہو گا یا نہیں اور اسی طرح ایک نے قبل ضرورت غسل جنابت ہاتھوں میں مٹی  
لگا لی اور ہاتھ رنگین ہو گئے پھر حالت جنابت میں اسے مٹی سے ہاتھ رنگین کئے تو  
اس صورت میں غسل صحیح ہو گا یا نہ جوا جواب مٹی دانتوں کی مانع مسحت غسل کی نہیں ہے  
غسل میں پانی طاهر بدن کو پہنچانا چاہیے ہاں نہو ہٹوں پر مٹی لگی نہ کہ مانع وصول آب طاهر  
بدن پر ہو اور رنگ حنا مانع وصول آب نہیں رنگ حنا میں پانی جلد پر پہنچے گا اور غسل صحیح  
ہو گا ہوا العالم منقول <sup>۱۳۲</sup> کیا فرماتے ہیں علماء دین و واقف احکام شرع متین کہ زن کا  
غسل کے وقت کان میں سوراخ جہاں ہاں اگر پانی نہ پہنچا سکے تو غسل اسکا صحیح  
ہو گا یا نہیں بینوا تو جوا جواب سوراخ اگر نمایاں ہیں کہ ایک جانب سے دوسری جانب  
معلوم ہوتے ہیں تو پانی پہنچانا اور نہیں واجب ہے اور اگر ایک جانب سے دوسری جانب  
نمایاں نہو تو پانی پہنچانا اور نہیں <sup>۱۳۳</sup> احوط ہو گا ہوا العالم منقول <sup>۱۳۴</sup> سننے میں آیا ہے کہ جس  
پارچہ کو باندھ کر غسل کرے اور صیغہ وہ کپڑا بالکل تر نہو جائے غسل جائز نہو گا اگرچہ تمام بدن  
پر پانی پہنچ گیا ہو اسواسطے اکثر لوگ اول لنگی دھوتے ہیں اور پھر باندھ کر نہاتے ہیں پس  
بارہ میں آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں بینوا تو جوا جواب تمام بدن کا دھونا بتدریج متبر  
شرعاً غسل میں کافی ہے پارچہ سے کچھ طلب نہیں ہے ہوا العالم منقول <sup>۱۳۵</sup> نفع پارچہ

میں نجاست مثل منی بول و غائط وغیرہ ہے اور نصف پاک ہے پس جانب پاک سے پارچہ  
 باندھ کر غسل و نماز ادا کرے یا نہین **جواب** نماز اوس پارچہ میں جائز نہین ہے اور غسل کرنا اسطو  
 پر کہ آب غسل اور بدن اسکا اتنا ہی غسل میں بخش نہوئے تو جائز ہو گا ہوا **العالم** **سوال** کیا حکم  
 ہے اس مسئلہ میں کہ زید کو وقت شب معلوم ہوا کہ میں مختلم ہوا صبح کو وقت نماز کے ہر چند اوسنے  
 دیکھا پارچہ پر کسی طرح کا نشان منی کا نہیا پس اوسنے نماز صبح وضو کر کے پڑھی اور بعد اوسکے  
 کلام اللہ بھی پڑھا بعد دوپہر کے اوسنے دیکھا کہ دو ایک قطرہ منی پارچہ پر معلوم ہوئے پس پھر  
 نے غسل کیا اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ زید نماز صبح اور قرآن پڑھ چکا ہے دونوں  
 کا اعادہ کرے یا نہین اور زید کچھ ماخوذ ہو گا اس امر میں یا نہ **جواب** صورت مذکورہ  
 میں احوط یہ ہے کہ غسل بہ نیت قربت کر کے بول وغیرہ کے بعد وضو کر کے نماز صبح قضا  
 احتیاطاً پڑھے بعد ازان ظہرین ادا کرے اور اگر جمہالت مسئلہ نماز صبح بعد ظہرین پڑھے  
 جب بھی کافی ہو گا اور پڑھنا قرآن کا اگر واجب نہ نذر وغیرہ نہ تھا تو ضرورت اعادہ نہین  
 ہے ہوا **العالم** **سوال** سنا جاتا ہے کہ چپکلی کو مار ڈالنے سے غسل کرنا لازم ہوتا ہے یہ بات  
 درست ہے یا نہین اور اگر درست ہے تو غسل واجبی ہے یا سنتی **جواب** صورت مذکورہ  
 میں غسل کرنا سنت ہے ہوا **العالم** **سوال** کیا فواتے ہیں علمای دین اس مسئلہ میں کہ مرن  
 جریان میں جرم سفید رنگ منجھ بول سے خارج ہوتا ہے آدمی کہتے ہیں کہ منی رقیق ہو کر کثی  
 ہے مگر یقین حاصل نہین ہے کہ منی ہے یا ندی یا غیر ہا پس اس صورت میں غسل جنابت  
 اس مرن میں بعد اخراج ایسی شئی کے واجب ہے یا نہین اور اگر واجب ہے حبوت  
 کہ خارج ہو غسل واجب ہے یا واسطے رفع حرج و واسطے غسل اوسکے کے زمانہ میں ہے کہ واسطے  
 نماز کے شب و روز میں ایک مرتبہ یا دو مرتبہ غسل کرے بنیو التوجہ و **جواب** علامات

منی بنا بر شہوتین ہیں یعنی بعد شہوت مجسّدگی خارج ہو اور بعد از انان مقور و مستی بدن حاصل ہو پس اگر گاہ یہ تینوں علامتیں پائی جاوین غسل واجب ہوگا اور اگر کچھ اونہوں سے نہ پائی جاوین احتیاج غسل نہیں ہے اور اگر بعض علامات اونہوں سے پاتا ہو پس اوس ہنگام میں غسل بہ نیت قربت کرے بعد اوسکے بول وغیرہ بیچ عمل کے لاوے اور واسطے نماز کے

وضو کرے ہوا العالم

## سوالات از کتاب تطایب و شرف علیٰ خاتما

سوال ۱۳۷ غسل واجب میں اگر نیت اباحت مس قرآن یا اباحت صلوٰۃ کرے اور بعد غسل کے

سہو کرے اور مس قرآن نہ کرے اور نماز حال طہارت میں فوراً نہ پڑھے وحدث صادر ہو پس

غسل صحیح ہوگا یا نہ بنیو تو جواب صحت غسل میں کوئی کلام نہیں ہے ہوا العالم

سوال ۱۳۸ اگر غسل واجب میں نیت قربت کرے یا یون نیت کرے کہ غسل واجب کرتا ہوں

اور قصد مس کتاب الہیٰ ادا کرنے نماز کا دل میں نہ لاوے تو کوئی حرج و خلل بیچ طہارت کے

پیدا ہوتا ہے یا غسل اس صورت میں صحیح ہے بنیو تو جواب غسل صحیح ہے

ہوا العالم سوال ۱۳۹ کیا فرماتے ہیں اس صورت میں کہ ایک عورت نے غسل واجب میں بیچ

سورج گوش یا بینی کے تنکا واسطے نفوذ آب کے رکھا اور پہر شامی غسل میں خیال نہ کیا

اور بعد غسل کے حائل کو کان میں نہ پایا معلوم نہیں کہ تنکا شامی غسل میں کان میں تھا

یا نہ تھا پس بعد غسل نہ دیکھنا حائل یعنی تنکے کا موجب اعادہ غسل ہوتا ہے یا نہ بنیو تو جواب

جواب ظاہر حاجت اعادہ کی نہیں ہے اور اگر احتیاط کرے الحال جس جگہ پر اشتباہ ہو

وہاں پانی نہ پونچا دے پس اگر جانب راستہ مشبہ ہو تو جانب چپ کا بھی اعادہ کرے اور اگر جانب

چپ ہو تو فقط پہنچا پانی کا اوپر عمل اشتباہ کے کافی ہے اور سورج گوش یا بینی کا اگر فراخ ہو

اور باطن اور سکائیاں ہوتی ہیں اور سکا ضرور ہے اور اگر ستور ہو بسبب باریکی کے باطن اور سکا  
 نمایان نہ تو پانی پہونچا جو تین میں اور سکا ظاہر ضرور نہیں ہے اگرچہ خفیل بہر صورت خوب ہے  
 ہو العالم <sup>سؤال</sup> در میان آب عمیق کے شناور کنان غسل کر سکتا ہے یا نہ جواب اگر  
 اس وقت میں نیت غسل کرے اور سر اور کل بدن کو داخل پانی میں کرے بقصد غسل ارتمای  
 دفعتاً تو ظاہر یہ ہے کہ صحیح ہو لکن احوط یہ ہے کہ پانی سے باہر آکر اور بعد اس کے نیت غسل کر کے  
 ارتماس عمل میں لاوے ہو العالم <sup>سؤال</sup> عورت ذات العادة عدویہ ہر گاہ ایک یا دو روز  
 قبل انقضای عادت سے پاک ہو تو کیا کرے بنیوا تو جواب در صورتیکہ شخص ہو کہ  
 پاک ہوئی تو غسل کرے ہو العالم <sup>سؤال</sup> استمانہ قلیلہ میں کہ وضو واسطے ہر نماز کے چاہیے  
 آیا بعد طر استمانہ قلیلہ سے کہ مطلقاً کوئی اثر اس عارضہ سے اپنی ذات میں نہ پائے اور تین  
 چار روز متواتر صحت میں گذرین تو در باب غسل اور وضو کے کیا کرے یعنی قید وضو بیچ ہر نماز  
 کے باقی رہنے عارضہ تک ہے یا کوئی حد و نہایت واسطے اسکے مقرر ہے خواہ غسل بنیت  
 وجوب خواہ سنت بعد دفع عارضہ کے کرے بالجملہ بعد دفع عارضہ کے غسل بھی کرے یا بلا غسل  
 صرف وضو سے نماز ادا کرے کیا حکم ہے جواب استمانہ قلیلہ میں غسل نہیں ہے لیکر اوجوت  
 تک کہ خون استمانہ قلیلہ باقی ہے واسطے ہر نماز کے وضو تازہ کرے اور حسب وقت منقطع  
 ہو جاوے جب ہی حکم غسل نہیں ہو العالم <sup>سؤال</sup> مسائمه اگر حال اشتباہ طر حیض میں ہو  
 اور امتحان خون حیض کا کہ وقت صبح کو ہے پس امتحان بعد غسل حال صوم میں شیات  
 سے اگر کرے تو جائز ہے یا نہ جواب قبل غسل امتحان کرے اور اگر اس وقت میں  
 وجود خون ظاہر نہ ہو اور بعد اسکے ہر دفعہ معلوم ہو تو روزانہ بھی امتحان ظاہر مسموع نہیں ہے  
 ہو العالم <sup>سؤال</sup> اقبال دام غلغم غلغم معنی وجوب شرطی و شرعی سے مطلع فرما دین غلغم غلغم

**جواب** واجب شرعی وہ ہے کہ تارک اوسکا گنہگار ہو اور واجب شرعی وہ ہے کہ ترک اوسکا باعث بطلان شرط ہو مثلاً وضو واسطے نافلہ کے کہ وجوب شرعی نہیں رکھتا و لکن شرط صحت فلان ہے اسی طرح غسل واسطے امور مستحبہ مانند نوافل ومس کلام مجید واسما و متبرکہ خلاصہ یہ کہ جو یہ امور مستحب ہیں شرط اونکی کیونکر واجب شرعی ہوگی مگر وجوب شرعی کعبارت اشراط سے ہے البتہ بیچ اوسجگہ کے تحقق ہے کہ واسطے تصبیح اون اعمال کے ضرورت طہارت کے ہے والا بفاد اذاتنا اشراطات الشرط و شرط بدون شرط کے حلیہ صحت عاری ہوگا اور شرط و اجابات میں مثل وضو واسطے فریضہ کے وجوب شرعی و شرطی دونوں مجتمع ہوئے ہیں ہوا العالم **سوال** عورت کو ایام نفاس کے تین دن گزرے ہیں کہ خون موقوف ہو گیا لکن جزواوسکا باقی ہے یعنی پانی کہ رنگ اوسکا نرود ہے جاری ہے **جواب** جبکہ خون قطع ہوا لازم ہے کہ غسل نفاس کرے والا لکن تھوڑا پانی کہ مائل بزردی ہے اگر دیکھے تو موجب غسل نہیں ہوتا ہے ہوا العالم **سوال** ایام غسل نفاس کے اقل و اکثر کئے روز ہوتے ہیں بنیوا تو جو **جواب** خون نفاس جانب قلت میں کوئی حد نہیں رکھتا اور بیچ جانب کثرت کے زیادہ دس روز سے نہیں ہوتا ہے ہوا العالم **سوال** عورت کے حالت جنب میں تیل سر میں ملا اور ہنگام غسل حتی المقدار آرد و یا بیسن وغیرہ سے پاک کیا اور نماز پڑھا بعد غسل کے معلوم ہوا کہ نہایت روغن بالکل دفع نہیں ہوئی ہے اس حال میں اعادہ غسل کرے یا التفات نہ کرے بنیوا تو جو **جواب** نہایت قلیل کہ مانع وصول آب نہ ہو ضرر نہیں رکھتی ہوا العالم **سوال** ستر عورت جبکہ امرد و نکو مردوں سے واجب ہے اسی طرح عورتوں کو عورتوں سے لازم ہے یا اختلاف ہے اور در صورت لزوم عورت کو بوقت غسل کر نیکی کون جنس تک چھٹا عورتوں سے شرعاً لازم ہے **جواب** حقیقت مسئلہ ستر عورتیں ہے پس جتنا کہ مردوں کو مردوں سے ستر عورتیں لازم ہے واسطی



پر عورتوں کو عورتوں سے بھی متعزتین لازم ہے اور زیادہ اوپر ضرور منین ہے ہوا العالم <sup>سول</sup>  
 غسل ترتیبی میں اگر یہ ترتیب سر و گردن کو جدا جدا نہ دھو یا نہ ہو اور ایک بار پانی کسی طرف سے سر و  
 گردن پر ڈالے اور اطراف بدن پر بدانتست خود سب جگہ پانی جاری کرے یہ صورت غسل  
 کی جائز ہے یا نہ اور اگر اس صورت سے چند بار غسل کر کے نماز ادا کی ہو اور روزہ رکھا ہو تو نماز  
 و صوم صحیح ہو گا یا حاجت اعادہ ہے نیز التوجہ **جواب** جب تک کہ رعایت ترتیب پانی  
 ڈالنے میں نہ کرے غسل ترتیبی متحقق نہیں ہوتا ہے اور غسل ارتعاشی کہ غوطہ دینا بدن کا  
 ہے بدفعہ واحدہ پانی میں پس یہ بھی صحیح صورت مرقومہ کے غیر متحقق ہے پس صحت ایسے  
 غسل کی کوئی صورت منین رکھتی اور اعادہ غسل و عبادات کا لازم ہے ہوا العالم <sup>سول</sup>  
 وقت غسل واجب میں کہ اکثر عورات بغیر کوٹنے چوٹی کے غسل کرتی ہیں و حسب عادت وقت  
 غسل بعض کو لدیتی ہیں اور بعض منین کو لدتی ہیں آیا در صورت منطنہ یا یقین خشک رہنے  
 میں بعضے موہا ہی گرہ چوٹی کے کیا حکم ہے اور کونسا چوٹی کا ضرور و لازم ہے یا صرف پہنچانا  
 پانی کا بالوں کی جڑوں لینے پوست مغز میں کافی ہے بالجملہ خشک رہنے سے بعضی موسیٰ ہر زن  
 یا مرد کے کوئی خلل غسل میں ہوتا ہے یا نہ نیز التوجہ **جواب** غسل میں پہنچنا پانی کا  
 پہنچ جلد کے کافی ہے اگر جب بال تر نہ ہوں بنا بر مشہور ہوا العالم <sup>سول</sup> کیا فرماتے ہیں علماء  
 دین اس صورت میں کہ ہر چند آثار و علامات منی سے ظاہر ہے کہ جہنگلی و تلمذ وقت خروج و  
 سستی بعد اسکے لازم ہے اور مذمی و دوزی دوسرا حال رکھتی ہے اور لکن حال اشتباہ  
 میں باین معنی کہ مذکر لذت انگیز ایک دفعہ ظاہر ہو اور بعد اسکے حالت باہمیہ باقی نہ رہے اور اس حالت  
 میں قطرہ کہ پہنچ اسکے بوی منی ایک طور پر پیدا ہے بغیر تلمذ و اور جہنگلی کے باہر آیا اور وقت  
 نکلنے کے باہر نہ ہوئی اور بعد خروج قطرہ مذکور کے سستی میں ظاہر ہوئی آیا ساستہ اس اشتباہ

کے غسل واجب ہوتا ہے یا نہیں مبنیٰ **توجروا جواب** صورت مرقومہ میں کہ تین خروج  
 منیٰ حاصل نہیں ہے غسل واجب نہیں ہے ہوا **العالم** **سوال** اگر کوئی عورت بیزہ غسل کرے  
 در صورتیکہ ردی محرم شرعی ہوا اور صورت ثانی میں ردی محرم واقع کرے تو بیچ صحت  
 غسل کے کیا حکم ہے **جواب** ردی شوہر مضایقہ نہیں ہے ولاکن دیگر محرم وغیرہ محرم  
 پس ردی ایسے غسل بطور قوم نہیں کر سکتے لیکن حکم بھت غسل وعدم اسکے پس خالی  
 تامل سے نہیں ہے اور احوط عادہ غسل ہے **سوال** غفل میں زانیہ اگر مباشرت کرے تو  
 غسل جنابت کون نیت سے بجا لاوے نہایت وجوب یا سنت اور خولہ ہی اگر بالذہن نہ نیت وجوب  
 کرے یا قرب ارقام ذائے بنیٰ **توجروا جواب** غفل پر کوئی تکلیف نہیں ہے لیکن بعد بلوغ  
 ظاہر غسل جنابت اور سپر لازم ہوگا اور عورت پر اگر بالذہن ہے بالفعل واجب ہوگا اور اگر طفل نہایت  
 بالفعل غسل کرے اور بعد بلوغ اعادہ کرے تو اسے اور احوط ہوگا ہوا **العالم** **سوال** ایک  
 عورت حاجت غسل جنابت رکھتی ہے بیچ اس اثنا کے کہ غسل نہ کیا تھا عافضہ ہوئی پس بعد  
 گزرنے مدت ایام حیض اوسنے چاہا کہ غسل کرے اس صورت میں آیا نیت غسل جنابت کی کرے  
 یا نیت غسل حیض کی یا کیا کرے جو کہ پکارنا ہوا مبنیٰ **توجروا جواب** ظاہر نیت غسل جنابت  
 کافی ہے اور احوط نیت رفع مطلق حدیث اکبر ہے ہوا **العالم** **سوال** ایک شخص نے بقصد  
 غسل ترتیبی نہانا چاہا اور پہلے سر کو دھویا اور بعد نیت کے دونوں طرف اخل آب ہوا اور ترتیب  
 اعضا قرار نہ دیا غسل صحیح ہے یا نہ ویر فرض بطلان غسل کیا قضا و کفایہ دونوں واجب ہے یا نہ  
 وشرح ارشاد ہو مبنیٰ **توجروا جواب** غسل ترتیبی میں واجب ہے کہ اول سر گردن کو دھوے  
 اور بعد جانب یمن و بعد جانب یسار اور بیچ دونوں طرف کے ترتیب عمل میں نہ لایا بنا برین  
 غسل باطل ہوگا اور جو نماز کے بعد اس غسل کے عمل میں لایا باطل ہے قضا و سکی لازم مگر کفارہ

بجائے اغلال نماز واجب نہیں ہے ہاں کفارہ اسکا توبہ ہے بظاہر اسکے گناہ کا رہے ترک تعلیم کیفیت  
 غسل میں اور اگر ایسا غسل نہ ہو رمضان میں غسل میں لایا اور ساتھ اوستی غسل کے صائم ہو تو اسکا  
 قضا ایسے روزے کی لازم ہے ہوا العالم <sup>سوال ۱۵۷</sup> غسل میں ترتیب اجزا لازم ہے یا نہ اور مولات  
 غسل ترتیب میں لازم ہے یا نہ **جواب** مولات پہ اعضا کے غسل میں لازم نہیں ہے اور پہ  
 ہی ترتیب پہ اجزای عضو واحد کے لاکن رعایت اس ترتیب کی بہتر ہے ہوا العالم <sup>سوال ۱۵۸</sup> ہر گناہ  
 اغسال واجبہ جمع ہوں تو ایک کو بجا لاوے یا سب کو اور اول سب کے کسو مقدم رکھے مفصل  
 ارشاد فرمائیے بنیو توجہ **جواب** ظاہر یہ ہے کہ غسل نہایت سب اغسال کی کر سکتا ہے اور  
 اس صورت میں کمایک اغسال سے جنابت ہو بہر وضو واسطے نماز کے ضرور نہیں ہے اور اگر غسل  
 جنابت نہ ہو تو وضو لازم ہے واسطے نماز کے ہوا العالم <sup>سوال ۱۵۹</sup> ہر گناہیت اغسال واجبہ کو سہو  
 کرے تو بعد پھر کرنے حرام سے پھر عود کرے یا نہ مفصل ارشاد فرمائیے بنیو توجہ **جواب** صحت  
 مذکورہ میں اعادہ غسل کرے ہوا العالم <sup>سوال ۱۶۰</sup> وضو غسل حیف میں شرط صحت غسل ہے واسطے  
 عورتوں کے پس اول میں کرے یا آخر یا کہ شرط غسل مذکور نہیں ہے بلکہ سنون ہے اور اگر فراموش  
 کرے تو پھر غسل کرے یا خیر بنیو توجہ **جواب** شرط غسل نہیں ہے شرط نماز ہے کہ صحت غسل

سے بدون وضو نماز نہیں کر سکتی ہے ہوا العالم۔  
**فصل دوم در مسائل تیمم بدل غسل مشتمل بر فوائد عدیدہ**

**سوال** کیا فوائے ہیں علمای دین میں اس مسئلہ میں کہ زید نے زن حلیہ سے جماع کیا اور  
 پہرہ پہ اس بات کے کہ اگر غسل کروں تو بخار آجا ولیگا اور یہ عند قبل از جماع ہی موجود تھا پس ایسے  
 عند میں عوم غسل کے زید نے تیمم کیا اور تازع عند غسل نہ کیا اور روزہ نماز کرتا رہا اور نماز اس  
 شخص کو پہلے سے آتا تھا یعنی قبل جماع سے پس تیمم درست ہے یا نہیں **جواب** صورت ترقی

میں بنا بر مشورہ تیمم درست ہے، اور عبادت صحیح ہے بشرطیکہ غسل سے گمان ضرر ہو لیکن قبل از مہاکثر  
 اگر مانتا تھا کہ غسل نہ کر سکوں گا تو احوط یہ ہے کہ بعد حصول محکمہ غسل پر نیت رفع حدث و قربت  
 بجا لاکر صلوٰۃ و صوم جو قبل از ان بجالایا ہے او نگو بہ نیت قربت اعادہ کرے ہو العالم <sup>۱۶۲</sup> **سوال**  
 کیا ارشاد ہے اس مسئلہ میں کہ تیمم عوض غسل جنابت کے تارفع غدر ایک مرتبہ کافی ہے یا ہر روز اور ہر  
 نماز کے واسطے علیحدہ کرنا چاہیے اور اگر ہر احتیاج غسل ہو جاوے تو کیا حکم ہے بنیو التوجروا <sup>۱۶۳</sup> **جواب**  
 بتیمم عوض غسل جنابت کے اگر حدث اکبر ہو یا حدث اصغر تو واسطے نماز کے تیمم بدل غسل کرے  
 نہ بدل وضو اور جب تک باقی رہے تیمم دوسرے کی حاجت واسطے ہر نماز کے نہیں ہے وہی تیمم  
 کافی ہو گا ہو العالم <sup>۱۶۴</sup> **سوال** ایک عورت کو استعمال آب مضر ہے اور عوض غسل جنابت و غسل  
 حیض کے وہ تیمم کرے اور نیت تیمم میں کیا کرے اور ایسی صورت میں دوسرا تیمم عوض وضو کے  
 بھی کرے یا نہیں اور تیمم وضو کو تیمم غسل کے بعد کرے یا قبل **جواب** تیمم میں نیت بدلیت  
 اغسال کی کرے پس اگر غسل جنابت بھی ہو تو تیمم بدل وضو نہ کرے والا پس اگر وضو بھی مضر ہو تو  
 بتیمم بدل غسل تیمم بدل وضو کرے بہ نیت قربت ہو العالم <sup>۱۶۵</sup> **سوال** جب تک کہ ناقص وضو یا غسل  
 عمل میں نہ آوے اس وقت تک اس تیمم سے جو عوض غسل کے ہے نماز ہابی واجبی و سنتی و نماز  
 فریضہ کو اوقات مختلفہ میں پڑھ کر سکتا ہے یا نہیں بنیو التوجروا **جواب** ہاں پڑھ سکتا ہے اگر تیمم کا  
 محل و موجب باقی ہو ہو العالم <sup>۱۶۶</sup> **سوال** محترم کے پہنچا ہے یقین فرماں از انجاست جنابت اور  
 غسل جنابت نہیں کر سکتا ہے پس تیمم دو ضربی یا اور ایک ضربی بہ نیت قربت کر کے نماز بجا نہ پڑھے یا  
 نہیں ارقام دوائے بنیو التوجروا **جواب** اگر غسل کرنا بمسح جبرو بھی ممکن نہیں ہے تو تیمم  
 بدل غسل کر کے نماز پڑھے ہو العالم <sup>۱۶۷</sup> **سوال** نیکو کو احتیاج غسل کی ہوئی خواہ غسل جنابت خواہ  
 احتلام اور بہ سبب بیماری کے تیمم کیا بدلے غسل کے اور نماز صبح کی یاد کی بعد اسکے وقت ظہر کا

آیا اداس در میان میں حدث وضو ہو چکا ہے اور اعضا سے وضو کے بیچ و درست ہیں اور وضو  
 بخوبی کر سکتا ہے لیکن غسل پانی سے نہیں کر سکتا ہے سبب یہ کام یا اور بیماری یا دوسرے کے آیا  
 تیمم کرے بدلے غسل کے نئے سرے یا وضو کرے پانی سے یا تیمم کرے بدلے وضو کے اس پر  
 میں آپ کا کیا حکم ہے بنیاد و وجہ **جواب** صورت مرقومہ میں بر تقدیر ظن ہر تیمم بدل غسل کرنا  
 نہ بدل وضو ہو **العالم** <sup>۱۶۷</sup> **سوال** کیا فرماتے ہیں علمای دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ  
 اگر زید کو ایسا عارضہ در پیش ہے کہ بوقت شب غسل کر نیسے شدت عارضہ کا خوف ہے اور اس کو بوقت  
 شب امتیاج غسل جنابت لاحق ہوئی اور زید پابند نماز بھی ہے اس صورت میں زید نماز صبح کو بدلے  
 غسل کے تیمم کر کے ادا کر سکتا ہے تیمم نجس کو طاهر کر کے یا نہیں جیسا اس بارے میں حکم شرع  
 ہو اس سے اطلاع فرمائیے دوسرے مسئلہ یہ ہے کہ زید کو عارضہ جربان بشدت ہے کہ ہر وقت  
 قطرہ نجس جاری رہتا ہے اس صورت میں زید نماز کو اسی پابجاہ سے جو کہ بدن میں ہر وقت  
 رہتا ہے ادا کر سکتا ہے یا نہ **جواب** صورت مرقومہ میں ہر گاہ غسل سے ظن ضرر کا نہ تو بعد  
 طہارت بدن کے تیمم بدل غسل کے کر کے نماز ادا کریں اور ہر گاہ قطرہ نجس سے احتراز ممکن نہیں تو وقت  
 نماز اعضا سے نجسہ کو طاهر کریں اور موضع بول کو پاک کر کے ایک کیسہ طاهر میں رکھیں تاکہ تعدی نجاست  
 نہ ہو اور پابجاہ پاک پہن کے نماز پڑھیں اور پابجاہ جو ہر وقت پہنے رہتے ہیں اگر وہ نجس ہے  
 وہ میں نماز نہ پڑھیں **ہو العالم**

**سوالات مزین بدستخط مجتہدین سابقین از کتاب جلد**  
<sup>۱۶۸</sup> **سوال** ای ہیایت پیری جناب میں تیمم اگر بدل غسل جنابت کرے تو ایک ضرب واجب ہے یا دو اور  
 ہی عمن غسل حیض و نفاس اگر حدث غسل نہ کر سکے تو تیمم بدل غسل دو ضربی کرے یا ایک ضربی بنیاد  
 توجہ و **جواب** ان سبب صورتوں میں تبار قول بعض تیمم ایک ضربی کافی ہے اور احوط یہ ہے

تیمم و وضو میں عمل میں لاوے و احوط منہ ان جمیع بینہما ہو العالم <sup>۱۶۸</sup> **سوال** اگر مکلف جائے کہ نجاست  
قسم بول و منی سے بچے اعضا می اسفل بدن او سکے بالیقین لگی ہے اور پانی نہیں مل سکتا ہے یا پانی  
ہو بچانا اس عضو پر موجب خوف مرض ہے اس حالت میں ضرور ہے کہ گیل و خاک کو عضو کو دے  
نجاست مذکور پر ملے اور تیمم بدل غسل کرے یا ملنا خاک کا بدن مخصوص اس حال میں کہ نجاست  
خشک نہ ہو ضرور نہیں ہے اور تیمم کافی ہے یا نہ **جواب** اگر تقلیل نجاست بوجہ ممکن ہو  
عمل میں لاوے و الا اسی حال پر چوڑ دے اور تیمم بدل غسل صورت مذکورہ میں کر کے نماز پڑھے

## ہو العالم <sup>۱۶۹</sup> باب چہارم در مسائل وضو و تیمم بدل و مشتمل بر دو فصل فصل اول در وضو

**سوال** اگر پانی چاہے کوئی متبرک کینچے اول و زمین وہ ہاتھ نہ لگا دے تو اس سے وضو جائز  
ہے یا نہیں مفصل ارشاد ہو مینو التوجر و **جواب** ہاں ایسے پانی سے وضو جائز ہے اگر دلو پر عملی  
کافر میں نہ ہو **سوال** ایک شخص کو جو کہ وقت وضو اور نماز بمکرت شبہ حدوث حدث ہوتا ہے  
اور خیال و سوسہ شیطانی اعتبار نہیں کرتا آیا نماز اسکی صحیح ہے یا نہ **جواب** شبہ حدوث حدث  
سے وضو باطل نہیں ہوتا اور نماز اس سے صحیح ہوتی ہے اس وقت تک کہ گمان غالب بعد و  
حدث حاصل نہ ہو **سوال** اگر کوئی شخص پسیر و وضع الایم سے رابین آب  
وضو کو ردال سے خشک کرے تو جائز ہے یا نہیں مینو التوجر و **جواب** مکروہ ہے اور اگر ہتھینہ  
تری میں احتمال کسی طرح کا ہو پس بعید نہیں کہ گراہت زائل ہو **سوال** وقت نماز  
جانا چہ گھر میں پانی نہیں ہمسایہ میں ایک شخص ہندو رہتا ہے اور کسی عورت مسلمان پانی نہ دے

سے مل سکتا ہے واسطہ طہارت کے کسکے گھر سے پانی لیکر وضو کیا جائے مینو التوجروا **جواب**  
 صورت مرقومہ میں مذکور مسئلہ سے پانی لیکر استعمال کرے ہو العالم **سوال** کیا فواتے ہیں علما  
 دین و دین مسئلہ کہ شکیں میں پانی بہا ہے اور اوس میں کیڑا قریب پاؤ یا آدھ پاؤ کے پڑا ہے سو  
 اوس سے وضو کرنا درست ہے یا نہیں ارشاد فرمائیے مینو التوجروا **جواب** جب تک آب مطلق  
 اوسکو عرف میں کہیں ظاہر و مظهر ہے ہو العالم **سوال** اگر کوئی شخص قبل از دخول وقت نماز کے  
 وضو بنیت واجب کرے اور بعد داخل ہونے وقت نماز کے اوس وضو سے نماز پڑھے تو یہ نماز  
 اوسکی اوس طور سے ہو جائیگی یا نہیں یا ضرورت دوسرے وضو کی ہوگی اور جو وضو بنیت سنت  
 قبل از دخول وقت نماز فریضہ کیا ہو تو اوس سنتی وضو سے نماز فریضہ کو پڑھ سکتا ہے یا نہیں  
 مینو التوجروا **جواب** اگر وضو واسطے قضای نماز واجبی کے کیا ہے تو اوس وضو سے نفلہ  
 حاضرہ بلا تردد پڑھ سکتا ہے اور اگر وضو بقصد استحباب واسطے نماز سنتی وغیرہ کے کیا ہو اوس سے  
 ہی نماز واجبی پڑھ سکتا ہے ہو العالم **سوال** وضو میں پانی بالامی مفصل مرفق سے ڈالنا  
 لازم ہے یا اور عین مفصل و متعین غلبین یعنی ہر دو استخوان ہونے کے مینو التوجروا **جواب**  
 قدس بالامی مرفق سے آب الدین من باب المقدّمہ ہو العالم **سوال** اگر کوئی ہوسن وضو  
 واجبی میں منہ اور کھنڈوں پر چہرہ چلو پانی ڈالے عمداً اور کہے کہ جنبک منہ کے اور کھنڈوں کے  
 تر ہوئے کافین نہو لے ایک ہی چلو شمار کیا جاوے گا اور مسح پاؤں مرتبہ اس طرح کرے کہ اول  
 شروع کرے سر انگشت پاسے اور نصف پاؤں لاکر ہاتھ اور دہارہ پر بطور سابق مسما  
 پاسے شروع کرے کہ جبتین تک تمام کرے اور یہ بیان کرے کہ مسح دوم تمام مسح اول ہے تو ایہ  
 وضو درست ہے یا نہیں اور جو گوگون کو سکما دے ایسا وضو تو کس قدر ثواب ہوگا مینو التوجروا  
**جواب** اگر جائے کہ ایک چلو سے پانی تمام منہ پر پہنچ جاوے گا تو ایک چلو ڈال کر تمام

دھونے اور بعد تمام منہ دھونیکے پہر دوسری مرتبہ جلو سے پانی ڈالکر منہ دھونا نہ چاہیے علی القول  
 الاحوط اور یہی حکم ہے ہاتھوں کا ہاں اگر ایک جلو بہر پانی سے معلوم ہو کہ تمام منہ نہ دھو جاوے گا  
 تو ابتدا کردو جلو منہ پر ڈال کر بعد ازاں سب منہ پر پانی پہونچائے کو یہی حکم ہے ہاتھوں کا اور صحیحین  
 تکرار نہیں ہے یعنی جو تری ہاتھ پر ہے اوسی سے ایک مرتبہ از سر انگشتان تا مفصل قدم  
 مسح کرے پس اس ترکیب کے علاوہ جس ترکیب سے وضو کر لیا اوس میں احتمال خلل و بطلان و نحو  
 ہے ہوالعالم **سؤال** ظروف سی یا گلی ساختہ ہنود استعمال و وضو یا غسل یا طعام میں لانا یا  
 زیور مثل انگشتری وغیرہ ساختہ ہنود سے نماز درست ہے یا نہ بنیو التوجروا **جواب**  
 جب علم بہ نجاست سطوح ظاہر ہواشیای مذکورہ حاصل ہو اگرچہ بقرائن حاصل ہو تو او کو کلی تطہیر  
 بطریق شرعی کرنی چاہیے اور بد تطہیر استعمال اوسکا جائز ہوگا لیکن زیور و مذکورہ کا نماز میں  
 اوتار ڈالنا احوط ہے ہوالعالم **سؤال** زنانہ شیدہ کے وضو کر کے کی ترکیب ارقام فرمائیے بنیو  
 التوجروا **جواب** واجبات وضو بہ نسبت مرد و زن یکساں ہے اور تفصیل ترجمۃ الصلوٰۃ  
 و جامع عباسی و حدیقہ وغیرہ سے دریافت کیجائے ہوالعالم **سؤال** باتو کو کم فلان کہ آب جنابت  
 ظاہر و مطہروں میں ہے یا نہ اور آب غسل سے وضو درست ہے یا نہ بنیو التوجروا **جواب** اگر کسی  
 ظرف سے پانی لیکر غسل کرتا ہے بالاسی زمین یا تخت وغیرہ پس بعد غسل کے جو پانی پہ طرف  
 مذکورہ کے باقی رہے ظاہر و مطہر و رافع حدث ہے مطلقاً اور اوس میں اختلاف نہیں ہے اور لیکن وہ  
 پانی لکھا عضای بدن سے پہنچ حال غسل کے گرتا ہے پس وہ پانی ریختہ شدہ بدن کا اگر کسی مقام  
 ظاہر پر مجتمع ہو تو وہ بھی ظاہر و مطہر ہے لیکن جواز غسل بار دیگر یا وضو اوس پانی سے مختلف فیہ  
 اور اجتناب اوس سے اقرب باعتبار ہے ہوالعالم **سؤال** ایک شخص کثیر الشک ہے اور  
 اوسکو ہر وقت ہر وضو کے واسطے نماز ہاسی بیچگانہ وغیرہ کے یقین ہوتا ہے کہ بعض قطرات



موضع مسح سر پر اور ایسے ہی موضع مسح پا پر پڑ جاتی ہیں پس وقت مسح سر اور پائوں کے اون قطرات  
 کو بزعم اپنے خشک کرتا ہے اور جو ہاتھ تر ہے بجای دیگر یقین تر ہونے موضع مذکورہ کا ہوتا ہے  
 بالجملہ اتنی تعویق خشک کرنے میں ہوتی ہے کہ اعضا می وضو خشک ہو جاتے ہیں پس بار دیگر  
 وضو کرتا ہے بالجملہ کوئی وضو نہیں ہے کہ اس غرض سے خالی ہو الا علی سبیل الذرۃ اور ایسے  
 دوسرے شخص مذکور کو وضو بالای حوض پنج مجمع مردمان کے کہ مشغول وضو ہوں ممکن نہیں  
 ہوتا ہے کس واسطے کہ اس کو گمان ہوتا ہے کہ قطرات موضع مسح پر اس مجمع میں پڑ گئے کھامڑے  
 شخص مذکور کیا کرے کہ وضو اسپر سہل ہو اور نماز بروقت تصلیت اطہر ہے **جواب** خشک کنیہ  
 قابل اعتنا نہیں اور اگر اطمینان چاہتا ہے پس وقت دہونے سنہ اور ہاتھوں کے سر کو کلاہ  
 وغیرہ سے اور پائوں کو دوسرے پارچے سے چھپا دے پس بروقت مسح سر کلاہ اوٹھا کر مسح سر  
 کرے اور بعد اسکے کپڑے ایک پائوں کو باہر کر کے مسح اوپر اوسکے کرے بعد اوسکے اسی طریق سے  
 دوسرے پائوں پر اور اگر باوجود اسکے بھی خشک ہو اعتنا ساتھ اوسکے نہ کرے اور جانے کہ یہ  
 وسیعہ شیطانی ہے پس استعاذہ کرے اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھے ہو **العالم سوال**  
 کیا فوائے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر مسح کرنا بھول جائے اور شناسی نماز میں یا دہو  
 کہ مسح نہیں کیا تو کیا حکم ہے اور اگر خشک ہو کہ کیا یا نہیں تو کیا حکم ہے **جواب** در صورت  
 اول یعنی جب معلوم ہو کہ مسح نہیں کیا شناسی نماز میں پس واجب ہے بعد اعادہ وضو کے اعادہ  
 نماز اور در صورت دوم یعنی جب خشک ہو مسح میں تو حاجت اعادہ نہیں بلکہ نماز کو تمام کرے  
 ہو **العالم سوال** ما قولکم ظلمکم جس اپنی میں گلاب خواہ کیوڑا مخروط ہو مٹھر ہے یا نہی اوسکے  
 وضو ہو سکتا ہے یا نہیں فصل ارشاد ہر بینو انور و **جواب** جب تک آب مطلق اوسپر صادق  
 آوے غرضاً تو از الہ نجاست اور وضو غسل اور ہر استعمال جائز اوس سے ہو سکتا ہے ہو **العالم**

<sup>۱۸۳</sup>سوال جبکہ انسان کو یہ عارضہ لاحق ہوئے کہ جب کلی کرے اور توبہ کے تب ہی خون آوے اور ناشائسی وضو میں اگر ایسا حال ہو تو وضو کامل نہیں ہوتا توبہ کیا کرے جواب صورت مرقومین بدون مضمرہ وضو کرے ہوا عالم <sup>۱۸۴</sup>سوال کیا ارشاد ہے علمای دین نائب المرتضوین صلوات اللہ علیہم اجمعین جسم البدن کا کاسنا جانا ہے کہ چو پانی لوٹے میں وضو کرنے والے کا بچے اوس سے دوسرا آدمی وضو نہیں کر سکتا ہے یہ بات درست ہے یا نہ <sup>۱۸۵</sup>جواب دوسرا شخص اوس سے وضو کر سکتا ہے ہوا عالم \*

### مسئلہ مشتمل بر وضو و حج و نماز و طہارت وغیرہ

<sup>۱۸۵</sup>سوال جہاز دفائی پر وقت جاتے حج و زیارت کے ضرور ہے کہ نصاریٰ غرون و آلات آب و خور پانی کو وقت تقسیم وغیرہ مس کرتے ہیں بلکہ وقت دھونے جہاز کے سب لباس بدن پر کا اور جو لقمی کے اندر ہوتا ہے وہ اوس پانی مس کردہ کفار سے بھیگ جاتا ہے اور طہارت اوسکی جہاز پر ممکن نہیں ہے تو ایسے پانی کا استعمال وضو وغیرہ میں و اوس پارچہ جسم کا جو آب مذکور سے نجس ہو گیا ہے بحالت نماز ناچار ہے ایسی شکل میں کیا کیا جاوے پس اسمین و سوال ہیں اول ایسے پانی سے وضو کرے یا تیمم کرے و بدن کو کس طرح ظاہر کرے دوسرے یہ امر باعث سقوط وجوب حج باوجود تحقق دیگر شرائط ہوگا یا نہیں و مخفی زہ ہے کتاب شریکات روان رہنے جہاز کے دنیا سے لگانا ممکن نہیں و جگہ غریب کے لئے ظاہر علیحدہ آلودگی کفار سے غیر ممکن و خزانہ و روپیہ و آلات آب شہر متبہ نجس ہے اور بادبانی جہاز پر مسلمانان کے اگر جاوے تو اسقدر توقف کے لئے عیال کے پاس خرچ نہیں چھوڑا ہے مدت بھی حج کے لئے کافی نہوگی امیدوار کہ تفسیر فرما کہ جملہ شقوق کے جلب سے تشفی و ہدایت فرائی جاوے نیز اتوجہ <sup>۱۸۶</sup>جواب بعض مؤثقیں سے سنا گیا ہے کہ طہارت شرعیہ جہاز دفائی پر ممکن ہے لیکن اگر کسی شخص کو تجربہ معلوم ہوا ہو کہ

ممکن نہیں ہے تو اسکو چاہیے کہ در صورت عدم امکان جہاز بادی بسبب قلت استطاعت کے  
 جہاز دھانی پر حج کے واسطے جاوے اور چو پانی یقیناً اوسکے نزدیک نجس ہو تو عوض وضو و غسل  
 تیمم کرے اور لباس نجس سے مبرا لکھنا یا بکھانا کرے نماز میں اور جو لباس نجس کہ نماز میں دور کرنا  
 اوسکا ممکن نہیں اوسکو معاف سمجھ کر نماز ادا کرے اور بعد اوترے جہاز سے تطہیر لباس و بدن  
 کر کے نماز و نکی قضا احتیاطاً بجالاوے **ہو العالم** <sup>۱۸۶</sup> **سوال** کیا ارشاد ہے اس مسئلہ میں  
 کہ ایک شخص کو اس قدر وہم ہے کہ کوئی وضو نماز وغیرہ خشک اور وہم سے خالی نہیں ہوتا تو اس  
 شخص کی نماز وغیرہ قبول ہوتی ہے یا نہیں **جواب** اگر بطریق شرعی بجالاتا ہے  
 بنا براپنے گمان غالب کے تو صحیح ہوتی ہے **ہو العالم** **سوال** آب گرم دیا چو پانی تابش آفتاب  
 سے گرم ہو کر سرد ہو جاوے ویارم رہے اوس سے وضو و غسل درست ہے یا نہیں **جواب**  
 جائز ہے لیکن چو پانی کسی طرف میں ہوا اور وہ پگڑم ہوا اوس سے غسل وغیرہ مکروہ ہے **ہو العالم**  
**سوال** اگر اول وضو کر کے بعد فوراً ہاتھ منہ اور پائون اور چہرہ و سر دھو دالین جس سے  
 کہ مسح سر و باغائب ہو جاتا ہے تو وضو میں خلل ہو گا یا درست رہے گا **جواب** اس  
 صورت میں وضو میں خلل نہ ہو گا **ہو العالم** **سوال** اول منہ دھو وین بعد فوراً بغیر خشک ہونے  
 اوان اعضا کے جو وضو کرنے میں داخل ہیں پھر وضو کریں اس صورت میں وضو میں کچھ  
 نقصان واقع ہوتا ہے یا کہ نہیں کیونکہ منہ دھو نیسے چہرہ اور ہاتھ بلکہ کبھی کہنی کے قریب  
 ہی پانی پڑنیسے بھیگ جاتا ہے اور وضو کرتے میں وہ اعضا جو کہ وضو میں شامل ہیں خشک  
 چاہیں بنیو تو **جواب** منہ دھونے سے تری منہ کی اور تری ہاتھ کی اگر خفیف ہو  
 اس طرح کہ اگر آب وضو غالب ہو اور وہ تری مستحکم آب وضو ہو جائے تو وضو صحیح ہو گا اور  
 اگر تری غالب ہو کہ آب وضو مستحکم ہو تو وضو صحیح نہ ہو گا **ہو العالم** **سوال** وضو میں پیرہ

مسح کر نیکی بعد فوراً بغیر خشک ہونے مسح کے صرف باعث میلہ ہونے پیر و نیکی پیر ہونے  
 وضو میں کچھ خلل تو نہیں واقع ہوتا **جواب** صورت مرقوم میں وضو میں خلل نہوگا اور نہ  
 دھونا پائون کا ہر تر ہے بلکہ پہلے پائون کو دھو میں اور بعد خشک ہونے پائون کے وضو کر میں  
 اور اگر بعد خشک ہونے آب مسح پا کے کچھ تاخیر کر کے پائون دھو دے تا مشابہت بجائیں  
 لازم نہ آوے تو یہ بھی بہتر ہے **ہو العالم سنو ۱۹۱** کیا ارشاد ہوتا ہے اس مسئلہ میں جو پانی  
 ہنیر غصبی سے گرم کیا جاوے اس آب گرم سے وضو غسل جائز و درست ہے یا نہ بنیو توجروا  
**جواب** ظاہر درست ہے مگر گرم کرنا ہنیر غصبی سے جائز نہیں پس وہ شخص گندگار ہوگا  
**ہو العالم سنو ۱۹۲** اگر شراب کو دیکھا گیا ہے کہ وہ اپنے ہاتھ سے وضو نہیں کرتے اور بفضلہ  
 تعالیٰ تندرست ہیں بلکہ اپنے نوکر سے پانی ڈلواتے ہیں یہ شرع شریف میں درست ہے  
 یا نہیں **جواب** اگر اعضا وضو پر غیر شخص پانی ڈالتا ہے بلا ضرورت شرعی تو وضو باطل ہے  
**ہو العالم سنو ۱۹۳** پانی جو وضو سے بچ جاوے اس پانی کو بیت الخلا میں لیجا نا درست ہے یا نہیں  
 اور برعکس اسکے اگر بیت الخلا سے پانی بچ جاوے تو اس سے وضو کرنا درست ہے یا نہیں اور نیز  
 اس پانی کو دوسرے مصرف میں لانا کیسا ہے بنیو توجروا **جواب** وہ پانی اگر نجس نہ ہو تو اسکو  
 مصرف وضو وغیرہ میں لانا جائز ہے **ہو العالم سنو ۱۹۴** اگر متوضی مسح سر کو سہو کرے اور بعد خشک  
 ہونے تری اعضا کے یاد کرے کہ مسح سر نہیں کیا کرے وضو کو از سر نو کرے یا یک جدید سے  
 ہاتھ نہ کرے مسح سر اور وہ دونوں پائون کا کرے جو کچھ جام ہو ارقام فرمائیے **جواب** صورت  
 مرقومہ میں وضو از سر نو بجا لاوے **ہو العالم سنو ۱۹۵** متوضی کثیر الشک ہے او بیچ مسح کے  
 خشک ہوا اور ہنوز تری دائرہ میں باقی ہو پس ہاتھ کو نئی ریش سے ترک کر کے مسح سر اور دونوں  
 پائون کرے وضو اسکا صحیح ہوگا **جواب** اگر سوای ریش کے بعض اعضا وضو میں

تری رہے اوس سے ہاتھ کو تر کر کے مسح کرے اس صورت میں وضو جائز ہوگا اور اگر سب اعضا خشک ہو گئے ہوں سوا سی دائرہ ہی کے پس اوس تری سے مسح کرے اور پہرا عاۃ وضو احتیاطاً کرے ہوا عالم <sup>۱۹۶</sup> **سوال** زیرہ کو انگھوں پر پانی ڈالنا ضرر کرتا ہے یا نہ وجہ وہ اس بطور پر وضو کرتا ہے کہ باقی اعضا کو بقاعدہ وضو دھوتا ہے اور بطور مسح برطوبت قلیل جو باعث مفرت نہ ہو دونوں ہاتھ منہ پر پہیر لیتا ہے اور اسی طور پر جس جگہ پانی پہنچا نامضر ہو بطور تحریر بالا عمل کرتا ہے یہ طریقہ درست ہے یا اسکو تہم بدل وضو ٹی پر کہ پاک ہو کر ناچا ہے بنیہ التوجروا **جواب** صورت مرقومہ میں احوط یہ ہے کہ وضو بطریق مذکور کر کے تہم ہی بقصد قربت جمع کرے ہوا عالم <sup>۱۹۷</sup> **سوال** مافولکم مطلقاً بیچ اس مسئلہ کے کہ زید وضو اس پنج سے کرتا ہے کہ اول تری کف دست سے مرتفقین و بیخامی موثر کر کے دھانڈو سے پانی سر مرق سے ڈالتا ہے پس وضو درست ہے یا نہیں بنیہ التوجروا **جواب** اگر بدون ضرورت شرعیہ وضو بطریق مذکور کرے تو احوط یہ ہے کہ اعادہ وضو اور اعادہ نماز کا اوس وضو سے بجالایا ہے کہ ہوا عالم <sup>۱۹۸</sup> **سوال** جو پانی پانی جانور ان ماکول اللحم و یا غیر ماکول اللحم کا اوس سے وضو کرنا یا غسل کرنا درست ہے یا نہیں ارتقا فرمایے بنیہ التوجروا **جواب** وہ پانی اگر آب مطلق و طاهر ہو تو وضو و غسل اوس سے صحیح ہوگا

**مسئلہ ہذا دستخطی مجتہد العصر لانا بندہ حسین حسینی**

<sup>۱۹۹</sup> **سوال** مافولکم مطلقاً ایک عورت پردہ نشین ڈولی پر سوار ہو کر بقصد چند میل سفر کو گئی اثنا ماہ میں وقت نماز پہنچا بلکہ وقت مضیق ہے اور پانی واسطے وضو و غسل کے نایاب ہے اگرچہ قریب کنولن ہے مگر سبب ناظران نا محرم کے وہ خود نہیں لاسکتی ہے اور نہ کوئی ہمراہ اوس کے مسلمان ہے کہ اوس سے منگائے اس صورت میں اگر وہ عورت کماران ہندو سے اپنے دول رتی دیکر پانی منگا کر وضو و غسل کرے یا تہم کر کے نماز پڑھے بنیہ التوجروا **جواب** صورت

مقومہ میں اگر کسراں ہوں داپنے ہاتھ پانی میں نہ لگا دین بلکہ علیحدہ خشک سی پکڑ کر لا دین تو پانی  
منگنا کرو وضو وغسل کرے اور نہ کر کو بجالا دے ہوا عالم \*

بعض اسولہ واجوبہ وضو از کتاب جدول مشرف علیہ انصاف

## مرحوم مغفور

سوال اگر آب باقی ماندہ استنجا وضو کے کام میں آوے تو کونست رکنا ہے یا نہ جواب

مضانقہ نہیں رکنا ہے مگر احتمال کرنا ہے ہوا عالم سوال کیا فرماتے ہیں اس صورت میں

کہ ایک شخص ملازم صاحب خانہ ہے اور مصروف آب و مشاہیر متقد کو صاحب خانہ دیتا اور اجازت

نخواہی صاحب خانہ کی معلوم ہے کہ کسی کے وضو کر نیسے دلنگ نہوگا مگر ایک گھر پانی کا خاص واسطے

مصروف ملازم کے ہے تو اگر کوئی پانی ملازم کے گھر سے لے اور وہ منع کرے اور اضافی پانی لینے

سے نہ تو آب نہ کو غرضی متصور ہوگا اور وضو اس پانی سے جائز ہے یا نہیں جواب ہر گاہ

پانی کو صاحب خانہ بقدر مہوچ اپنے ملازم کو بخشے تو وضو کر نیواسے کو اجازت ملازم درکار ہوگی اور اگر

اباحت مالک نے کی ہو اور ملازم کو نہ بخشا ہو تو اس صورت میں اجازت مالک کی اگرچہ تقریر امرات

حاصل ہو کافی ہوگی اور مانعت ملازم بجا ہے ہوا عالم سوال بعض اوقات میں وقت دہونے

سید ہے ہاتھ کے خشکی مرق میں رہ جاتی ہے اور بوقت شروع دہونے اولٹے ہاتھ کے یا بعد

دہونیکے معلوم ہوتی ہے پس اگر خشکی نہ کو کو ہاتھ کی طور سے تر کرے بعد اسکے کہ اولٹے ہاتھ کو

دہو چکا ہو تو کچھ غلط وضو میں ہوتا ہے یا نہیں جواب بعد پہونچانے پانی کے اس مقام

پر کہ سید ہا ہاتھ خشک باقی رہ گیا ہے اعادہ غسل مست چپ اگر کرے تو صحیح ہے والا فلا ہوا عالم

سوال اگر کوئی شخص بعد غرضہ بواسیر وغیرہ امراض شکمی میں مبتلا ہو اور انسانی نماز میں تحمل نہ

اوپر دشوار ہو یعنی صاحب سلسلہ الحدیث ہنگام صدور حدیث رکعت اول میں یا در حال رکوع و سجود کے کیا ایک سجدہ تمام کر چکا ہو تو پھر وضو کر کے مشغول نماز سرے سے ہو اور پہلے اضتیار حدیث صداد ہو جاوے اور ایسے ہی بدعات وضو کیا کرے اور پہلے عارضہ مذکور عارض ہو جاوے یعنی نماز کو بے عارضہ مذکور کے نہیں ادا کر سکتا تو آیا ایسے آدمی کو لازم ہے کہ ہر وقوع حدیث میں نماز کو ادا کرے شروع کرے یا رکعت و سجدہ بجائے اور وہ کو محسوب کر کے باقی رکعات یا اذکار کو بجالائے تو نماز اسطو پر صحیح ہوتی ہے یا نہ دو در آن حالیکہ مشغول وضو کرتے ہیں ہو اور رکعت بجائے اور وہ کو محسوب کرنا تو لازم ہے کہ رخ قبلہ سے نہ پیرے یا لازم نہیں ہے یا ایسے شخص کو چاہیے کہ خاک تہیم متصل اپنے مفصل کے رکھ کر غرض وضو تہیم کرتا رہے اور باوجود پیر ہونے پانی کے اس حال میں تہیم صحیح و جائز ہے یا نکرار وضو لازم ہے اور ضل ایسے آدمی کا وسعت وقت نماز و ضیق وقت میں یکسان ہے یا تفاوت رکھتا ہے بینہما تو جواب اگر صاحب سلسلہ الحدیث مہلت و مقدار ادا ہی نماز رکھتا ہو تو چاہیے کہ نماز کو وقت مہلت میں بجالائے اور اگر نہ رکھتا ہو تو بروقت صدور حدیث تجدید وضو کرے نہ تہیم اور نماز کو شروع سے نہ پڑھے بلکہ نایام رکعت سابقہ کو طہارت سابقہ پر اور رکعت آئیکہ طہارت آئیں پڑھ کر نماز کو تمام کرے اور لحاظ رکھے کہ استدبار اور انحرف عمل میں نہ آوے لیکن بعد وال غدر اس نماز کا اعادہ احوط ہے اور اگر حدیث متصل اوس سے جاری ہو تو ایک وضو واسطے تمام نماز کے کافی ہوگا اور جو احوادث واقع ہوں انسانی نماز میں معفو ہونگے لیکن واسطے ہر نماز کے وضو نماز فکرے اور تبدیل جامہ نجس و تطہیر بدن مہالمن ہو العالم <sup>۱</sup>سؤال باد کہ فرج زن سے کبھی صادر ہوتی ہے اور بقول جناب سید محمد طباطبائی کے ناقض وضو ہے اور بقول صاحب الواسع رضویہ کے ناقض وضو نہیں مختار جناب کیا ہے جواب ظاہر ہے کہ ناقض وضو ہو العالم <sup>۲</sup>سؤال وضو میں مباشرت شرط ہے یا نہ اور حال استعانت خدمہ کیا ہے

**جواب** مباشرت واجب ہے یعنی خود مباشر افعال وضو ہو اور تولیت جائز نہیں اور استعانت  
 مکروہ ہے **سوال** <sup>۲۷</sup> معنی غلط و فسوہ ناقض وضو بیان ہو اور قدام فرانیے بنیو اتوجروا  
**جواب** جو ریج کہ مخرج سے خارج ہو اور آواز نکلے اسکو غلط کہتے ہیں اور فسوہ ریج بی صدا  
 ہے **سوال** اکثر خون و انتون کی جڑ و سکرون سے کم یا بیش نکلے تو ناقض وضو ہے  
 یا نہ **جواب** ناقض وضو نہیں ہے **سوال** اکثر عورتین روغن خوشبو موسمی مٹرن  
 استعمال کرتے ہیں پس وقت وضو میں واسطے مسح کے ضرور ہے کہ دہنیت استعمال محففات  
 مثل بسین وغیرہ سے کر کے دفع دہنیت کیا جاوے الباقی دہنیت اوس تیل میں کہ غائہ مسلمان  
 سے خریا ہو وضو میں ضرر نہیں ہے **جواب** وہ دہنیت کہ مانع وصول رطوبت مسح نامسحج  
 ہو تو نازلہ اسکا ضرر ہے اگر چہ پیرے یا بسین خشک سے ہو اور اگر دہنیت خفیف محسوس ہو تو بقا  
 اسکا کچھ ضرر نہیں بکستا **سوال** <sup>۲۸</sup> قول صاحب جامع عباسی ہے کہ سید مرتضیٰ علیہ الرحمہ  
 عکس کو دھونے میں ہاتھ کے جائز جانتے ہیں اور دوسرے محدثین نے انکے ساتھ موافقت  
 نہیں کیا ہے سائل آپ سے اس باب میں سائل افتقاد سید ممدوح کا ہے اور یہ کہ حضرت کا اس  
 امر میں کیا حکم ہے **جواب** قول مشہور غالی قوت و ظہور سے نہیں ہے **سوال** <sup>۲۹</sup> ہوا العالم  
 بامین وضو یا بعد نیت وضو بات کر ہے یا نہ **جواب** بات کر ہے **سوال** <sup>۳۰</sup> ہوا العالم  
 میں دھونا منہ کا دفع دوم سنت ہے یا مکروہ ہے بنیو اتوجروا **جواب** وضو میں علی الاثر منہ  
 مع اعضا کے بار دوم دھونا سنت ہے **سوال** <sup>۳۱</sup> ہوا العالم نڈی کہ ملاعبت و مساس عورت سے  
 نکلتی ہے ناقض وضو ہے یا نہ **جواب** ناقض وضو نہیں ہے **سوال** <sup>۳۲</sup> ہوا العالم  
**سوال** <sup>۳۳</sup> مسئلہ وضو میں کہ مسح پا واجب ہے ضرور ہے کہ باخون اونگلیاں پاؤں کی مسح ہوں  
 یا مسح بعض ہی تا قیہ پاکہ فی الجملہ مسح سبھی ہو کافی ہے **جواب** مسح پامین عرضا سبھی کافی ہے



اور طوطا استیعاب لازم ہے ہوا العالم <sup>۱۲۱</sup>سوال را در حق مستحبه کو بے وضو پڑھ سکتا ہے یا نہ اور اگر ناچو  
میسر ہوئے پانی کی بنا بر اعتبار تیمم کے ادریہ موصوفہ کو پڑھنے تو جائز ہے یا نہ **جواب** ادریہ  
مستحبه کو بے وضو پڑھ سکتے ہیں تیمم بدون غرض نہیں کی کر سکتے ہوا العالم <sup>۱۲۵</sup>سوال وضو میں کتنے  
امر واجب ہیں اور وضو واسطے کتنی چیز کے واجب ہے اور مباح ہونا پانی اور مکان وضو کا اور  
مولات یعنی پے در پے بجالانا افعال وضو کا اثر لکھنا واجب ہے یا نہیں **جواب**  
اول افعال واجبہ وضو میں ہے عند من جعلها شرطاً للعبادات یعنی نزدیک  
اوس شخص کے کہ گردانے او سکتے تین خبر واسطے عبادات کے اور ظاہر شرط ہونا اسکا ہے اور  
جس طور سے کہ ہونیت عبارت ہے مقصد قلبی سے کہ متعلق ہو ساتھ فعل خاص کے کہ وہ اس مقام  
میں وضو ہے واسطے رضای الہی کے اور اس قدر مقصد ہر وضو میں لازم ہے اور لیکن جو وضو  
کہ بعد داخل ہونے وقت کے واسطے فلیفہ کے بجالاوے پس ایک جماعت علماء سے  
ساتھ مقصد مذکور کے لازم جانا ہے کہ بارادہ وجوب اور قصد استعجاب مصلوۃ یا رفع حدیث کو  
منضم کرے اور لکن ضرورت ان چیزوں کی ثابت نہیں ہے اگرچہ احوط ہو اور اسی طرح جو حساب  
تقصا ہر گاہ ارادہ بجالانے اس کے کا قبل وقت ماضی سے رکھتا ہو اور دوسرے واجبات وضو  
سے وہ ہونا مستحب کا ہے بلکہ او گئے بالون سے ٹھوڑی تک لمبائی میں اور چوڑائی میں جہاں تک  
انگوٹھا اور پیچ کی اونگلی احاطہ کرے اور بعض علماء نے ابتداء کرنا اعلیٰ سے واجب نہیں جانا ہے  
لکن اشہر و احوط یہ ہے کہ لازم جائے ابتداء کرنا اعلیٰ سے اور دوسرے واجبات وضو سے چھوٹا  
دونوں ہاتھ کا ہے کہ نیونے کی اونگلیوں کے سر تک اور بعض علماء نے نکس کو جائز رکھا ہے واللہ  
اشہر و احوط ہے اور اس اعتبار کو بھی لازم دبانے بلکہ در نہیں ہے کہ قول مشہور دونوں متاک  
میں اقرب بصواب ہو۔ دوسرے واجبات وضو سے مسح کرنا ہے اور طہ یا سویختن کے

مقدم سر سے اور ابتدا اعلیٰ سے احوط ہے اور نیکس بھی روا ہے ساتھ کراہت کے اور سہمی مسح کا ن  
 ہے۔ اور دوسرے واجبات وضو سے مسح دونوں پاؤں کا ہے سر انگشتان سے کعب تک کہ قبہ  
 قدم ہے علی الاشہر اور احتیاطاً واجب ہے کہ مفصل ساق تک مسح کہیں پنجین اور استیعاب طول کا  
 واجب ہے نہ استیعاب عرض کا۔ اور دوسرے واجبات وضو سے ترتیب یہ یعنی پہلے دھونا  
 منہ کا دونوں ہاتھوں سے اور پہلے دھونا دست راست کا دست چپ سے اور تقدیم مسح  
 مسح پاؤں لیکن ترتیب درمیان مسح دونوں پاؤں اور جواز معیت کے اختلاف ہے احوط رعایت  
 ترتیب ہے۔ اور جملہ واجبات وضو سے موالا ہے اور وہ علی الظاہ ہر ادا ہے عدم بقاء سے اور  
 وہ اس طرح ہے کہ عضو سابق وقت دھونے لاحق کے سو کہ نہ جاوے اور اگر کوئی اعضا  
 سابقہ سے نہ سوکھے احوط ہوگا۔ اور نبیاح ہونا آب وضو کا شرط ہے یقیناً اور لکن یکہ نکاح  
 منصوب نہو یا طرف منصوب اور ظرف چاندی یا سونے کا نہو پس اس میں اختلاف مبتدئ  
 اور مقام گنجائش بیان تفصیل اس کے کی نہیں رکھتا ہے اور احوط رعایت ان سب کی ہے  
 اور وضو واجب ہوتا ہے واسطے نماز واجب کے بوجوب شرعی اور شرعی دونوں کے اور واسطے  
 نوافل کے بوجوب شرعی نہ شرعی اور واسطے مس کتابت قرآن کے ہوا عالم سوال کیا  
 فرماتے ہیں علمای دین اس صورت میں کہ اگر انحصار طہارت کا اور نہ طرف طہارہ اور نقرہ کے ہو  
 وضو اس طرف سے جائز ہے یا نہ اور در صورت عدم انحصار اور پر اس طرف کے یعنی اس مکان  
 وصول آب غیر اس کے سے اگر نہ نہ حدث اس میں طرف محرمہ سے کرے کیا حکم ہے جواب در  
 عدم انحصار اور وجوب آب پنج طرف شرعی اور غیر شرعی کے اگر طرف غیر مشروع کو اختیار کرے گنہگار  
 ہوگا لکن ظاہر وضو اس کا صحیح ہوگا اور احوط یہ ہے کہ اس وضو پر اتقان نہ کیا جائے اور در صورت انحصار  
 پنج سمت وضو عدم محرمہ واجب ساتھ محرمہ کے اور عدم وضو کی شکل ہے اور تفصیل اس کی طویل ہے لہذا

## فصل دوم در مسائل تیمم بدل وضو و تخطی علمای عالی مقام

**سوال ۲۱۷** اعضا تیمم پر خرم ہے اور اوپر بندش ہے اور بندش کو کوئی تیمم کرنے میں خون ہے خاک تیمم ضرر پہنچائے اس صورت میں کس طرح تیمم کرے اور وضو غسل کر نہیں سکتا ہے

اس واسطے کہ پانی ضرر کرتا ہے **جواب** اگر تیمم میں مضر ہے نفیس عضو پر تو پھر تیمم کرے اور اس صورت میں بعد زوال غدر و تکمیل طہارت اگر عاده نماز کا کرے تو احوط ہو گا ہو العالم

**سوال ۲۱۸** تیمم کرنا سنگ و پارچہ پر کہ اوپر خاک مثل غبار افتادہ ہو جائز ہے یا نہ **جواب**

با وجود امکان دستیابی خاک احوط یہ ہے کہ سنگ یا غبار پر تیمم نہ کرے ہو العالم **سوال ۲۱۹** کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ تیمم اوپر لماف نجس کے کہ اوپر خاک گرد و غبار کی بیٹی ہے

درست یا نہیں **جواب** بدون ضرورت شرعی اوپر تیمم نہ کرے ہو العالم **سوال ۲۲۰** تیمم جمیع کی استباح میں مثل منظر بالما کے ہے یا فرق ہے اگر فرق ہے تو کن کن باتوں میں ہے

بینوا تو جبر و اجواب ہاں جو چیزیں کہ منظر بالما سے مباح ہوتی ہیں تیمم سے بھی مباح ہوتی ہیں ہو العالم **سوال ۲۲۱** کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ہندو کے ہاتھ کی تیا کی ہو

دیوار مٹی کی خواہ مٹی سے لپی ہوئی دیوار آفتاب کے پڑنے سے جب خشک ہو جاوے تو اس دیوار پر تیمم کرنا درست ہے یا نہ **جواب** اگر دیوار نجس تر ہو و اور وہ تری دیوار میں خشک

ہو وے تو وہ نج پاک ہو جائیگا پس تیمم اوپر صحیح ہو گا اگر غصبی نہ ہو ہو العالم **سوال ۲۲۲** زیر کو عارضیہ ہوسٹ و نزلہ کا ہے یا نہیں وجہ ہر وقت روغن مومنہ پر ملتا رہتا ہے اور بوجہ عارضہ

نزلہ کہ جو اسکے انگھون پر جوع ہے بار بار رفع و نہیت نہیں کر سکتا ہے اور وضو تیمم بے رفع و نہیت کرتا ہے ایسی حالت میں وضو تیمم جائز ہے اور اگر بوجہ من الوجہ ناجائز ہو تو زیر

یاعث عارضہ مجبور ہے کیا کرے **جواب** اگر کسب غلطہ عارضہ مجبور ہے و استقبال آپ و مو

نہیں کر سکتا ہے تو کپڑے وغیرہ سے تیل کو اعصابی مسح سے خشک کر کے تیم کرے ہو لعلام  
مسائل و مخفی مجتہدین سابقین از کتاب اول مشرف علی

## مرحوم غفور

سوال <sup>۲۱۳۳</sup> طریق تیم و صورت تیم یک ضربی و دوجہری ارشاد طور جو امور و معین واجب ہیں بیان  
فرمائیے اور جن چیز پر کہ تیم لازم و جائز ہے بدستخط خاص رقم ہوا دیکھ بوقت میسر نہونے پانی کے  
کے قدر سٹھی دس آب میں کافی ہے اور پچ بعض اوقات کے مثل وقت صبح ایام سرا کے پانی  
ٹھنڈا نوعی ناگوار ہوتا ہے اور آب گرم سبب کاہلی خاد مونکے اگر بہمن پہونچے اور استعمال آب  
سرسو اس کے قبل پز ناگوار اور قیل ہو موجب منفہ یا یقین حدوث مرض نہو تو جو از تیم بصورت  
شرعی ہے یا نہ جواب خاک طاہر و پاک پر تیم کرین اس وضع سے کہ دونوں ہاتھ و خاک پر  
مابین اور مسح کرین پیشانی کو جگہ جھنے بالوں سے لوک بینی تک اور بعد اسکے اولے ہاتھ کی ہتلی  
سے پشت کف دست راست پر مسح کرین اور بعد اسکے سید ہے ہاتھ کی ہتلی سے پشت کف  
دست چپ پر اونگلیوں کے سر تک یہ ہے کیفیت تیم یک ضربی کی اور بعد ضرب کے جہاں ناہا نکا  
کہ غبار و خاک ناید کہ باعث تغیر صورت کا ہے ہاتھوں سے جہاں ناسنت ہے اور نیت  
اول و اجابت تیم سے ہے اور وہ قصد قلبی ہے کہ متعلق ہو تیم سے بارادہ قربت و رضا جوئی  
خداوند عالم اور اس قدر نیت ضروری ہے اور قصد استباحث صلوٰۃ و وجوب کا احوط ہے  
اور ایسے ہی قصد بدلیت و وضو یا غسل سے جو کچھ ہو مقام ہر ایک میں احوط ہے اور جو تیم ثانی  
میں کہ بعد ٹوٹنے تیم اول کے وقوع میں آوے ہر گاہ تیم اول بدل غسل ہو تو اشکال ہے بہ  
کہ یا بدل از وضو ہے یا بدل از غسل تو اس مقام میں احوط یہ ہے کہ قصد بدلیت کو مستعین

نہ کرے بلکہ نیت قربت و استباحہ صلوٰۃ پراکتفا کرے اگرچہ ظاہر یہ ہے کہ نیت بدلیت غسل  
 ہی بخبری ہو نہ بدلیت وضو سے و محل نیت مسح پیشانی سے البتہ مقدم ہے اور آیا ضرب پربی  
 مقدم ہے محل اشکال ہے اور احوط یہ ہے کہ عند الضرب نیت کرے اور نیت کہ عبارت قصد سے  
 ہے مستمر ہو ساتھ مقارنت سب افعال کے اگرچہ حکماً حاصل آوے اور تیمم دو ضربی پیچ جمع افعال  
 کے مثل تیمم یک ضربی کے ہے بخبر اس بات کے کہ اس تیمم میں ایک ضرب دوسری بعد مسح پیشانی  
 کے واسطے مسح ہاتھوں کے چاہیے اور ظاہر یہ ہے کہ تیمم یک ضربی بعوض وضو کے اور وضو  
 بعوض غسل کے کافی ہے اور احوط یہ ہے کہ دونوں مقام میں جمع کرین میان تیمم یک ضربی  
 دو وضوئی اور تیمم خاک پر بلاشبہ جائز ہے و لکن سنگ و خذف پر پس عند الضرر کیا مضائقہ  
 پیچ وقت بہم پہنچنے خاک کے عدول اوس سے طرف سنگ و خذف کے محل کلام ہے  
 اور جائز نہیں ہے تیمم کرنا معدنیات پر اور نہ کچ پختہ پر یعنی بعد جلانے آہک کے اور مکروہ ہے  
 تیمم پیچ زمین شورہ زار و ریگ کے اور واجب ہے طلب آب اگر بہرہ نہ پہنچے آگے تیمم سے چاروں  
 طرف میں بقا ملے ایک پر آب تیر زمین نامہوار اور دو تیر زمین بہرہ زمین اور باوجود پانی کے  
 تیمم جائز نہیں ہے مگر خوف ضرر لاحق ہونے مرنس یا طول ہونے بیماری کے کہ بالفعل  
 لاحق ہونہ مجروح و کماہل و رنج کینچنے آب سرد سے کہ تیمم اس صورت میں جائز نہیں  
 ہے ہوا عالم **سوال** کیا فواتے ہیں اس صورت میں کہ ایک شخص کو زخم خفیفہ انگلی  
 میں ہو بچا اور بعد منقطع ہونے خون کے پارچہ پانی سے تر کر کے باندھا اسکے کبھی خشک  
 ہو اوقت نماز آگیا شخص مذکور نے بخیال اس بات کے کہ شاید بسبب رطوبت پارچہ خون آلود  
 کے نجاست خون کی مستدی بدگیر اعضا تیمم کیا پس اس حالت میں کہ توہم مستدی ہوئے  
 خون کے پیچ دوسرے اعضا کے تیمم کیا تو تیمم صحیح ہو گا یا حاجت باعادہ نماز ہوگی **جواب**

تیمم کر کے نماز پڑھنا صورت مرقومہ میں کوئی صورت نہیں رکھتا بلکہ اعادہ کرنا چاہیے اور حکم صورت مذکورہ کا یہ ہے کہ دو حال سے باہر نہیں ہے یعنی پانی پہونچانا اور زخم پر پھر ہے یا نہین صورت ثانیہ میں ازالہ پارچہ کا اور بر تقدیر ظہور نجاست طہارت او سکی اور بعد اسکے وضو لازم ہے اور صورت اولیٰ میں او سکو بحالت خود چوکر اطراف او س کے کو دھونا چاہیے اور او س پارچہ پر بر تقدیر طہارت مسح کرنا چاہیے اور بر تقدیر نجاست او سپر کپڑا طہار رکھ کر مسح او س پارچہ پر نہ لانا ہے اور اگر نہ تر آب تغیل نہ تھا لکن بخوف خروج خون کے استرازالہ پارچہ سے کیا پس اگر خوف عدم انقطاع خون بادیروی انقطاع اور فوت وقت نماز کا تھا تو پھر عمل اوپر مکہم چو کے لازم ہوگا ہوا العالم <sup>۲۲۵</sup> سئوال اگر جنب ہوا اور بسبب عارضہ کے تیمم کرے اگر حدث اصغر صادقا ہو پھر تیمم بدلے غسل کرے یا بدل وضو اور اگر کسی کو بسبب عارضہ کے منی جاری ہو واسطے ہر نماز کے وضو تازہ کرے یا نہین **جواب** غلط ہے کہ بدل وضو کے تیمم نہ کرے بلکہ بدل غسل کے تیمم کرے اور علم اس بات کا کہ جو کچھ کہ جاری ہے منی ہے شکل ہے اور بر تقدیر علم کے غسل درکار ہو گا نہ وضو ہو العالم

**باب پنجم در مسائل نماز ورائض قضای عمری و نوافل احکام**  
**سجدہ و بیان تاکید نماز و ندمت و عذاب ترک صلوٰۃ وغیرہ**  
**مشمول بر دوازده فصل**

**فصل اول در بیان تاکید ادا می نماز و ندمت ترک نماز**  
 معلوم کر کہ نماز ستون دینی و تمیز عبادات ہے بالمیت اطہار علیہم السلام سے روایت کی ہے

کے نزدیک نہیں ہوتا بندہ خدا سے بعد پہچانتے خدا کے ساتھ کسی چیز کے کہ تہ نماز سے ہونی  
نماز سے نزدیکی خدا کی حاصل ہوتی ہے اور فرمایا پہلے جس چیز سے کہ بندہ سوال کیا جائیگا  
وہ نماز ہے اگر نماز اوسکی نزدیک خدا قبول ہوگی تو سارے عمل و عبادت اوسکے قبول ہونگے  
اگر نماز مقبول نہ ہوگی تو باقی عمل و عبادت اوسکے کام نہ آوینگے اور نماز واجب ہے ہر بالغ  
و عاقل پر پس وہاں نفس و نفسا کے اور یہ خطاب ترک نماز میں ہے **مفہم**

جو دل سے کرے دور مشق و مجور  
محبت عبادت کی غالب کرے  
کہ مرد و معبود ہے بے نماز  
اگر سب لکھوں ہو خدا اک کتاب  
خبردار ہوتا دل غافلان  
نہ چوڑین کہی پنج گانہ نماز  
سبک اور ضائع کرے جو نماز  
بہت دور ہے حق کی رحمت سے وہ  
اوسنیگا وہ قارون و ہامان کے ساتھ  
جنہم میں اوسکو بھی بھیجوا لے گا  
مغذیہ ہے گا وہ حسرت نصیب  
چمے پہلے پوچھے گا ہے وہ نماز  
تو ہو وین گے مقبول اعمال سب  
قبول اوس کا ہو گا نہ کوئی عمل

پلا ساقیا وہ مشرب ملہور  
طرف حق کے طاعت کی راغب کرے  
نہ چوڑے کہی طاعت بے نیاز  
جو ہے بے نماز دن کی خاطر خدا  
مگر مختصر ہوں میں کرتا بیان  
بجبالین فرمودہ بے نیاز  
یہ ارشاد کرتے تھیں شاہ حجاز  
نہیں مجھے اور میری امت سے وہ  
قیامت کو افسوس و حرمان کے ساتھ  
گر وہ منافق کے ہمسرہ خدا  
ہوگی ہمساری شفاعت نصیب  
قیامت کے دن خالق بے نیاز  
اگر ہوگی مقبول درگاہ رب  
نماز دن کا ہووے کا چنے غفل

نہ از ایک جس شخص نے ترک کی  
 اگر دو نمازون کا تارک ہوا  
 ہوئی تین وقتوں کی جس سے قضا  
 دیا چار وقتوں کو گرہاتھ سے  
 زنا اپنی مادر سے ہفت ادبار  
 جتنا رکب ہوا پانچ اوقات کا  
 نماوس کو کتراسے یوں بے نیاز  
 ہوا میری طاعت سے سبزا تو  
 بہت میں بھی سبزا رہوں تجھے اب  
 میرے آسمان وزمین سے نکل  
 سناؤن حدیث اور اک جا نگدار  
 قیامت کے دن ایک شخص عجیب  
 جہنم سے نکلے گا اس طرز پر  
 زمین ساتویں پردھر سے دونوں پا  
 جریس اوسکا راوی نے لکھا چہ نام  
 کہ ہین سات فرقی عہد و خدا  
 کر نیلے چہ سب ریل اوس سے خطاب  
 جواب اوس کا دیگا یہ وہ سرفراز  
 دویم ہے وہ جس نے نین دی نکات

تو خون اوسنے اپن کیا بے چہری  
 تو گویا کہ خون ایک نبی کا کب  
 تو کعبے کو اوس شخص نے دھا دیا  
 تو ایسا ہے جیسا کہ اوس شخص نے  
 کیا عین کعبہ میں اسی ہوشیار  
 بیان کیا کہ دن اوس کے حالات کا  
 یہ تو نے جو کی ترک سب ہی نماز  
 غضب کا ہوا اب سزاوار تو  
 خدا اور اپنے لئے کڑ طلب  
 کہیں اور رہا کے اسی بد عمل  
 لہور و کین سکر چہ بی نماز  
 بقامت بلند و بصورت غریب  
 کہ ہو گا لگا چہ ہفت م سے سر  
 غضبناک محشر میں ہو گا کڑا  
 کرے گا ندایوں بقرہ تمام  
 بحکم خدا ہوں او غصین ڈھونڈتا  
 وہ ہین کون تبا دے مجھ کو شتاب  
 کہ اول تو ہے منہ رقبے نماز  
 سیوم سود کتا تھا جو بد صفات



شرابی ہے چوتھا نکو ہیدہ کا  
چمٹا ہے وہ فتنہ نہایت زبول  
وہ ہے ساتواں ذکر ذنب کو جو  
یہ گروش حبیریل ہونگے خموش  
پہراؤ نکو وہ چُن لیگا اس وضع سے  
لیے ساتوں فرقوں کو بامد سرور  
سوا اسکے سُن اور بھی اک خبر  
ہیں اوسکے لئے پندرہ آفتین  
میں اک ایک کرتا ہوں اس جابیان  
رہے جو کوئی پنج گانہ سے دور  
ٹھہرتی نہیں برکتِ عمرِ مال  
دعا اوسکی ہوتی نہیں پستبول  
جو مومن کو کرتے ہیں مومن دعا  
جب اس دار فانی سے ہو گاروان  
کرے گا وہ اس درجہ ہو کا سفر  
تو ہر گز نہ ہو سیر اوسکا شکم  
اور اوسکا لمحہ میں جو ہو گا مقام  
یہ ہو دے گی قبر اوسکی تار کی تار  
جب آئے گا بھر حساب و کتاب

زنا کار ہے پانچواں بدشعار  
کیا جسے بی وجہ مومن کا خون  
مسابد میں کرتا تھا اسی نیکو  
اوٹے گا دل اہل مجلس سے جوش  
چُنے مرغ دانے کو جس وضع سے  
کرے گا جہنم کی جانب مرور  
نماز خدا چوڑ دے جو بشر  
خداوند عالم بچا دے ہمیں  
لگا میری جانب کو تو گوش جان  
تو ہوتا ہے دور اوسکے چہرے سے نور  
نکوئی ہے سب ضائع و پایال  
رہے گرچہ سائل حبانِ ملول  
وہ اوسمیں بھی شامل نہیں مطلقاً  
بہت اوسکی مشکل سے نکلیگی جان  
کہ دنیا کے سب کھانے کما دین اگر  
یہی پیاس کا بھی ہے عالمِ رستم  
رہے گا غمیں و مغربِ مدام  
کہ جیسے دل کا منہ بدشعار  
کمال اوسکا سختی سے ہو گا حساب

عدو ہو گا اوس کا قیامت کے دن  
 اوٹھے گا جو تربت سے روز قیام  
 اوشی شکل سے خلاق مین آئے گا  
 یہ تھوڑا سا تھا آخرت کا عقاب  
 ہے شرع نبی مین کہ بوبد مال  
 تو لازم ہے یہ حاکم شرع پر  
 نہ جانے اگر ترک کا اوس کے حال  
 جو عہد اپراک بارتارک ہوا  
 کرے گردہ اسپر بھی ترک نماز  
 جو چوتھی نماز اوس نے پتر ترک کی  
 کہ جو حاکم شرع اوس وقت ہو  
 بتا دوں تجھے اور سہی ایک راز  
 محبت بدل این سے ہے نادوست  
 اعانت جو ایسوں کی ایک بار کی  
 یہ خاظمی ہین مقہور قتا رہین  
 نہ کر اپنی اوقات کو تو تباہ  
 یہ قول پنہیم ہے اے سرفراز  
 دیا اختلاط اور محبت کرے  
 تو گو یا خراب اوس نے با اختیار

خدا ہی جان خالق النسر و تن  
 تو حیوان کی ہوگی صورت تمام  
 جو دیکھے گا حیران رہ جائے گا  
 کراہ گوشت دنیا کا مجھے مذاہب  
 نماز ایک چوڑے سمجھ کر حلال  
 کرے قتل اوس شخص کو بے خطر  
 تو پائے گا تعزیر وہ جنصال  
 اوسی طرح تعزیر پھر پائے گا  
 تو تعزیر پر دینگے تا آوے باز  
 نہرا اوسکی یہ شرع مین ہے لکھی  
 وہ اوس کو کرے قتل اے نیکو  
 سنہن لایق دوستی بے نماز  
 مدد بھی نہیں انکی کرنا درست  
 تو کی جیسے امداد کہتے کی  
 خدا و نبی انے بیزار ہین  
 ملاپ انے ہے بی ضرورت گناہ  
 ہنے دیکھ کر جو رخ بے نماز  
 طرف اوس کے صحبت کی غنبت کرے  
 کیا بیت مہمور کو کحات بار

اور ایسا ہے جیسے کہ اس شخص نے اسی طرح جو اسکو کھانا کھلائے یہ نیکی بھی رکھتی ہے ایسی بدی ہے اور غمین سے اول ابو الانبیا غرض کوئی نیکی برائے خدا مگر ہو جو کچھ اسکو دنیا تجھے کہ مزدور عابد ہو یا بے نماز	ملک اور نبی قتل دس سو کیے و یا ایک کپڑا بھی اسکو پہنائے کیے قتل گویا کہ شتر نبی اور آخر محمد شہ اصفیا منین بے نماز دن سے کرنا روا تو کچھ کام لے پھر تو دے کچھ اس سے منین اسکی مزدوری رکھنا جواز
--	---

از کتاب فیض انتساب موجب عتباتی لسی نظر

## آغا صاحب

سوال ۲۲۶ اگر کوئی شخص نماز جمعہ کو عذر ترک کرے تو مستحق لعن اور جادہ شریعت نبوی  
سے باہر ہو جاتا ہے یا منین بینو اتوجروا جواب بسم اللہ چونکہ نماز جمعہ واجب تخیری  
ہے باین وجہ نظر قاصر میں بیع ترک اس کے گناہ منین ہے اور تارک اس کا مستوجب  
لعن نہ ہوگا امثال اس زمان میں کہ زمان غیبت امام ہے ہوا العالم سوال ۲۲۷ تارک الصلوٰۃ اسکو  
کہتے ہیں اور واسطے ایسے آدمی کے کیا حکم ہے جواب تارک الصلوٰۃ کی دو قسم ہے ایک یہ ہے  
کہ عذر نماز کو ترک کرتا ہے و لکن مقرر ہے اسکا کہ نماز واجب ہے اور دوسرا وہ ہے کہ ترک نماز  
کرتا ہے اور ترک کو حلال جانتا ہے پس قسم اول فاسق ہے دوم کافر ہوا العالم

## از کتاب جامع المسائل

سوال ۲۲۸ تارک الصلوٰۃ کے کیا معنی و مطلب ہیں بینو اتوجروا جواب جو نماز باجمہ

عہد ابلاغہ شرعی نہ پڑھے اور سے تارک الصلوٰۃ کہیں گے لیکن اگر ایک مرتبہ بلا غدر ترک کرے اور ترک کو حلال نہ سمجھتا ہو بعد ازاں توبہ اور استغفار کرے اور اسکی قضا بجالا دے اور آئندہ ترک پر اصرار نہ کرے تو امید ہے کہ گناہ اسکا بخشا جاوے ہو العالم \*

## فصل دوم در بیان مسائل اوقات نماز پنجگانہ و نوافل وغیرہ

### از کتاب تحفۃ الصالحین جامع المسائل و جدول مشرفی علیہا

وغیرہ  
جب تک کہ یقین داخل ہونے وقت کا نہ ہو تو نماز کو نہیں پڑھ سکتا اگر یقین حاصل کر سکتا ہو اور اگر سبب بریا اور کسی موانع کے سبیل علم و یقین کی مسدود ہو تو گمان پر عمل کر سکتا ہے لیکن قبل وقت کے نماز صحیح نہیں خواہ تمام نماز خارج وقت میں واقع ہوئی ہو یا کچھ وقت میں اور کچھ غیر وقت میں مگر اوس صورت میں کہ یقین وقت کا حاصل نہ ہو اور گمان غالب بہم پہنچا کے نماز میں مشغول ہو اور بعد نماز کے معلوم ہو کہ وقت نماز کا نہ تھا پس اگر انسانی نماز میں وقت داخل ہوا ہو تو نماز صحیح ہے ہر چند کہ عادیہ احتیاط ہے اور اگر نماز خارج وقت میں ہوئی ہو تو عادیہ لازم ہے پس مخفی نہ ہے کہ وقت نماز صبح کا صبح صادق سے طلوع آفتاب تک ہے اور وقت نماز ظہر کا اول زوال آفتاب سے عصر کے چار رکعت تک ہے اور مرد و زوال سے آفتاب کا ڈھلنا ہے اور وقت نماز عصر کا استقراء بعد وقت ظہر کے ہو کہ جسمین چار رکعت پڑھ سکین غروب آفتاب تک پس معلوم ہوا کہ بعد چار رکعت اول زوال سے مخصوص وقت ظہر کا ہے اور بعد چار رکعت قبل غروب آفتاب کے خاص وقت عصر کا ہے اور درمیان میں وقت دونوں کا مشترک ہے اور وقت نماز مغرب کا بعد یقین غروب آفتاب کے ہے

اگرچہ قبل زوال سرخی مشرق کے حاصل ہو لیکن انتظار زوال سرخی کا احتیاط ہے اور وقت نماز عشا کا استقدر بعد وقت مغرب کے ہے کہ جسمین تین رکعت مغرب کی پڑھ سکیں بلکہ وقت ان دونوں نمازوں کا جب تک رہتا ہے کہ نصف شب میں سات رکعت کا وقت باقی رہ جاو لیکن جب وقت کہ نصف شب میں وقت چار رکعت کا رہے تو وہ وقت مخصوص عشا کا ہی اور اگر وقت پانچ رکعت کا ہو تو پہلے نماز مغرب کا ادا کرنا لازم ہے اور بعد اسکے عشا کا اگر عشا کی دو رکعتیں غیر وقت میں واقع ہوں اس واسطے کہ حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص وقت ایک رکعت کا بھی پائے تو اس نے ساری نماز کو پایا ہے اور اسی طرح اگر غروب آفتاب میں وقت پانچ رکعت کا باقی ہو تو پہلے نماز ظہر کا ادا کرنا لازم ہے لیکن یہ حکم سفر مباح میں ہوگا کہ وہاں ہر چار رکعتی نماز کی دو رکعتیں ساقط ہو جاتی ہیں پس سفر مباح میں اگر غروب آفتاب تک وقت تین رکعت کا بھی پائے تو دونوں نمازوں کا بجا لانا لازم ہے اور مرد سفر سے یہ کہ مسافت اوسکی آٹھ فرسخ سے کم نہوا اور ہر فرسخ تین میل کا ہے اور ہر میل چار ہزار ہاتھ کا ہوتا ہے کہ موافق ہاتھ اکثر لوگوں کے ہو اور محض **نہر** ہے کہ وقت نماز شب کا نصف شب سے طلوع صبح صادق تک ہے پس جب وقت کہ صبح صادق طلوع کرے تو وقت نافلہ شب کا گزر گیا اور اگر نافلہ شب چار رکعت پڑھ چکا ہو تو بعد صبح کے اختصار سے اوسکو پڑھ سکتا ہے مگر نافلہ شب قبل نصف شب کے جائز نہوگا الا عند سے کہ ظنہ بلکہ احتمال اوسکے فوت کا کرتا ہو مثل اسکے کہ مسافر ہو یا مثل اسکے کہ جوان ہو اور رطوبت اوسکے دماغ کی مانع بیداری کی ہو تو بعد عشا میں کہ نافلہ شب کو بجا لاوے اور وقت نافلہ ظہر دوپہر سے جب تک ہے کہ سایہ ہر چیز کا سات حصوں میں سے اوسکے دو حصہ تک پہنچے اور وقت نافلہ عصر چار حصہ تک ہے اور وقت نافلہ مغرب بعد نماز مغرب کے جب تک ہے کہ سرخی مغربہ باقی رہے پس جب وقت

کہ سرخی مغربہ زایل ہو جائے تو وقت نافلہ مغرب کا گزر جاتا ہے پس اس صورت میں نماز  
 عشا کو مقدم کرے اور وقت نافلہ عشا جب تک رہتا ہے کہ وقت نماز عشا باقی رہے یعنی  
 نصف شب تک اور وقت نافلہ صبح طلوع صبح صادق سے سفیدی کے خوب پہلنے تک یا طاس ہونے  
 سرخی تک ہے افق مشرق میں <sup>۲۲۹</sup>سوال کیا فرماتے ہیں علمای دین اس مسئلہ میں کہ  
 ما بین نماز عصر و مغرب کے کوئی ایسا وقت ہے کہ نہ وہ وقت نماز مغرب کا ہی نہ عصر کا **جواب**  
 ایسا وقت کوئی نہیں ہے لیکن بعض اوقات میں احتیاط کی رعایت چاہیے ہو <sup>۲۳۰</sup>سوال  
 اگر نماز مغرب بوقت فضیلت ادا کرے تو بعد اسکے باوجود موجود رہنے سرخی شفق جانب  
 مغرب وقت عشا کا تا ہے نماز پڑھنا جائز ہے یا بعد موقوفی سرخی شفق کے نماز عشا پڑھنا  
 چاہیے اور اسی طرح جب تک نماز ظہر بزر وال آفتاب بوقت فضیلت ادا کرے تو اسکے بعد  
 نماز عصر پڑھ سکتا ہے یا بعد عصر چند بیو التوجروا **جواب** بعد ادا اسی طر فورا وقت نماز عصر ہے  
 اور بعد ادا اسی مغرب فورا وقت عشا ہے اگرچہ سرخی باقی ہو <sup>۲۳۱</sup>سوال بعض زوال سرخی  
 نماز مغرب بنیت قصار ہے یا یک تک بنیت ادا پڑھ سکتا ہے ارقام فوائیہ بیو التوجروا  
**جواب** ان مغرب آفتاب تا وقتیکہ آدھی رات میں بقدر ادا اسی فريضۂ عشا باقی رہے نماز مغرب  
 بنیت ادا پڑھنا لازم ہے <sup>۲۳۲</sup>سوال کیا فرماتے ہیں علمای دین کہ ایک شخص اندھا  
 ہے اسکو یہ تمیز نہیں ہے کہ اب دن ہے یا رات نہ کوئی بتائے والا ہے تو کس وقت نماز کو  
 ادا کرے مفصل و شرح ارشاد ہو **جواب** جس وقت گمان وقت کا حاصل ہو اس وقت  
 نماز پڑھے بعد ازاں اگر یقین ہو جائے کہ خلاف وقت نماز پڑھی تو احتیاطاً اعادہ کرے  
 ہو <sup>۲۳۳</sup>سوال کیا فرماتے ہیں علمای دین اس مسئلہ میں کہ نماز خسوف کا وقت کیسے  
 سے شروع ہو کر کس وقت تک ہوتا ہے علی ہذا زلزلہ مہی اور اگر ہندو گرہن مہی باقی ہے

اور نماز تمام ہو گئی تو پھر ادا کرنا چاہیے یا نہیں اور اکل و شرب حالت آیات میں کیسا ہے  
مفصل اتمام فرمائیے جواب گمن کی ابتدا سے تا ہنگامیکہ چو نہا شروع ہو وقت نماز آیا  
ہے اور اگر قبل از ابتداء ای اجملا کے نماز تمام ہو جائے تو عاۃ نماز سنت ہے واجب اور جب  
نزلہ شروع ہو تو نماز واجب ہوتی ہے پس اگر تاخیر کرے بلا عذر شرعی تا زمانے کہ نزلہ موقوف  
ہو جائے تو گنہگار ہوگا بعد از ان جب پڑھے تو بہ نیت قربت بجا لاو اور قصد نقصان نہ کرے  
بعضات نماز کسوف و خسوف و آندھی کہ یہ نماز بگذرے اور ان آیات کے بنیت قضا پر بھی ملے گی  
اور قول بکراہت اکل و شرب ہنگام آیات مذکورہ علی الخصوص نظر سے نہیں گزرا ہوا العالم  
مسائل دستخطی آغا احمد صاحب بھابی اعلیٰ اللہ مقامہ

## از مجموعہ عباسی

سوال ۲۲۴۱ جب وقت جاگڑی ملات باقی رہتی ہے اس وقت سفیدہ طرف مشرق کے منور ہوتا  
ہے اوسی وقت سے وقت نماز صبح ہے اور نماز ادا کر سکتا ہے یا نہ جواب وقت صبح  
صادق وہ ہے کہ سفیدہ برآقی پسندار ہو اور وہ سفیدہ کہ مثل دم گرگ افق سے طرف بالا کے  
گیا ہے اعتبار نہیں رکھتا وہ صبح کاذب ہے اور جب سفیدہ پسندار ہو صبح صادق ہے  
اس وقت میں نماز پڑھنا چاہئے اور کمانے سے اساک کرے واسطے روزہ کے توڑی میں

قبل اوسکے ہوا العالم

مسائل از کتاب تطاب جدول مشرف علیٰ انصاف

سوال ۲۲۴۵ وقت نماز صبح کہ طلوع خط سفید سے تا وقت طلوع شمس ہے اگر وقت آخر ہو  
اور قرص آفتاب بام خانہ سے نظر نہ آوے مگر سرخی اطراف آسمان پر منتشر ہوئی ہو تو وقت

نازفجربنیت ادا باقی رہتا ہے یا نہ اور ممکن ہے کہ بام خانہ مصلیٰ سے نمایان نہواور شاید بام خانہ  
 دیگر کسان کہ بلند خانہ مصلیٰ سے ہے نظر آتا ہو پس جس شخص کو کہ قرص آفتاب نظر نہ آوے نا صبح  
 بنیت ادا پڑھ سکتا ہے یا نہ وبالجملة وقت نماز صبح کس وقت تک بنیت ادا ہے بنیوا توجروا  
 جواب جس وقت تک کہ یقین بطلوع آفتاب حاصل نہو بنیت ادا کر سکتا ہے ہوا العالم  
 سوال اگر بوقت ننگ نماز عصر مثلاً پڑھ ہے اور اس وقت دہوپ اوپر دیوار یا سطح بام مصلیٰ  
 اور اطراف خانہ مصلیٰ ظاہر نہو لکن تیرگی شام ہی نمایان نہوئی ہو اور آثار سے ظاہر ہو کہ  
 فی الجملہ اثر روز باقی ہے اور شخص قرص آفتاب بام بلند خانہ سے اس وقت دشوار ہو تو نماز  
 عصر بنیت ادا پڑھ سکتا ہے یا نہیں مفصل ارقام فرمائیے بنیوا توجروا جواب  
 مادامیکہ یقین بغروب شمس نہو عصر ادا ہے ہوا العالم

فصل سوم در مسائل قبلہ و مکان مصلیٰ و سواری مصلیٰ  
 و عبارت تحقیق قبلہ و مکان مصلیٰ از کتاب زینۃ العباد  
 دستخطی شیخ زین العابدین صاحب مظلہ العالی

جان تو کہ واجب ہے استقبال کعبہ کا واسطے اونکہ کہ جو دیکھتے ہیں خانہ کعبہ کو اور جو لوگ  
 نہیں دیکھتے ہیں قبلہ اونکا چہت کعبہ کی ہے یعنی وہ جانب کہ خانہ کعبہ اوس میں ہے  
 لیکن نہ وہ سب جانب بلکہ وہ مقدار اوس جانب سے کہ اگر ایک خط نماز پڑھنے والے سے  
 کہیں جس کو کعبہ کی کسی جزئی پہونچے اور وہ پہچانی جاتی ہے ستاروں سے اور مسلمانوں کی  
 قبروں اور مسجدوں اور علم ہیئت سے اور اگر ممکن نہو علم پس کفایت کرتا ہے اوس میں



منظہ اگرچہ حاصل ہو قول کافر اور فاسق سے اور اگر بعد نماز کے ظاہر ہو کہ قبلہ کی طرف پشت تھی اعادہ وقت میں اور قضا غیر وقت میں لازم ہے اور اگر معلوم ہو کہ انحراف قبلہ سے عین دہنے اور بائیں طرف تھا تو اعادہ لازم ہے اور قضا نہیں ہے اور اگر قبلہ درمیان دہنے اور بائیں واقع ہو حاجت اعادہ اور قضا کی نہیں ہے اور مکان مصلیٰ میں دو امر واجب ہیں پہلا مکان کا مباح ہونا ہے کہ فصبی نہ لو پس اذن مالک کا لازم ہے اور کافی ہے اوس میں اذن فحوائش اس کے کہ کوئی کہے کہ راضی ہوں نہیں کہ میرے مکان کو تہیچہ لے لے پس نماز پڑھنے کو بطریق اولیٰ اذن دیا ہے اور کافی ہے شاہد حال مثل مہمان کے کہ اگر چاہے نماز پڑھے اذن صحیح لازم نہیں ہے اور مثل صحرا اور کاروانسرا اور مثل انہوں میں نماز جائز ہے دوسرا خالی ہونا مکان کا ہے اوس نجاست سے کہ لباس اور بدن مصلیٰ کو نجس کرے بشرط اسکے کہ وہ نجاست معاف نہ ہو لیکن مقام سجدہ پیشانی کا ظاہر ہونا لازم ہے اور جائز ہے نماز کشتی میں اگر مضطر ہو اور باہر آنا اوسے ممکن نہ ہو بلکہ اختیار ابھی جائز ہے ولیکن احوط ترک ہے لیکن واجب ہے جمیع اقوال اور افعال میں استقبال قبلہ کا اگر ممکن ہو اور اگر ممکن نہ ہو جمیع اقوال اور افعال میں تو استقبال کرے تکبیرۃ الاحرام میں اور حسب قدر میں ممکن ہو۔

### مسائل دستخطی جناب آغا صاحب حاجی محمد برہیم صاحب

سوال کیا فرماتے ہیں علمای دین اس مسئلہ میں کہ ریل پنچم کو جاتی ہے اور نیت کر کے نماز شروع کی اوسی درمیان میں ریل دوسری جانب گھوم گئی تو وہ نماز صحیح ہوئی یا کہ پزیرت کر کے پڑھے مفصل ارشاد ہو دنیا تو جہاں جواب صورت مرقومہ میں اگر ممکن ہو تو قبلہ کی طرف اشارہ نماز میں پھر جاوے والا صحیح ممکن ہو نماز کو تمام کرے اور بعد اترے

ریل کے نماز کا اعلوہ کرے ہو العالم <sup>۲۳۰</sup>سؤال ایک شخص ایک جگہ پر ہے مگر تنہا اور اس کو  
 بیچم اور پورب نہیں معلوم ہوتا ہے تو وہ کس طرح نماز ادا کرے بنیو اتوجروا **جواب** صورت  
 مرقومہ میں اگر حجت قبلہ کا گمان بھی کسی طرف نہ تو چاروں طرف ہر ایک نماز کو پڑھے اور اگر وقت  
 وسعت اس قدر نہ رکھتا ہو تو بقدر وقت ہمت لکھتا ہو اور مقدار نماز پڑھے پس اگر ایک نماز  
 زیادہ کا وقت نہیں تو ایک نماز حسب طرف چاہے پڑھے ہو العالم <sup>۲۳۱</sup>سؤال اگر کسی نے کوئی  
 مکان ایسے زمرہ جمعہ کے مصارف سے تیار کر لیا کہ اوس میں کچھ روپیہ تنخواہ اصلی کا اور کچھ  
 روپیہ رشوت کا بھی ایسا شامل اور جمع تھا کہ اکثر کافروں سے اور بعض مسلمان سے بغیر  
 اوس کی حق تلفی بلا تشدد و سختی کسی مقدمہ میں بے رضامندی لیا تاپس ایسے مکان میں  
 نماز کا پڑھنا جائز ہے یا نہ **جواب** ایسے مکان میں نماز کا نہ پڑھنا احتیاطاً لازم ہے  
 ہو العالم <sup>۲۳۲</sup>سؤال ایک مکان میں تصویر ذی حیات کی ہے اور دوسرے مکان میں بغاقلہ  
 دس قدم کے مصلی نماز پڑھتا ہے اور وہ تصویر سامنے ہے تو نماز قایم رہی یا باطل ہو جائیگی  
 بنیو اتوجروا **جواب** نماز صحیح ہے لیکن اس طور نماز پڑھنی مکروہ ہے ہو العالم <sup>۲۳۳</sup>سؤال  
 مکان ہندو میں نماز پڑھنا کیسا ہے بنیو اتوجروا **جواب** مکان ہندو میں نماز پڑھنا  
 جائز ہے ہو العالم <sup>۲۳۴</sup>سؤال غیر شخص کے مکان میں بلا اجازت نماز پڑھنا کیسا ہے **جواب**  
 مکان مسلم میں بے اجازت مالک نماز پڑھنا جائز نہیں ہے ہاں اگر اجازت فحوائی ہو یا تھرا  
 معلوم ہو کہ وہ راضی ہے تو نماز پڑھنا جائز ہوگا ہو العالم <sup>۲۳۵</sup>سؤال مصلی کے سامنے چراغ  
 روشن ہے اور دھڑی یعنی درمیان مصلی اور چراغ کے شاہ راہ ہے اور مصلی بالا غانہ پڑ  
 اور چراغ نیچے ہے یا مصلی نیچے ہے اور چراغ اوپر ہے یا اسی طرح آگ روشن ہے تو نماز قایم  
 رہی یا نہیں **جواب** صورت مرقومہ میں نماز صحیح ہوگی اور اگر اہت بھی صورتی مرقومہ

ظاہر انہیں ہے لیکن بصورتیکہ جامی مقام معلیٰ اور مقام آتش روشن مساوی ہے اور آتش روبرو اوسکے ہے تو کسی چیز کا حائل کرنا مثل پردہ وغیرہ کے بہتر ہے ہوا العالم **سئوال** کیا فرماتے ہیں جناب قبلہ و کتبہ اندرین مسئلہ کہ صحرا ملک شخص غیر ہے اور اجازت اوس سے نہیں چاہی اور یہ بھی علم ہے کہ وہ شاید اجازت نہ دیوے تو نماز پڑھنا ایسی جگہ جائز ہو گا یا نہ اور مالک جگہ کا ہندو ہے یا سنی یا مالک اوس صحرا یا جگہ میں موجود نہیں اور یہ بھی احتمال ہے کہ اگر مالک سے دریافت کیا گیا تو شاید وقت نماز قضا ہو جاوے تو ایسی حالت میں کیا کیا جائیگا بنیو اتوجروا **جواب** اگر مالک زمین ہندو ہے تو وہاں نماز پڑھنے میں کچھ مضائقہ نہیں اور اگر مسلم ہے اور اذن اوس کا صریحاً یا بغیر ایسا ہر حال معلوم ہو جو جب بھی نماز پڑھ سکتا ہے اور اگر اذن کسی طرح حاصل نہ ہو تو وہاں نماز نہ پڑھے اور کسی مقام مباح میں بجالاوے پس اگر وہاں سے علم نہ جانے میں یا نماز طلب اجازت خوف فوت نماز ہو تو وہاں نماز پڑھے اور بعد ازاں اگر مالک راضی نہ ہو اور اجازت نہ دے تو اوس نماز کا اعادہ کرے ہوا العالم **سئوال** کیا فرماتے ہیں علمای دین اور مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ریل و شکر مچھڑا و کشتی پر نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں **جواب** اگر سواری ایک جگہ پر استادہ اور مستقر ہو اور ادای فرمائیے اوس پر باشرائط و واجبات ممکن ہو تو نماز صحیح ہے اور اگر مستقر نہیں ہے وقت نماز میں یا ادای واجبات نماز اوس پر نہیں ہو سکتا اور علم نہ اوس سے اور کسی مقام پر نماز نہیں پڑھ سکتا پس اسی سواری پر طرح ممکن ہو نماز پڑھے اور بعد زوال غدر اول نماز کی قضا کرے احتیاطاً ہوا العالم **سئوال** کیا فرماتے ہیں علمای دین اور مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید سواری ریل اپنے مکان سے کسی دوسرے شہر کو جاتا ہے اور بعد صر

کئی روز کے وہاں پہنچ گیا اور جس گاڑی پر زید سوار ہے اس پر ہندو وغیرہ سب قوم بکثرت  
سوار ہیں اور نماز کا وقت آگیا پس اگر زید وضو کرتا ہے اور نماز پڑھتا ہے تو ہندو کا بدن  
ولپسینہ اور زید کا بدن ولپسینہ بوجہ کثرت سواری و سنگی جگہ کے مل جاتا ہے پس ایسی حالت  
میں زید کو کیا کرنا چاہیے بنیوا توجروا **جواب** صورت مرقومہ میں اگر کسی طرح ممکن ہو تو  
وضو کرے والا تیمم کر کے نماز پڑھے اور نجاست سے حتی المقدور اجتناب کرے اور اگر مس  
ہندو سے احتراز ممکن نہیں تو اسی طرح نماز پڑھے اور بعد زوال غدر کے تطہیر بدن لباس  
کو کے وضو اور سر نہ کرے اور نماز کا اعادہ کرے **سوال** اگر سواری ریل میں  
جبکہ ریل کسی جگہ ٹہرے ریل کے اندر نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں مفصل ارقام فرمائیے بنیوا  
**جواب** صورت مرقومہ میں اگر واجبات اور شرط نماز کو ادا کرے تو نماز صحیح ہوگی **سوال**  
ایک شخص نے کہا کہ جس مکان میں کتا ہوا اسکے نماز صحیح نہوگی آیا صحیح ہے یا  
نہیں مفصل ارشاد ہو بنیوا توجروا **جواب** نماز اس مکان میں صحیح ہے لیکن ظاہر اکبر و  
ہے ہوا عالم

**سوال** دستخطی از کتاب مستطاب ول مشرف عینی رضا  
**سوال** قبلہ نما سے کہ صحت گردش اوسکی معلوم ہو جہت قبلہ شناخت کر سکتا ہے یا نہ اور  
اگر صحت اوسکی گردش کی معلوم نہ تو سہی قابل اعتماد ہے یا نہیں **جواب** صورت اول  
میں قابل اعتماد ہے اور وقت تک کہ خلاف اوس کا ثابت نہو اور صورت ثانی میں اعتماد  
مشکل ہے ہوا عالم **سوال** اگر مسجد میں بیٹھ کر کبھی واقع ہو تو نماز اس مسجد میں ایسی  
طور سے پڑھے یا رعایت کجی کر کے ادا ہی نماز کرنا چاہیے بنیوا توجروا **جواب** اگر آخر  
قبلہ سے ثابت ہو تو مراعات قبلہ واجب ہے ہوا عالم **سوال** ایک شخص نے مکان

نقصی میں نماز ادا کی اور بعد ازاں صاحب مکان سے حلیت حاصل کیا ایسی حالت میں نماز  
اوسکی جائز ہے یا نہ جواب باوجود علم بنصبیت مکان نماز و سہین باطل ہے حالت  
اختیار میں اور اجازت مالک مکان سے بعد فراغ نماز سود مند نہیں ہے ہوا العالم <sup>۲۵۱</sup>سوال  
تصویر صورت انسان یا جانور ان اگر کسی مکان میں نصب ہو اور وہ تصویر سایہ دار نہ ہو  
صرف شبیہ ہو کہ قلم سے اوپر کاغذ یا پارچہ کے کھینچا ہو تو ایسے مکان میں نماز جائز ہے یا نہیں  
بینو اتوجروا جواب اگر صورت پیش روی مصلی ہو تو کراہت ہے ہوا العالم <sup>۲۵۲</sup>سوال  
نماز بروی قبر میت جائز ہے یا نہیں اور کراہت ہے یا نہیں جواب جائز ہے اور  
کراہت اس امر کی بھی خیال میں نہیں ہے ہوا العالم

مسائل از محمد عباسی تالیف نواب علی قلنجی نصرت خان  
<sup>۲۵۳</sup>سوال مکان کرایہ میں نماز و وضو غسل درست ہے یا نہیں بینو اتوجروا جواب  
مضانقہ نہیں ہے ہوا العالم <sup>۲۵۴</sup>سوال عرصن کرنا ہے کہ خانہ کفار و نصاری میں ایک شخص  
مسلمان وارد ہوا اور وقت نماز تنگ ہے پس خانہ کفار میں نماز ادا کر سکتا ہے یا نہ اور  
اجازت کافرو واسطے ادا ہی نماز کے شرط ہے یا نہیں اور اگر وقت تنگ نہ ہو تو نماز ادا کر سکتا  
ہے یا نہ بینو اتوجروا جواب اجازت کفار مثل ہنود و یہودی و نصاری کہ اہل ذمہ ہوں مطلقاً  
شرط نہیں ہے اور اگر یہودی و نصاری اہل ذمہ ہوں تو ظاہر ہے کہ اجازت اوکی شرط ہے  
اور ہنود داخل اہل ذمہ نہیں ہیں ہوا العالم <sup>۲۵۵</sup>سوال عرصن کرنا ہے کہ ہمسایہ خانہ زید پر  
سرور و رقص کرنا ہے اور آواز اوسکی نزدیک پہنچتی ہے اور خانہ زید خرمی ملک ہے اور زید  
اس قدر زور نہیں رکھتا کہ مانع ہو اس باب میں نزدیک کیا کرنے خصوص نماز میں جو کچھ حکم ہو  
جواب ایسے گھر میں نماز اوسکی صحیح ہے مگر جانب رقص و صدای مذکور متوجہ نہ ہو ہوا العالم

سوال ۲۵۷؎ زید نے جو علی ہنود کو غضب کیا اور خود اس جو علی مین مہنے لگا یا کسی مومن کو واسطے استقامت کے دیا تو صلواتاوس گھر مین جائز ہے یا نہیں جواب جائز ہے ہوا عالم چونکہ مسجد بھی مکان مصلی مین داخل ہی باین سبب احکام مسجد مع مسائل دستخطی مجتہدین لکھنؤ و باقی احکام و مسائل کتاب حلیقہ ہندی و جدول مشرعیان وغیرہ میں داخل فصل مصلی مکان کتے گئے

<p>جس ان احکام اب مساجد کے پس تو جان اب کہ مستحب ہے تجھے اور تاکید اور ثواب اوس کا اور ہے مستحب بنا اوکے اور ہے سنت کہ سقف دار نہ ہو ہووے بیت الخلا جو مسجد کا اور مسجد مین چار دینا تجھے یوں ہی کرنا چہ راغ وان روشن اور مسجد مین جب تو داخل ہو پس کراس بات کا محاذ ذری</p>	<p>گر ہے الفت تجھے عبادت سے کہ تو مسجد مین جا نماز پڑھے ہے احادیث مین بہت سا لکھا ہے ثواب اسکا بھی نہایت ہی بلکہ ہو کر شادہ سن اسکو ہونا دروازہ پر ہے اوسکا بھلا ہیگا سنت نہ کر تو ترک اسے مستحب ہے نہ مین کچھ اسمین سخن چاہیے با وضو ہوا سے خوشخو کہ نجاست سے کفش ہو نہ بھری</p>
--	---

اور اب اس وقت پانی راست کو تو  
 اور ساتھ اسکے کہ تو بسم اللہ  
 اور مسح دین جا کے بیٹھے جب  
 اور مکر بنی پہ بھیج درود  
 اور جس وقت نکلے تو باہر  
 پڑھ دعا اور پانی چپ اپنا  
 ہینگے مسجد کے سارے یہ آداب  
 ہے مساجد کے تئیں طلا کرنا  
 یوں ہی صورت نگاری بھی اوسکی  
 اور ہے ممنوع بھیچنا بقیعین  
 اور مسجد کے تئیں بخش کرنا  
 اور یونہیں دفن کرنا میت کا  
 اور مسجد بلند بنوانا  
 یونہیں مکروہ ہے بلا تکرار  
 مسجد اندر صدا بھی کرنا بلند  
 یونہیں دنیا کی گفتگو کرنا  
 اور وہاں شعر پڑھنا بھی تجھکو  
 یا کہ ہونعت احمد مختار  
 یا کہ وہ شعر ہو دے اے برتر

رکھتے دم کہ خوب ہے تجھکو  
 یہ بھی سنت ہے سن تو اے آگاہ  
 کر تو حمد و ثنا خدا کی تب  
 اور آل اوس کی پر بھی اسی مسود  
 در مسجد پہ تو کھڑا ہو کر  
 رکھتے دم کہ یوں ہے داب اسجا  
 کہ ہیں وہ شتمل پر استجاب  
 ہے حرام اوسپر اوسکا ذکر ہوا  
 اک جماعت نے ہے حرام لکھی  
 اوسکے فرش اور بورے کے تئیں  
 خالی از معصیت نہیں ہینگا  
 مسجد اندر حرام ہینگا لکھا  
 ہینگا مکروہ جان اے دانا  
 کہ ہو دیوار اوسکی کنگرہ دا  
 ہینگا مکروہ اور نہین ہے پسند  
 وہاں لایق نہین ہے اسی برنا  
 نہین بہت مگر جو مرثیہ ہو  
 یا ہو مدح ائمہ اطہار  
 مشتمل وعظ اور نصیحت پر

اور خسرید و فروخت مسجد مدین  
اہل حق نے عمل میں لائیں اگر  
مثل اوسکے کہ بیٹھ کر اس جا  
اور یونہیں مسجد و زمین ہے سونا  
کہ نہیں اونکی کچھ خصوصیت  
اور یونہیں جسکے منہ میں بوتائے  
یا کہ مثل اسکے اور چیز کی بو  
تھوکنے سے بھی دان حذر تو کر  
آب بینی بھی اس جگہ مت ڈال  
اور مسجد میں جون بھی تو مت مار  
اور اگر لائے تو عمل میں انھیں  
اسی صورت سے فارسی میں سنن  
ہاں مگر حبانستانہ ہو عربی  
تھے یہ مسجد کے حکم اور آداب  
ایک یہ ہے کہ ڈھانا مسجد کو  
بلکہ ہر گاہ خون یہ ہووے  
تو اب اس وقت ہووے گا جواب  
پر ہے سنت بنانا پھر کر اوسے  
دوسرے ہے اگر سچے منظور

خوب نہیں چاہیے کہ ترک کریں  
پیشہ اپنے کو تو نہیں بہتر  
کریں خیاطی پاکیزہ اور ایسا  
خوب نہیں بلکہ بعضوں نے ہر لکھا  
بل ہے یہ حکم عام بے حجت  
پیار کی بو دیا کہ لہسن کی  
جانا مسجد میں خوب نہیں اوسکو  
کس سبب سے کہ ہے خدا کا گھر  
رکھہ بزرگی پر اس مکان کے خیال  
احترام اس سے کہ تو اسی دیندا  
ڈال خاک اپنے تاکہ چپ جاوین  
کہنا مکروہ ہیگا وہاں بے ظن  
تو تو اوس وقت میں ہے مجبوری  
کئی ایک مسئلہ بھی جان شتاب  
ہیگا جائز کہ گرنے پر جب ہو  
کہ مبادا کسی کے سر پہ گرے  
ڈھانا اوس کا سمجھ تو اے طالب  
مت بھٹلانا یہ بات خاطر سے  
حق کی تحقیق تو تو حبان ضرور



یہ کہ پڑھنا نماز واجب کا	ہیگا مسجد میں افضل داوڑ لے
نافلہ میں نہ ہو جو خوف ریا	تو ہے بہت اوسے بھی ان پڑھنا
اور ہو وے ریا کا خوف اگر	تو ہے اب پڑھنا گھر میں ہی بہت
تیسرے عورتوں کو ہے سنت	گھر میں پڑھنا نماز بے محبت

**سوال** اون مسجدوں میں کہ جنہیں اہل خلاف نماز پڑھتے ہیں شیعہ مذہب کو دشمنین نماز ادا کرنا کچھ مضائقہ تو نہیں رکھتا اور ثواب جو نماز پڑھنے کا مسجد دشمنین حاصل ہوتا ہے ملیگا یا نہیں بنیو توجروا **جواب** کچھ مضائقہ نہیں ہے اور ثواب مثل نماز دیگر مساجد میں ظاہر حاصل ہوگا ہوا عالم **سوال** کیا فوائد ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک مسجد اہتمام سے ہندو کے تعمیر جو اور بعد تعمیر قطع تاریخ بن اور اسکے ہمراہ نام باقی و نام ہندو مستور واسطے اظہار مستحسب اوسکے داخل کیا جاوے اور الفاظ اوسکے الفاظ عربی سے ہوں یا فارسی سے جیسا کہ نختا و رعل اور وہ قطعہ تاریخ اوپر دروازہ یا بالائی درمیانہ کہ معین ہے یا صحن میں بدیوار پہلو وغیرہ نصب کیا جاوے تو درست ہے یا نہیں بنیو توجروا **جواب** اگر وہ مقام خارج مسجد سے ہو تو جائز ہوگا ہوا عالم **سوال** نید واسطے ادا ہی نماز مسجد میں گیا اور سجدہ گاہ و تسبیح ایک خاص مقام پر مقرر کر کے رکھ دیا اور آپ وضو کرنے میں مشغول ہوا اس اثنا میں احمد داخل مسجد ہوا اور اس جگہ سے تسبیح و سجدہ گاہ اوڑھا کر اور اپنی سجدہ گاہ رکھ کر مشغول بن نماز ہوا اس صورت میں اوس جگہ پر کہ جو مقرر کردہ زید ہے نماز پڑھتا ہے یا نہیں **جواب** اگر زید کا ارادہ مراجعت کا تھا اور اوسنے اجازت نماز احمد کو نہیں دی اس صورت میں احمد کو عادیہ نماز بمقام دیگر احوط ہے ہوا عالم **سوال** اندون مسجد

حقہ پینا حسب اب ہندوستان بے حرمتی و کفر عظیم مسجد ہے یا نہ اور حقہ کشی مسجد میں جائز ہے  
یا نہیں **جواب** حقہ پینا مسجد میں جائز ہے ہوا **العالم** <sup>۲۶۲</sup> **سوال** مسجد کو امام باڑہ بنالینا انا  
مسجد کو دمر مت کر کے عید گاہ کر دینا صحیح ہے یا نہیں مزین بدستخط ہو بنیہ التوجروا **جواب**  
مسجد کو امام باڑہ بنالینا یا بصورت کسی اور مکان کے بنانا اور تبدیل مسجد جائز نہیں ہے  
ہو **العالم** <sup>۲۶۳</sup> **سوال** نماز الیک طوائف مسلم کے پاس بجز حرام کے اور کوئی صورت آمدنی کی معلوم  
نہیں ہوتی اور اس نے ایک مسجد تعمیر کرائی اور میں نماز پڑھتا جائز ہے یا نہیں ارشاد ہو بنیہ التوجروا  
**جواب** جب تک یہ اثر ثابت نہ ہو کہ مال حرام سے اس نے مسجد بنائی ہے احکام مسجد کے اوپر  
جاری ہونگے ہوا **العالم** <sup>۲۶۴</sup> **سوال** کیا ارشاد فرماتے ہیں درمیان منظرہ زید و عمرو کے کہ زید  
قلیان کشی اندرون مساجد کہ جو خلاف احترام اور بدعت جانتا ہے اور عمرو ایک مساوات  
سمتا ہے آیا ان دونوں میں کون حق پر ہے **جواب** اس مسئلہ کا بحدیث و قرآن حرمت ہو  
تاکہ **جواب** ثانی اور دلیل کافی و وافی ہو **جواب** حقہ پینا خلاف احترام مسجد نہیں ہے  
جس طرح پانی پینا اور کمانا کھانا اور خواب کرنا مسجد میں خلاف عظیم مسجد نہیں ہے اور یہ سب امور  
مسجد میں جائز نہیں بشرطیکہ خارج و مانع کسی مصلیٰ کی نہ ہوں ہوا **العالم** <sup>۲۶۵</sup> **سوال** جو مسجد  
کہ وکلاسی انگریزی بناکریں اور کمین کراس مسجد میں روپیہ و کالت مشر و عمر صرف ہوا ہے اور ایک  
حبہ مال ناجائز سے اوس میں صرف ہوا بلکہ زراعت کہ جو اس مسجد میں صرف ہوا ہے مقدس ہے  
سے تاکہ اوس میں یقیناً حقیقت مدعی معلوم تھی پس ایسی مسجد میں نماز صحیح ہے یا نہ ارقام فرما  
بنیہ التوجروا **جواب** صحیح ہے ہوا **العالم** <sup>۲۶۶</sup> **سوال** زن مسلمہ ہم فراس کافر ہے کافر نے اسکو  
کچھ نقد دیا اوس مسلمہ نے ایک مسجد اس مزدادہ کافر سے تیار کیا وہ حکم مسجد میں ہوگی یا  
**جواب** جو روپیہ کاجرت حرام و بوجہ زنا ہے اور کافر سے لیا اور مسجد بنا کیا پس حکم مسجد

اور پراسکے جاری کردادشوار ہے ہوالعالم <sup>۲۶۸</sup>سوال ایک شخص نے مسجد وامام باڑہ ہندو  
 ماتہ میں کیا اوس ہندو نے بعد چندے کہوڑا لادین صورت راہن مذکور مواخذہ دارہوگا  
 یا نہیں اور اگر ہے تو کیا کفارہ دے کہ مواخذہ سے بری ہو جواب البتہ نہیں گنگارو  
 مستحق ناپہوگا اور کفارہ اوسکلیہ ہے کہ توبہ واستغفار کرے اور مسجد کی زمین رہا کرے اور  
 عمارت مسجد نکور بنا نے میں تاہم بقدر خود کو شمش بلیغ کرے اگر چہ اوسکا مال باوسمین مٹ  
 ہو اور امام باڑہ وقفی کا بھی یہی حکم ہے ہوالعالم <sup>۲۶۹</sup>سوال مکان چہندو معمار نے خواہ مسجد  
 تیار کی ہو اوسمین نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں مفصل و شرح ارقام فرماتے بنو اور جواب  
 جو مکان نجس غیر مسجد ہے وہ مانع صحت نماز نہیں جیسے کہ مواضع اعضا مصلیٰ نجس نجاست  
 معتد بہ اور موضع مسجد نجس مطلقاً نہو اور جو مسجد نجس ہو پس اگر ازالہ نجس اوس سے  
 اور تطہیر شرعی اوسکی کر سکتا ہے تو اوسکو نماز پر مقدم کرے باوصت وقت اور نماز صحیح  
 ہوگی بشرطیکہ مواقع اعضا مصلیٰ نجس نہوں تفصیل مذکور ہوالعالم <sup>۲۷۰</sup>سوال کیا ارشاد ہے  
 اس مسلمین کہ مسجد معمار ہندو سے تعمیر کرنا جائز ہے یا نہیں اور اگر ایسی مسجد میں نماز  
 پڑھے تو کیا حکم ہے جواب مسجد کا نجس کرنا اور کافر کا داخل مسجد کرنا جائز نہیں اور  
 جو مسجد معمار ہندو کی بنائی ہو اوسمین نماز پڑھنا جائز ہے بشرطیکہ موضع مسجد مطلقاً  
 پاک ہو اور باقی مواضع یعنی جاہاں گندہشتن اعضا مصلیٰ نجس بہ نجاست معتد بہ نہوں  
 اور مسجد نجس کو پاک کرنا حتی المقدور لازم ہے ہوالعالم <sup>۲۷۱</sup>سوال اگر کوئی حرام کمائی سے مسجد  
 بنائے اور اوسمین کوئی شخص باوصت علم اس بات کے کہ یہ مسجد با حرام سے بنائی گئی ہے  
 نماز پڑھے تو نماز اوسکی باطل ہے یا نہیں اور اگر باطل ہے تو کیا وجہ ہے جواب اوسکی نماز  
 باطل ہوگی کیونکہ وہ مکان غصبی کے حکم میں ہے ہوالعالم <sup>۲۷۲</sup>سوال اہلسنت کے لئے عکبہ

بنابر مسجد بنائیکے ہم شیعوہ دیدین مضائقہ تو نہیں بغیر تفسیر کے جواب کچھ فضائقہ نہیں ہے  
 ہو العالم <sup>سوال</sup> اخبار الانبار نمبر ۷ میں ارشاد ہوا ہے کہ حقہ کشی مسجد میں جائز ہے اور سننا  
 گیا ہے کہ مسجد میں سواری ذکر خدا اذکار دنیاوی کرنا نہ چاہیے چہ جائے کہ حقہ پینا اور ظاہر  
 عرفا حقہ پینے سے کسر شان مسجد متصور ہے عامی کو اس بارہ میں نہایت تردد ہے امید کہ  
 رفع خدشہ فرمایا جاوے **جواب** ذکر الہی بہر حال سنت ہے خصوصاً مساجد میں لیکن  
 امور مباحہ و نیوہ میں اشتغال مساجد میں ممنوع ہے حرام نہیں ہے اور نہ باعث  
 کسر شان مسجد پس حسب طرح پانی پینے سے اور کھانا کھانے سے اور بعض اوقات میں خواب  
 کرنے سے مسجد میں اوسکی کسر شان نہیں ہوتی اسی طرح حقہ پینے کو سمجھنا چاہئے ہو عالم  
<sup>سوال</sup> مینا و ساجد و اکمنہ و امام بارہ و نقل ضرایح امام ہمام گلگون قبا و اوراق کلام شریف  
 مطلقاً و مذہب کرنا کیسا ہے بنیوہ **جواب** احتیاب اوس سے احوط ہے لیکن نقل  
 ضرایح مقدسہ میں اگر کجدار سرف نہ ہو نیچے تو جائز ہو گا <sup>سوال</sup> اندرون مسجد  
 کفار ہنوکو بلانا اور اونسے امور دنیاوی میں گفتگو کرنا جائز ہے یا نہیں مفصل ارقام ہو  
 بنیوہ **جواب** جائز نہیں اور گناہ کبیرہ ہے ہو العالم <sup>سوال</sup> دو سال گزرے کہ  
 یہ خاکسار زیارت دار المؤمنین لکھنؤ حاضر ہوا تھا اور واسطے زیارت مسجد حسین آباد گیا و شرف  
 زیارت خانہ خدا ہوا اور بوجہ نادانستگی زمینہ میں ریر کر اوسکا دروازہ کھلا تا تابیک درجہ چڑھ گیا  
 خادم مسجد نے آواز دی اور ممانعت کیا بغور مانعت نہ خیف اندر مسجد دریا خادم صاحب جو  
 نہایت شیریں زبان تھے کلمات بیہودہ اتمام نظر بازی فرما کر ارشاد کرنے لگے ہر چند عند رو  
 مغفرت کیا پاس اسلامیت و مومنیت نہ فرما کر اور برا فروختہ ہونے لگے لاچار دامن کشا  
 عقب گزار ہی نہ نہایت دقت کی اور معلوم ہوا کہ وہ مسجد متعلق ہوا نہ مقبول دارین آقا

سید بندہ حسین صاحب ادام السدافضالکم سے ہے چاہتا کہ جناب موصوف سے استفادہ عیش کرے مگر بوجہ ایام پرشکالی آب باران کے مہلت نہ دی اور مجبور رہا اب گزارش یہ ہے کہ ایسے خادم جزا برین مسجد کو اندر سانی فرما دیں اور اگر زائرین سے ازراہ غلطی کچھ قصور واقع ہوا ہتمام بندی کریں اور ذلت دین ایسے مجاورین کا مقرر کرنا اور مسجد و زمین کو ذکر رکنا جائز ہے یا نہیں مفصل ارشاد ہوا اور اگر مناسب ہو تو یہ عرض حال خدمت میں جناب مولانا صاحب کے بھی فرمایا جاوے **جواب** جو مسجد کو چک داخل رقبہ حسین آباد ہے متصل امام باڑہ حسین آباد اوس مسجد میں مولوی صاحب موصوف کو مداخلت نہیں ہے اور اوس میں عملہ و موزن وغیرہ ملازم ہیں سب بحکم بعض امرا نامدار ذی الاقتدار دولت مدار ہیں اوس مسجد میں پیشینماز اوصی الاعز الارشد سید العلماء سید محمد ابراہیم صاحب حرسہم الدہان اور انکو ہر چند کسی طرح کا اختیار بحالی و برطرفی عملہ مسجد میں نہیں ہے بلکہ بالکل مداخلت نہیں ہے لیکن باوجود اسکے اگر وہ شخص درشت زبان معلوم ہوتا تو اسکی تفہیم کی جاتی اور اگر وہ مسجد کلام ہے کہ جہاں مولوی صاحب مزبور عیدین کی نماز پڑھواتے ہیں اور بیت بڑی مسجد ہے تو البتہ وہاں مولوی صاحب کا اختیار ہے پس اس صورت میں اگر مستفتی مناسب سمجھیں تو سوال ہذا علیحدہ ایک کاغذ پر لکھ کر بقیہ مسجد مزبور اور بقیہ خانہ خانی مولوی صاحب کے پاس معرفت اپنے برادر عزیز حافظ سید عبدالحلیم صاحب کے ارسال کریں شاید کہ مولوی صاحب اوسپر جواب دستخط فرمادیں والسلام **سوال** روشنی کرنا مسجد و امام باڑہ بہ نذر و نیت و یا باستقوا ب جائز ہے و یا مکلفین کو ثواب ان نذورات کا سنوگا منبر و توجروا **جواب** ظاہر یہ ہے کہ اگر اوسقدر روشنی کی نذر کرے کہ جسمین بہ نسبت شخص نادر کے اسراف وغیرہ لازم نہ آوے اور بہ نسبت اوس تعزیر خانہ کے اور مسجد کے متعارف اور

معمولات ہے جو توند منعقد ہوگی ہو العالم <sup>۲۸۰</sup>سوال مسجد میں ماتم داری کرنا اور حقہ پینا  
اوس حالت میں کہ امام بارہ موجود ہو جائز ہے یا نہیں ارتقام فرمائیے بنیوا تو حسب و  
**جواب** مسجد میں تغزیہ اور علم و بالوت وغیرہ رکمنانہ چاہیے خصوصاً جبکہ نماز پڑھنے  
میں روبرو مصلین ہوں اور اگر بغیر اسکے مجلس تغزیت حضرات علیہم السلام مسجد میں  
برپا کرے جبکہ خارج مصلین نہ مضائقہ نہیں اور حقہ پینا مسجد میں بطریقہ کما مصلین  
نہو جائز ہے ہو العالم <sup>۲۸۱</sup>سوال کسی مسجد میں یا دوسری جگہ جہاں مصلی نماز پڑھتا ہو آیات  
قرآنی یا فارسی مثل منقبت جناب مرتضیٰ علی تحریر ہوں اور مصلی کا سامنا ہو تو محل نماز  
یا نہیں ارتقام فرمائیے بنیوا تو **جواب** محل نماز نہیں ہے لیکن احتمال کراہت ہے  
اگر کوئی پردہ وغیرہ حائل نہ ہو ہو العالم <sup>۲۸۲</sup>سوال کیا فواتے ہیں علمای دین نائب امام المتقین  
اس مسئلہ میں کہ مسجد کئہ و مورخہ ہے یقین ہے کہ عرصہ دس بارہ برس میں مشرف باندام  
ہو وے اور اوس وقت ہلوگ اولاد اپنی سے امید نہیں رکھتے ہیں کہ انصرام کار تعمیر غلہ  
جاری ہو اس سبب سے ارادہ رکھتے ہیں کہ اوسکو مشرف باندام کر کے از سر نو تعمیر او سے  
جای سابق پر جاری کریں اس باب میں کیا ارشاد ہوتا ہے بنیوا تو **جواب** جس وقت مسجد  
مشرف باندام ہو ہدم اوسکا واسطہ اصلاح و ترمیم کے جائز ہے بلکہ اگر خوف وقوع اوسکا  
کسی کو ہو تو ہدم واجب اور بعد اسکے تعمیر اوسکی سنت ہوگی ہو العالم۔

**سوالات از کتاب مستطاب جدول مشرف غلین**

**صاحب موم**

<sup>۲۸۰</sup>سوال زن فاحشہ مال حاصل کردہ پیشہ اپنے سے مسجد بنا کرے تو نانا و مبین

پڑھ سکتا ہے یا نہیں اور در صورت عدم جواز اگر کوئی شخص السبی مسجد میں نماز ادا کر چکا ہو تو احتیاج اعادہ اندر وقت یا خارج وقت ہے یا نہ اور وہ نماز خواہ عمد یا سهوا یا بسبب جهالت مسئلہ پر ہے **جواب** اجرت زنا و دیگر اموال سے بنائی مسجد نہ کرنا چاہیے اور اگر مال حلال ہو تو اس سے تعمیر مسجد کرے اور جب وقت تک کہ نمازی کو علم نہ ہو کہ کس مال سے بنائی مسجد ہوئی تو بعض اس خیال کے کہ بنیاس مسجد کی زانیہ ہے نماز پڑھنے میں اکتفا لازم نہیں ہے **سوال** گنج پشت دیوار مسجد پر ہندو معمار سے کرنا جائز ہے یا نہ **جواب** گنج بخش مسجد پر کرانے سے اجتناب کریں ہو **العالم** **سوال** باوجود علم نجاست مسجد اور عدم ازالہ نجاست و وسعت وقت کے نماز اس مسجد میں صحیح ہے یا نہیں بنیو اتوجروا **جواب** ایسے وقت میں اگرچہ حکم بطلان نماز ہم نہیں کرتے ہیں لیکن احتیاطاً عذر نماز ہے ہو **العالم**

**فصل چارم در بیان لباس مصلی از زبدۃ الفتاویٰ و کتاب**  
**حدیقہ ہندی مع مسائل و تخطی علمای با احتشام از کتاب**

## جامع المسائل و کتاب دول

لباس مصلی میں پانچ امر واجب ہیں پہلا لباس غصبی نہ ہو جیسا کہ مکان مصلی میں مذکور ہوا دوسرا محض رشیم نہ ہو واسطے مرد کے حالت اختیار میں لیکن حالت ضرورت مثل سرمای شدید میں جائز ہے اگر جامہ دوسرا نہ رکھتا ہو تلبیس اطلاع نہ کر نماز مرد کی اوسمین باطل ہے اور حرام نہیں ہے پاس رکنا تلاوی مسکوک اور غیر مسکوک کا چوتھا لباس کا طاس ہونا مگر ہونا اور نجاستوں کا کہ عفو ہیں مضائقہ نہیں ہے پس جان کہ عفو ہے خون زخم اور زبل

جب تک اچانک ہو اور عفو ہے وہ نجاست کہ از اللہ میں اس کے مشقت شدید اور عسر اور حرج ہو اور عفو ہے نجاست اس لباس کی کہ دور کرنا اس لباس کا باعث اذیت سرک اور مثل اس کے ہو اور عفو ہے بول اس شخص کا جو کہ عارضہ سلسل البول کا رکتا ہو اگر قبل ہر نماز واجب ایک مرتبہ طہا کرے اور عفو ہے نجاست لباس اس عورت کی جو بچہ کو پرورش کرے لڑکا ہو خواہ لڑکی جبکہ اس کے بول سے نجس ہو یا اگر ہر روز ایک مرتبہ طہا کرے اور دوسرا لباس نہ رکھتی ہو اور عفو ہے خون کمتر درہم سے کہ مقدار اس کی بقدر تہلی کے گریے کے ہے بنا بر قول بعض اور عفو ہے نجاست اس لباس کی جس سے عورتین نہ چسپین پانچوان پوست اور کوئی چیز حیوان حرام گوشت سے نہ خواہ روح او میں داخل تھی خواہ ذرا چھپانے والا عورتین کا ہو خواہ نہ اور پوست میتہ حلال گوشت کا نہ وادال میں اس کے نماز جائز ہے اور جائز ہے نماز سوہای خرمین اور اجزای انسان کے ضرر نہیں رکھتے اگر طہا ہر یون مثل بال اور ہڈی اور پسینہ اور دود کے اور موم اور شہد اور خون مجھکا اور مثل اس کے بعض حشرات الارض بھی قباحت نہیں رکھتے۔

مضمون حدیث از کتاب حدیقہ ہندی و بیان طلا و حریر

اب ہے لایق مجھے کہ ذکر و ن	اس جگہ ایک حدیث کا مضمون
پہلے فرماتے یون رسول خدا	یا علی امت بہن حسیرا صلا
کہ خدا روز حشر کو تیسرا	پوست اس کام پر جلاویر گا
جان ظاہر میں یہ خطاب بیان	گرچہ ہے جانب شد مردان
چر حقیقت میں یہ کلام شین	سوی امت خطاب ہے بقین
حق تعالیٰ پناہ میں رکھے	مجھ کو اور تجھ کو نار دوزخ سے



مرد کو مطلقاً نہیں ہے روا  
 نہیں جائز رکھا ہے اکثر نے  
 تو ہے باطل بزمہب اکثر  
 سونے کو اپنے پاس بھی رکھے  
 سونے کا در نماز وغیر نماز  
 کہ نہ پہناوے طفل کو وہ طلا  
 دال ہینگلی روا بیتین اکثر  
 نقل اجماع کرتے ہیں یقین  
 تو تو زینہ راست پہن سونا  
 کہ ہے سونا ہمارے تین سو گند

چوتھے اب جان تو کہ لبس طلا  
 اور مطلقاً کا بھی بہت نا اوستے  
 اور طلا میں ٹپ ہے نہ اگر  
 بل ہے احوط کہ جب نماز پڑھے  
 اور عورت کے واسطے ہے جو  
 اور ولی کو ہے احوط و اولے  
 جان لبس طلا کی حرمت پر  
 بلکہ اس جا پہ شیخ زین الدین  
 پس اگر جب کو ہکا خوف خدا  
 یوں سمجھو کہ میں اسی سعادتمند

سوال رنگ خام جو بانی پڑتے اور شوب گاذر سے کپڑے کا چوٹے تو نماز پڑھنا اوس  
 پارچہ میں جائز ہے یا نہیں بنیو توجروا جواب اگر پاک ہے تو نماز اوس میں جائز ہے  
 ہوا عالم شکو ال ما تو کہ نہ ظلم العالمی اس مسئلہ میں کہ جو ناگو ناخواہ جوٹی یا نگر سی خواہ را ناخواہ  
 تا بنا خواہ بیتل کے تار سے بنی جاتی ہے اوسکو انگر کہہ میں مانگ کر نماز پڑھنا درست ہے یا  
 نہیں اور دو انگشتی گوٹ گرنٹ کی اگر انگر کہہ میں لگی ہو تو اوس پر نماز کے واسطے کیا حکم ہے  
 صاحب زاد المعاد نے چار انگشت کی سبجاف کو جائز رکھا ہے آپ کے نزدیک کیا ہے  
 اور روپیہ کو حیب میں لیکر کے نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں بنیو توجروا جواب  
 جو لباس حیر محض ہے یا اوس میں کچھ طلا شریک ہے وہ مرد مکلف کو پہننا مطلقاً جائز  
 نہیں ہے نہ نماز میں نہ غیر نماز میں خواہ گوٹ ہو خواہ غیل و سکا یا تانک کہ اگر ہند حیر محض ہو

اوس سے بھی اجتناب مطلقاً احوط ہے لیکن پتیل درانگے وغیرہ کا پہنا جائز ہے اور روپیہ اگر  
 حیب میں ہو تو نماز صحیح ہے ہوا العالم <sup>۲۸۵</sup> **سوال** لباس اونی مین نماز بہت ہے یا نہیں اور اگر  
 ایک شخص کے پاس لباس سرائی سے ایک کپڑا اونی ہے مثل رضائی یا دو گلہ وغیرہ کے در صورتیکہ  
 نماز لباس اونی مین درست ہو تو یہ شخص کس طرح نماز پڑھے اس واسطے کہ اوس کو اتنا نہیں  
 سکتا مفصل ارقام فرمائیے **جواب** بنیو اتوجرو **جواب** لباس اونی مین اگر غیر کاکول سے ہونا  
 اور کما معلوم نہ ہو نماز صحیح ہوگی ہوا العالم <sup>۲۸۶</sup> **سوال** لنگ وغیرہ زیر جامہ باندھ کر نماز پڑھنا  
 جائز ہے یا نہیں یا مکروہ **جواب** جائز ہے اور قول بکراہت نظر سے نہیں گزرا ہوا العالم  
<sup>۲۸۷</sup> **سوال** اگر مصلیٰ کو عین نماز میں خون رعان و جراحت دیگر کا جاری ہو کیا کرے  
**جواب** صورت مرقومہ میں اگر خون زیادہ ہے اور لباس مصلیٰ میں زیادہ درہم غلبہ  
 سے پہونچے جب بھی نماز کو نہ توڑے اور اوسی طریق سے تمام کر کے بعد نماز کے طہارت  
 کر کے نماز کا اعادہ کرے اور اگر خوف ملوث ہونے مسجد کا ہو پس نماز کو قطع کر کے بعد  
 طہارت کے از سر نو نماز شروع کرے ہوا العالم <sup>۲۸۸</sup> **سوال** جاہل مسئلہ کے جامہ میں بتنام  
 صدف وغیرہ کا جو اور وہ اوس جامہ میں نماز ادا کرے تو نماز اوسکی صحیح ہے یا نہیں  
 بنیو اتوجرو **جواب** بتنام صدف میں نماز علی الظاہر جائز ہے جاہل ہو یا عالم ہوا العالم  
<sup>۲۸۹</sup> **سوال** ہندو گاند سے پارچہ شوب کر اگر بدون غوطہ کے پہنکر نماز پڑھنا درست ہے  
 یا نہیں مفصل و شرح ارشاد ہو بنیو اتوجرو **جواب** جب ہندو نے کپڑے کو برطوبت  
 مس کیا ہو تو بغیر تطہیر شرعی نماز اوس میں جائز نہیں ہے ہوا العالم <sup>۲۹۰</sup> **سوال** اگر کوئی  
 شخص ہندو کے دھوئے ہوئے کپڑے پہنکر باوجود امکان طہارت نماز پڑھے تو علامہ  
 ندرست ہونے نماز کے کوئی تاوہر بھی گناہ ہوگا یا نہ اور اگر ہوگا تو گناہ صغیر ہوگا یا کبیر

مینو اتوجروا **جواب** اگر باوجود علم عہد او اختیار لباس نجس میں نماز واجب پڑھے تو  
 گناہ گار ہوگا اور ظاہر گناہ کبیرہ ہوگا اور بطلان نماز ظاہر ہے ہوا **سوال** <sup>۲۹۱</sup>  
 اگر بچہ نو سفید و دیگر کول اللحم کسی جامہ پر پیشاب کر دیوے تو اس جامہ سے نماز جائز  
 ہے یا نہیں یعنی بغیر تطہیر نماز کو اکیجاوے **جواب** صورت مرقومہ میں تطہیر کی اعتیاج  
 نہیں ہے ہوا **سوال** <sup>۲۹۲</sup> سگ خشک کپڑے خشک کو چھو گیا اس کپڑے سے نماز  
 ہو سکتی ہے یا نہ اور اگر بھول جاوے اور دو ایک روز کے بعد یاد آوے تو وہ نماز  
 صحیح ہے یا نہ **جواب** اگر اس کے بال کپڑے میں نہ لپٹ گئے ہوں تو نماز صحیح ہے  
 اور حاجت تطہیر کی نہیں ہے ہوا **سوال** <sup>۲۹۳</sup> دائم طلم کیا حکم ہوتا ہے اس مسئلہ  
 میں کہ زید اگر بند باندھ کر با احتمال قطرہ نماز ادا کرتا ہے آیا جائز ہے یا نہیں اور اگر جائز نہیں  
 ہے تو عادیہ نماز کیا ہے یا نہیں مفصل ارشاد ہو مینو اتوجروا **جواب** صورت مرقومہ  
 میں اگر قبل وضو بعد بول استبراکر لیا ہے تو مضائقہ نہیں اور نماز صحیح ہوگی خواہ قطرہ  
 آوے خواہ نہ آوے بشرطیکہ نماز میں سطر عورتین ہو اور اساتہ میں کوئی اور نجاست  
 غیر محفوظ ہو ہوا **سوال** <sup>۲۹۴</sup> عمامہ و ازار بند و ٹوپی ستر عورتین ہے یا نہیں اور نماز میں  
 محفل ہے یا نہیں مزین بہرہ و بدستخط فرمایا جاوے مینو اتوجروا **جواب** عمامہ کا غیر ستر ہونا  
 محل اشکال ہے اور باقی اشیاء بنا بر مشہور ستر نہیں ہیں لیکن ازار بند چار انگشت سی زیا  
 عرض نہ کرتا ہو ہوا **سوال** <sup>۲۹۵</sup> ازار بند کو گادرے تبدیل کیا اور اس کے عوض میں  
 دوسرے ازار بند دیا اس سے نماز درست ہے یا نہیں مفصل ارقام ہو مینو اتوجروا **جواب**  
 احتیاط اس میں ہے کہ نماز میں وہ ازار بند جدا کرے مگر یہ کہ بقراٹن اذن مالک معلوم ہو ہوا **سوال** <sup>۲۹۶</sup>  
 کلاہ یا پارچہ سوتی و خضہ ریشم سفید کو نماز یا غیر نماز میں پہننا درست ہے یا نہیں

ارشاد بنیو اتوجروا **جواب** ظاہر پہننا اوسکا مطلقاً جائز ہے ہوالعالم <sup>۲۹</sup>سؤال  
 درہم غلبی کے کیا مقدار ہے یعنی کس قدر خون وغیرہ معفو ہے **جواب** درہم غلبی کی مقدار  
 میں اختلاف ہے ظاہر ابند بالاسی انگشت سیار کے برابر ہوتا ہے پس اگر اس قدر مقدار  
 سے خون کمتر ہو لباس مصلی میں معاف ہے سوا می خون نجس العین اور دماثلشہ کے  
 اور تفصیل کتاب تحفۃ المؤمنین سے دریافت کی جائے ہوالعالم <sup>۲۹</sup>سؤال اگر کٹر اخانہ کا ذرہ سے  
 بدل جائیگا اور اوس بدلے میں کسی دوسرے کا کٹر اگیا وہ مکرم بھی کار کرتا ہے یا کیسا  
 بنیو اتوجروا **جواب** اوسکو مہینہ نماز نہ پڑھے بلکہ اوسکے استعمال سے مطلقاً یعنی غیر نماز  
 میں ہی اجتناب احوط ہے مگر یہ کہ بشہادت حال وغیرہ اذن مالک دریافت ہو ہوالعالم  
<sup>۲۹</sup>سؤال جو کہ سنیاں طعن و خندہ کرتے ہیں کہ شیعہ لوگ ایسے پارچے سے نماز پڑھتے ہیں  
 کہ جس سے گھٹنا بند نہیں ہوتا ہے اور جب تک گھٹنا بند نہیں رہتا وضو ثابت نہیں رہتا  
 لہذا التماس ہے کہ بموجب حکم شرع کس قدر سطر عورتین مصلی پر واجب ہے اور اگر کوئی کتاب  
 مستند اہل سنت سطر عورتین مصلی کی مستحق ہو تو بنظر جواب طلع طعن و فوائید بیدار لطف و توجہ نہوگا  
 بنیو اتوجروا **جواب** قول مشہور میان علمای شیعہ یہ ہے کہ عورتین بہ نسبت مرد  
 کی دبر ہے اور قضیب و انیسین پس اس سے زیادہ کا چپا نا واجب نہیں ہے اور علیاً  
 اہل خلافت میں سے احمد کا بھی وہی قول ہے اور مالک امام سنیاں کا بھی وہی قول ہے  
 جیسا کہ شرح کنز الدقائق میں موجود ہے پس سنیوں کا اعتراض جو ہم پر ہے وہی اونکے  
 امام مالک پر بعینہ وارد ہوتا ہے ہوالعالم <sup>۲۹</sup>سؤال اگر شکوہ دانگر کہہ کی جبب میں کوئی  
 کاغذ نوشتہ ہنود و دشنامی و دوات قوم ہنود کا ہو تو نماز اوس با رجہ میں درست ہے یا نہ  
**جواب** صورت مرقومہ میں اجتناب اوس سے نماز میں لارم نہیں ہوالعالم

**سوال** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کپڑے طائر خشک میلے واسطے  
 دھوئے گا ذرہ ہندو کو دیے اور وہ گا ذرا اس پارچہ کو دھو کر خشک جسطرح لگیگیا اتنا اوستی  
 دیجاوے آیا شرعاً نماز اس پارچہ سے جائز ہے یا نہ کیونکہ بقول مسئلہ شرع میں پردہ ہے  
 خشک دے خشک پاوے دھو کر نہ جائز ہوئے نماز کے جو نمازین زمانہ ماضیہ میں  
 ازراہ جمل مسئلہ پارچہ مذکورہ بالا میں مدت دراز تک پڑھ رہے تھے صحیح ہے ویا اعادہ اوسکا  
 لازم ہے بنیو اتوجروا **جواب** جب وہ کپڑا دھو یا معلوم ہوتا ہے اور بقرائن معلوم  
 ہوتا ہے کہ دھو بی ہندو نے بنی طوط اوسکو مس کیا ہے پس وہ نجس ہوگا اور نماز میں  
 صحیح نہیں اور جتنی نمازین اوسمیں پڑھ رہے ہیں سب کا اعادہ لازم ہے ہوالعالم **سوال** اگر  
 اندر بندریشمی حسین ایک دو تانگے سوت کے بھی تانیر ہیں یا اوسمیں کسی قدر سوت شامل کر  
 بنا ہے یا ایسے تعویذ کے پہننے میں وقت نماز یا بعد نماز کے کیا حکم ہے مفصل و مشرح ارشاد  
 ہو بنیو اتوجروا **جواب** دونوں چیزوں کے پہننے سے مرد کو اعتنا احتیاطاً لازم ہے  
 ہوالعالم **سوال** انگیزی کپڑے جو دوکان ہندو یا مسلمان سے خریدا ہو اوس سے  
 نماز جائز ہے یا نہیں **جواب** اگر سوئی کپڑا ہے یا مثل اوسکے اور اوسکی نجاست کا قین  
 نہیں تو نماز اوسمیں جائز ہے اور جو نجاست کا علم ہو تو آب کشیر میں پاک کر کے استعمال  
 کرے اور اگر وہ کپڑا لیشم حیوان غیر کول اللحم سے ہے تو نماز اوسمیں صحیح نہوگی ہوالعالم  
**سوال** علمائے دین کیا فرماتے ہیں کہ داستانہ و پائنتاہ پہنکر نماز پڑھنا صحیح ہے یا  
**جواب** بیچ داستانہ کے نماز صحیح ہے اور پائنتاہ میں ہی اگر کنارہ ساق کو چھپاتا ہے  
 والا احتیاطاً اعتنا اوس سے کرنا چاہیے ہوالعالم **سوال** اکثر عورتیں دوپٹہ تنزیب  
 یا مثل اوسکے پہنتی ہیں اور بیچ اوسکے نماز پڑھتی ہیں نماز جائز ہے یا نہیں ارقام ہو

بنیو تو جو **جواب** اگر تمام بدن عورت کا حال نماز میں مستور نہو بسبب اسکے کہ لباس  
 حاکی ہے تو نماز صحیح نہو گی **ہو العالم سنو ال** علمای دین کیا فرماتے ہیں ہندو درزی نے  
 پارچہ کسی مومن کا تیار کیا اور عادت خیاط کی ہوتی ہے کہ لب لگا کر ڈورہ سوزن میں دالتے  
 ہیں تو آیا اس پارچے سے بے غوطہ دیئے نماز پڑھنا جائز ہے یا حرام یا مکروہ **جواب**  
 جسکو علم اسکی نجاست کا حاصل ہو اسکو بقیہ تطہیر اسکے نماز و سمن جائز نہیں ہو العالم  
**سنو ال** کیا فرماتے ہیں علمای دین دام ظلم در بارہ لباس عورت کہ حالت نماز میں  
 اسکو کس قدر لباس رکھنا واجب ہے اور عورتیں ہندوستان کی خصوصاً لکھنؤ دہلی کی  
 جو ایک پابجلمہ اور چاراگشت کے عریض کرتے اور آستین کے محرم اور ایک چادر سے جو  
 نماز پڑھتی ہیں نماز انکی صحیح رہتی ہے یا نہیں مفصل ارقام ہو بنیو تو جو **جواب**  
 زن بالغہ رشیدہ حرہ کو واجب ہے نماز فرض میں چھپانا تمام بدن کا مع موہا می سر اس جہا  
 سے کہ حاکی نہو سوا سی دونوں ہاتھوں کے اور پشت پا کے اور اگر اسطور پر ستر نہو گا تو نماز  
 میں خلل ہو گا **ہو العالم سنو ال** اگر ہندو سونا سے زیور بنو اگر اسکے ظاہر کو نہو ڈالے تو  
 اس سے نماز درست ہے یا نہیں ارشاد فرمائیے بنیو تو جو **جواب** صورت مرقوم میں  
 بطلان نماز ثابت نہیں لیکن مما لکن احتیاط اولی ہے **ہو العالم سنو ال** کاغذ ہندو  
 وغیرہ نوشتہ مشرک یا لوٹ جو چپے ہوئے ہیں جب میں رکھنا یا اگر بنا بر حفاظت بطور  
 تعویذ بازو پر ہوں تو نماز پڑھ سکتا ہے یا نہ **جواب** اگر تحریر بسیار ہے نجس ہے یقیناً  
 بالظن غالب تو احوط یہ ہے کہ حالت نماز میں بلا ضرورت کے پاس مصلی کے نہو ہو العالم  
**سنو ال** کیا فرماتے ہیں علمای دین و مفتیان شرع متین کہ بانی حقہ کا بودار ہوتا ہے  
 اگر چھپٹا اسکی کپڑے پڑھاوے بے ہوشی اسکی نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں مفصل

ارشاد ہو جواب اگر پانی نجس ہو تو نماز پڑھنا جائز ہے فقط بوی حقه مانع جواز نماز کے  
 نہیں ہے ہوا العالم <sup>۳۳۱</sup>سوال مسلم مومن ایک بونڈہ طلّاسی چار ماشہ کا کان میں پھنسے ہے  
 اور نماز پڑھتا ہے آیا اوس حالت میں نماز ہو سکتی ہے یا نہیں جواب مرد بالغ کی نماز  
 صورت مذکورہ میں صحیح منوگی ہوا العالم <sup>۳۳۲</sup>سوال کیا فواتے ہیں علمای دین مسائل کا  
 دانت ٹوٹ گیا اور اوسکو تار نقرہ سے بستہ کر لیا اب اس حالت میں صوم و صلوٰۃ ہو سکتا ہے  
 یا نہیں اور اس سبب بستہ کر لیا کہ اگر یہ بستہ نہ ہوئے تو سب گرجا و نیگے قوت میں نقصان  
 پڑیگا زندگی و مال ہوگی بینیٰ اتوجہ راجواب سبب امر مذکور کے صلوٰۃ و صوم میں خلل منوگا  
 ہوا العالم <sup>۳۳۳</sup>سوال ما قولکم من ظلمکم اس مسئلہ میں کہ احتمال ہونے سے جو کچھ پاپا بجا مہ نجس ہو جاوے  
 اور منی کا داغ اچھی طرح مل کر ہو ڈالے بروقت دھو نیکی دیکھنے میں بالکل داغ اوس کا  
 چھوٹ جاوے اور کہیں نشان باقی نہ رہے اور وہ خشک ہو نیکی واسطے دھوپ میں  
 ڈال دیا جاوے بعد خشک ہو نیکی پہ پہننے کے وقت اس بات کی تمیز ہوئی کہ کچھ سختی  
 اوس داغ کی باقی ہے پس اوسکو پہنکر نماز پڑھنا درست ہے یا نہ جواب اگر تعین  
 ہو جاوے کہ عین نجاست زائل ہو گئی ہے اور بعد ازاں تطہیر بہ نہیج شرعی کی ہے تو  
 نماز و صوم جائز ہے ہوا العالم <sup>۳۳۴</sup>سوال ما قولکم من ظلمکم اس مسئلہ میں کہ برہنہ ہو کر نماز پڑھنا  
 جائز ہے یا نہیں اور اگر کہہ پھنسے ہوئے اور پاپا بجا مہ منو یا پاپا بجا مہ پہنے ہو اور اگر کہہ نہ ہو  
 و یا انگلی صرف ہو تو ان صورتوں میں کسی صورت سے نماز پڑھنا درست ہے یا نہ جواب  
 مرد کو تمام بدن کا چھپانا نماز میں واجب نہیں فقط عورتیں کا پوشیدہ کرنا البتہ واجب ہے  
 لیکن اگر انگلی یا پاپا بجا مہ فقط ہو تو مرد کو نماز مکروہ ہے ہوا العالم <sup>۳۳۵</sup>سوال پاپا بجا مہ جالی یا سیا  
 یا ریکہ ساتر بدن منو سو پاپا بجا مہ کے مرد کو پہننا درست ہے اور اوس سے نماز ہوگی یا نہ

بنیوا تو جوا جواب جب عورتیں مستور ہوں بسیار معتبر تو مرد کو نماز لباس مذکور میں  
اگر کوئی مانع شرعی نہ ہو جائز ہے ہوالعالم <sup>۳۱۷</sup>سوال جامعہ محض حریر و ملا و نقرہ وغیرہ مرد کو  
پہننا حرام ہے اور سنا گیا ہے کہ جامہ مذکورہ پہنکر نماز صرف مکروہ ہے سوا ہی کراہت کے  
نماز میں کوئی اور خلل عاید نہیں ہوتا آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں جواب مرد کو جامہ حریر  
محض اور جامہ ملائی پہننا حرام ہے مطلقاً اور نماز اوس میں مرد کی باطل ہے لیکن جامہ نقرہ کہ  
جسمین ملا نہ ہو جائز ہے مطلقاً ہوالعالم <sup>۳۱۸</sup>سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان  
شرع متین اس مسئلہ میں کہ سوت و ریشم کی کس قدر تعداد ملانے اور نہ ملانے کی شرع میں  
مقرر ہے کہ بنا جاوے اور اوس کو پہنکر نماز پڑھے اسکی تصریح فرمائیے بنیوا تو جسروا  
جواب علی الظاہر کوئی حد معین نہیں ہے ہاں ایسا کم سوت نہ کہ مستہلک ہو جائے  
اور اوس کو جامہ ریشمی علی الاطلاق کہیں کہ اس صورت میں پہننا اوس کا مرد کو جائز نہ ہوگا ہوالعالم  
<sup>۳۱۹</sup>سوال حریر پارچہ ریشمی کو کتے ہیں یا کہ ریشم کو اور ریشم خم ہے یا پاک اور کمر بند ریشم  
باقیہ یا غیر باقیہ نماز میں باندھ رہنے سے نماز ہوگی یا نہ اور ہٹی ریشمی یا تعویذ یا کمر بند کہ  
لباس میں پوشیدہ ہو اوس سے بھی نماز ہوگی یا نہیں محل سمہر و دستخط و ایسے بنیوا تو جسروا  
جواب ظاہر حریر پارچہ ریشمی کو کتے ہیں اور ریشم پاک ہے اور ازار بند ریشمی نماز وغیرہ  
میں مرد کو پہننا نہ چاہیے اور اشیای مذکورہ سوال میں نماز علی الاحوط صحیح نہیں ہے  
ہوالعالم <sup>۳۲۰</sup>سوال پہننا لباس ریشمی ہر ایک قسم کا واسطے نماز کے حسب شرع شریف  
جائز ہے یا نہیں بنیوا تو جوا جواب مرد کو پہننا لباس حریر محض مطلقاً جائز نہیں ہے

مسائل دستخطی مجتہدین سابقین از کتاب بول  
ہوالعالم



## مشرف علیٰ انصاحب رحمہ

**سوال** اگر کوئی شخص بعد نماز کے دیکھے کہ خون یا سایر نجاسات گوشہ رخت او سکے میں ہو اور قبل نماز نہ جانتا ہو تو اعادہ صلوٰۃ لازم ہے یا نہیں مفصل و شرح ارشاد ہو بنیو التوجہ و

**جواب** ظاہر ہے کہ نماز صحیح ہو اور اعادہ لازم نہ ہو لیکن احتیاطاً اعادہ میں ہے

باقی رہنے وقت میں ہو العالم **سوال** اگر مصلی پر کلاہ کجواب مطلقاً حریز محض ہو اور اسکو ابدیت نماز یا اذکار نماز میں بکرت دست جدا کرے اور دور کرنا اسکا مستعمل

ایہ نہ تو کچھ خدش نماز میں ہو گا یا نہ بنیو التوجہ و **جواب** احتیاطاً مقتضی اس امر ہے کہ بوقت تکبیر الاحرام ہی ایسی کلاہ سپر نہ ہو پس اہل امر میں دور کرنا مضائقہ نہیں

رکتانہ کہ بعد تکبیر اسکو دور کریں اور اگر غفلت میں ایسا اتفاق ہو تو دور کرنا اس کا فعل کثیر نہیں ہے اس سبب نماز باطل نہ ہوگی لیکن چونکہ نزدیک حقیر کے کلاہ حریز مطلق نماز ہے پس سو وقت تکبیر میں ہی سبب فساد ہو گا اور ایسے ہی کلاہ مطلق میں ہو العالم

**سوال** اگر موی گر لباس مصلی میں پسیدہ ہوں تو نماز اس پارچہ میں درست ہے یا نہیں مفصل ارقام فرمائیے بنیو التوجہ و **جواب** احوط اجتناب ہے استعمال ایسے لباس سے کہ موی غیر ماکول اللحم و سمین پسیدہ ہوں ہو العالم **سوال** اگر مصلی پر آب دہن قبل افتادہ ہو تو تطہیر جامہ واجب ہے یا نہ **جواب** تطہیر ضرور نہیں مگر واسطے نماز کے ازالہ عین او سکے کا چاہیے اگر جرم و کثرت کی بعد سوکھنے کے باقی رہے دور کرے اور اگر طوبت مثل آب ہو کہ بعد خشک ہو نیکی اثر اسکا باقی نہ رہے تو نماز اس پارچہ میں ادا کر سکتا ہے ہو العالم **سوال** انگشتہ فقرہ ساتھ ہندو اگر بیچ وقت نماز کے ہاتھ میں ہو تو نماز صحیح ہے یا نہ اور خاتم بعد غوطہ دینے کے پاک ہے یا نہ

**جواب** انگوٹھی غوطہ دینے سے پاک ہوتی ہے بحسب سطح ظاہر باطنی لیکن نماز کا بطلان  
 اوس میں ثابت نہیں اور احوط اقتنا ہے ہوا العالم <sup>۳۲۵</sup> **سوال** کنجواب نقرہ بان بنڈر ہب  
 مختا جناب نماز میں کیا حکم رکتا ہے **جواب** مضائقہ نہیں ہے ہوا العالم <sup>۳۲۶</sup> **سوال** اگر کچا  
 وغیرہ کو پنہ غیر طہر سے قریب کیا ہے تو نماز اوس میں جائز ہے یا نہیں مفصل و مشرح ارشاد  
 ہو بنیو تو جرد **جواب** اگر ایسے لحان کافرش واسطے نماز کے قرار دین تو مضائقہ نہیں  
 رکنتا اور اگر دوش پر ڈالیں پس اشکال ہے و احوط اقتنا ہے ہوا العالم **سوال**  
 پارچہ ریزہ اور ڈورہ مملوک خیر کہ پاس درزیوں کے باقی رہ جاتا ہے اور قرینا معلوم ہے کہ  
 مالک اوسکا واسطے ایسی شے قلیل کم بہا کے استدعا ی رد نہیں کرتا ہے اگر لباس مصلی  
 میں داخل ہو یا بخور فیہ الصلوٰۃ ہے یا نہیں بنیو تو جرد **جواب** ہر گاہ مالیت نہ رکنتا ہو  
 یا رکنتا ہو اور اذن مالک ولو بالقرآن معلوم ہو تو مضائقہ نہیں رکنتا والا فلا ہوا العالم  
<sup>۳۲۸</sup> **سوال** اگر شرفی یا روپیہ یا فلوس کمزور قرضہ مصلی میں ہو تو نماز اوسکی درست ہے یا نہیں  
 اور سکین اس شہر کے روپیہ کے تصویر شیعہ و ماہی ہے اس صورت میں جو از نماز بیچ اس سکہ  
 کے جائز ہے یا نہیں **جواب** جائز ہے ہوا العالم <sup>۳۲۹</sup> **سوال** اگر لباس میں صورت حیوان فتنہ  
 ہو تو نماز اوس جاہم میں درست ہے یا نہیں مفصل و مشرح ارقام فرمائیے بنیو تو جرد **جواب**  
 جائز ہے محتمل الکرہت ہے ہوا العالم **سوال** کیا فرماتے ہیں علمای دین کہ پارچہ انگیزی  
 اقسام گچہ سے کہ بگمان اکثر اشخاص کے اوس میں ابریشیم و رشتہ چپال شریک ہے آیا ایسا پاؤں  
 قابل عیننے ذکر و جائز الصلوٰۃ ہے یا نہ اور نمونہ پارچہ مسطورہ کا بی بیچ نظر مبارک کو گڑا نا جاتا ہے  
**جواب** ہر گاہ غیر ابریشیم و ابریشیم ملا ہے تو جائز الصلوٰۃ ہوگا اور حقیقت حال ان کپڑوں کا  
 اوپر اہل خبرت کے مخفی نہ ہوگا و محض ملاحظہ پارچہ چکو کچھ معلوم نہوا ہوا العالم <sup>۳۳۰</sup> **سوال** بند قبا

و غیرہ گناہ نماز باندھنا محسوب بغیر کثیر ہے یا نہیں **جواب** اگر طول نہ کہینچے تو مضایعت  
 نہیں کہتا ہوا **سوال** واسطے تو نام عاج و صدف آپ نے ارقام فرمایا ہے کہ احوط  
 اجتناب ہے اگر کوئی شخص تو نام عاج و صدف سے نماز ادا کرے تو نماز اسکی صحیح ہوگی یا نہیں  
 بینہ التوجہ و **جواب** صحت نماز میں اشکال ہے اعادہ کرنا چاہئے ہوا **سوال**  
 جامد کجواب میں کہ تصویر بناتے ہیں اس سے نماز صحیح ہے یا نہ **جواب** جو تصویر کہ کجواب  
 میں بناتے ہیں وہ تصویر باعث بطلان نماز نہیں ہے نہایت الامریہ ہے کہ مکروہ ہو ہوا **سوال**  
 پارچہ ملوک اگر بے ضروری جبراً رنگوا لے اور فروخت کر دے تو قابل نماز ہے  
 یا نہیں بشرط مفصلہ ارشاد ہو **جواب** اگر رنگ قابل دلائق جدا ہونیکے ہوا اور بعد جدا  
 ہونے پارچہ کے وہ رنگ بیکار نہ ہوا اور نفع مالک کو اس سے پہونچ سکے یعنی اس سے  
 پارچہ دوسرا مالک اور سکا رنگ سکے تو رنگ مذکور جدا کردہ مالک کو پہونچا دین والا بدو ن اسکے  
 بھی نماز درست ہے لکن مالک کو قیمت رنگ پہونچانا لازم ہے اور اسی طرح مرد خیاطت ہوا **سوال**  
 بعضے دو سالون و کپڑون میں شکار گاہ یعنی صورت جالوزون و تصویر شکار  
 کی بناتے ہیں پس اس قسم کے لباس میں نماز صحیح ہے یا نہ **جواب** نماز صحیح ہے  
 لکن احتمال کراہیت ہے ہوا **سوال**

**مسائل دستخطی آغا احمد صاحب مرحوم انجموعہ عباسی**  
**سوال** لنگی باندھ کر سر پہنہ ہو کر نماز پھینا جائز ہے یا نہ بینہ التوجہ و **جواب** صحیح ہے  
 ولیکن مکروہ ہے ہوا **سوال** پارچہ رنگین مثل سرخ و سبز و سیاہ وغیرہ سے نماز درست  
 ہے یا نہ **جواب** سرخ بہت سرخ اور زرد بہت زرد و سیاہ عین نماز مکروہ ہے ہوا **سوال**  
 کلاہ حریر اور طلا بان پھینا چاہیے اور نماز اس میں جائز ہے یا نہ **جواب**

احتیاط شدید ترک میں ہے خصوصاً ملامت میں ہو العالم <sup>۱۳۳۱</sup>سوال اوس کپڑے سے کہ کافرا  
 دھویا ہوا و خشک ہے پس اوس پارچے سے نماز صحیح ہے یا نہ منفصل ارقام ہو بنیو التوجروا  
**جواب** اگر نجس ہوا ہے خشک ہو نیسے پاک منین ہوتا ہے ہو العالم <sup>۱۳۳۲</sup>سوال ایک  
 شخص نے گاڑ بندھو سے کہا کہ کپڑے کو سفید کر کے لے آ اور وہ بعد سفید کر نیگے لاوے پس ایسے  
 پارچے سے نماز صحیح ہے یا منین **جواب** اگر علم نجاست پارچہ رکھتا ہو تو نماز صحیح منین ہے  
 یعنی یقین رکھتا ہے کہ ہندو نے ہاتھ تر سے اوس کپڑے کو چھوا ہے تو نجس ہے پس نماز  
 اوس میں نہ پڑھے والا صحیح ہے ہو العالم <sup>۱۳۳۳</sup>سوال بول چبکلی اگر کپڑے پر پڑے تو بے دھوئے  
 اوسکے نماز صحیح ہے یا نہ **جواب** صحیح ہے اور بول اوسکا چونکہ وہ خون جندہ منین بکتی ہے  
 پاک ہے ہو العالم <sup>۱۳۳۴</sup>سوال جس کپڑے میں کہ بال بلی کے لگے ہوں اوس سے نماز صحیح ہے  
 یا نہ **جواب** احوط ترک ہے ہو العالم <sup>۱۳۳۵</sup>سوال ایک شخص نے بال سر کترائے اور سو  
 سر جامہ پر پڑے ہیں تو نماز اوس کپڑے سے صحیح ہے یا منین بنیو التوجروا **جواب** مضائقہ  
 منین ہے ہو العالم <sup>۱۳۳۶</sup>سوال عرق اسپ کہ جامہ میں جذب ہوا ہو خواہ تر ہو خواہ خشک تو  
 نماز اوس سے جائز ہے یا نہ اور اگر موسی اسپ کپڑے میں چسپاں ہوں پس نماز صحیح ہے یا نہ  
 منفصل ارشاد ہو بنیو التوجروا **جواب** مضائقہ منین ہے ہو العالم۔

از کتاب زین القوامی دستخطی شیخ زین العابدین صنا  
**مسئلہ** یونجس اگر عورت کے بدن میں ہو نماز صحیح ہے مسئلہ رومال ریشم  
 کا اور جو چیز ریشم کے کہ لباس اوسکو نہ کہیں گے نماز میں جائز ہے بلکہ پاس رکھنا لباس حریر کا بھی  
 نماز میں جائز ہے اشکال اس میں ہے کہ لباس ریشم پہنے ہو اور بار بار توئی کلاہ ریشمی جائز ہے  
 اور احتیاط ترک میں ہے مسئلہ لباس بال کا کہ کافر کے ہاتھ سے ملے اور مجبول ہو

نہیں جانتا ہے کہ کس حیوان سے ہے ظاہر ہے لیکن نماز اوس میں جائز نہیں ہے اگر شک  
عقلائی ہو کہ حیوان حلال گوشت سے ہے یا نہیں لیکن مثل بانات میں کہ قول لوگوں کا  
اور اکثر عقلا کا یہ ہے کہ وہ حیوان حلال گوشت سے نماز جائز ہے مسئلہ ایسے جبراً  
کہ نپذ لیون کو نہ چھپا دے پہننا اوس کا نماز میں جائز ہے۔

## فصل پنجم در احکام مسائل سجده گاہ از کتاب تحفۃ الصالحین

### وغیرہ

سجده کرنا اوس چیز پر کہ جبراً درست ہے کرنا چاہیے مثل زمین کے یا جو کچھ کہ اوس سے پیدا ہو  
او گنے والی بشرط اسکے کہ عادت میں اوس سے کہاتے اور پہنتے نہوں اور طلا اور نقرہ اور عقیق  
اور جواہر پر سجده درست نہیں اور گچ اور چوڑا و خشت نچتر سے بلا ضرورت اجتناب چاہیے لیکن  
سنگ غیر معدنی پر درست ہے اور اسی طرح جو ب مندل پر لیکن جسوقت کہ انسان واسطے  
سجده کے مضطر ہو تو جو چیز کہ زمین سے پیدا ہوئی ہو اوپر سجده درست ہے اگر چہ کھانے او  
پینے میں آئے لیکن وہ چیز کہ جسمین اختلاف ہے مثل روئی کے کہ بالفعل پہننے میں نہیں  
آتی اگرچہ بعد کاتے اور پہننے کے اوسے پہن سکتے ہیں تو وہ مقدم ہے اور اگر یہ بھی میسر نہ تو سجده کڑے پر  
کر سکتا ہو اور اگر یہ بھی میسر نہ تو پشت دست پر سجده کرے اور اگر کوئی شخص نماز میں مشغول ہو اور واسطے سجده  
کے تپا آگے رکھے اور وہ ہواسے اوڑھا لے کر وقت ننگ ہو اور کوئی چیز نہ ملے کہ جس پر سجده درست ہو تا کہ  
مگر فعل کثیر ہے کہ منافق نماز کا ہے تو اس حال میں کڑے پر سجده کر سکتا ہو اور اگر وقت وسیع ہو تو بعد تحصیل  
سجود علیہ کے نماز کا اعادہ احتیاطاً کرے مسئلہ ۲۴۰ کیا فرماتے ہیں علمای دین اس مسئلہ میں  
کہ مصلی عند الضرورت کسی برگ درخت پر سجده کرے یا ہوا یا زمین نماز برگ مذکور ہواسے اوڑھ لے

ایسی حالت میں نماز کو وہیں چھوڑ دے یا کیا کرے اور سجدہ کس چیز پر کرے **جواب** احوط  
یہ ہے کہ صورت مرقومہ میں اگر کوئی اور شئی جائز السجدہ نہ ہو تو کوٹھے پر سجدہ کر کے نماز کو تمام کرین  
اور بعد اسکے اعادہ نماز کریں **ہو العالم** <sup>۳۳۰</sup> **سوال** غصبی سجدہ گاہ و سجدہ پر پڑھنا جائز ہے اور خاک پاک  
داخل وقف ہے یا داخل ملک مفصل و شرح ارشاد فرمائیے **بنیو اتوجروا** **جواب** غصبی لکڑی  
یا مٹی پر سجدہ جائز نہیں ہے اور خاک شفا بنابر قولے وقفی ہے **ہو العالم** <sup>۳۳۱</sup> **سوال** جو جانماز  
رنگین ہے اور سجدہ جائز ہے یا نہیں **جواب** احوط ترک سجدہ ہے اور یہ **ہو العالم** <sup>۳۳۲</sup> **سوال**  
اوپر ٹاٹ کے سجدہ کرنا جائز ہے کہ نہیں **بنیو اتوجروا** **جواب** سن کا اصل ٹاٹ کی ہے اوس  
لباس پوشیدگی بھی بناتے ہیں پس سجدہ اور سجدہ کر نیسے **اقتناہ کریں** **ہو العالم** <sup>۳۳۳</sup> **سوال** اگر  
بضرورت چپہر کا پوس نکال کر سجدہ کرے تو جائز ہے یا نہیں **جواب** اگر غصبی و نجس نہ  
تو جائز ہے **ہو العالم** <sup>۳۳۴</sup> **سوال** برگ پر سجدہ کرنا درست ہے وہ حکم برگ پان میں کیا ہے اور سپر  
بھی اطلاق برگ کا کیا ہے **بنیو اتوجروا** **جواب** برگ پر سجدہ کرنا درست ہے بشرطیکہ ماکول  
عادۃ نہ ہو اور پان اگرچہ برگ اور سپر صادق آتا ہے لیکن چونکہ ماکول ہے عادۃ پس اور سپر سجدہ  
کرنا جائز نہ ہو گا **ہو العالم** <sup>۳۳۵</sup> **سوال** رنگی پر سجدہ کرنا جائز ہے یا نہیں اور اگر کچھ سجدہ کو نہ ملے تو  
ناخن پر سجدہ صحیح ہے یا نہیں **بنیو اتوجروا** **جواب** رنگی اگر چوب کی ہو اور اور سپر روغن  
وغیرہ کہ جو حائل ہوتا ہے نہ ہو تو اور سپر سجدہ ہو سکتا ہے لیکن اوسکے دندانوں پر اگر باہم تفرقہ زائد  
رکتے ہیں نہ کرے اور اگر کوئی چیز لایق سجدہ نہ ملے تو لباس پر سجدہ کرے اور اگر وہ بھی مسیر  
نہ ہو تو پشت کف دست پر سجدہ کرے اور دونوں صورت اخیر میں بعد زوال عند عادۃ نماز  
احوط ہے **ہو العالم** <sup>۳۳۶</sup> **سوال** کیا ارشاد ہے اس مسئلہ میں کہ سجدہ کرنا سنگ خارہ پر جو عمارات  
کے کام آتا ہے اور گچ و بلور و عقیق و زمرد و سیسپ و مسکری یعنی پارہ ظروف گلی پختہ پر و سنگ

و سنگ موسیٰ وغیرہ و ہر ایک قسم کے کاغذ پر و چوب مندل پر جائز ہے یا نہیں **جواب**  
 مندل و سنگ خارا اور سنگ مرمر پر سجدہ جائز ہے اور بلور اور عقیق و زمرد و سیپ پر سجدہ  
 جائز نہیں ہے اور غدف نے سنیکیری پر جواز سجدہ میں خلاف ہے اور ترک احوط  
 ہے ہوا العالم <sup>۳۵۳</sup> سوال سجدہ واجب فوری میں کپڑے پر سجدہ جائز ہے یا نہ اور اگر اوپر  
 کف دست یا پشت دست اپنے کے سجدہ کرے جائز ہو گا یا نہیں **جواب** واسطے سجدہ  
 تلاوت سورہ ہامی سجدہ واجبہ اگر ابصر علیہ السجود لم یجلبت بہم نہ ہو نچے پس اوپر لباس  
 وغیرہ کے سجدہ کرے بعد ازان اعتیاداً سجدہ کو یا شرط طاعادہ کرے ہوا العالم <sup>۳۵۴</sup> سوال کیا  
 فرماتے ہیں علمای دین و واقف احکام شرع متین سید المرسلین و ابائ مناب ائمہ طاہرین  
 صلوات اللہ علیہم اجمعین مسئلہ ہامین کہ سجدہ اوپر معدنیات کے درست ہے یا نہیں اوپر معدنیات  
 میں کون کون چیز داخل ہیں اور غیر معدنیات میں کون کون چیز داخل ہیں ان دونوں کی تصریح  
 سنجی فرمائیے تاکہ کوئی شق باقی نہ رہے **جواب** جن چیزوں کی کان ہوتی ہے زمین میں اور  
 اور اطلاق ارض سے خارج ہو گئے ہیں مثل فیروزہ وغیرہ کے اوپر سجدہ جائز نہیں ہوا العالم  
<sup>۳۵۵</sup> سوال گچ پر سجدہ کرنا جائز ہے یا نہ کیونکہ کتاب زبدۃ الفتاویٰ کہ جو دستخطی شیخ زین العابدین  
 مجتہد کربلائی معلیٰ کی ہے اس میں جناب موصوف نے جواز سجدہ گچ پر ارشاد فرمایا ہے  
 اور جامع المسائل میں طرف عدم جواز کے اشارہ ہے بفضل ارشاد فرمائیے **جواب**  
 ترک سجدہ اوپر اعتیاداً لازم ہے مگر حیکہ ضرورت شرعیہ ہو ہوا العالم <sup>۳۵۶</sup> سوال کیا فرماتے  
 ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ معدنیات پر سجدہ کرنا جائز ہے یا  
 نہیں بنیو التوجروا **جواب** اشیای معدنیہ مانند فیروزہ و کبریت اور جو مثل اونگے ہو  
 اوپر سجدہ کرنا جائز نہیں ہے ہوا العالم +

## فصل ششم در بیان اذان و اقامت از تحفہ الصالحین

### مع مسائل

اذان کی اٹھارہ فصلیں ہیں بنابر فتویٰ اور مشہور ہے کہ چار مرتبہ اللہ اکبر اور دو مرتبہ اشدھد ان لا الہ الا اللہ اور دو مرتبہ اشدھد ان محمد الرسول اللہ اور دو مرتبہ حی علی الصلاح اور دو مرتبہ حی علی الخیر العمل اور دو مرتبہ اللہ اکبر اور دو مرتبہ لا الہ الا اللہ اور اقامت میں سات مرتبہ اس ترتیب کے سترہ فصلیں ہیں کہ اول میں دو تکبیریں کہ ہوتی ہیں اور بعد حی علی الخیر العمل کے دو مرتبہ قامة الصلوٰۃ زیادہ ہوتا ہے اور آخر سے ایک مرتبہ لا الہ الا اللہ ترک ہو جاتا ہے اور ترتیب فصول شترط ہے کہ جس طرح سے بیان ہوئے اسی طرح سے کہے پس واسطے ہر نماز یومیہ اور نماز جمعہ کے اذان اور اقامت مسنت بنابر فتویٰ اور مشہور ہے لیکن پیشتر وقت سے صحیح نہیں اگرچہ وقت صحیح کے واسطے تنبیہ غافلوں کے اذان کی اجازت ہے اور بعد دخول وقت کے دوبارہ کننا سنت ہے مگر قضا کی نماز وغینہ ایک مرتبہ اذان اور اقامت جتنی نمازیں کہ ایک مرتبہ پڑھے کافی ہے اور اگر بعد فاصلہ کے پڑھے تو پہر اول دفع میں اذان کہے اور باقی نماز وغینہ فقط اقامت کننا کفایت کرتا ہے اور اگر اذان اور اقامت دونوں کو نہ کہے تو یہ بھی جائز ہے اگرچہ کننا افضل ہے اور چاہیے کہ اذان کو تبا و از بلند اور سہو لیس سے پڑھ کر کے وقف میں طبل دیکے کہے مگر اقامت کو بربشبت اذان کے ساتھ آہستگی کے جلد مختصر وقف سے کہیں عورتین اذان و اقامت دونوں کو آہستہ کہیں کہ آواز اوکی نا محرم نہ سنے بلکہ تکبیر شہادتین



ہر کتفا کر سکتے ہیں اور مؤذن کو دہنہ اور یائین التفات کرنا مکروہ ہے مثل سنیوں کے  
 اور شنائی اذان میں بات کرنا مکروہ ہے اور اقامت میں بات کرنا اگر بہت شدید ہے بلکہ  
 بعد قدامۃ الصلوٰۃ کے حرام ہے بنا بر قول بعض علما کے مگر سئلے کہ امام کو  
 آگے کرنا یا جماعت کی صفوں کو برابر اور سیدھا کرنا منقوط ہو تو واسطے اسکے اگر کوئی کلمہ کہے  
 تو قباحت نہیں والا اقامت کو دوبارہ کہے اور چاہے کہ مؤذن مسلمان اور عاقل اور  
 صالح ہو تا اذان اسکی معتبر ہو اور ان شرطوں میں کچھ خلاف نہیں مگر شیعہ اثنا عشری ہونا  
 بنا بر فتویٰ کے درکار ہے پس واسطے مومنین کے اذان سنیوں کی کافی نہیں مگر  
 بعضی حدیثوں میں جو آیا ہے کہ نماز پڑھو ساتھ اذان مخالفین کے کہ انکو مواظبت اور  
 پابندی وقتوں کی بہت ہے پس ظاہر ادا اس سے یہ ہے کہ وقت عذر کے اگر انکی  
 اذان سے مظنہ وقت کا ہم ہو چنے تو نماز پڑھ سکتا ہے اور تفصیل اسکی کتاب زوضۃ الاحکام  
 میں لکھی ہے اور سنت ہے کہ مؤذن ساتھ طہارت کے رو بقبلہ کھڑا ہو اور وقت کو  
 بھی پہچانتا ہو اور عادل اور بلند آواز بھی ہو لیکن بالغ اور آزاد ہونا کچھ ضرور نہیں اور اکثر  
 علمائے تصریح کی ہے کہ مؤذن کامر دہونا ضرور ہے لیکن واسطے عورتوں کے مؤذن  
 کامر دہونا حاجت نہیں رکھتا پس عورت کی اذان عورتوں کے واسطے کافی ہے یا عورت  
 اپنے محرم کے لئے کہے اور یہ قول قوی ہے اور حسب وقت کہ کوئی شخص اذان و اقامت  
 دونوں کو فراموش کرے اور نماز میں مشغول ہو اور پیشتر رکوع سے یاد آئے تو ادنیٰ طرف  
 رجوع کرنا سنت ہے اور نماز پھر سرے سے شروع کرے اور اگر عمدت ترک کی ہو تو رجوع درست  
 نہیں بنا بر مشہور کے اور ظہر اور عصر کے نماز میں ایک اذان اور دو اقامت پر اکتفا کرے اور  
 اسی طرح سے مغرب اور عشاء میں بھی اگر درمیان میں اسکے نماز نافلہ نہ کی ہو والا پھر نماز کیلئے

اذان اور اقامت دونوں کے اور اگر مسجد میں ایک جماعت نماز جماعت ادا کرے اور بعد اسکے دوسری جماعت آئے اور وہ چاہے کہ نماز جماعت کو طیحدہ کرے پس اگر جماعت اول سے کوئی صاف اپنے حال پر باقی ہو یا تک کہ ایک شخص ہی اپنی جگہ پر تعقیب اور دعا میں مشغول ہو تو اذان و اقامت کی حاجت نہیں ہے بلکہ کہنا نہیں چاہیے اور یہی حکم واسطے اس شخص کے بھی ہے کہ نماز کو نماز جماعت کے لوگوں میں پڑھے جب تک کہ کوئی تعقیب پڑھے والا باقی ہو۔ **سوال** کیا فرماتے ہیں مجتہد العصر والزمان امورات مفصلہ ذیل میں اگر کوئی شخص اذان میں بعد شہادت برسات اشہد ان امیر المؤمنین علیاً ولہ اللہ جزو اذان دجا نہ کر بلکہ تبرکاً اذان میں کہے تو درست ہے یا نہیں و علیٰ ہذا القیاس بجای اسکے اگر اور باقی ائمہ علیہم السلام کا نام مبارک خصوصاً اسم سامی حضرت صاحب العصر کا کہ کر دیا آدمی دنیا میں آپ کے وجود باوجود کے منکر ہیں اذان میں بطور تبرک کہا کرے تو کیا ہے بنیاداً **جواب** اذان میں ترک کرنا کلمات مذکور وغیرہ کا اولیٰ بلکہ اقرب باحتیاط ہے دو وجہ سے **اول** یہ کہ سیرت و طریقہ ذوق حقہ شیعہ جاری ہوا ہے اوپر ترک کرنے ذکر و عداوی حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کے انسانی اذان میں اور لیکن اقامت پس اوس میں اور حضرت کا ذکر بھی نہیں کرتے لہذا اقامت میں سوای اسکے فصول کے ہر کلام کا ترک کرنا چاہیے **دوم** یہ کہ جو کلام اشبہ بفصول اذان ہو اور سامعین کو اس سے شبہ اور غلطی ہو اس بات کا کہ یہ کلام ہی داخل افان ہے اور خبر وادس کا ہے تو احتراز اور اجتناب اس کلام سے اتنا اذان میں اگر واجب و لازم قرار دیا جاوے تو لاقابل اولیٰ اور اقرب باحتیاط ہو گا اور مقتضای اس کا یہ تھا کہ ذکر حضرت امیر ہی نہ ہو لیکن چونکہ بعض احادیث میں عموماً وارد ہے رحمان اور افضلیت ذکر امیر مومنان ساتھ بلکہ کسی اور ذکر جناب رسالت پیہا کے اور بعض روایات میں

باخصوص اس طور پر داروہا ہے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ من قال لا اِلٰه  
 الا الله محمد رسول الله فليقل على امير المؤمنين اور بعض وجوہ موجود  
 ہیں پائے جاتے ہیں لہذا ذکر اوس جناب کا خامتہ کو یا کہ مستثنیٰ ہے اور کلام دیگر جبکہ ثبوت بفصول  
 اذان ہو یا غلط انداز و موالات فصول ہو یا وہ عرفا منافی اذان گوئید ہو تو اوس سے اعتنا  
 اولیٰ اہا قریب باعتیاد ہے اور بہتر اور احوط یہ ہے کہ ذکر حضرت امیرین بھی لفظ اشتہار ترک کرنا  
 اور فقط علی امیر المؤمنین وصی رسول الله بلا فصل کہیں یا مانند اس عبارت  
 کے اور ایک مرتبہ کہیں نہ دو مرتبہ تاکہ اشتباہ مذکور نہ تفع ہو بلکہ تہتہ ہے کہ ضمن درود میں  
 اسم مبارک اوس جناب کا صریح مختصراً التصریح ذکر کیا جائے ہو العالم سئوال اشتہار  
 امیر المؤمنین علی ولی المذاذان میں کہنا بغیر قصد اذان درست ہے یا نہ اگر اس پر دلیل ترک  
 جاری ہو سکتے ہے تو وہ دلیل اقامت میں ہی جاری ہو سکتی ہے اور دلیل ہی کہہ  
 منصوص ہے یا نہ غرض کہ اس کا کہنا اولیٰ ہے و یا نہ کہنا اولیٰ ہے جواب حق یہ ہے کہ  
 کلمہ طیبہ اشتہار امیر المؤمنین جزو ایمان ہے نہ جزو اذان لیکن اگر بدون قصد تشریع  
 تینا قریب کا بعد شہادتین کے انشائی یا ذمین کہے تو خالی رحمان و ثواب سے منوگا اور اذان  
 صحیح ہوگی اور بعض اعلام نے تصریح کی ہے کہ اس بارہ میں اقامت ہی حکم اذان میں ہے  
 لیکن از بسکہ عمل اور سیرت فرقہ ناجیہ امامیہ اثنا عشریہ کثر ہم رب البریہ جاری ہے پچ ترک  
 تکلم بکلمہ مذکورہ کے انشائی اقامت میں پس ترک تکلم بکلمہ مذکورہ انشائی اقامت میں  
 اولیٰ ہوگا ہو العالم سئوال اذان اور اقامت میں حی علی الصلوٰۃ کو باطلات یا  
 باطلات یا کہنا چاہیے دونوں صورتوں میں جائز ہے مینو تو جبر و اجواب حال وقف میں اسکو  
 ہی ہو کر نہ چاہیے ہو العالم سئوال اقامت الصلوٰۃ کو باطلات یا کہنا چاہیے یا باطلات

باین لیل کہ مصداقین بصورت وقت اظہار پا چاہیے مینہ اتوجہ و اجواب حکم کا مشعل  
 سابق کے ہے ہوا عالم <sup>۳۷</sup>سوال اگر اذان میں نمبر قصد جزو اذان جو ذکر اور سکا ذکر عبادت ہو  
 کہنا درست ہے تو ہم کلام اللہ اور خطاب نارذکر جنبت و معاد وغیرہ سب کچہ کہہ سکتے ہیں پس اذان  
 بہت بڑی ہو گئی کہیں تمام نہیں ہوتی خصوصاً بارہ اماموں کا نام لینا بھی خوب ہے کہ عبادت کا  
**جواب** فصول اذان میں جو کلمات کہ خلاف اذان نہوں اول کا کہنا جائز ہے لشبر طیکہ  
 مولات میں غلط نہواور وہ کلمات اس قدر نہوں کہ اذان اذان شروع سے خارج ہو کہ  
 اوسکو عرف میں اذان نہ کہیں ہوا عالم <sup>۳۸</sup>سوال کیا فرماتے ہیں علمای دین میں مفتیان  
 شرع متین اس مسئلے میں کہ فی زمانہ بعض بعض شخص کتب فقہ کی دیکھا کہ اپنے تئیں فاضل جانکر  
 پیش نمازی کرتے ہیں اور وعظ کہتے ہیں کہ مثل مخالفین کے اذان میں اگر ارشاد ان لمیر المؤمنین  
 نہ کہیں تو کچھ قباحت نہیں اور گناہ نہیں ہوتا اور مثل ان اشعار کے مدح و مناجات میں  
 جناب امیر کے

علی کا نام بھی نام خدا کیا راحت جان ہے یا علی تیرے سوا کوئی مسد دگار نہیں حیدر سے لاکھ طرح کی حاجت روا کی ہے یا علی تمام ہر اسے شہ لولاک مجھے	عصای پیر ہے تیغ جوان ہے حرز طفلان درد دل کس سے کمون کوئی ہی غمخوار نہیں اس نام میں بہری ہوئی مشک کشائی ہے چرخ تیرے نہیں یہ گردش افلاک مجھے
--	---

وغیرہ کا پڑھنا جائز نہیں اور ایسے ایسے کلمات کا کہ علی تمہے فلاں فلاں کی حاجت روا کی  
 کی ہے میری ہی مراد پوری کرو جناب قبلہ و کعبہ جب ایسے اشعار کا پڑھنا اور کلمات کا  
 کہنا جائز و درست نہوگا تو لغو ذالنداد علی کا پڑھنا بھی منع ہوگا ایسے وعظ و نصائح سے ہلوگوں کے  
 اعتقادات میں فرق آتا ہے اور جب اعتقاد میں گو نہ فرق آیا تو پھر دین و عاقبت خراب کیا امیدوار

ہوں کہ اس کا جواب باصواب ارشاد ہوتا ہے جاہلون کے اعتقاد درست و کامل ہوں جواب  
حق یہ ہے کہ کلمہ اشہد ان امیر المؤمنین علی المدوہی رسولہ جزو ایمان ہے نہ جزو اذان لیکن  
اگر قصہ تبرک کہے تو فضائلہ نہیں ہے اور اشعار مدح آن حضرت پڑھنا ثواب عظیم رکھتا ہے  
اور اشعار مذکورہ اور اسکے امثال سے چونکہ غرض صحیح مقصود ہے اور مراد اس سے  
یہ ہے کہ بحق آنحضرت اور توسل آن جناب دعائیں مستجاب ہوں اور حاجتیں پروردگار  
بر لائے اور بواسطہ ان حضرت کے ہلوگ فیضیاب اور بہرہ مند ہیں اور ہوا کرین لہذا  
امثال اشعار مذکورہ کے پڑھنے میں کچھ فضائلہ نہیں ہوا عالم

از کما محب موعب اسے نظر سے مجتہد آغا

## اصول مذہب بھانی

<sup>۳۶۱</sup>سوال اذان موزن پر سامعان اکتفا کرین یا نہ اور اگر سامع ذکر اذان کا اعادہ نہ کرے

تو اذان غازیمن کہے یا نہ بنیوا تو جردا جواب اکتفا کر سکتا ہے اگرچہ اعادہ نہ کرے

ہو العالم <sup>۳۶۲</sup>سوال اقامت میں اگر قد قامت الصلوٰۃ سہو کر کے دو مرتبہ تکبیر کہے اور پہلا

آدے پس اقامت کو شروع سے پڑھو یا کیا کرے جواب ادا کرنا شروع سے احوط ہے

اور اگر قد قامت الصلوٰۃ کو کہے اور مراعات ترتیب بجالائے تو یہ بھی ہو سکتا ہے والدعلیم

<sup>۳۶۵</sup>سوال نماز نوافل و نماز جعفر طیار و نماز شب و نماز شکوہ وغیرہ میں سوای صلوٰۃ خمسہ واجب کہے

پڑھنا اذان اور اقامت کا کیا حکم رکھتا ہے جواب غیر مجرب و یومیہ ادا و قضاء میں جائز

نہیں ہے ہر العالم <sup>۳۶۶</sup>سوال نماز ادا و قضا کو بے اذان و اقامت مرد و زن ادا کر سکتے

ہیں یا نہ جواب فضائلہ نہیں ہے ہر العالم <sup>۳۶۷</sup>سوال اذان اور اقامت بی جارحہ

بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے یا نہ جواب پڑھ سکتا ہے ہوا عالم۔

## فصل ہفتم در مسائل واجبات ومبطلات نماز وانچه

### کہ متعلق بدین مقام دارد

<sup>۳۶۸</sup>سوال اگر غلش یا پیمانہ و پیشاب کم کم ہو اور وہ شخص وضو کر کے نماز پڑھے اور اسکی نمازین  
کچھ خلل تو نہ ہوگا بنیاد توجروا جواب نماز صحیح ہوگی اگرچہ مکروہ ہے ہوا عالم <sup>۳۶۹</sup>سوال نماز  
جمعہ فردا پڑھنا واجب ہے یا نہیں اور اگر واجب ہے تو تارک نماز ہذا کے واسطے کیا گناہ  
ہے بنیاد توجروا جواب نماز جمعہ فلاحی نہیں ہو سکتی ہوا عالم <sup>۳۷۰</sup>سوال نماز فریضہ  
پنجگانہ یا نافلہ وغیرہ میں بعد سورہ حمد کے کوئی سورہ دراز مثل سورہ ہل اتی یا سورہ تہر پڑھنا  
یا نہ جواب سورہ طولانی کا پڑھنا جائز ہے نوافل میں مطلقاً اور فرایض میں بشرطی کہ  
باعث خروج وقت نماز نہ ہو اور حفظ و ازبر پڑھنے غیر مستثنیٰ ہوا عالم <sup>۳۷۱</sup>سوال نماز جمعہ فرض  
ہے یا واجب اور فرض و واجب میں کیا فرق ہے جواب نماز جمعہ زمان غیبت امام میں  
یا تحقیق بشرائط ظاہر واجب تعمیری ہے اور فرق در میان فرض و واجب یہ ہے کہ فرایض  
سے مراد واجبات شرعیہ ہیں مثل نماز روزہ وغیرہ اور واجب اوس سے عام ہے اسلئے کہ  
کبھی واجب عقلی ہوتا ہے مانند معرفت باری تعالیٰ اور تصدیق نبی و امام برحق اور جب  
واجب میں قید شرعی پڑائی جائے تو اوس میں اور فرض میں کچھ فرق نہ ہوگا ہوا عالم <sup>۳۷۲</sup>سوال  
ایک شخص نماز پڑھتا ہے اگر کوئی آدمی اوسکے آگے سے بفرورت دنیاوی و یا غیر ضرورت آند  
ورفت کرے تو نماز میں اوس شخص کے کچھ فتور ہوگا یا نہیں اور وہ شخص آنے جانے والا کچھ  
ماخوذ عند اللہ تو نہ ہوگا جواب نماز میں خلل نہ ہوگا لیکن گریزے والا اگر بلا ضرورت عذر اگر سے

تو فضل مکر وہ کیا ہے ہوا العالم <sup>۳۲</sup>سوال کوئی شخص بسبب گرجا کے دانستہ کے ہستی دانت کے  
 دانت یا شاخ کاؤ کے یا صدف کے بنوا کے اپنے منہ میں جیدہ کرے تو اس سے نماز پڑھ سکتا  
 ہے یا نہیں بنیو التوجروا **جواب** استخوان جانور غیر ماکول اللحم سے نماز میں اعتنا لازم ہے  
 ہوا العالم <sup>۳۳</sup>سوال سجدہ سے اٹھتے ہوئے جو در و در پڑھیں تو درست ہے یا نہ جیسا کہ معمول  
 اہل ولایت کا ہے بنیو التوجروا **جواب** صدقات کا پڑھنا نماز میں جائز ہے مطلقاً بشرطیکہ  
 نظم قرأت میں غل نہ ہو ہوا العالم <sup>۳۴</sup>سوال قرأت کی تعلیم کی مدت واجب کتنی ہے کتب  
 سیکھ اور نہیں آدے چوڑے **جواب** تعلیم قرأت بقدر واجب یعنی بقدر اداسی جو ہر  
 حرف واجب ہے حتی الامکان اور سعی اس میں لازم ہے اور بعد سعی تمام اگر یہ امر حاصل  
 نہ ہو تو معذور ہو گا ہوا العالم <sup>۳۵</sup>سوال کیا فرماتے ہیں علمای دین اس مسئلہ میں زید نماز  
 پڑھ رہا ہے اور بکرنے زید کی طرف مخاطب ہو کر کہہ اے السلام علیکم تو اس حالت میں زید نماز  
 پڑھنے میں جواب سلام کا ادا کرے یا بعد نماز کے **جواب** صورت مرقومہ میں زید سلام علیکم  
 جواب میں کہے ہوا العالم <sup>۳۶</sup>سوال اگر حالت نماز میں اتنا بلغم سینہ سے فضا رہے کہ دہن تک  
 پہنچے کہ قرأت اور اذکار درست نہ پڑھا جاوے مصلی ایسی صورت میں کیا کرے اگر آب  
 دہن سے پھینکتا ہے چند صورتیں ہا ہر نہیں یا روبرو ہی اپنے ڈالے گا یا چپ وراستہ  
 اول میں حرمت کعبہ منظمہ کی ہاتھ سے جاتی ہے اور بیچ ثانی کے انحراف قبلہ سے کہ مفسد  
 نماز ہے لازم آتا ہے علاوہ اسکے اگر ایسی حالت بیچ مسجد کے ہمراہ دوسرے نمازیوں کے  
 ظاہر ہو تو ایسی وقت لازم آتی ہے کہ مستغنی عن البیان سے ہم بنیو التوجروا **جواب**  
 صورت مرقومہ میں انحراف قبلہ سے نہ کرے اور بلغم اور رطوبت کو کسی پارچہ میں دفع کرے  
 اگرچہ دامن اپنے میں ممکن ہو یا روبرو ڈالے کہ عند الضرورت حیثکہ سوا ہی اسکے کوئی چاہ

نہیں ہے تو خلاف احترام کعبہ منوگا ہو العالم <sup>۳۷۸</sup>سوال مقام تقیہ میں اگر انسان شکر ہی ہو  
 تو اداسی نماز دیکر عبادت اپنی تنہائی میں کیا لائے اور جب مجلس مخالفین اور گزراہل غلا  
 میں اداسی نماز و عبادات ممکن ہو تو بطور نکلے اداسی عبادت کر سکتا ہے یا نہ **جواب**  
 نماز تنہائی میں اگر بطور مذہب خود پڑھنا بر تقدیر عدم خوف ممکن ہو بطریقہ خود پڑھے لیکن  
 چاہیے کہ ہمراہ اون لوگوں کے بھی پڑھے تاکہ شر سے اون کے محفوظ رہے ہو العالم <sup>۳۷۹</sup>سوال  
 اگر زید بجائے سورہ اننا انزلناہ و سورہ قل ہو اللہ احد یا اور کوئی سورہ طویل یا قصیر یا آیات  
 سورہ چند مثل اسم الرسول سے تا آخر سورہ بقرہ یا چند آیات سورہ شمر سورہ مدیکہ پڑھے  
 تو نماز اسکی صحیح ہوگی یا نہیں اور جو صحیح ہوگی تو کتنی آیتوں تک پڑھ سکتا ہے مفصل اشارہ  
 فرمائیے بنیو اتوجروا **جواب** نماز واجب میں بعد حمد و سراسر سورہ تمام پڑھنا احوط ہے  
 کوئی سورہ ہو طویل یا قصیر سوای اوسکے جو مستثنیٰ ہے لیکن انسا بڑا سورہ نہ پڑھے کہ  
 وقت نماز فوت ہو اور بعض آیات پر اکتفا نہ کرے ہو العالم <sup>۳۸۰</sup>سوال اکثر لوگ بیان کرتے  
 ہیں اگر چراغ میں تیل ہندو کے بیان کا جلتا ہے اور روشنی اوسکی حالت نماز میں جسم  
 یا کپڑے پر پڑے تو نماز صحیح نہیں ہے اس امر میں کیا حکم شرع ہے بنیو اتوجروا **جواب**  
 صورت مرقومہ میں فقط روشنی سے نماز میں خلل نہوگا ہو العالم <sup>۳۸۱</sup>سوال اگر کوئی ہندو  
 مسلمان ہو جائے اور سین اور سکا اوسی وقت بیس برس کا ہو تو نماز اوسپر کب واجب  
 ہوگی وقت ہونے مسلمان سے یا بعد بلوغ جو ایام گزر گئے ہوں اون دنوں کی بھی نماز کو  
 قضا یا ادا کرے **جواب** صورت مرقومہ میں نماز ہا ہی حالت کفر کی قضا صاف ہے  
 وہو تفصیل میں الدیسمانہ پس جب سے مسلمان ہوا ہے فرائض کو ادا کر جائے وہو العالم  
 سوال <sup>۳۸۲</sup> ایک شخص ملازم انگریزی ہے اور ماتحت ملک حاکم مسلمان تارک الصلوٰۃ کو ہے



اور قصداً حاکم نمازی ماتحت کو واسطے نماز کے جانے نہیں دیتا ہے ہر روز بخوف حاکم نماز قضا ہوجاتی ہے اس صورت میں نماز مہ معصی کے رہی یا نہیں اگر رہی گنہگار ہوا یا نہیں روزگار کا ترک کرنا غیر ممکن ہے آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں **جواب** صورت مرقومہ میں اگر ترک نوکری میں کوئی عذر شرعی ہے تو شخص مذکور نماز ہای یومیہ کو اونکی اوقات میں جسطرح ممکن ہو پڑے اگرچہ انساہ راہ میں ہو اور اگر یہ رکوع وسجود بانسارہ بجالاوا وقت کبشرائط و آداب واجبہ بجالانا ممکن ہو ادا کرے یا قضا کرے اس وقت بانسارط بجالاوا ہو العالم **سوال** اگر وقت نماز صبح کا ہو اور اسی وقت نماز میت ہو رہی ہو کیا اگر شامل نماز ہو تو نماز قضا ہو جاوے پس نماز صبح ادا کرے یا کہ نماز میت میں شامل ہو کر مینواتوجروا **جواب** صورت مرقومہ میں فریضہ صبح کا بجالانا مقدم ہے ہو العالم **سوال** نماز فریضہ میں صرف ایک مرتبہ سبحان ربی العظیم اور ایک مرتبہ سبحان ربی الاعلیٰ پڑھنا درست ہے یا نہیں اور نماز صحیح ہوتی ہے یا نہیں اور اگر وقت نماز کا قریب لقضا ہووے تو صرف نیت کر کے بلا اذان واقامت کے نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں اور اگر نماز عصر میں بعد پہلی رکعت کے سجدہ کے آفتاب غروب ہو جاوے تو تین رکعت بقیہ بعد غروب آفتاب کے پڑھنا درست ہے اور نماز صحیح ہوگی یا نہیں مینواتوجروا **جواب** اگر نماز واجبہ میں ایک مرتبہ رکوع میں سبحان ربی العظیم و بحمدہ اور سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ و بحمدہ ایک مرتبہ کہے تو کافی ہے اور اذان واقامت قبل نماز ہاے پنجگانہ مستحب ہے نہ واجب اور صورت اخیرہ میں نماز عصر کو تمام کرے بعد اذان اوسکا اعادہ کرے ہو العالم **سوال** ایک شخص اندھاگونہ گاہراہی پس ایسے شخص کو نماز یاد کرنا عیدیم الامکان ہے ایسے شخص کو نماز کی تکلیف معاف ہے یا

**جواب** اگر تفہیم و تعلیم و تعلیم بہ نسبت اسکے ممکن نہ ہو تو معذور ہوگا ہوا العالم <sup>۳۸۷</sup>سوال  
کیا فواتے ہیں علمای دین کا اندہیرے میں نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں اور در صورت نہ جائز  
ہونیکے مکروہ ہے یا حرام مینو اتوجروا **جواب** جائز ہے لیکن باوجود میسر ہونے روشنی کے  
احتمال کماہست ہوا العالم <sup>۳۸۸</sup>سوال کیا فواتے ہیں علمای دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص کو  
نماز میں بارہ شخصوں کے ساتھ پڑھاوے یا بعد فراغت نماز کے پیچھے سے پڑھاوے  
اس صورت میں نماز صحیح ہوگی یا نہیں اور اگر قرآن میں دیکھ کر سورہ حمد کو پڑھ نہیں سکتا ہے  
تو اس صورت میں باعانت دوسرے کے پڑھ سکتا ہے یا نہیں سورہ حمد واجب عینی ہے یا  
نہیں **جواب** سورہ حمد کا پڑھنا دو رکعت اولین میں واجب عینی ہے اور اگر جاہل ہو  
اور تعلیم کا وقت نہ ہو تو پڑھ سکتا ہے کہ نماز کسی شخص کی نماز کے ساتھ پڑھے یا وہ بتاتا تھا وہ  
اور اگر حرف شناس ہو لیکن حفظ نہ ہو تو سورہ مذکورہ کو قرآن میں دیکھ کر پڑھ سکتا ہے ہوا العالم  
<sup>۳۸۹</sup>سوال نماز جمعہ واجب عینی ہو خواہ تخیری پہر احتیاطاً جو نماز پڑھتے ہیں اسکی کیا وجہ ہے  
آیا کوئی حدیث صریح اسکے واسطے وارد ہے یا فقط اختیار ہے اور کوئی شخص یہ چار رکعت  
احتیاطاً پڑھے تو کچھ خلل تو نماز جمعہ میں نہ واقع ہوگا مینو اتوجروا **جواب** بعض علما نماز  
جمعہ کا پڑھنا زمانہ غیبت امام میں حرام جانتے ہیں پس برایت قول مذکور فریضہ ظہر کا  
پڑھنا انفراداً بعد نماز جمعہ احتیاطاً لازم ہے اور اگر نہ پڑھے تا خروج وقت ظہر میں احتمال  
معصیت ہے اور بعد خروج وقت کے ظہر کو بقصد قربت و قضا احتیاطاً بجلاوے ہوا العالم  
<sup>۳۹۰</sup>سوال بعد از کار رکوع میں اللہ اکبر کہتے ہوئے قیام کرنا چاہیے یا نہیں اور سمع اللہ الخ  
اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ کو جانا چاہیے یا نہ یعنی اس اللہ اکبر کہنے کا مقام وہی ہے  
جہاں آدمی سید ہوا کہتا کہتا چلا آئے اور چلا جائے یا یہ ہے کہ سمع اللہ من حمد اللہ اکبر

جب اس سے فارغ ہو جائے جب سجدہ کو جائے اور رکوع میں اللہ اکبر کہہ لے جب سر اوٹھائے  
 مفصل ارشاد ہو اگر کسی کو یہ عادت ہو کہ اتنا تاکے تب اسکی نماز صحیح ہے یا باطل ہے ارشاد ہو  
 بینوا تو جو واجب استحب ہے کہ جب رکوع سے اوٹھ کر سیدھا کھڑا ہو تو وسیع اللہ آخر کھکے  
 اللہ اکبر کہے اوسکے بعد جبکہ واسطے سجدہ کے اور اسدی طرح قبل رکوع کے بعد تمامی سورہ  
 حال قیام میں اللہ اکبر کہے واسطے رکوع کے جبکہ اور اگر ایسا نہ کرے تو نماز باطل نہوگی اگرچہ  
 خلاف استحباب کیا ہو ہوا العالم <sup>سوال ۳۹۰</sup> دعائی قنوت نماز میں ہاتھ اوٹھا کر پڑھنا شرط  
 ولو از مات قنوت ہے یا نہیں اگر کوئی شخص دانستہ بغیر ہاتھ اوٹھائے پڑھے تو بطلان نماز  
 اور قنوت تو نہیں ہوگا بینوا تو جو واجب صورت مذکورہ میں بطلان نماز نہیں ہے  
 اور ظاہر ہے کہ قنوت بھی صحیح ہوگا اگرچہ خلاف استحباب ہے ہوا العالم <sup>سوال ۳۹۱</sup> کہ جو  
 شخص نماز پڑھے اور بعد ختم نماز کے اگر تین مرتبہ اللہ اکبر نہ کہے تو نماز اس شخص کی صحیح  
 ہوگی یا نہ بینوا تو جو واجب صحیح ہوگی ہوا العالم <sup>سوال ۳۹۲</sup> کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ  
 میں کہ بعد حجامت ساق پایا لگانے جو تک کے خون جاری ہو اور وقت نماز جاتا ہو پس  
 نماز کیونکر بحال دیا جائے جواب ہر گاہ خون بند نہیں ہوتا ہے اور وقت نماز تنگ ہے پس  
 اسی طور سے نماز پڑھنا صحیح ہوگا لاکن اگر ممکن ہو اوپر زخم کے پارچہ باندھیں تا خون دوسری  
 جگہ پر قدامی نہ کرے <sup>سوال ۳۹۳</sup> کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین کہ ایک  
 شخص بعد چھ سال سنی رہا بعد شیعہ ہوا نماز سابق بندہ ب سنی پڑھی اور اب بطریق شیعہ  
 پڑھتا ہے نماز خواندہ سابق جائز اور صحیح رہی یا نہیں اگر صحیح نہیں تو پھر کس طور سے پڑھنا  
 چاہیے آیا بطور قضا ہوگی یا اور طریقہ سے جواب اگر نماز میں حالت تسنن میں موافق  
 اپنے مذہب کے صحیح پڑھی ہیں تو اونکے اعادہ کی حاجت نہیں والا اعادہ کرنا چاہیے ہوا العالم

**سوال** شطرنجی و جانما جیل خانہ سے بنوانا قیمتاً خریدنا اور فرش برای امام ہاڑہ خریدنا جائز ہے یا نہیں اور جانما پر سجدہ گاہ رکھ کر نماز پڑھنا جائز ہو گا یا کیا مفصل ار قاضی فرمائیے بنیو اتوجرو

**جواب** جو چیز قیدیوں سے بنواتے ہیں اس کے استعمال سے مطلقاً اجتناب اولیٰ ہے ہو العالم **سوال** کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین برین معنی کہ شکار زید لڑائی پر ہے اور لڑائی ہو رہی ہے اور غنیمت نے فوج کو محاصرہ کر لیا ہے اور زید درمیان فوج کے اوس محاصرہ میں ہے اور وقت نماز کا آگیا ہے اور زید کا منہ جانب قبلہ نہیں ہے اور زید کو بوجہ محاصرہ و خوف غنیمت نماز پڑھنے کی ہے اور وقت نماز کا قضا ہوتا ہے اور زید کو نماز پڑھنا واجب ہے پس ایسے حالت میں زید کو کس طرح سے نماز پڑھنا چاہیے مفصل ارشاد ہو بنیو اتوجرو **جواب** صورت مرقومہ میں زید نماز بحسب امکان پڑھے اور استقبال قبلہ وقت تکبیرۃ الاحرام کے کرے اگر ممکن ہو اور اگر مستعد ہو تو جو جہت ممکن ہو پڑھے اور سجدہ اگر ممکن ہو کرے اور اگر ممکن نہ ہو اشارہ کرے رکوع اور سجدہ کے واسطے اور اگر خوف ہو اور یہ سب ممکن نہ ہو تو نماز بے تسبیح پڑھے اور رکوع اور سجدہ ساقط ہو گا اور کبھی بدل کل رکعت کے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ والہ اکبر اور بعد زوال غدا عاودہ نماز کریں ہو العالم

**سوال** اگر سرین یعنی چتر میں پہورا نکلا ہو کہ بیٹھنا بہت دشوار ہو تو کیونکر نماز ادا کرے

اگر پیشانی میں پہورا ہو تو کیونکر سجدہ کرے دونوں صورت تحریر فرمائیے بنیو اتوجرو **جواب** صورت اول میں جسطرح ممکن ہو رکوع و سجدہ بجالا دے اور جس وضع جلوس ممکن ہو اوسی قدر اور اوسی ہیئت سے نماز پڑھے اور صورت ثانیہ میں اگر وسط پیشانی مفرج ہے نہ تمام تو ایک گڑھا مختصر کو در کہ ذیل اسمین رہے اور پیشانی سالم زمین پر جمے سجدہ کرے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو پیشانی کے داہنی جانب سجدہ کرے اگر ممکن ہو والا بائیں جانب اور بھی

نہ ہو سکے تو دقت لینے ٹھنڈی سے مسجد کرے ہو العالم <sup>۳۹۸</sup> **سوال** اگر بیمار بستر بیماری پر ایسا پڑا  
 ہو کہ اوٹنا بیٹھنا کسی طرح ممکن نہ ہو تو کیونکر نماز ادا کرے بینو اتوجروا **جواب** دہنی کروٹ  
 سے لیٹے رو بہ قبلہ اگر ہو سکے والا بائیں کروٹ والا چت لیٹے کہ تلوے اوسکے قبلہ کی طرف ہوں  
 اور اشارہ سے رکوع و سجود بجا لاوے اور تفصیل اسکی بلکہ اکثر مسائل مذکورہ کے کتاب  
 تحفۃ المؤمنین میں جو فی الحال مطبوع ہوئی ہے اور غریب گزری ہے ہر مندرج ہے ہو العالم  
<sup>۳۹۹</sup> **سوال** اگر سجدہ میں یا بین قدیم فاصلہ کتر چار انگشت سے ہو باز یادہ اوس سے مثل  
 اسکے کہ بمقدار ایک شبر کے ہو پیچ ان دونوں صورتوں کے نماز صحیح ہوگی یا نہیں بینو  
 اتوجروا **جواب** صحیح ہے ہو العالم <sup>۳۹۹</sup> **سوال** رکوع میں ہاتھ رکھنا اوپر کٹھنوں کے کہ  
 سنت ہے اگر اوپر کٹھنوں کے اور زانوؤں کے عمداً ہاتھ نہ رکے نماز صحیح ہوگی یا نہیں بینو اتوجروا  
**جواب** اگر تقدیر رکوع خم ہو نماز صحیح ہوگی ہو العالم **سوال** اگر بیچ رکوع کے اجزا  
 کف دست یا اصابع رکبہ اور حوالی اوسکے سے جدا ہوں اور مصلی عمداً جدا رکے بوجہ رکوع  
 کے کہ ہاتھ رکھنا واجب نہیں ہے بیچ اس صورت کے نماز صحیح ہوگی یا نہیں بینو اتوجروا  
**جواب** صورت مرقومہ میں اگر سجدہ رکوع منحنی ہو اسے نماز اوسکی صحیح ہوگی ہو العالم  
**سوال** اگر بحالت نماز مصلی کو آمد حدث معلوم ہو اور ضبط کر لے تو نماز و وضو صحیح ہے یا  
 نہیں بینو اتوجروا **جواب** صورت مرقومہ میں اور نماز و وضو صحیح ہیں ہو العالم **سوال**  
 شناسی نماز میں بوقت سجدہ قدرے پیشانی سجدہ گاہ پر گر کر علیحدہ ہو گئے اور پہر بعد میں سجدہ کیا  
 تو یہ سجدہ دو سجدوں میں شمار ہوگا یا ایک میں اور دو سجدوں کے چار شمار ہوئے اور ذکر سجدہ  
 ایک ہی میں ہو اسے تو نماز صحیح ہوگی یا باطل بینو اتوجروا **جواب** صورت مرقومہ میں  
 نماز کو تمام کر کے بعد از ان اعادہ نماز کرے بنیت قربت احتیاطاً ہو العالم **سوال**

اگر بوجہ غرضی کے وضو نہ کر سکے و پیشانی و یا کف دست میں پہوڑا نکلا ہو کہ تیمم نہیں کر سکتا تو  
 کیونکر نماز پڑھے؟ **جواب** اگر دست مقروح کا آہستہ رکنا خاک پر ممکن ہو مع الجبرہ اور  
 اسی طرح پیشانی مقروحہ تو اسی طور تیمم کرے اور اگر اپنے ہاتھ سے ممکن نہیں تو دوسرے  
 شخص کو مامور کرے کہ وہ تیمم کرے اسکی پیشانی و سرہ و کف دست پر ہو العالم **سوال** سنا  
 ہے کہ اگر وقت نماز کا بہت تنگ ہو تو صرف سورہ فاتحہ ہر رکعت میں پڑھنا جائز ہے تاکہ نماز  
 ادا ہو جاوے آیا یہ صحیح ہے یا نہ **جواب** اگر وقت یقیناً اس قدر مضیق ہے تو اکتفا محمد جائز ہے  
 اور اگر یقین اور سکا نہیں تو اکتفا محمد پر کر کے نماز تمام کر کے احتیاطاً اعادہ نماز کرے ہو العالم  
**سوال** اگر کسی شخص فرسی رطوبت انسانی نماز میں بدن مصلی سے احیاناً منقطع ہو بوجہ  
 اوسکے مصلی نماز کے تنہا قطع کرے یا بعد اتمام اعادہ کرے مفصل ارشاد فرمائیے بینوا  
 تو جوا **جواب** اگر انسانی نماز میں تطہیر عضو نجس بدون انحراف قبلہ و بغیر فعل کثیر ممکن ہو  
 پس طہر کرے اور نہ ہا نماز میں غل نہیں ہے اور اگر ایسا ممکن نہیں ہے اور وقت  
 نماز وسیع ہے نماز کے تنہا قطع کرے اور بعد تطہیر کے نماز کے تنہا بجالا دے ہو العالم  
**سوال** اگر مصلی بسم اللہ بقصد پڑھنے سورہ توحید کے کہے و مع ذلک سورہ دیگر مثل سورہ  
 قدر وغیرہ پڑھے سچ اس صورت کے نماز صحیح ہوگی یا نہ **جواب** صورت مقومہ میں  
 اعادہ نماز احتیاطاً لازم ہے ہو العالم **سوال** کیا فواتے ہیں علمائے دین و مفتیان  
 شرع متین اندرین مسئلہ کہ نماز صبح کی رکعت اول میں بعد سورہ حمد سورہ انانزلناہ پڑھ کے  
 رکوع کیا بعد رکوع و سجدہ رکعت دوم میں ہی بعد سورہ حمد کے سورہ مذکورہ پڑھا اور تنوت  
 پڑھا غلجہ تمام ہوئی تو یاد آیا کہ سورہ اخلاص کے مقام پر سہی سورہ انانزلناہ پڑھا پس وہ  
 وہ نماز صحیح ہے یا نہ اقام فرمائیے یا یکہ دونوں رکعتوں میں بعد سورہ حمد کے سورہ اخلاص

پڑھنا تو اوس میں درست کیا نہیں بینوا تو حرام جواب دونوں صورتوں میں نماز صحیح ہے  
 لیکن سوای سورہ توحید اور کسی سورہ کا بعد حمد کے دونوں رکعتوں میں پڑھنا مکروہ ہے یعنی قلت  
 ثواب ہو العالم **سوال** زنانہ شیعہ کے نماز پڑھنے کے قواعد مع قیام و قعود وغیرہ کے  
 تفصیل ارقام ہو جواب واجبات و شرائط نماز بہ نسبت مرد و زن یکساں ہیں البتہ  
 عورت کو شتر تمام بدن سوای وہ کہ مستثنیٰ ہے اور اخفات ہر نماز میں واجب ہے اور  
 مستحباب میں اکثر تفرقہ ہے اور تفصیل اوسکی تحفۃ المؤمنین و جامع عباسی وغیرہ سے  
 دریافت کیجاوے ہو العالم **سوال** جو شخص مشغول الذمہ بدین واجبی ہو اور اگر  
 مدیون بہ دین مہر زوجہ ہو تو اوسکو نماز ہاسی واجبی وقت فصیلت پر پڑھنا چاہیے یا نہ۔  
**جواب** اگر صاحب دین تقاضا کرے اور ملت نماز واجبی کی نہ دے پس بیعت و  
 مضیق کے پڑے والا وقت فصیلت افضل ہے ہو العالم **سوال** باقولکم مد ظلمہ اگر  
 خون دانتوں سے جاری ہو تو تورا توڑا اور وقت نماز بھی ہو تو کیا کرے ارشاد فرمائیے  
**جواب** خون کے بلع کرنے یعنی نگلنے سے باز رہے پس اگر بے ہوشی کے نماز پڑھ سکے  
 تو اسی طرح پڑھے والا غیر بارچہ میں کہ جو غیر لباس مصلیٰ ہو خون کو دفع کرنا چاہیے لیکن  
 تعدی خون سے بہ تعدی غیر معفو اپنے بدن اور لباس کو بچا دے اور بعد زوال عذر  
 اعادہ نماز احوط ہو گا ہو العالم **سوال** کیا فرماتے ہیں علمای دین و مفتیان شرع متین  
 اندین مسئلہ کہ چاند گسن خواہ سوچ گسن ہو اسے اور جس وقت زید نے گسن ہوتے دیکھا اور وقت  
 اختتام پر تہاگرا ایسا نہ تھا کہ نماز گسن ادا نہ کر سکے اور وقت نماز غرغشا بھی تنگ ہے اگر ایسی  
 حالت میں نماز گسن ادا کرتا ہے تو نماز واجب قضا ہوتی ہے اگر نماز واجب ادا کرتا ہے تو  
 نماز کسوف و نماز خسوف قضا ہوتی ہے لہذا امیدوار ہوں کہ زید اوس وقت کس نماز کو ادا کر

کہ جو گنہگار نہ ہو مبنیٰ التوجروا **جواب** صورت مرقومہ میں نمازیو میہ پڑھنا ظاہر لازم ہے  
 بعد از ان قضاء نماز کسوف و خسوف بجالاوے ہو العالم **سوال** علی العموم شہید ہے  
 کہ اونٹن کیوں کا چٹنا ناداخل نجس ہے **جواب** نماز میں مکروہ ہے نہ غیر نماز میں جو العالم  
**سوال** بعد اقسام سورہ الحمد لفظ آمین کتنا کہ یہ عادت اہل خلاف کی ہے ہمارے  
 مذہب شیعہ میں کتنا اسکا جائز ہے یا نہیں **جواب** ترک اوسکا نماز میں احوط ہے ہو العالم  
**سوال** اگر حقہ کوئی شخص پیکے بے کُلی کئے نماز پڑھے تو درست ہے یا نہ **جواب** جائز ہے  
 ہو العالم **سوال** چرم شیر وغیرہ جانور ان غیر ماکول اللحم و باغت سے پاک ہوتا ہے یا  
 نہیں اور نماز ادا کرنا اور پر ایسے چرم کے جائز ہے یا نہ مبنیٰ التوجروا **جواب** چرم شیر و مانند  
 اوسکے جانور ان درندہ سے بعد از سج و باغت پاک ہوتا ہے اور اوسکے فرش پر نماز  
 جائز ہے اگر مواد سبکے بیج بدن و لباس مصلی کے نہ چسپیدہ ہوں ہو العالم **سوال** کیا  
 فرماتے ہیں علمای دین اس مسئلہ میں صلیم ماہ صیام میں بہ نماز مشغول ہے اور خون دہن  
 اوسکے باہر آیا اور کوئی چیز موجود نہیں ہے کہ اوس سے صاف کرے تو اس صورت میں  
 کیا کرے **جواب** اگر مسجد بنو تو زمین پر تنو کہ سے یا سوامی لباس اپنے کسی او پارچہ و  
 رومال وغیرہ پر اور اگر کچھ پید نہ ہو تو اپنے لباس پر دفع کر کے بعد اتمام نماز اعادہ کرے ہو العالم  
**سوال** کیا ارشاد ہوتا ہے و ارشاد دین مبین و ہادیان شیعیان امیر المؤمنین ابراہیم علیہ السلام  
 تعالیٰ کا اس بارہ میں کہ ایک جاننا پرنون و شومہ و یاد ختر و پدر و ہمشیر و برادر یکجا نماز ادا کر سکتے  
 ہیں یا عورتیں ہمراہ مرد و مرد ہر ازمان ایک مصلیٰ پر نماز نہیں ادا کر سکتے **جواب**  
 ظاہر جواز ہے لیکن اگر مرد کا مصلیٰ مقدم نہ ہو اور نہ کوئی پردہ حائل ہو اور نہ مابین ہر دو مصلیٰ  
 دس ہاتھ کا ہو تو اقتباب اوس سے مما اکمل احوط ہے ہو العالم **سوال** زیر آسمان



مات ہو و یا دن عورتین نماز پڑھ سکتی ہیں و یا نہ جواب پڑھ سکتے ہیں اگر ناظرنا محرم سے  
 محفوظ ہوں ہو العالم <sup>۱۹</sup>سوال اگر کسی مقام پر غارشت ہو کھلا دیا اگر کلاہ گڑھے  
 تو نماز پڑھنے میں اوٹھا کر سر پر رکھنا جائز ہے یا نہیں بنیو التوجروا جواب کہ جانا نماز میں  
 بقدر ضرورت جائز ہے اور اگر بیٹھا ہو اور کلاہ قریب گری ہو تو اوٹھا کر سر پر رکھ لے اور ایسا  
 نہ کرے کہ فعل کثیر لازم آوے ہو العالم <sup>۲۰</sup>سوال ینکتاب خجافہ میں کہ جسمین حالات  
 ملکون کے لکھے ہیں ویکما کہ ایام گرامین ایک ملک میں یہ طریق ہے کہ تین تین مہینہ تک  
 آفتاب غروب نہیں ہوتا تو وہاں نماز پنجگانہ وغیرہ روزہ کس طریقہ سے ادا کرنا چاہیے  
 - فصل و شرح ارشاد فرمائیے بنیو التوجروا جواب ایسے بلاد میں بدون ضرورت  
 شریعہ نہ رہے اور اگر بغیر ضرورت شریعہ رہتا ہے تو ظاہر مدار صلوة و صوم کا تخمینہ پر قیاس  
 ان بلاد کے کرے یعنی ماں بلاد میں موسم گرامین جب اطول ایام ہوتے ہیں اوس مقدار  
 کو دن قرار دے اور بمقدار شب کے شب قرار دے ہو العالم <sup>۲۱</sup>سوال سنا گیا ہے  
 کہ چودہ انگوٹھی مثل عقیق اور زمرہ و گینہ نولاد وغیرہ اوز گینہ ہا می مختلف پہننا نماز پڑھنا  
 مسنون اور باعث صواب ہے یہ بات درست ہے یا نہیں مفصل ارقام فرمائیے بنیو  
 التوجروا جواب تفصیل اس کی کتاب علیہ التتقین وغیرہ میں دیکھنی چاہیے ہو العالم  
<sup>۲۲</sup>سوال سنا گیا ہے کہ ہنگام طلوع آفتاب و بوقت زوال وغروب آفتاب تلاوت کلام  
 اور نماز پڑھنا ممنوع ہے یہ بات صحیح ہے یا نہ بنیو التوجروا جواب جائز ہے ممنوع نہیں  
 ہے اگرچہ بعض روایات سے ظاہر ہوتا ہے کہ وقت طلوع وغروب شمس سنتی نماز مکروہ  
 ہے بمعنی اقل ثواب لیکن ظاہر تصانی نو اقل پڑھنا دن و دو قنومین بھی مکروہ نہیں ہے  
 بلکہ مطلق نماز سنتی کی بھی بہت کراہت ثابت نہیں ہوتی ہو العالم <sup>۲۳</sup>سوال جو شخص نماز

کہ بوقت فضیلت بوجہ ضروریات دنیاوی یا غیر ضرورت و کاملی ادا نہ کرے تو اس کی کیا سزا  
 ہے ویانگنکار نہوگا **جواب** اگر نماز اس کی وقت میں پڑھی ہے تو گنہگار نہوگا اگرچہ وقت  
 فضیلت کا گزر گیا ہو **ہو العالم سئوال** قنوت میں اگر ازراہ غلطی کلمات تشہد پڑھنے لگے  
 تو نماز باطل ہوگی ویانہ **جواب** اگر سو اُپرہ گیا تو نماز صحیح ہوگی **ہو العالم سئوال** حین  
 سورون میں کہ سجدہ واجب سنت ہے اور سورتون کو نماز اقص سنتی میں پڑھنا جائز ہے  
 ویانہیں اور در صورت جواز اگر آیت سجدہ اوسے تو اوسی وقت سجدہ بجالاوے ویالعد نماز  
**جواب** نماز سنتی میں پڑھنا اور سورون کا جائز ہے مطلقاً پس سجدہ سنتی بعد نماز کے  
 بجالاوے اور سجدہ واجبیہ آسانی نماز میں بیکیز بجالاوے پہر کڑے ہو کر تمام قرات سورہ  
 مذکور کرے اور وہ چار سورہ کہ جنہیں سجدہ واجب ہے یعنی حم سجدہ اور التمجیدہ اور النجم  
 اور اقرآن میں سے کسی کا پڑھنا نماز واجب میں جائز نہیں **ہو العالم سئوال** نماز زیر آسمان  
 عورتوں کو وغیر مسل مرد و عورت دونوں کو زیر آسمان پڑھنا و کرنا جائز ہے ویاعورتوں کو  
 نماز زیر آسمان بجالانا جائز نہیں ہے اور نہ نابہی زیر آسمان مرد و عورت دونوں کو چاہیے  
 ویانہ **جواب** دونوں جائز ہیں اور قول بکل است نظر سے نہیں گزرا لایہ نہ غسل کرنا  
 مرد و عورت کو مکروہ ہے **ہو العالم سئوال** کلیتاً ہنی ازار بند میں باندہ کرو گہری منہ خیر  
 جیب میں یکم نماز پڑھنا کیسا ہے مفصل ارقام فرمائیے **جواب** جائز ہے  
**ہو العالم سئوال** اگر فرش مکان کا درہندوئے شوب کیا ہو تو اس جابجا نماز بجا کر نماز پڑھ سکتا  
 ہے یا نہ اور جانماز مطول ہے کہ اعضائے مصلی بالکل جانماز پر بیٹگیے مفصل ارشاد فرمائیے  
**جواب** صورت مذکورہ میں نماز صحیح ہوگی **ہو العالم سئوال** در میان  
 اذان و اقامت کے احمد دعای اللہم اجعل الخ بحسب معمول اپنے ایک پانوں پڑھ کر

یا کچھ آگے بڑھ کر پڑھتا ہے آیا یہ فعل اس کا مذموم ہے یا کیا مفصل ارشاد ہو بنیو اتوجروا  
**جواب** امر مذکور ممنوع نہیں ہے ہوا العالم **سوال** اگر مصلیٰ کے قریب دو تین ہاتھ  
 کے فاصلہ پر آدمی بیٹھے ہوں تو ادا ہی نماز مصلیٰ جائز ہے یا نہ اور مولد اس سے یہ ہے کہ آدمی  
 سجدہ بغافلہ دو تین ہاتھ بیٹھا ہو تحریر فرمایا جاوے **جواب** خارج ہے لیکن اگر کوئی آدمی  
 سجدہ کے مصلیٰ کی جانب سامنے مصلیٰ کے ہو تو مکروہ ہے ہوا العالم **سوال** اکثر مہینوں  
 اس جو ارکے نماز میں وقت پڑھنے دعای اللہم اجعل قلبی ہادیا الی آخرہ ایک پائون  
 آگے بڑھا کر کہتے ہیں اور وقت قنوت بھی پائون بڑھاتے ہیں یہ امر جائز ہے اور بڑھانا پائون کا  
 چاہیے یا نہ **جواب** دعای اذان کے پڑھنے میں استعجاب پائون بڑھانا کسی روایت  
 میں نظر سے نہیں گزرا یہ البتہ لکھا ہے کہ لا اقل میان اذان و اقامت فاصلہ گام ہر دھڑکن ہو  
 اور نماز میں ہنگام قنوت واسطے قنوت پڑھنے کے پائون کو آگے نہ بڑھاوے ہوا العالم۔  
**مسائل دستخطی علمای عالی مقام از کتاب جدول**

### مشرف علی خان صاحب مرحوم

**سوال** ایک شخص نے مدت تک نماز میں استغفر اللہ کو بجمہای استغفر اللہ کہہ لیا اور  
 اور جانتا تھا کہ ایسا ہی کہنا چاہیے چونکہ یہ فقرہ مستحب ہے اور جاہل ہی تھا تو اس صورت  
 میں عادیہ نماز کرنا چاہیے یا نہ اور اگر کسی جگہ اعراب واجبات نماز سے جا ہلا درست نہ پڑھے  
 تو کیا صورت کہتا ہے مفصل ارشاد فرمائیے بنیو اتوجروا **جواب** ظاہر ہے کہ اغلال اغرا  
 اذکار مستحبہ میں مثل اسکے کہ مذکور ہوا سوال میں مفر صحت صلوٰۃ نہوگا لیکن جب وقت اغلال  
 اعراب اذکار واجبہ میں کرے تو یہ فقرہ صحت صلوٰۃ ہے خواہ موجب تفسیر تہج معنی کے ہو یا نہو

لیکن یہ وہ صورت ہے کہ اخلال باعراب کرے یعنی تغیر اعراب میں باسطح دے کہ مخالف  
قواعد لغت عرب کے ہو لیکن حیثیت تغیر اعراب ثابتہ مشہورہ میں دے لیکن قرات موافق لغت  
عرب کے ہو ایسی صورت میں حکم فساد نماز نہ دھیر محل تامل ہے ہو العالم <sup>سوال ۲۳۳</sup> اگر کوئی شخص  
بدون تقلید مجتہد حق خواہ بسبب جہل و خواہ بسبب غدر و مصلحت مجتہد نماز ادا کرے اور مراعات  
نمازین جو فقہا ہی کتابا وغیرہ درج کیا ہے قصور نہ کرے آیا بعد تقلید مجتہد حق واجب ہے کہ سب  
نمازین اپنی کسایام عدم تقلید میں بحال لایا ہے اعادہ کرے و در صورت وجوب اعادہ اگر نہ کرے  
تو نوافل یومیہ پڑھ سکتا ہے یا نہیں مصلحت اتمام ہو بنیو التوجروا **جواب** جو نماز کہ تقلید اموات  
میں ساتھ مراعات مراتب احتیاطاً نہ تصور ہو کمال لایا ہے بصورت تغذ و مصلحت مجتہد حق تو حیات  
اعادہ نہیں ہے اور در صورت عدم تغذ کے احوط اعادہ ہے بلکہ لازم ہے اعادہ کرنا احد نماز  
یومیہ کے نوافل کو بحال لاسکتا ہے ہو العالم <sup>سوال ۲۳۴</sup> رکعات و سیرہ کہ بعد غشا پڑھتے  
ہیں نیت میں تصور قصد عدد رکعات ضرور ہے یا نہیں بنیو التوجروا **جواب**  
قصد نماز و تیرہ کافی ہے ہو العالم <sup>سوال ۲۳۵</sup> حال تقیہ میں اگر مومن کو نماز سنیں کی یاد نہ ہو فقط  
باتہ بانگ نماز بطور نہ سہ اپنے او کرے تو نماز صحیح ہے یا نہیں بنیو التوجروا **جواب** اگر  
اسی قدر تقیہ پر دفع خوف متصور ہو تو مصلحت تقیہ نہیں کہتا ہو العالم <sup>سوال ۲۳۶</sup> اگر کوئی شخص  
رو بروی مصلی بلا کلام آکر او باتہ سر پر رکھ کر سلام علیک یا السلام علیکم کہے تو جواب میں مصلی ہی  
علیک السلام یا علیکم السلام کہے اور اگر جواب نہ دے تو غلط نماز زمین عاید ہو گا یا نہیں ارشاد  
فرمائیے بنیو التوجروا **جواب** مصلی اسی مہینہ سے کہ سلام کو سنے جواب دے لیکن باتہ  
اٹھانا اور دیگر مہیت کچھ اعتبار نہیں کہتا و چونکہ وجوب سلام فوری ہے اگر جواب نہ دیکھا تو  
دفعہ نماز میں حاصل ہو گا ہو العالم <sup>سوال ۲۳۷</sup> اگر نماز میں شخص منفرد دو سلام بعد تشهد یا بیطور ادا کرے کہ

دفعہ اول رو قبلہ گوشہ چشم ثانیہ جانب راست کر کے السلام علینا وعلیٰ اعباد اللہ الصالحین کہے  
 اور دفعہ ثانی میں جانب چپ ساتھ اشارہ چشم کے رو قبلہ کہے السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ  
 تو درست ہے یا نہیں اور اگر صورت سلام اول کو بدستور نہ کر کے اور دفعہ ثانی میں گوشہ چشم چپ  
 چپ نہ کرے اور رو قبلہ سلام ثانیہ نہایت واجب کہ ختم کرے صحیح ہے یا نہ اور اس حال  
 میں کہ ماموم ہوا التفات گوشہ چشم جانب راست و چپ دونوں ضرور ہے یا کون صورت چاہی  
 بیذوق و اجواب سلام اول میں کہ السلام علیک ایہا النبی ہے اور یہ سلام حدیث ہے  
 کوئی اشارہ وارد نہیں ہوا اور نہ السلام علینا الخ میں اور اگر کوئی شخص از روی جہالت گوشہ  
 چشم اشارہ کسی طرف کرے تو ایک امر عیث اور لغو بجا لایا لکن نماز باطل نہیں اور سلام اخیر  
 میں کہ السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ہے اشارہ گوشہ چشم بجانب راست واسطے منفرد کے  
 وارد ہے نہ بجانب چپ لکن اگر کوئی شخص از روی جہالت بجانب چپ اشارہ کر گیا تو نماز کو  
 باطل نہیں ہے اور واسطے ماموم کے اسی سلام اخیر میں اشارہ بجانب راست مرتبہ اول  
 میں اور اشارہ بجانب چپ مرتبہ دوم میں جبوقت کوئی شخص مامومین سے جانب اس کے  
 ہو سنت ہے خلاصہ یہ کہ سلام اخیر کو دوبار کہے اور اشارہ طرفین ترتیب بجا لادے عقاباً  
 اور دونوں سلام اخیر کہ السلام علینا و السلام علیکم الخ آخر ہا میں جبکو پہلے ادا کرے نیت  
 وجوب اس میں کرے باقی اول و آخر بہت ہے ہوا عالم <sup>سؤال</sup> اگر نیت وضو یا نماز  
 یا صوم یا زیارات زبان ہندی میں کرے تو جائز ہے یا نہیں مفصل و شرح ارشاد ہے بیذوق  
**جواب** نیت متعلق قبلہ ہے اور اگر تلفظ کرے تو سب کچھ ضرر نہیں رکنا ہوا عالم  
<sup>سؤال</sup> ایک شخص قرات سے محض عاری ہے اور حروف مخارج سے ادا نہیں کر سکتا  
 تو نماز اسکی صحیح ہے یا نہیں و نماز باطل مسئلہ قرات درست ہے یا نہیں ارقام فرما بیذوق

**جواب** اگر کوشش تحصیل قرأت میں کیا ہے اور بسبب قصور زبان کے تاخیر حروف سے عاجز ہے تو اس صورت میں مندوب ہوگا دالامصحت نماز اوسکی مشکل ہے و جاہل مسئلہ مندوب نہیں ہے مگر مواضع مخصوصہ میں اور یہ مقام اول مقاموں سے نہیں ہے ہو العالم

**سوال** نماز چاند گسن و سورج گسن کی کون آیتہ قرآنی سے ہے ارشاد فرمایا جاو **جواب** اگر مقصود دریافت دلیل وجوب ہے تو جواب یہ ہے کہ وجوب نماز گسن باحادیث واجماع علماء امامیہ ثابت اور اگر مرد دریافت ترکیب و کیفیت نماز گسن ہے پس رسالہ تحفۃ المؤمنین کی طرف رجوع کیا جاوے ہو العالم **سوال** اگر عملی کو امتیاز میں اجزائی واجبہ و مستحبہ نہ تو نماز اوسکی صحیح ہے یا باطل تحریر فرمایا جاوے بنیاد وجوب **جواب** ظاہر یہ ہے کہ صحیح ہو مگر اس صورت میں کہ قصد وجوب کیا ہو مستحب میں اور قصد مستحب کیا ہو واجب میں تو اس صورت میں ظاہر یہ ہے کہ نماز باطل ہو ہو العالم **سوال** اگر کوئی شخص شناسی نماز میں حمد کو فراموش کرے تو کیا کرنا چاہیے **جواب** اگر قرآن حاضر ہو تو قرآن سے پڑھے اور اگر حاضر نہ ہو نماز کو قطع کرے اور قرآن سے یاد کرے یا کسی سے سیکھے اور اگر وقت وسعت نہ رکھتا ہو تو بقدر حمد قرآن سے یاد کرے پڑھے ہو العالم **سوال** ایک شخص نے نماز صبح وقت پڑھ لیا اور ارادہ کیا کہ قبل نماز مغرب سے اول قضای صبح ادا کرے لاکن اس وقت نیت نماز مغرب کر لیا اور نیت صبح فراموش کیا تو بعد نیت ستر رکعتی مغرب اور بعد تکبیرۃ الاحرام رکعت اول میں عدول نیت مغرب کر کے بقصد صبح اوسی رکعت کو پڑھے یا نہ و در صورت جو لا نیت قضای صبح کر کے تکبیرۃ الاحرام لیکے اور نیت مغرب قطع کر کے مشغول نماز صبح ہو یا تکبیرۃ الاحرام نیت سابق کو قائم رکھ کر قضای نماز صبح پڑھے **جواب** عدول حاضرہ سے طرف قاتلہ کے جائز ہے اس وقت تک کہ زیادتی لازم نہ آوے اور صورت عدول میں تکبیر سابق کافی ہے

بلکہ قطع کرنا جائز نہیں ہے ہوا العالم <sup>سوال</sup> جہد اخفات جیسا کہ واسطہ مردوزن ضروری ہے  
 اسی طور پر اگر مکان خالی ہے اور محل ملوۃ بیچ خلوات کے ہو تو عورتوں کو یہی جہر نماز جہر  
 میں جائز ہے لازم ہے یا نہیں مینو التوجہ و اجواب لازم نہیں ہے ہوا العالم <sup>سوال</sup>  
 نماز ہای بے قرأت کہ جمل مسئلہ وجوب قرأت میں پڑھا ہوا عادیہ اور سکا واجب ہے یا نہیں  
 مینو التوجہ و اجواب ظاہر الاعادہ لازم ہے ہوا العالم <sup>سوال</sup> اگر کوئی شخص جانتا ہو کہ  
 نماز شتمل اوپر افعال واجبہ و مندوبہ کے ہوتی ہے لیکن معلوم او سکونہ کہ واجب کون ہے  
 اور مندوب کون اور وہ نماز پڑھتا ہے تو نماز او سکی صحیح ہے یا فاسد اور اگر کسی شخص نے  
 بعضے امور واجبہ نماز کو بوجہ عدم علم او نکلے ظل کیا ہو از قبل طمانیت و اخراج حرورت  
 مخارج سے اور بعد او سکے معلوم ہو کہ وہ واجب تہی نماز او سکی صحیح ہے یا اعادہ او سکنا لازم  
 ہے جواب اگر افعال واجبہ و مندوبہ نماز نظر میں مصلی کے متمازنون اور سب افعال  
 میں قصد قربت فقط کیا ہو تو ظاہر انما صحیح ہے اور اعادہ اور قضا ایسے نماز کی لازم نہیں  
 اگر کسی اور عہد سے او سمین ظل نہوا و ظل کرنا و احبات نماز میں قصد موجب فساد ہے  
 عام اس سے کہ عالم ساتھ وجوب اوس شئی کے ہو یا نہو لیکن در صورتیکہ قادر او پر تعلم کے  
 متاعادہ یا قنای صحیح صلوات واقعہ بہ نہج مذکور کا لازم ہے <sup>سوال</sup> اگر کوئی شخص  
 قرأت کو سورہ محمد یا دیگر سورہ میں کہ پڑھنا او سکنا نماز میں ضرور ہے باوجود قدرت تعلم اور  
 بہرہی معلوم اور استعداد اور قدرت تعلیم کے نہ سیکھے اور غلطی بیچ لہجہ و مخارج قرأت کے  
 کرے جو نمازین کہ ایسی حالت میں پڑھ رہی ہوں صحیح ہیں یا باطل تحریر فرمائیے مینو التوجہ و  
 جواب ظاہر ہے کہ نماز او سکی صحیح نہوگی ہوا العالم

از کتاب فیض انساب دستخطی آغا احمد صاحب

## بھبھانی اعلیٰ اللہ مقامہ

**سوال ۴۴۸** نیت نماز وضو غسل ہر زبان میں مثلاً فارسی یا ہندی میں مرد وزن کر سکتے ہیں یا نہیں بنیوا توجروا **جواب** مضائقہ نہیں ہے ہو العالم **سوال ۴۴۹** ہر رکعت نماز واجبی میں بعد حمد سورہ قل ہو اللہ احد یا انازلناہ یا سورہ دیگر پڑھ سکتے ہیں یا نہیں بنیوا توجروا **جواب** پڑھ سکتے ہیں ہو العالم **سوال ۴۵۰** بعد رکعت آخر نماز واجبی میں ایک بار پڑھنا تسبیحات اربعہ کا اکتفا کرتا ہے یا نہیں مفصل ارشاد فرمائیے بنیوا توجروا **جواب** بافتیارتین مرتبہ پڑھیں اور حال اضطراب میں کمتر کافی ہے ہو العالم **سوال ۴۵۱** رکعت سوم و چہارم میں بعد تسبیحات اربعہ کا استغفر اللہ کہے یا نہ **جواب** مستحب ہے ہو العالم **سوال ۴۵۲** اگر رکعت سوم میں سورہ فاتحہ پڑھے اور رکعت چہارم میں تسبیحات اربعہ نماز اسکی جائز ہے یا نہیں بنیوا توجروا **جواب** مضائقہ نہیں ہے ہو العالم **سوال ۴۵۳** اگر کوئی شخص بالفعل مخارج حروف سے واقف ہو تو آیا نماز ادا شدہ گاؤں کرے یا نہیں بنیوا توجروا **جواب** اعادہ کرے اگر قصور تحصیل میں اوسکے کیا ہو ہوا **سوال ۴۵۴** نماز جہری و اخفائی بیچگانہ واجب ہے یا سنت **جواب** صبح و مغرب و عشاء میں جہر واجب ہے اور ظہر و عصر میں اخفا واجب ہے ہو العالم **سوال ۴۵۵** ایک رکعت میں مکرر فاتحہ پڑھے نماز درست ہے یا نہ **جواب** غمخانہ پڑھے ہو العالم **سوال ۴۵۶** اگر مرد نے غدر سر برہنہ نماز پڑھے تو درست ہے یا نہ **جواب** مضائقہ نہیں ہے اور کراہت دور نہیں ہے ہو العالم **سوال ۴۵۷** دواؤی یا تین آدمی نماز واجب باوا ایک مکان میں فداوی پڑھ سکتے ہیں یا نہیں **جواب** شافی و دوائی محبت ہو **جواب** مضائقہ نہیں ہے ہو العالم **سوال ۴۵۸** عورت حال حیض و نفاس میں نماز پڑھ سکتی ہے یا نہ **جواب** حرام ہے



یہ خلاف اور قصاصی لازم نہیں ہے ہوا عالم <sup>۴۵۹</sup>سوال تسبیح حضرت فاطمہ علیہا السلام  
کو بعد نماز اگر پڑھے تو نماز اسکی صحیح ہے یا نہیں ارقام فرمائیے بنیو التوجروا جواب  
صحیح ہے ہوا عالم <sup>۴۶۰</sup>سوال ایک شخص مذہب شیعہ رکھتا ہے اور اعتقاد و افعال اسکی  
سب موافق مذہب شیعہ ہیں مگر نماز بطریق نماز سنت و جماعت پڑھتا ہے بحسب عادت  
نہ از روی اعتقاد اس باب میں کیا حکم فرماتے ہیں جواب باطل ہے اگر عدا پڑھتا ہے  
ہوا عالم <sup>۴۶۱</sup>سوال انسانی نماز میں خراش پیچ بدن کے معلوم ہو گیا دوسے یا نہ اگر کھلا دے  
تو نماز درست ہے یا اعادہ کرے بنیو التوجروا جواب مادامیکہ فعل کثیر نہ مضائقہ نہیں  
ہے ہوا عالم <sup>۴۶۲</sup>سوال انسانی نماز میں بیچ حالت قیام کے داغ پاک کرنا دست مال  
وغیرہ سے جائز ہے یا نہیں ارقام ہو بنیو التوجروا جواب جائز ہے ولیکن قیام کو  
برہم نہ کرے اور اسقدر طول نہ دے کہ فعل کثیر ہو <sup>۴۶۳</sup>سوال ایک شخص عارضہ سلسل  
بول یا سوزاک رکھتا ہے ہر وقت بول اور یریم جاری ہو تو اس زیر جامہ طہیث سے نماز  
جائز ہے یا نہ جواب بسم اللہ والحمد للہ یریم پاک ہے ولیکن بول سے اجتناب محال  
لازم ہے اور قبل وقت ہر نماز کے تبدیل پارچہ کرے بعد ازاں جو کچھ انسانی نماز میں  
آوے اس میں مضائقہ نہیں ہے ہوا عالم <sup>۴۶۴</sup>سوال اگر بطریق مرض سلسل بول ہو تو  
اس میں کیا حکم فرماتے ہیں جواب اگر سلسل بول ہے اور بقدر نماز طہارت باقی نہیں  
رہتی تو ذکر کو کیسہ میں کرے اور واسطے ہر نماز کے کیسہ کو ہٹے اور تجدید و منکر کرے اور  
اگر بقدر نماز طہارت ممکن ہے تو نماز کو اس وقت میں کہ قطرہ نہیں آتا ہے ادا کرے ہوا عالم  
<sup>۴۶۵</sup>سوال اگر کوئی عورت مہوی سر کو اپنے صحنیکر کے بالائی سر یا عقب سر گرہ دے تو  
اس طرح نماز پڑھ سکتی ہے یا نہیں بنیو التوجروا جواب نماز صحیح ہے ولیکن مکروہ ہے

ہو العالم <sup>سوال</sup> مصلیٰ نے سوای تر عورت کے اور غصہ نہ چھپایا تو نماز اوسکی صحیح ہے یا نہ  
**جواب** صحیح ہے و لکن مکروہ ہے ہو العالم <sup>سوال</sup> بعد نماز و قبل تعقیبات و وظائف  
 کے حقہ مینا چاہیے یا نہ **جواب** افضل ترک ہے ہو العالم <sup>سوال</sup> وقت نماز بہت  
 تنگ ہے و منکر نیسے وقت منقضى ہوتا ہے تیمم کرے یا منکر کرے **جواب** باصواب حرمت  
 ہو **جواب** تیمم کرے اور احوط یہ ہے کہ نماز کا بعد اوسکے اعادہ کرے ہو العالم

### فصل شہتم در بیان مسائل و فضائل عجم

پس پوشیدہ نہ رہے کہ ضروریات دین اسلام سے نماز جماعت کا سنت ہونا ہے اور نہ کار و سکا  
 زمرہ کفار داخل ناس ہے اور ائمہ اہل علیہم السلام اس قدر اوسکی ترغیب اور تاکید اور اوسکے  
 ترک میں تنوین اور تہدید وارد ہے کہ بغضے علمای دین نے اوسکے وجوب کا احتمال کیا ہے  
 لیکن بنا بر اختصار کے چند روایات پر انفا کیا پس پوشیدہ نہ ہے کہ حدیث صحیح میں عبداللہ بن  
 سنان رضوان اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت امام حق ناطق جعفر صادق علیہ السلام نے  
 فرمایا کہ نماز جماعت نماز فردی سے چوبیس درجہ افضل ہے اور کئی روایتوں میں پچیس درجہ  
 وارد ہیں اور حضرت امام رضا علیہ التحیۃ والثناء سے مروی ہے کہ ان حضرت نے فرمایا کہ  
 نماز واجب کا جماعت سے ادا کرنا اوس سے افضل ہے کہ مسجد کو نہ مین بجالائے اور جس  
 روایات میں وارد ہے کہ نماز مسجد کو نہ مین برابر نمازوں کے ہے پس بنا بر اسکے نماز جماعت  
 ہزار نمازوں سے بہتر ہو اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت  
 امیر المؤمنین علیہ السلام کو خبر ہوئی کہ ایک قوم واسطے نماز جماعت کے حاضر نہیں ہوتی حضرت  
 نے خطبہ میں فرمایا کہ جو قوم نماز جماعت کے لئے حاضر نہیں ہوتی وہ ہمارے ساتھ نہ کھائے  
 اور نہ پیے اور ہماری عورتوں سے نکاح نہ کرے یا نماز جماعت میں حاضر ہو پس مسلمانوں نے

اونکے ساتھ کمانا اور پینا چھوڑ دیا اور اس نے نکاح کرنا مقوف کیا یہاں تک کہ وہ نماز عجات  
 میں حاضر ہوئے اور شہید ثانی طالب تراء نے ابو محمد سے نقل کی ہے اور اونہوں نے ابی  
 سعید خدری سے روایت کی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ  
 بعد نماز طہر کے میرے پاس جبرئیل تشریف آفرشتوں سے آئے اور کہا اسی محمد صلی اللہ علیہ و  
 آلہ وسلم تمہارے پروردگار نے تمکو سلام فرمایا ہے اور تمہارے لئے دوہریے بھیجے  
 ہیں کہ اوپر نیغیرون کے لئے سننیں بھیجے میں نے اونسے پوچھا وہ کیا ہیں اونہوں نے کہا کہ  
 قرکی تین رکعتیں پڑھنا اور نماز پنجگانہ جماعت سے بجالانا ہے میں نے کہا اسی جبرئیل میری  
 امت کے لئے جماعت میں کیا ثواب ہے اونہوں نے کہا اسی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 جسوقت کہ دو شخص نماز کو جماعت سے بجالائیں حق تعالیٰ ہر شخص کے لئے ہر رکعت کے عوض میں  
 ڈیڑھ سو نمازین لکھتا ہے اور جسوقت کہ تین شخص ہوں تو ہر شخص کے لئے ہر رکعت کے  
 مقابل میں چوبیس سو نمازین لکھتا ہے اور جسوقت کہ چار شخص ہوں تو ہر شخص کے لئے ہر  
 رکعت کے عوض میں ایک سو نمازین لکھتا ہے اور دو سو نمازین لکھتا ہے اور جسوقت کہ پانچ شخص ہوں  
 تو ہر شخص کے لئے ہر رکعت کے عوض میں دو سو نمازین لکھتا ہے اور چار سو نمازین لکھتا ہے اور  
 چھ شخص ہوں تو ہر شخص کے لئے ہر رکعت کے عوض میں چار سو نمازین لکھتا ہے اور  
 اور جسوقت کہ سات شخص ہوں تو ہر شخص کے لئے ہر رکعت کے عوض میں نو سو نمازین لکھتا ہے  
 لکھتا ہے اور جسوقت کہ آٹھ شخص ہوں تو ہر شخص کے لئے ہر رکعت کے عوض میں بیس  
 سو نمازین لکھتا ہے اور جسوقت کہ نو شخص ہوں تو ہر شخص کے لئے ہر رکعت  
 کے عوض میں اتریس سو نمازین لکھتا ہے اور چار سو نمازین لکھتا ہے اور جسوقت کہ دس شخص ہوں تو ہر شخص  
 کے لئے ہر رکعت کے عوض میں بیس سو نمازین لکھتا ہے اور اگر اس سے

زیادہ ہوں پس اگر انسان کو بجای روشنائی کے قیادین اور درختی دنیا بجای قلم ہوں  
 اور تمام النس جن مع ملائکہ لکھنے والے ہوں جب بھی قادر بنو گئے اس امر پر کہ ثواب ایک  
 رکعت کا لکھ سکین الحدیث **سوال** <sup>۴۶۹</sup> ایک شہر میں دو جماعت عید کی ہو سکتی ہیں یا نہیں  
**جواب** جب شرائط وجوب نماز عیدین متحقق ہوں تو بغیر فاصلہ ایک فرسخ کے دو جماعتیں  
 نہیں ہو سکتیں ہو العالم **سوال** اگر کوئی شخص بعد ختم نماز جمعہ مسجد جامع میں واسطے  
 نماز کے آوے پس نماز ظہر بجماعت پڑھ سکتا ہے یا نہیں بنیو التوجروا **جواب**  
 اگر بعد اتمام نماز جمعہ داخل مسجد ہوا اور نماز جمعہ بجا نہ لایا تھا پس نماز ظہر کو بجماعت پڑھ سکتا  
 ہے ہو العالم **سوال** کیا ارشاد ہے اس بارہ میں کہ اگر ماموم مسبق ہے یعنی تیسری  
 رکعت نماز ظہر میں اگر جماعت میں شریک ہو تو اسکو تسبیحات اربع پڑھنا چاہیے یا دونوں  
 سورہ دونوں رکعتوں میں **جواب** جبکہ امام کی تیسری رکعت ہو اور ماموم کی پہلی رکعت  
 ہو تو ماموم سورہ حمد اور سورہ ثانیہ پڑھے تمام اگر مہلت پاوے والا جب قدر پڑھ چکا ہے  
 اوپر تکفیر کے رکوع میں ہمراہ امام داخل ہو اور یہی حکم ہے رکعت دوم ماموم کا صوت  
 مذکورہ میں ہو العالم **سوال** <sup>۴۷۰</sup> اگر نماز جماعت میں مصلیان مع امام سر بسجود ہوں انفا  
 امام کو کوئی بیماری لاحق ہو کہ نہ وقت نماز چائے یا بیہوش ہو جاوے تو مصلیان کو کیسے  
 سر سجود سے اٹھانا اور کس طرح نماز ختم کرنی چاہیے مفصل ارشاد ہو و شرح ارقام فرمایا  
 جاوے بنیو التوجروا **جواب** بعد ادا ی ذکر سجود جب مصلین کو معلوم ہو حال امام کا  
 اسوقت سجود سے اٹھ کر بنیت النذر نماز تمام کریں ہو العالم **سوال** <sup>۴۷۱</sup> نماز جمعہ پیش نماز  
 کے پیچھے پڑھنا جائز ہے یا نہ بنیو التوجروا **جواب** نماز جمعہ پڑھنا باقتدای مومن عادل باوجود  
 تحقق شرائط باقیہ جائز بلکہ راجح و موجب ثواب عظیم ہے ہو العالم **سوال** <sup>۴۷۲</sup> نماز عید غدیر میں

جماعت کو آپ کیا فرماتے ہیں بنیو اتوجروا **جواب** یہ نماز جماعت نہ پڑھیں ہو العالم +  
**مسائل از کتاب مستطاب جدول مشرف علیہ فی انصاف مرحوم**  
**سؤال** ۱۵۴۰ ما قول العلماء رحمہم اللہ تعالیٰ اگر زید ماموم نماز جماعت ظہر میں داخل ہوا اور وقت  
تک نماز ظہر و عصر اس نے نہ پڑھی ہو مگر امام قبل درود امام سے نماز ظہر اور اگر چکا ہوا و مشغول  
نماز عصر ہو اس صورت میں کہ زید ماموم ہے ہو سکتا ہے کہ عقب امام جو مشغول بنا کر عصر سے  
نیت ظہر کر کے نماز تمام کرے اور نماز عصر منفرد پڑھے اور اگر نیت عصر عقب امام کرتا ہے تو  
نماز ظہر آخر ہوتی ہے پس ایسی حالت میں کس عنوان سے نماز ادا کرے اور نیت کون نماز  
کی کرے اور اگر تقدیم و تاخیر واقع ہوتا رک کیا ہے بنیو اتوجروا **جواب** اشہر اظہر یہ ہے  
کہ اگر ماموم نماز ظہر تنہا پڑھے چکا ہو تو ظہر امام میں نیت نماز عصر کی کر سکتا ہے اور اگر امام ظہر سے  
فارغ ہوا ہو اور ماموم نے ظہر ہی تک نماز نہیں پڑھی پس عصر امام میں نیت ظہر کر سکتا ہے  
اور ان صورتوں میں خلاف ابن بابویہ رحمہ اللہ دیکھا گیا غالباً صورت اولیٰ میں کہتے ہیں  
کہ ماموم نماز ظہر ہمراہ امام عصر نہ پڑھے بہر حال قول انکا ضعیف ہے و العمل علی الاول  
و تقدیم عصر ظہر پر بعد از دست و رفت میں جائز نہیں ہے ہو العالم **سؤال** نماز جماعت  
میں برکات سوم و چہارم اگر بعض تسبیحات اربعہ کے سورہ حمد پڑھے ہو تو فساد  
اوسکی نماز میں ہوتا ہے یا نہ **جواب** اگر ماموم مسبق ہو یعنی رکعات اوآخر میں شریک  
ہوا ہو تو پڑھنا حمد و سورہ کا واسطے اوسکے ترجیح رکھتا ہے بلکہ ظنہ واجب ہے اور اگر  
ابتداء سے شریک ہوا ہے پس احوط وہ ہے کہ تسبیحات جدول نہ کرے اور اگر کرتے تو یقین  
اوپر فساد نماز کے نہیں ہے بلکہ احتمال کراہت بعید نہیں ہے ہو العالم **سؤال** رکعت  
سومی و مغرب یا سومی و چارمی ظہر و عصر و شبائیں تسبیحات اربعہ افضل ہے یا حمد اور اگر سورہ

حمد شروع کی ہو تو ہو سکتا ہے کہ کثرتی سورہ میں حد دل کر کے تسبیحات پڑھے جواب  
نظر حقیر میں تسبیحات پڑھنا بہتر ہے اور اگر شروع سورہ فاتحہ کیا ہے نماز فردا میں تو عدد دل  
بہ تسبیح خالی اشکال سے نہیں ہے ہو العالم **سوال** رکعت سوم چہارم ظہیرین وعشا میں  
مصلیٰ غیر سجد پڑھے سورہ حمد و تسبیحات اربعہ کے یا نہ اور تسبیحات اربعہ رکعات مذکورہ میں  
افضل ہے یا سورہ حمد فصل ارشاد ہو جواب اختلاف اس باب میں بیچ روایات  
واقوال اصحاب کے بہت ہے بعضی احادیث دلالت اور پشتو بدو عدم ترجیح کے رکھتی ہے  
اور بعض دلالت اور رجحان حمد اور بعض اور رجحان تسبیح کے اور بعض میں فقرہ درمیان  
لام و منفرد کے واقع ہے اور رجحان تسبیح مطلقاً اقرب بتحقیق ہے ہو العالم

### از کتاب مجموعہ عباسی تالیف عباسی قلی خان صاحب رحمہ

**سوال** ایک شخص نماز میں پیش امامی کرتا ہے اور ہم نہیں جانتے ہیں کہ لیاقت کرتا ہے یا نہ  
اور نہ طاقت دریافت کر سکی ہے اس صورت میں نماز کیجیے اور سکے پڑھی جاوے یا نہ بیٹھا  
توجروا جواب اگر مشہور لبرالت ہے یا یہ کہ دو عادل اور سکی عدالت کی شہادت دین  
و یا خود معاشرت و مصاحبت کر کے دریافت کرے مضائقہ نہیں ہے والا خوب نہیں ہے  
ہو العالم **سوال** ایک شخص نے عقب ایک شخص کے نماز پڑھا اور بعدہ معلوم ہوا کہ عادل  
نہیں ہے پس نماز گزشتہ صحیح ہے یا نہ جواب صحیح ہے اگر اول میں گفتیش حال او  
کی تھی ہو العالم **سوال** واسطے پیش نمازی کے کتنی شرطیں ہیں بیان فرمائیے  
جواب بلوغ و عقل و ایمان و عدالت شرط ہے اور اگر واسطے مردوں کے ہے  
پس لازم ہے کہ امام مرد ہو ہو العالم **سوال** عورتوں کو پیش نمازی عورتوں کی کرنا  
اور ہر او عورتوں کے نماز جمعہ و عیدین باجماعت ادا کرنا اور خطبہ منبر پر پڑھنا درست ہے یا نہ

جواب عورت پیش نمازی عورتوں کی سوای جمعہ وعیدین کے کر سکتی ہے والاکن نماز جمعہ میں  
 نہیں کر سکتی اجماعاً اور ایسے ہی عیدین میں طے الاظہر ہو العالم

فصل نہم در مسائل نماز نوافل و مستحب وغیرہ  
 سہ سوال نماز نوافل یومیہ میں قنوت پڑھنا چاہیے یا نہیں جو نمازین کہ بے قنوت پڑھیں تو

درست ہے یا نہیں بنیو التوجروا جواب قنوت نمازین مطلقاً سنت ہے اگر نہ پڑھے تو  
 نماز میں کچھ خلل نہیں ہے سہ سوال نماز عیدین و جمعہ بدون خطبہ ہو سکتی ہے اور میں حکم

جناب والا کیا ہے قلم ہدایت رقم سے ترقیم فرمائیے بنیو التوجروا جواب نماز جمعہ بدون  
 خطبہ نہیں ہو سکتی اور نماز عیدین میں بھی خطبہ واجب ہے اگر نماز عید یا تحقق شرائط واجب

ہوئی ہو ہو العالم سہ سوال نماز شکر یہ پڑھنے کا کیا طریقہ ہے کون کون سورتیں پڑھی  
 جاتی ہیں ارشاد ہو مفصلاً و مشروحاً بنیو التوجروا جواب نماز شکر مثل نماز صبح کے

دو رکعت سے پہلی رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ سورۃ توحید پڑھے اور رکوع اور سجود میں کہے  
 الحمد للہ شکراً اشکراً و حمداً اور دوسری میں بعد حمد کے سورۃ حمد پڑھے

اور رکوع و سجود میں کہے الحمد للہ الذی اعطانی و اعطانی  
 مسئلہ سہ سوال بیچ حالت مشغول الذمہ نماز نوافل کے پڑھنا نوافل یومیہ یا غیر

یومیہ مثل عیدین وغیرہ اور نماز عاشورہ کی جائز ہے یا نہ جواب مشغول الذمہ نماز واجب  
 کو پڑھنا نماز مستحب کا جائز ہے بشرطیکہ باعث عدم ادائی نماز واجب قانت نہ ہو ہو العالم

سہ سوال نماز ہای سنت اور نماز ہای نافلہ میں کیا فرق ہے اور دونوں الفاظ کیا کیا  
 معنی لغوی و اصطلاحی رکھتے ہیں بنیو التوجروا جواب روایات اور کلام فقہاء میں لفظ

سنت کہی بمعنی ثمریت مستقل ہوتی ہے اور کہی بمعنی مستحب اور اطلاق نافلہ کا اکثر نماز

مستحب پر ہوتا ہے خواہ تہہ یومیہ خواہ غیر اور کئے ہوں ہو العالم <sup>سوال</sup> کیا فرماتے ہیں جناب  
 قبلہ و کعبہ اس مسئلہ میں کہ ہر ایک وقت کی نماز میں نماز سنت اور نفل کے رکعت ہیں اور اذکو  
 کس صورت سے ادا کرے مفصل ارشاد ہو بنیو اتوجروا جواب نوافل ظہر آٹھ رکعت  
 ہیں قبل ظہر اور وقت اوسکا اول زوال سے ہے اور نافل عصر بھی آٹھ رکعت ہے اور نافل  
 عصر بعد ظہر ہے اور نافل نماز مغرب چار رکعت ہے اور وقت اوسکا بعد مغرب ہے فضیلت  
 کے وقت مغرب کو پڑھتے اور نافل عشاء دو رکعت ہیں شمسہ بعد عشاء اور بعد نصف شب  
 آٹھ رکعت نماز شب پڑھتے اوسکے بعد دو رکعت شفع اوسکے بعد ایک رکعت و تراستادہ  
 اوسکے بعد دو رکعت نافل صبح قریب صبح بحال اوسے اور نوافل کو دو رکعت پڑھتے ہیں  
 اور ہر رکعت میں حمد اور ایک سورہ پڑھتے ہیں سوا می نماز ذکر کہ وہ ایک رکعت ہے نوافل  
 کی ہر دو رکعت میں قنوط سنت ہے مگر نماز شفع میں اگر قنوط نہ پڑھتے تو مضائقہ نہیں  
 اور زیادہ تفصیل اسکی کتب عبادات سے دریافت کریں ہو العالم <sup>سوال</sup> کیا فرماتے ہیں  
 علماء دین کہ نماز جعفر طیار کی رکعت چہارم میں اخیر سجدہ میں بعد تسبیحات اربعہ ذکر حاجت  
 کرنا زبان فارسی یا ہندی میں درستی یا نہیں اور یاد کر حاجت زبان عربی میں کر لگایا آیت  
 قرآنی جو مضمون دعا میں اور ادین لاویگا اور آیات قرآنی اگر باعث اجابت دعا و درستی نماز  
 میں کون کون آیات ہیں بنیو اتوجروا جواب بہتر یہ ہے کہ زبان عربی میں دعا کیجاوے  
 خواہ بخملاہ ادعیہ ماثورہ خواہ بخملاہ آیات حبیبہ کہ افضل ہے اور یا غیر منقولات سے ہو اور اگر زیادہ  
 تفصیل ممکن نہ ہو فقط اتنا کہنا کافی ہے اللہم اغفر لی واقض کجائی اور اگر بالکل  
 عربی میں کوئی فقرہ نہ کہہ سکے تو درود پڑھ کر بعد ختم نماز میں زبان میں جو دعا چاہے طالب  
 کرے ہو العالم <sup>سوال</sup> نماز ہای سنتی بلا قدر شرمی مبیہ کر پڑھنا جائز ہے یا نہیں اور اگر



نماز نوافل مثلاً ظہر یا عصر یا عذر شرعی بیٹیکر پڑھے یا فقط آٹھ رکعت پڑھے یا ستادہ آٹھ رکعت پڑھے یا ستادہ آٹھ رکعت اور بیٹیکر سولہ رکعت المضاعف پڑھے **جواب** نوافل یومیہ و نماز ہامی سنتی دیگر بیٹیکر پڑھنا جائز ہے اور اگر در صورت عدم ضرر نوافل یومیہ کو بیچ کھات جلوس کے مضاعف کرے موجب مزید ثواب ہوگا لیکن احوط وہ ہے کہ صورت تضعیف میں جو کچھ کہنا یاد رکھات مقررہ قیامیہ سے پڑھے او سمین نیت قربت کرے اور اون رکعات کو حتماً نوافل مقررہ سے شمار نہ کرے **ہو العالم** **سوال** نماز نوافل یومیہ و نماز عیدین و دیگر سنن قضا پڑھی جاتی ہے یا نماز سنت میں قضا نہیں ہے اور وقت نماز عیدین نادوپہر باقی رہتا ہے یا تمام روز اور واسطے نوافل موکدہ کے سفر میں کیا حکم ہے **جواب** نوافل یومیہ کی قضا بجالانا اگر وقت پرنہ پڑھے ہوں سنت ہے اور عیدین کی قضا نہیں ہے اور وقت نماز عیدین بنا بر مشہور طلوع آفتاب سے زوال تک یعنی دوپہر تک ہے اور سفر میں بہتر ہے کہ سوامی نماز شب مع شفع و وتر اور نفلہ صبح کے باقی نوافل نہ پڑھے **ہو العالم** **سوال** نماز نفلہ بھر پڑھنا جائز ہے یا باخفات بینوا توجروا **جواب** جائز ہے کہ بھر پڑھے یا باخفات لیکن اولیٰ یہ ہے کہ نوافل شب باجمارا اور نوافل روز باخفات پڑھے **ہو العالم**

**مسائل از کتاب مستطاب جدول مشرف علیٰ اصحاب مرحوم**

**سوال** نماز عیدین میں نیت واجب کرنا چاہیے یا سنت اور نماز عیدین میں اذان و اقامت دکر ہے یا نہیں بینوا توجروا **جواب** اذان و اقامت نماز عیدین میں ثابت نہیں ہے اور نماز عیدین نیت استحباب باقریۃ الی الدکر سے نیت واجب صحیح نہیں ہے **ہو العالم** **سوال** طریق نماز شب مشعرہ تعداد رکعات و اذکار بالاختصار کہ ضروری و کافی ہے ارشاد فرمائیے بینوا توجروا **جواب** نماز شب آٹھ رکعت ہے ہر رکعت بیک سلام یعنی چار نماز شب نماز صبح کے

پڑھیں اور بعد اسکے دو رکعت نماز شفع بحال اور بن یہ ہیئت سابقہ اور بعض علماء فقہوت  
کو نماز شفع میں ساقط کیا ہے اور بعد اسکے ایک رکعت نماز وتر پڑھیں اور تکبیر الاحرام  
و سورہ فاتحہ و سورہ دیگر اور بعد اسکے فقہوت پڑھیں اور رکوع و سجود کر کے نماز کو اوپر اسی  
رکعت اولیٰ کے ختم کریں کل گیارہ رکعت ہوئیں اور وقت اس نماز کا نصف شب سے  
تا طلوع صبح صادق ہے اور بعد حمد ہر رکعت میں جو سورہ چاہے پڑھے اور اگر سورہ کو اس  
نماز میں ترک کرے اور اکتفا اوپر سورہ حمد کے کرے جائز ہے بلکہ تمامی نوافل بھی حکم کرتے  
ہیں اور فقہوت وتر و تعقیبات ان رکعات کی کتب ادعیہ مثل مفتاح الفلاح و مصباح  
کفعمی میں مرقوم ہیں اگر چاہیں پڑھیں بکریا دتی اجر و ثواب تصور ہے **فائق** ہ اور  
فتاویٰ اپنے میں جناب سید محمد باقر ششتی عند السوال کہ نماز شفع میں فقہوت ہے  
یا نہ جواب میں فرماتے ہیں کہ فقہوت ثابت و مستحب ہے نماز شفع میں اور قول بعد ثبوت  
فقہوت نماز شفع میں ضعیف ہے **سوال** نوافل نماز عشا کس قدر ہیں و وتر کس بیان پڑھتے  
ہیں بعد عشا کے پڑھنا چاہیے یا نہیں بنیوا تو جو جواب نافلہ مشکاۃ مسمیٰ ہے  
ساتھ اسم و تیرہ کے بعد عشا دو رکعت ہے کہ بیٹھ کر پڑھتے ہیں ہوا العالم +

از کتاب مجموعہ عباسی و ستحلی آغا احمد صاحب بھہانی حرم  
**سوال** بے غدر نماز شب و نماز نافلہ صلوٰۃ خمسہ بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے یا نہ جواب  
پڑھ سکتا ہے اور عدم غدر میں افضل استاد ہو کر نماز پڑھنا ہے ہوا العالم **سوال** ایک  
شخص واسطے نماز شب کے از راہ کاہلی مزاج و غلبہ خواب کہی اور نہ نہیں سکتا ہے پس  
اگر نماز شب کو بعد نماز عشا پڑھے تو درست ہے یا نہیں مفصل تحریر فرمائیے بنیوا تو جو را  
**جواب** کاہلی غدر نہیں ہے لیکن اگر خوف رکھتا ہے کہ بیدار نہ ہو گا اور وقت پرنہ اڑے

توجا کر ہے کہ اول شب میں پڑھے اور تیرہ ہے کہ اس صورت میں صبح کو اس رات کی قضا کرے  
 اور تقدیم وقت پڑھ کرے اور بالآخر قضا افضل تقدیم سے ہے ہوا عالم <sup>۱۹۹</sup>سوال ایک شخص کہ  
 مشغول الذمہ بنماز واجبی ہو لیکن اکثر اوقات مشغول ادائی نماز میں رہتا ہے پس ایسا  
 آدمی نماز سنتی مثل نماز نوافل یومیہ و ماہ مبارک رمضان اور زیارت و اعمال مستونہ  
 ایام و لیالی متبرکہ مخصوصہ پڑھ سکتا ہے و جائز ہے یا نہ جواب اتزب جائز ہے ہوا عالم  
**فصل دہم در بیان ومسائل نماز سفر از حدیقہ و کتب**

### مسائل وغیرہ

اب نماز سفر کا سن مذکور	رکنے حق جب کو خرم و مسرور
پس سن ہی امر شرع کے طالب	کہ مسافر یہ قصر ہے واجب
یعنی ظہر و عصر اور عشا	رکعتین النہ دو دو کم کرنا
لیک ہین قصر کی کئی شرطین	رکھے ملحوظ چاہیے تو انہین
شرط اول تو اسے خجستہ سیر	ہے مسافت رہے بہ بھگو خیر
کہ وہ ہے آٹھ فرسخ شرعی	آٹھ فرسخ کی حد کو بوجہ ذری
ہے وہ اک روزہ ماہ کی مقدار	کہ چلے اونٹ او سمین لیکر بار
ہو بشرطیکہ معتدل وہ روز	اور ہو ہموار رہاے دل افروز
اور ہو قصر چار فرسخ کا	اور ارادہ یہ دل میں ہو رکست
کہ اوسی دن پہرے وہ بالیقین	تو بھی ہے قصر واجب او سکے تین
دوسری شرط ای خجستہ لغت	ہے مسافت کا قصد جان ذرا

پس جو بندہ کسیکا بھاگا ہو  
 کہ غلام اپنا جس جگہ پاوے  
 سنن قصہ نماز جائز اسے  
 لمیک پہرنے کے وقت قہر کرے  
 تیسری شرط یہ ہے جان اسے  
 کہ وہ مابین آئمہ فتنہ کے  
 اور نہ ایسے مکان پر پہنچے  
 کہ توطن کیا ہو اس حساب پر  
 کہ اب اس شکل میں اسی نیک انجام  
 ہے بے پے رہنا سنن ہے شرط فروع  
 چوتھی یہ شرط ہے اسی خوش فرجام  
 پس جو اس قصہ پر سفر کو جائے  
 یا کہ جاوے شکار کرنے کو  
 یا غلام اپنی کم نصیبی سے  
 یا زیارات کو کوئی عورت  
 ہے گا ان صورتوں میں قہر حرام  
 پانچویں شرط ہے یہ اسی خوشخو  
 کہ کشیر سفر اگر ہووے  
 تو سنن قہر جائز اس کے تین

اور وہ نکلے تماش کر نیکی کو  
 وہیں سے گھر کو اپنے پھر آوے  
 جاوے گو دور تر مسافت سے  
 گو مسافت ہو گھر تک اس کے  
 کہ بوقت سفر نہ قصد کرے  
 رہے دس روز یا زیادہ اس سے  
 کہ جہان ملک اس کی کہہ ہووے  
 چہ مہینے دیا کہ زیادہ تر  
 پڑے اپنے مناز کو وہ تمام  
 چہ مہینے تک عے المشہور  
 کہ سفر وہ مباح ہو نہ حرام  
 کہ مسلمان کو ضرر پہنچائے  
 کہ غرض اس سے سیر و بازی  
 اپنے آفت کے پاس سے بھاگے  
 جائے شوہر سے بن ہوئے کفایت  
 پڑہیں یہ سب منسا ز اپنی تمام  
 کہ کشیر سفر نہ ہووے وہ  
 مثل ملاح اور مکاری کے  
 لکتے ہیں یون ہمارے مجتہدین

اور چٹے شرط یہ ہے سن رکھا سے  
 کہ ہوں دیوارین شہر کی پہنان  
 اور دیواروں کا تو چپ جانا  
 کہ نہ اس بات کی تمیز رہے  
 نہ کہ اونکی سیاہی رایل ہو  
 یونین شل حصار شل منار  
 گرچہ بہتر یہ ہے کہ سب نہ چپین  
 اور پرلے کے وقت قہر کرے  
 کہ اذان شہر کی سنائی دے  
 مستحق ہوں شرطین قہر کی جب  
 پغمبر ہے وہ علی الشہور  
 مکہ میں اور مدینہ میں توحبان  
 اور جہان زمین کر بلا کے بھی  
 اور بعضوں کے قول پر اتمام  
 اور ہے نزدیک بعضوں کے واجب  
 ہے یہ احوط کہ ان مواضع میں  
 تاکہ جٹا پھین سن ساز تمام  
 گر مسافر پڑے تمام سن ساز  
 اور اعادہ کرے گانا سے بھی

کہ ترخص کے مد کو وہ پہونچے  
 یا سنائی پڑے نہ وہان کی اذان  
 اسطر حیر ہے چاہے جانا  
 کون ہے پختہ کون تمام اٹھے  
 سنین یہ شرط تک سمجھ اسکو  
 سنین چپ جانا انکا کچہ درکار  
 کہ نہ مطلق او سے دکھائی دین  
 یا بعد کے کہ اوس جگہ پہونچے  
 پس ہے تمام وہاں سے لازم او سے  
 قہر واجب ہے تب سمجھ مطلب  
 قہر و اتمام میں لغبی قصو  
 مسجد کو فہمین اسی عنوان  
 ان مواضع کو یاد رکھ تو ذی  
 متعین ہے اور ہے قہر حرام  
 ان مواضع میں قہر ای طاب  
 قصد دس دن کے رہی کاکرین  
 اور باقی رہے نہ بحث و کلام  
 عمداً تو ہے باطل اسی مستاز  
 پس بشرطے کہ وقت ہو باقی

کہ اعادہ نہیں ہے اوسکو ضرور  
بعد ظہر و نماز عصر و عشا  
ہیگی وہ جبر قسریٰ نہ بات  
آخر ای خوش خصال نیک سیر  
اسکے غم سے نہٹ ہوئیں دلیرش  
کہ محبہ اوپر ہو یہ سفر آسان  
اوسکے الطاف بن نہیں ہے پناہ  
ہو چکے فضل حق سے وہ مذکور

حب اہل حکم ہے بیان مفرد  
اور مسافند کو مستحب ہیگا  
کہ پڑے تیس بار تسبیحات  
ہوئی اب بجمعت نماز سفر  
سفر آخرت جو ہے در پیش  
ہے خدا سے یہی دعا ہر آن  
اس سفر کی بہت کٹش ہے راہ  
تھے مباحث جو پر اہم و ضرور

سوال <sup>۹۹</sup> نیدعزمین واسطے شمول مجالس غزاعظیم آیا کہ بیان سے تین منزل ہے  
اور وہاں مرزا دبیر صاحب و دیگر ذاکرین تشریف لے جاتے ہیں جاتا ہے تو قصر نماز کرے یا نہیں  
بینوا توجروا جواب اگر زیادہ کا قصد ہو سو استائیں میل انگیزی اور ناشی ہاں تک جایا  
یا زیادہ کا تو قصر صلوٰۃ و صوم یا تحقق شرائط باقیہ واجب ہے ہوا عالم **سوال** ایک  
شخص ملازم انگیزی ماتحت مسلمان مومن کے سبب ماتحتی یا ملازمی سفر کو کیا تو  
نماز قصر ہوگی یا سالم بنیوا توجروا جواب اگر سفر مباح ہے یعنی کسی امر جائز کے لئے  
سفر کیا ہے اور کوئی امر نامشروع کو وہ مستلزم نہیں تو قصر کرے ہوا عالم **سوال**  
صاحب پیر ٹنڈنٹ انجیہ پورہ کی جہانسی سے بنارس کو تبدیلی ہوئی اور نقشہ نویس  
کی تبدیلی ہوئی امدودہ ہر صاحب ہندو کے یا تنہا اپنی جایی منتقلہ کو جاتا ہے یا یہ کہ  
بامید پرورش روزگار کے ہر جاتا ہے تو ان صورتوں میں درباب نماز قصر کے  
علماء دین کا کیا حکم ہے جواب اگر سبب تو کبریٰ حلال یا بامید تو کبریٰ حلال

ہوتا ہے تو قصر کرے بعد تحقق شرائط باقیہ ہو العالم شنوٰل کون کون سفر میں ترک روزہ  
 اور قصر نماز کرنا لازم ہے اور سفر حلال کون ہے مفصل ارشاد ہو بنیو التوجر و اجواب  
 سفر حلال میں باوجود تحقق شرائط کے قصر نماز و روزہ واجب ہے اور جو سفر کہ مستلزم  
 فعل ناجائز ہو یا سبب سفر کا کوئی امر ناجائز ہو وہ سفر حرام ہے باقی جتنے سفر میں حلال  
 ہیں ہو العالم شنوٰل ایک موضع یہاں سے دس بارہ کو س ہندوستانی پر ہے مگر سوا  
 چوبیس میل انگریزی سے کم ہے کہ جہاں قصر نماز و روزہ واجب نہیں مگر راہ ریل سے  
 وہ مقام پچیس میل انگریزی ہے اور اکثر اشخاص بوجہ آسائش اسواری ریل جاتے  
 ہیں مگر سابق اوسی راہ سے جاتے تھے جو بالاندکوریہاں ایسے مواقع پر نماز و روزہ  
 میں کیا حکم ہے حساب راہ سابق کرے کہ جو اصل راہ تھی و یا اب جس راہ سے سفر کرتا ہے  
**جواب** صورت مرقومہ میں چونکہ وہ مقام بہر دو طریق مسافت شرعیہ سے کم ہے  
 لہذا قصر نماز چاہیے جبکہ ارادہ مراجعت کا اوسی دن نہ ہو ہو العالم شنوٰل سفر میں  
 ازراہ سہو اگر نماز قصر کامل پڑھے اور اوسی وقت یا بوقت دیگر یاد آوے تو اعادہ نماز  
 لازم ہے یا نہ بنیو التوجر و اجواب اگر وقت باقی ہے تو اعادہ واجب ہے اور  
 خارج وقت میں بھی اعادہ احوط ہو گا ہو العالم شنوٰل سفر میں جس مقام پر خاص  
 گنہ اپنایا وہ امر جو موافقات قصر صوم و صلوٰۃ کے مدان نہیں ہیں مگر اقربا و مردمان بڑے  
 کے اوس جگہ خواہ بوجہ مکان اصلی یا بذلیہ تجارت یا نوکری سکونت رکھتے ہیں تو  
 وہاں پہنچنے سے قصر صوم و صلوٰۃ جائز ہوگی یا نہیں **جواب** اگر مسافر و اردہ ہو اوس  
 جگہ کہ جہاں کوئی مکان یا درخت وغیرہ ملک اسکا نہیں ہے اور نہ کہیں وہاں چہرے  
 کامل بالافتراق خواہ بالاتصال بود و باش کی ہے تو وہاں پر مثل راہ کے قصر کرنا واجب ہے

از کتاب محبوب موعب لیس فی نظر آغا احمد رضا

بھجانی مرحوم مغفور

سوال اگر نماز واجب پنج سفر کے قضا ہوئی ہو سفر میں کیونکہ بجا آؤ جواب  
حسب طور پر کہ سفر میں پڑھنا چاہیے اسی طور پر سفر میں ادا کرے یعنی قہر پڑھے سوال  
ایک شخص واسطے سیر و تماشا دیکھنے آبادی شہروں کے سفر کرتا ہے اور نہیں جانتا ہے کہ  
سفر حلال ہے یا حرام اس صورت میں واسطے نماز روزہ کے کیا حکم ہے بینوا تو جوا  
جواب مضائقہ نہیں ہے اور احوط ترک سفر مذکور ہے ہوا العالم۔

از زین القوامی دستخط شیخ زین العابدین رضا

مدظلہ العالی

مسئلہ اگر کوئی شخص کم آٹھ فرسخ سے اور زیادہ چار فرسخ سے جاوے یا چار  
فرسخ ایک روز میں جائے اور دوسرے روز قبل رہنے دس روز کے پہرے قہر اٹھائی  
اور احوط جمع ہے مسئلہ جبکہ نماز قہر ہے روزہ بھی ساقط ہے اور جس جگہ  
روزہ ساقط ہے نماز قہر ہے مگر بعضے مواضع میں مسئلہ حد رخص میں پوشیدہ ہونا  
دیوار کا یا نہ سنا جانا اذان کا ایک دونوں میں واسطے قہر نماز کے کافی ہے جانے میں ہو  
خواہ پہرے میں لیکن مراعات احتیاط اس باب میں لازم ہے۔

فصل یازدہم در بیان مسائل شک و سہو میں بدستخط



## علمای اعلام

جان کہ شک نماز دو رکعتی اور سہ رکعتی میں مبطل نماز ہے اور اسی طرح نماز باطل ہے اگر نہ جائے کہ کتنی رکعتیں نماز کی پڑھیں اگرچہ نماز چار رکعتی ہو اور اگر شک کرے درمیان دو اور زیادہ کے حکم اور کا ذکر ہو گا انشاء اللہ تعالیٰ اور شک ہونیکے ساتھ ہی نماز درغیم میں حکم ساتھ باطل ہونیکے نہیں ہوتا بلکہ بعد استقرار شک کے ہاں اتومی نہ لازم ہونا ترویج کا ہے اگرچہ ترویجی احوط ہے اور نماز چار رکعتی میں شک کی چند قسمیں ہیں۔

**پہلے** شک نماز چار رکعتی میں درمیان دو اور تین رکعتوں کے اگر قبل اکمال دونوں سجدوں کے ہے نماز باطل ہے اگر بعد اکمال دونوں سجدوں کے ہے تو نہایتین رکعت پر کر کے نماز کو تمام کرے بعد اسکے ایک رکعت نماز اعتیاط کی کھڑے ہو کے خواہ دو رکعت بیٹھ کے پڑھے اور اکمال دو سجدوں کا حاصل ہونا ہے ساتھ سر اٹھانے کے دوسرے سجدہ سے دوسری شک درمیان تین اور چار کے قبل دونوں سجدوں کے ہو خواہ بعد بنا چار رکعت پر کر کے نماز کو تمام کرے اور ایک رکعت نماز اعتیاط کھڑے ہو کے خواہ دو رکعت بیٹھ کے پڑھے **تیسرے** شک درمیان دو اور چار کے قبل اکمال دونوں سجدوں کے نماز باطل ہے اور بعد اکمال دونوں سجدوں کے صحیح ہے بنا چار پر کر کے نماز کو تمام کرے اور دو رکعتیں نماز اعتیاط کی کھڑے ہو کے پڑھے چوتھی شک درمیان دو اور تین اور چار کے قبل اکمال دو سجدوں کے نماز باطل ہے اور بعد دو سجدوں کے صحیح ہے بنا چار پر کر کے نماز کو تمام کرے اور دو رکعت نماز اعتیاط کی پہلے کھڑے ہو کی بعد اسکے دو رکعت بیٹھ کے پڑھے **چوتھیں** شک درمیان چار اور پانچ کے اگر بعد سر اٹھانے کے دوسرے سجدہ سے ہو بنا چار پر کر کے نماز کو

تمام کرے اور دوسرے سہو کے کرے اور شک اگر قبل رکوع کے ہو بیٹھے اور بنا چاہے رکوع کے نماز کو تمام کرے اور ایک رکعت نماز احتیاط کی کٹے ہوئے کے یا دو رکعت بیٹھے پڑھے اور علاوہ ان دو قسموں کے نماز باطل ہے **چھٹی** شک درمیان تین اور پانچ کے کٹے ہوئے کے حال میں پس بیٹھا جائے اور یہ شک رجوع کرتا ہے دو اور چار کے طرف اور حکم اور حکام اس کا بیان ہوا **ساتویں** شک درمیان تین اور چار اور پانچ کے کٹے ہوئے کے حال میں پس بیٹھا جائے اور یہ شک رجوع کرتا ہے طرف دو اور تین اور چار کے اور حکم اور حکام مذکور ہوا۔ **آٹھویں** شک درمیان پانچ اور چھ کے کٹے ہوئے کے حال میں پس بیٹھا جائے اور یہ شک رجوع کرتا ہے چار اور پانچ کی طرف اور حکم اور حکام اگر لکھ بعد فارغ ہونے دونوں مسجدوں کے بنا چاہے رکوع اور دوسرے سہو کے کرے اور واجب ہے نماز احتیاط کو فوراً قبل اسکے کہ کوئی مہل نماز عمل میں لاکو بجالوے اور اس نماز میں حمد کا پڑھنا مقدر ہے بخیر نہیں ہے درمیان حمد اور تسبیحات اربعہ کے اور سورہ ساقط ہے اور اخفات سے پڑھنا احوط اور اولیٰ ہے اور اگر شک کرے نماز احتیاط کی رکعت میں بنا اکثر پڑھے مگر یہ کہ اکثر فاسد ہو اور نماز احتیاط میں سب وہ شرطیں کہ جو نماز واجب میں ہیں معتبر ہیں اور واجب ہے اس میں تہجد اور سلام اور ذکر رکوع اور ہجد اور سب ارکان اور افعال اور اگر انسان نماز قبل نماز احتیاط کے واقع ہو یا اخیر نماز احتیاط کے پڑھنے میں اس قدر ہو کہ عرف میں فوت باقی رہے تو احتیاط یہ ہے کہ نماز احتیاط کو بجالوے اور اعادہ اصل نماز کا کرے اگر جمع ہوں سجدہ سہو اور اجزا نماز احتیاط میں مقدم کرے نماز احتیاط کو اجزا نماز احتیاط میں سجدہ سہو کو بجائے تا کہ نماز احتیاط کی اول نماز میں سہوات کی اور تہجد کی نماز احتیاط کیا اور شک کیا درمیان تین اور چار رکعتوں کے مثلاً تو پہلے نماز احتیاط کی پڑھے بعد اسکے تہجد کو پڑھے اور سجدہ سہو کی پڑھے اور حکام کے

# جدول ضبط تدارک شکایت کلمات نامناسب گانہ تصدیق صحیح و باطل

حکم	بیاد نمود	بیاد نمود	بیاد نمود	بیاد نمود	بیاد نمود	بیاد نمود
بنا بر این چست اندر آنکه از نام کرم خدا را امتیاز نماید بر ملاسم کے الیک کت لٹے ہو کر یا در کت نہ بنیک لٹے ہے	صحیح	باطل	باطل	باطل	باطل	صحیح
بنا بر این چست کہ کت لٹے بر ملاسم کے امتیاز نماید در کت لٹے ہو کر پڑے ہے	صحیح	باطل	باطل	باطل	باطل	صحیح
بنا بر این چست کہ کت لٹے کے امتیاز نماید کت لٹے ہو کر یا در کت نہ بنیک لٹے ہے	صحیح	باطل	باطل	باطل	باطل	صحیح
بنا بر این چست کہ کت لٹے کے امتیاز نماید کت لٹے ہو کر یا در کت نہ بنیک لٹے ہے	صحیح	باطل	باطل	باطل	باطل	صحیح
بنا بر این چست کہ کت لٹے کے امتیاز نماید کت لٹے ہو کر یا در کت نہ بنیک لٹے ہے	صحیح	باطل	باطل	باطل	باطل	صحیح
بنا بر این چست کہ کت لٹے کے امتیاز نماید کت لٹے ہو کر یا در کت نہ بنیک لٹے ہے	صحیح	باطل	باطل	باطل	باطل	صحیح
بنا بر این چست کہ کت لٹے کے امتیاز نماید کت لٹے ہو کر یا در کت نہ بنیک لٹے ہے	صحیح	باطل	باطل	باطل	باطل	صحیح
بنا بر این چست کہ کت لٹے کے امتیاز نماید کت لٹے ہو کر یا در کت نہ بنیک لٹے ہے	صحیح	باطل	باطل	باطل	باطل	صحیح
بنا بر این چست کہ کت لٹے کے امتیاز نماید کت لٹے ہو کر یا در کت نہ بنیک لٹے ہے	صحیح	باطل	باطل	باطل	باطل	صحیح
بنا بر این چست کہ کت لٹے کے امتیاز نماید کت لٹے ہو کر یا در کت نہ بنیک لٹے ہے	صحیح	باطل	باطل	باطل	باطل	صحیح



شکل نمونہ	توازن کوع	درشت کوع	لہذا کوع و قبول از کوع	درشت کوع	لہذا کوع و قبول از کوع	مہذب کوع	حکم
چار و پچیس	باطل	باطل	باطل	باطل	باطل	صحیح	بناچار اگر کوع و سلام کے درجہ سو کے بخلاوے اور اعادہ حوط ہے۔
پانچ و پچیس	صحیح	باطل	باطل	باطل	باطل	باطل	بنا پنج پر اگر کوع و سلام کے درجہ سو کے بخلاوے اور اعادہ حوط ہے۔
دو دین و چھ تین	باطل	باطل	باطل	باطل	باطل	باطل	
دو دین و چھ تین	باطل	باطل	باطل	باطل	باطل	صحیح	بنا پنج پر اگر کوع و سلام کے درجہ سو کے بخلاوے اور اعادہ حوط ہے۔
پانچ و پچیس	باطل	باطل	باطل	باطل	باطل	باطل	
تین و چار و چھ	باطل	باطل	باطل	باطل	باطل	صحیح	بنا پنج پر اگر کوع و سلام کے درجہ سو کے بخلاوے اور اعادہ حوط ہے۔
تین و پانچ و چھ	صحیح	باطل	باطل	باطل	باطل	باطل	



<p>شک در چهار پنج کردست به کمال محمدین</p>	<p>تست و آزمودن شده</p>	<p>یک جود و نورش شده</p>	<p>قلم قرمز</p>	<p>قلم قرمز</p>	<p>تقریباً در هر روز یک بار</p>
<p>باسم تشدد کے قریب اسے لے کر</p>	<p>وہ خود کو کھینچ کر لے گیا</p>	<p>قلم قرمز</p>	<p>قلم قرمز</p>	<p>تقریباً در هر روز یک بار</p>	<p>تقریباً در هر روز یک بار</p>
<p>و ترش و سرخ و شعله ای که از آن الله الا الله و اسهل ان ان محمد الرسول الله الا لهم صل علی محمد و آله و سلم عبد و رزق و رحمة الله و برکاته</p>	<p>و ترش و سرخ و شعله ای که از آن الله الا الله و اسهل ان ان محمد الرسول الله الا لهم صل علی محمد و آله و سلم عبد و رزق و رحمة الله و برکاته</p>	<p>و ترش و سرخ و شعله ای که از آن الله الا الله و اسهل ان ان محمد الرسول الله الا لهم صل علی محمد و آله و سلم عبد و رزق و رحمة الله و برکاته</p>			

**سوال** دو سجدہ سو میں بعد پڑھنے دعا و سجدہ سو کے **سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى** یہی  
 کتنا چاہیے یا فقط دعا پڑھ کر اکتفا کرے اور اگر پڑھے تو کیا پڑھنا چاہیے بنیوا توجروا جواب  
 فقط دعا ہی سجدہ سو پڑھ کر اکتفا کرے اور **سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَبِحَمْدِهِ** کی ضرورت  
 نہیں ہے ہوا العالم **سوال** کیا ارشاد ہے اس مسئلہ میں کہ سجدہ سو نماز کا کیونکر کرنا چاہیے  
 اور سجدہ میں کیا پڑھنا چاہیے بنیوا توجروا جواب سجدہ سو کا مثل سجدہ نماز کے کرین اور  
**بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ** پڑھے اور بعد  
 سجدہ میں کے تشهد خفیف پڑھے ہوا العالم **سوال** کیا فرماتے ہیں مجتہد العصر والزمان مد  
 ظلہ العالی اس امر میں کہ اگر نماز مغرب میں سو سے چار رکعت پڑھ جاوے بعد اسکے یاد  
 آوے کہ چار رکعت پڑھیں ہین تو کیا کرے بنیوا توجروا جواب صورت مرقومہ میں  
 نماز مغرب کا اعادہ کرے ہوا العالم **سوال** اگر نماز چار رکعتی میں سو سے پانچ رکعت  
 پڑھیں و درمیان رکعت پنجم یاد آیا تو کیا کرے بنیوا توجروا جواب اگر بعد رکوع کے یاد  
 آوے نماز باطل ہوگی والا بلکہ تشهد و سلام پڑھ کے نماز تمام کرے اور بعد ازان دو سجدہ  
 سو کرے ہوا العالم **سوال** اگر نماز چار رکعتی میں رکعت دوم میں تشهد نہ پڑھے بعد  
 سو سے رکعت سوم میں تشهد پڑھ جاوے پہ خیال آوے تو کیا کرے بنیوا توجروا  
**جواب** اس صورت میں بعد تمام نماز دو سجدہ سو کرے ہوا العالم **سوال** اگر نماز چار  
 رکعتی میں دوم میں قنوت پڑھے بعد سو سے رکعت سوم میں قنوت پڑھ جاوے تو کیا کرے  
 بنیوا توجروا جواب کچھ تدارک نہیں ہے نماز صحیح ہے ہوا العالم **سوال** اگر نماز چار  
 رکعتی میں سو سے رکعت سوم میں تشهد و سلام پڑھ جاوے تو کیا کرے بنیوا توجروا  
**جواب** استاد ہو کر نماز تمام کرے بعد ازان چار سجدہ سو کرے دو واسطے پڑھنے



تشدید کے اور دو واسطے زیادتی سلام کے ہو العالم **سوال** اگر سہو سے رکعت دوم میں تشدید پڑے بعد خیال ہو کہ تشدید نہیں پڑا ہے تو کیا کرے بنیو اتوجروا **جواب** اگر بعد رکوع رکعت سوم یاد آوے تو نماز کو تمام کرے اور اسکے بعد تشدید علیحدہ قضاء پڑے اور سجدہ سہو کرے اور اگر قبل رکوع رکعت سوم یاد آ یا ہے تو بیٹھ جاوے اور تشدید پڑے کھڑا ہو اور جو کچھ پڑتا تھا اسکو سرے سے پڑے نماز تمام کرے بعد ازان دو سجدہ سہو کرے ہو العالم **سوال** اگر نماز چار رکعتی میں سہو سے قنوت رکعت دوم میں نہ پڑے بعد رکعت سوم میں یاد آوے کہ قنوت رکعت دوم میں نہیں پڑا ہے تو کیا کرے بنیو اتوجروا **جواب** اس صورت میں کچھ تدارک نہیں اور نماز صحیح ہے ہو العالم

**سوال** اگر نماز چار رکعتی میں سہو سے رکعت دوم میں قنوت و تشدید پڑے اور سہو سے رکعت سوم میں قنوت و تشدید پڑ جاوے بعد یاد آوے تو کیا کرے بنیو اتوجروا **جواب** بعد نماز تمام کر نیکی تشدید علیحدہ قضاء کرے اور چار سجدہ سہو کرے دو واسطے نسیان تشدید کے اور دو واسطے تشدید بے محل کے ہو العالم **سوال** اگر رکعت دوم میں سہو ایک سجدہ نہ پڑے و رکعت سوم میں یاد آوے کہ ایک سجدہ سہو ہوا تو کیا کرے **جواب** اگر قبل رکوع رکعت سوم یاد آوے تو بیٹھ جاوے اور سجدہ کر کے استاذہ ہو کر نماز تمام کرے بعد ازان دو سجدہ سہو کرے اور نماز صحیح ہے اگر بعد رکوع رکعت سوم یاد آوے تو نماز تمام کرے اور بعد نماز سجدہ منسیہ علیحدہ کرے اور سجدہ سہو کرے اور پھر عادیہ نماز کرے احتیاطاً ہو العالم **سوال** اگر رکعت اول میں سہو سے قنوت و تشدید پڑ جاوے تو رکعت دوم میں پھر پڑے یا نہیں اور رکعت اول میں جو پڑا ہے اسکی بہ نسبت کیا کرے بنیو اتوجروا **جواب** رکعت دوم میں قنوت اور تشدید پڑے اور بعد اتمام نماز دو سجدہ

سہو کرے ہو العالم <sup>سؤال</sup> اگر غلطی ابتدائی لفظ یا وسط میں اس کے واقع ہوا اور مصلی تمام لفظ کے تین غبار یا سہوا پڑے اور بعد اس کے اعادہ اس لفظ کا صحیح کرے سچ اس صورت کے نماز صحیح ہوگی یا نہیں بنیو اتوجروا **جواب** اگر نماز میں کسی لفظ کو غلط پڑے نماز باطل ہوگی اور اگر سہوا پڑے ہے تصحیح کرے تو نماز صحیح ہوگی ہو العالم <sup>سؤال</sup> نماز سہو کتنی میں اگر ارزاہ غلطی بعد پڑے تہ شد کے رکعت دوم میں سلام پیرے اور اول یا ثانی یا ثالث سلام میں یاد آوے کہ ایک رکعت اور پڑھنا چاہیے اور اسی طور پر پڑا ہو کر رکعت سوم ادا کرے تو نماز صحیح ہے و یا نہ بنیو اتوجروا **جواب** صورت مرقومہ میں اگر بعد تمام نماز دو سجدے سہو کرے تو نماز صحیح ہوگی ہو العالم <sup>سؤال</sup> اگر کسی نماز میں یہ شک ہو کہ شاید کسی رکعت میں ایک سجدہ کیا ہے تو کیا کرے بنیو اتوجروا **جواب** جس وقت کہ شیخ استاد ہے اور قرات میں مشغول ہے اور شک کرے کہ ایک سجدہ کیا ہے یا دو کئے ہیں تو اس شک کا اعتبار نہیں ہو العالم۔

<sup>۵۲۳</sup> **سؤال** اگر نماز میں شک ہو کہ دوسری نماز کی شایعیت کی تھی یا خاموشی کی تھی لیکن شاید ہو کہ نماز کی نیت کی تھی تو نماز صحیح ہوئی یا اعادہ کرے **جواب** اول نماز کو بقصد نماز شایعیت تمام کرے اعادہ کرے احتیاطاً ہو العالم <sup>سؤال</sup> کیا فرماتے ہیں علمائے دین اور مجتہدان شریع متین اس مسئلہ میں کہ نذر کے لئے نماز اولیٰ اور رکعت اخیر میں سجدہ واحد سہو ہو اگر یقین سہو کا نہیں ہے اور احتمال ہے نماز زید قرین جواز ہے یا نہیں بنیو اتوجروا **جواب** اگر بعد تمام نماز شک ہووے کہ آیا سجدہ واحد ترک ہوا یا نہیں تو اس کا کچھ تدارک نہیں اور نماز صحیح ہے البتہ اگر بعد نماز کے یقین ہو جائے کہ ایک سجدہ سہو ترک ہوا ہے اور وہی کوئی فعل منافی نماز نہیں کیا ہے تو سجدہ بجا لا کر دو سجدے سہو کرے اور نماز ظاہر صحیح ہے اور اگر صورت مذکورہ میں کوئی فعل منافی نماز واقع ہو چکا تھا تو بعد تلفانی مذکور کے اعادہ نماز کا احوط ہے ہو العالم۔

سوال اگر نماز عصر وغیرہ میں یہ شک ہو کہ سجدہ دو رکعت اول کی شاید ایک رکعت

پڑھی باقی تین رکعت میں سورہ حمد پڑھا ہے وقنوت و تشہد اول ہی شاید نہیں پڑھا تو کیا کرے

جواب صورت مرقومہ میں اگر عدد رکعات میں شک نہیں ہے بلکہ شک ہے قنوت سورہ

ثانیہ اور قنوت اور تشہد میں پس اگر محض اس کا باقی ہو تو اس کو بجا لاوے والا تدارک کی حاجت

نہیں ہے اور نماز صحیح ہے ہوالعالم سوال زید نماز دو رکعتی فرضین و یا سنت پڑھتا ہے

اور بعد تشہد سلام پھیرنا چاہے مگر سہو سے واسطے پڑھنے تیرہ ہی رکعت کے کھڑا ہو گیا

اور سورہ الحمد کو شروع کر دیا یا ابھی شروع نہیں کیا کہ اس کو یاد ہوا اور فوراً بیٹھ کر سلام

پھیر لیا پس نماز صحیح ہوگی و یا کوئی طریقہ دوسرا ہے ارشاد ہو جواب صورت مذکورہ

میں دونوں حال میں نماز صحیح ہوگی لیکن اگر نماز واجب کے بعد دو سجدے سہو بقصد قربت

کرے تو بہتر ہے ہوالعالم سوال اگر تشہد سہو کرے اور بیچ رکعت سوم یا چارم کے

اس کو یاد آوے کیا تدارک کرے بینا تو جزو اجواب اگر قبل رکوع رکعت سوم میں بیچ

خاطر اس کے آئے بیٹھ جاوے اور تشہد پڑھے پس بعد اسکے قیام کر کے حمد اور تسبیحات

ار بعد از سر نو پڑھے اور بعد نماز کے احتیاطاً دو سجدہ سہو کرے اور اگر بعد جائے بیچ رکوع

کے یاد ہوا یا بعد تمام رکعت سوم یا دکرے بہر صورت تدارک نہ کر کے نماز تمام کرے اور بعد

نماز کے تشہد کو پڑھے از روی قضا و بعد اوسکے دو سجدہ سہو کرے ہوالعالم سوال

زید نماز مغرب میں تیسری رکعت پڑھنا بھول گیا اور دوسری رکعت میں بعد پڑھنے تشہد

سلام پھیرا اور بغور اس کو یاد ہوا یا بعد تسبیح و طائف وغیرہ کے اس کو یاد ہوا پس ایک رکعت

سہو صرف سورہ الحمد اور نیت رکعت سہو کر کے پڑھے و یا اعادہ نماز دید پر لازم ہے اور سی طرح

پر نماز چار رکعتی میں تشہد پڑھنا دوسری رکعت میں بھول گیا اور چوتھی رکعت میں نبی پڑھا

بعد پڑھنے نماز کے او سے یاد آیا ایسی حالت میں کس شکل سے سہویات رکعات و تشہد بجالا دے  
مفصل ارشاد ہو بنیو توجروا **جواب** صورت اولیٰ میں اگر فوراً بعد سلام یاد آوے تو کھڑا  
ہو کر رکعت باقیہ کو تمام کرے اور بعد سلام کے دو سجدہ سہو کرے اور اگر بعد تاخیر یاد کے بعد  
فعل مبطل یاد آوے تو عادیہ نماز غریب کرے اور صورت ثانیہ میں اگر دو نون مرتبہ تشہد ببول  
گیا ہے تو بعد سلام پیر نیکی پہلے تشہد اول بہ قصد قضا پڑھے پھر تشہد ثانی بعد اذان و سہو  
سہو واسطہ اول کے اور دو سجدہ سہو واسطہ تشہد ثانی کے بجالا دے **سوال** <sup>۵۲۶</sup>  
قنوت میں اگر ازراہ غلطی کلمات تشہد پڑھنے لگے تو نماز باطل ہوگی و یا نہ بنیو توجروا **جواب**  
اگر سوا پڑھ گیا تو نماز صحیح ہوگی۔

**فصل دوازدهم در بیان مسائل قضای عمری مع تمتہ**  
**مسائل متفرقه دستخطی مجتہد العصر الزمان ناصر و مروج ملتہ**  
**بیضا جناب میر آغا صاحب حاجی سید محمد ابراہیم صاحب**

## مذللہ العالمی

تنبیہ مؤمنین با ایمان کو لازم و واجب ہے کہ جو نمازین ازراہ جبل و نادانی اولیٰ سے قضا نہیں  
ہیں یا مذکور بہت جلد ادا کریں تاکہ اس دار فانی سے بری الذمہ جانب دار البقا متوجہ ہوں کیونکہ  
عذاب تارک نماز نہایت سنگین ہے چنانچہ بیان اسکا سابق کتب فقہ سے ہم کلمہ چکے ہیں اور  
واضح ہو کہ جس شخص کی نماز قضا ہو گئی ہو اور حسب وقت یاد آوے واجب ہے قضا بجالا دے

اور جو بہت سی نمازین ہوں تو اس سے ترتیب بجالا دے جس طرح قضا ہوئی ہوں یعنی  
 حتی الوسع اس میں بہت کوشش کرے اور یہاں تک پڑھے کہ اس کو یقین ہو جاوے کہ اب میرے  
 ذمہ سے ادا ہو گئیں اور جو ترتیب کی سطح یاد نہ تو ترکیب اس کی یہ ہے کہ مثلاً صبح کی نماز سے  
 شروع کرے اور عشا کی نماز تک پانچون نمازین پڑھے اور اسی طرح ہر روز کی پڑھتا جائے اور  
 جب یقین ہو برات ذمہ کا تو ایک دن کی نماز علاوہ پڑھے تا ترتیب حاصل ہو اور چاہے  
 جتنی نمازین ایک ساتھ ایک وقت میں پڑھے یا چاہے متفرق غرض جیسے فرصت اور  
 موقع پاوے ہر طرح بجالا دے بلکہ فوائد کے بجالانے میں نہایت عجلت کرے کیونکہ  
 عیناً پانچ دن کا اعتبار نہیں خدا خواستہ مہلت ادا سی فوت نہ پاوے اور شرمندہ اس دنیا سے  
 قضا کرے اور پچھاوے **سوال** تاوکلیم مذکور عالمی اس مسئلہ میں کہ زید اکثر بوقت صبح  
 سو گیا ہے اور نماز صبح باعث سو جانیکے اکثر قضا ہو گئیں ہیں اور زید نے اپنے دل میں شمار  
 کیا کہ میرے ذمہ سب نمازین قضا انتہا درجہ دو برس کی ہو گئی اور ایسے حساب سے پانچ روز  
 کی نماز ہر روز پڑھتا ہے مگر نمازین قضا کی جو پڑھتا ہے اس میں اذان و اقامت نہیں  
 کتا صرف نیت کر کے قضا کی نمازین ادا کرتا ہے یہاں تک کہ دو برس کی نمازین ادا  
 کر چکا اب زید کو شبہ ہے کہ شاید اس وجہ سے کہ میں صرف نیت کر کے قضا کی نمازین ادا  
 کی ہیں اور اذان و اقامت نہیں کہا ہے میری نمازین حساب قضا میں محسوب  
 ہو گئی یا نہیں اور اس باعث سے زید کو اضطراب ہے لہذا امیدوار ہوں کہ جواب  
 اور حکم رحمت ہو کہ زید قضا کی نمازون سے بری الذمہ ہو گا یا نہیں بینہما قوم جسے روا  
**جواب** سبب ترک اذان و اقامت کے نمازین کچھ غلط نہیں ہے ہوا عالم **سوال**  
 جو نمازین کہ ہندہ سے فوت ہوئیں بعد میں اس کے زید پڑھ سکتا یا نہیں یا ضرور ہے کہ نماز عورت

کی عورت ادا کرے اور مرد کی مرد جواب صلوٰۃ فائیتہ مرد متوفی اور عورت پڑھ سکتی ہے اور  
 اسی طور بالعکس جو العالم <sup>۲۱</sup>سوال نماز ہامی قضا شدہ میں سوامی سورہامی الحمد اور انزلنا  
 اور قل جو اللہ کے اور کوئی شکل مختصر ہے جس سے نماز ہامی قضا جلد ادا ہو جا یا کرین جواب  
 قضا اور انقض پوسیدہ میں کہ تین اولین میں بعد الحمد کے سورہ پڑھنا احوط ہے اگرچہ سورہ  
 کو چیک ہو اور رکعات اخیر میں تسبیحات اربعہ تین تین مرتبہ پڑھے اور کوع اور سجود میں  
 سبحان اللہ تین تین مرتبہ کہے اور قنوت میں فقط درود پڑھے اور دعای قنوت نہ پڑھے  
 اور تشہد خفیف پڑھے اور سلام اخیر فقط اکتفا کر سکتا ہے جو العالم <sup>۲۲</sup>سوال نماز قصر جو  
 سفر مباح میں قضا ہوئی ہے بعد افتتام سفر قضا او سکی قضا ہوگی جواب قصر بجا لائیں  
 جو العالم <sup>۲۳</sup>سوال نماز ہامی قضا کو آہستہ پڑھنا چاہیے یا تہ و از بلند بنیو التوجروا جواب  
 جو جہر ہے اس کے تین سبب اور جو اخفائیہ ہے اس کے تین باخفات پڑھے ہو العالم  
<sup>۲۴</sup>سوال نماز قننامی والدین بعد ممات والدین فرزند اکبر پر واجب ہوئی اگر فرزند اکبر نہ تو  
 دختر اکبر پر واجب ہوگی یا نہ اولاد اکبر سے ایک یا دو دختر ہیں اور بعد اس کے تین بیٹے  
 ہیں تو فرزند اکبر کو نسا شمار ہوگا اگر فرزند متوسط نماز قننامی والدین پڑھے تو کیا نیت  
 کرے اور بعد ممات فرزند اکبر اولاد متوسط کے پڑھنے سے والدین کے ذمہ سے نماز ادا  
 ہوگی یا نہ بنیو التوجروا جواب احوط یہ ہے کہ والد اکبر نماز ہامی فائیتہ پھر بلکہ فائیتہ مادر  
 کو سہی بجا لادے اور اگر والد اکبر نہ تو اور جو کوئی اولاد میت سے ہوا و سکو بجا لانا فائیت  
 میت کا احوط ہوگا لیکن اولاد پر لازم نہیں ہے اور اگر کوئی شخص اولاد سے یا کوئی غیر  
 شخص تبرعاً قضا بجا لادے تو طہاریت بری الذمہ ہو جائیگا جو العالم <sup>۲۵</sup>سوال  
 کیا دیتے ہیں علمای دین اس مسئلہ میں کہ نماز قننامی عمری کی سبقت سے شروع

کو نماز صبح سے یا ظہر سے اختتام کیسوقت کرے اگر ساتھ اس طریق کے پڑھے کہ نماز صبح چند روز یعنی آٹھ سات روز نماز ظہر میں وغیرہ بھی اسی ترتیب سے بیکہ فدا کرے جائز ہے یا نہ اور اگر اس صورت سے پڑھے کہ وقت ہر نماز فریضہ پہلے قضا و سوقت کی پڑھے بعد اسکے فریضہ حاضرہ ادا کرے یعنی وقت صبح فریضہ صبح ادا کرے اور فریضہ صبح قضا بھی ہمراہ ادا سکے پڑھے پس یہ شکل بہتر ہے یا نہیں بنیو توجروا **جواب** ہوتا ادا ہی فوائت مملوۃ یہ ہے کہ نماز صبح سے شروع کرے اور غشا پر تمام کرے اور عمرات ترتیب پہ قضا کے لازم ہے پس اگر ایک وقت میں نمازین ایک دن یا چند دن کی ادا نہیں کر سکتا پس جائز ہے کہ فوائت کو ساتھ حاضرہ کے پڑھے یعنی ہمراہ فریضہ حاضرہ صبح فائضہ صبح اور بوقت حاضرہ فائضہ ظہر اسی طور پر بحال دے لیکن ترتیب میں الفوائت فوت نہ ہو **العالم سہ سوال** اگر کوئی شخص ہر وقت کی نماز کے ساتھ ہی اور چند نمازین قضا اپنے پر لازم کرے پڑھا کرے اور یونہی پڑھتے پڑھتے مر جائے تو جس قدر نمازین قضا کی اسکے ذمہ میں باقی رہ گئی ہوں تو وہ سب عفو ہو کر وہ شخص بری الذمہ کیا جائے گا یا نہیں بنیو توجروا **جواب** اگر ادا ہی قضا میں تغریظ و تقصیر نہیں کی اور وصیت کرنا بابت ادا سے فوائت ممکن و میر نہ ہوا امید رحمت الہی سے ہے کہ اسکو نجات دے ہو **العالم سہ سوال** نماز ہای قضا کو قبل از نماز ہای یومیہ ہمیشہ برنیت بری الذمہ ہو جائیکے پڑھا کرے یا بعد پڑھنے نماز یومیہ کے بھی پڑھ سکتا ہے یا کہ قبل و بعد کچھ تخصیص اسمین نہیں ہے جب چاہے پڑھ سکتا ہے **جواب** جسوقت ممکن ہو فوائت کو بحال دے اور تعجیل ادا ہی فوائت میں اولی و احوط ہے مگر اسوقت نہ پڑھے کہ جسمین نماز فریضہ حاضرہ قضا ہو جاوے ہو **العالم سہ سوال** ایک شخص مشغول الذمہ ہر روز نماز قضا ہی عمری سے کہ ذمہ ادا سکے واجب الادا

ہے چند روزہ ادا کرتا ہے اور کبھی کبھی اب بھی اوس سے بحالت نوم نماز صبح ادا قضا ہو جاتی  
 ہے اس صورت میں کیونکر پڑھ سکتا ہے اور نیت اوسکی کیونکر کرے **جواب**  
 ظاہر نماز ہامی سابقہ کو ادا کرے بعد ازاں نماز ہامی لاحقہ کی قضا بجالا دے اور نماز ہامی  
 قضا میں نیت یہ کرے کہ فلان نماز فائتہ کو بجالاتا ہوں میں واجب قریبہ الی الصلوۃ العالم  
**سوال** اگر نماز ہامی چار رکعتی قضا می عمری میں سہو واقع ہوا یا وہ سہو مثل ادا کے  
 حکم رکھتا ہے یا نماز کو سرے سے پڑھے بنیوا تو **جواب** سننا فائتہ دربارہ سہو  
 و شک مثل حاضر ہے حکم دونوں کا ایک ہے ہو العالم **سوال** نماز ہامی قضا شدہ  
 ایک دو ماہ یا بیش و کم ایک روز یا دو روز میں ایک دفعہ ادا کر سکتا ہے یا نہیں بنیوا تو **جواب**  
**جواب** اگر بہ ترتیب پڑھے یا بشرط و واجبات تو ہو سکتا ہے بلکہ تعمیل قضا بجالانے  
 میں بہتر ہے ہو العالم **سوال** صورت ادائی نماز قضا می والدین مستوفی امین یا رشاد  
 فرمایے کہ کس طرح پڑھنی چاہیے بکرنے اپنی ہی صد ہا نماز قضا کی اور چاہتا ہے کہ قضا می  
 نماز والدین بھی بجالا دے تو اول کو نسبی نماز پڑھ سکتا ہے اور ہر ایک وقت کی نماز سے  
 نماز کی قضا دلیسکتا ہے جبکہ وقت ہے یا کہ چار یا پنج روز کی قضا بہ نیت نماز بعد اگانہ ادا  
 کر سکتا ہے اور فرائض میں مثل سفر قصر کرنا جائز ہے یا نہ **جواب** ظاہر لازم ہے کہ  
 ہر روز مشغول رہے دونوں فوائت خود والدین میں پس فرائض حاضرہ کو اولو کی اوقات  
 میں بجالائے اور فوائت کو جب وقت ممکن ہو پڑھے اور ایک دن میں کئی دکنی قضا  
 بجالانا ہو سکتا ہے بلکہ تعمیل قضا کے بجالانے میں احوط ہے اور جو نماز قضا فوت  
 ہوئی ہے اوسکو قصر پڑھے اور جو تمام ہتی تمام پڑھے اور نیت یہ ہے کہ قصد کرے  
 دل میں کہ نماز صبح یا ظہر مثلاً جو والد سے فوت ہوئی ہے اوسکی قضا پڑھتا ہوں میں واجب



قریۃ الی السجدہ والکلم **سوال** نماز ہای فریضہ پنجگانہ مرد پر کون سال سے واجب لایا دھوتی  
 ہے سائل کو یہ یاد نہیں کہ میں کونسے سال سے بالغ ہوا آیا شروع سال پانزدہم یا شانزدہم  
 یا ہفدہم یا نیر دہم سے پس اس صورت میں ابتدا پر پہنچنے نماز قضا عمری کے کونسے سال سے  
 کرے **جواب** صورت مرقومہ میں نظر باقتیاد حکم یہ ہے کہ اگر مرد کو قبل عمر پانزدہ سال  
 کے یعنی پندرہواں سال شروع نہوا ہوا اور خروج منی بطریق معتاد و مستعار ہوئی یا موی  
 خوش زیر ناف پیدا ہوں یا ڈاڑھی موچندین نکل آوین تو اس پر حکم بالغ جاری کیا جائے  
 اور اگر علامات مذکورہ سے کچھ نہ پایا جاوے تو بعد شروع سال پانزدہم وہ اپنے تئیں  
 بالغ سمجھے دربارہ بجالائے عبادات کے **سوال** والدین اگر زندہ ہوں اور  
 اولاد انکی صاحب مقدر ہے تو انکی حیات میں کسی دوسرے سے نماز قضا ٹپا سکتا  
 ہے یا نہیں **جواب** شخص زندہ کی طرف سے دوسرا شخص نماز نہیں پڑھ سکتا ہی ہوا **سوال**  
 زندہ کو نوین شبہ احتلام ہوا اور پندرہویں تاریخ معلوم ہوا تو اب دوچار روز <sup>سطح</sup>  
 ملائی اس امر کے ٹپیر اگر اعادہ نماز وغیرہ کا چاہیے یا نہیں بنیۃ التوجہ **جواب** اس صورت  
 میں جو نمازین اور موصوم حالت جنابت میں واقع ہوئیں انکی قضا بجالانا لازم ہے **سوال** **سوال**  
 کیا ارشاد فرماتے ہیں علمای دین اس مسئلہ میں کہ کتاب فیض عام میں نظر  
 خاکسار کے گزرا کہ کفعمی نے حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جبکی نمازین فوت  
 ہوئی ہوں اور گنتی نہ جانتا ہوں اور نادم ہوں تو قضا ہونے پر ناز و نکلے پس شب ووشنبہ کو  
 پچاس رکعت نماز پڑھے بعد ہر دو رکعت کے سلام کے ہر رکعت میں الحمد للہ بار او قل ہوا  
 گیارہ بار پڑھے جب فارغ ہو تو استغفار سو مرتبہ و صلوات سو مرتبہ پڑھے پس تحقیق کہ خدا تعالیٰ  
 محاسبہ نہ کرے گا اوس سے **سوال** ان نمازوں کے جو فوت ہوئی ہیں ہر چند کہ ان میں کسی سے قضا

ہوں الاممۃ قضاء نہ کرے بخیاں اوسکے کہ انکو پڑھوں گا انتہی انداستفسر ہوں کہ جس شخص کی دو تین برس خواہ تیس تیس برس کی نمازین قضا میں اسی طرح عمل کرے تو باعث بُرت ہوگا یا نہیں اور یہ روایت صحیح ہے یا نہیں **جواب** جس ملک سے نمازین واجبہ فوت ہوئی ہیں یعنی فرائض پنجگانہ اور مثل اوسکے تو جب تک اونکی قضا بجا نہ لائیگا باری اللہم نہ ہوگا اگرچہ نماز مذکور پڑھے پس بر تقدیر صحت روایت مذکورہ اوس سے مراد یہ ہوگی کہ جو اسکے ذمہ گناہ ہوا ہے سبب التذکر فرائض کے یا سبب تاخیر کے بیچ بجا لائے قضای فوائست کے بلا عذر شرعی وہ گناہ سبب پڑھنے نماز مذکور کے معاف ہوگا اور اگر سبب اداسی فوائست کے باوجود عدم تقصیر کے گناہ معاف ہو چکا تھا یا گناہ اوسکے ذمہ نہ تھا تو نماز مذکورہ کے پڑھنے سے ثواب جزیل اور اجر جمیل ہوگا اور باعث مغفرت گناہان اور خطا ہاں دیگر ہوگی لہذا

**سوال** اگر شخصی کی نمازین بی تعداد فوت ہوئی ہیں اب وہ چاہتا ہے کہ میں روز ہر فریضہ حاضر ہوں ساتھ ایک فریضہ فائست پڑھوں گا اور عمل مندرجہ بالا سب کر نیکا ارادہ رکھتا ہے لہذا التماس ہے کہ اگر اس صورت میں امید بُرت گناہ جناب باری سے ہو تو اس طریقہ سے ادا کرے یا اور کوئی طریقہ آسان ارشاد فرماویں کہ بموجب اوسکے عمل کریں مبنیاً توجروا۔

**جواب** صورت مرقومہ میں نماز ہاں فرائض فائست کو ہر روز جب قدر ممکن ہوں پڑھا کرے بالترتیب یعنی مثلاً صبح سے قضا شروع کرے اور عشا پر تمام کرے اور اتنے دنوں کی نمازین پڑھے کہ حسین ظن غالب ہو جائے بالیقین کہ اب میرے ذمہ کوئی قضا نہیں ہے اوسکے بعد علاوہ ایک دن کی نمازین احتیاطاً پڑھے تا ترتیب حاصل ہو جو العالم

**سوال** زید نماز مغربین وینہرین ویا فجر پڑھنا بھول گیا اور بعد دو چار روز کے اوسکو خیال آیا اور بغور خیال نماز زید نے نہایت قضا ادا کی ایسی حالت میں زید معاصی ہوگا

ویاسعفو بنیو التوجروا **جواب** ناسی مامی نہوگا ہوا العالم **سوال** زید کی فریضہ صبح  
 بوجہ چھوڑ چنڈ قضا ہوئی اور اسنے قرار دیا کہ بوقت ظہر میں اداسی قضا کر دین گامگر اوست  
 بھی سہو کر گیا اور بعد دو چار روز زیادہ دوسرے روز یاد آیا تو وہ نماز صرف فریضہ صبح ادا کرے  
 وہاں ظہر میں و صفر میں بھی اسکو اعادہ کرنا چاہیے **جواب** صورت مذکورہ میں ظاہر  
 قضای نایتہ صبح فقط لازم ہے ہوا العالم **سوال** مصافحہ کرنا بعد نماز پنجگانہ یومیہ کے اور  
 بنگلیہ ہونا بعد نماز عیدین کے آپس میں کیسا ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ بدعت ہے بنیو  
 التوجروا **جواب** مناقہ میان مومنین اعیاد وغیرہ میں اور مصافحہ مومنین میں مطلقاً  
 موجب ثواب ہے ہوا العالم **سوال** کیا حکم ہے تارک نماز تارک جمعہ و جماعت میں  
 کہ غیبت اسکی جائز ہے یا نہیں مثلاً یوں کہنا کہ فلاں شخص ایسا ہے کہ نماز نہیں پڑھتا  
 یا ایسی قسم کے بنیو التوجروا **جواب** جو شخص کہ سمور جائز شرعاً علانیہ کرتا ہو غیبت  
 اسکی جائز ہے ہوا العالم **سوال** تارک الصلوٰۃ کے ساتھ کھانا کھانا اور پانی پینا جائز  
 یا نہ **جواب** اگر نماز کا ترک گناہ جانتا ہے تو اسکے ساتھ کھانا کھانا جائز ہے اور اگر  
 ترک نماز کا جائز جانتا ہے تو اسکے ساتھ کھانا کھانا جائز نہیں اور وہ مسلمان نہیں ہے  
 ہوا العالم **سوال** تسبیح جو راستہ سے دستیاب ہو اور صاحب تسبیح معلوم نہیں ہے اور  
 خاک پاک وقفی ہے تو پڑھنا اور درست ہے یا رشتہ اسکا تبدیل کیا جا **جواب** اس تسبیح  
 پڑھنا جائز ہے اور دوسرے کا نکال ڈالنا جائز نہیں البتہ جب صاحب اسکا سپاہی ہو اور اس  
 تو حاکم کر دے ہوا العالم **سوال** جو مستورات کہ اپنے شوہر یا دیگر وارثان کی فہمائش سے  
 اداسی نماز نہ کریں اور اس معاملہ میں کہنا اپنے شوہر کا نہ مانیں تو انکی بدعت شرعاً دنیا و  
 آخرت میں کیا حکم ہے بنیو التوجروا **جواب** وہ عورتیں گنہگار اور مستحق تعدیر شرعی اور

خدمتِ دنیوی اور عذابِ آخروی ہوگی **سوال** اولاد نمازی ہے اور والدین غیر نمازی  
 ہیں اس حالت میں اولاد ترشروئی کے ساتھ والدین کو نماز کے واسطے کہہ سکتے ہیں یا **جواب**  
 اگر شرط امر معروف پائے جائیں تو والدین کو امر بمعرف نہ کرے پنجیکہ شرعاً معتبر ہے  
 ہو **العالم سوال** تسبیح خاک پاک در حالت جنب و حیض و بے وضو چونا اور اوسپر **اللهم**  
**العن قتلۃ الحسنین واصحابہ** پڑھنا جائز ہے یا نہیں بنیو تو **جواب**  
 حالات مذکورہ میں اگر سبجہ خاک شفا کو از بلاسی یا رچہ وغیرہ مس کرے تو اولیٰ اور بہتر ہے  
 لیکن بے وضو چونا مفسد ائمہ نہیں رکنا ہو **العالم سوال** تسبیح خاک پاک بنا بر حفاطت  
 گردن میں ڈالنا و پٹنا جائز ہے یا نہ **جواب** جائز ہے ہو **العالم سوال** تسبیح خاک پاک  
**پر اللهم العن قتلۃ الحسنین** پڑھنا اور بروقت ضرورت در میان  
 اور اولونا اور بروقت پڑھنے دیگر اسمی الہی وغیرہ گفتگو کرنا جائز ہے یا نہیں بنیو  
 تو **جواب** جائز ہے ہو **العالم**

**بابت ششم در بیان قرآن مشتمل بر دو فصل**

**فصل اول در تلاوت قرآن و مس کتاب وغیرہ از حدیث**

**مع مسائل دستخطی جناب میرزا صاحب حاجی محمد ابراہیم**

کئی ایک مسئلہ بیان نہیں گے	کہ علاقہ میں رکعتے قرآن سے
ان سے آگاہ ہونا تیرے تئیں	خالی از فائدہ نہیں بیعتیں
جان قرآن سے قدر واجب کا	سیکنا فرم تیرے تئیں ہیگا

<p>اور باقی کا سیکنا تجھ کو اور سیکمانے پر قدر واجب ہے بیع مصحف کی نہیں درست اصلا اور قرآن کی فرض ہے تعظیم اور کافر کو مس درست نہیں اوسی صورت سے اور سکا سکننا اور ہے احوط کہ غیسر بالغ کو مس نہ کرنے دیں خط مصحف کا مستحب ہے تلاوت قرآن اور غنائمیں ہے اور سکا پڑھنا حرام ایسے عنوان ہے واجب اور ضرور</p>	<p>مستحب ہیگیا دار سے رکہ تو لینا اجرت حرام ہے گاتجے اور نہیں پاک جلد و کاغذ کا اور امانت ہے اوسکی اعظم خط مصحف کا سن ایسا حدیث بے وضو کو بھی منع ہے لکھا خواہ نادان ہو خواہ دانا ہو گو کہ ہو وے وضو بھی نہ رکھتا سب دونوں خصوص در رمضان اجتناب اوس سے ہیگا فرض اہم محکم سے اجتناب تام ضرور</p>
--	---

### فرق درہر دو محکم

<p>خواہ محکم جلی ہو خواہ خفی اوسکے تین کہتے ہیں محکم جلی اور قوتان کو بصورت حسن اور حفظ اور سکا جان اسی قاری یہ قرأت کی بحث طولانی</p>	<p>نہر ہے مجسبہ امر یہ مخفی کہ جو نکلے نہ حرف مخرج سے پڑھیں گرتو ہے بہتر و احسن نہیں اجر و ثواب سے خالی ہوئی آخر بہ فضل ربانی</p>
--	---

سوال کیا حکم ہے اس مسئلہ میں کہ سنگیا ہے کہ بوقت طلوع آفتاب و ہنگام  
نعال و عین غروب آفتاب سجدہ کرنا حرام ہے بس در صورت حرام ہو نیکیہ اور افعال

مثل تلاوت کلام مجید وغیرہ کے درست ہے یا نہ **جواب** کوئی امر مقب اور کوئی سنتی  
 مثل سجدہ شکر طرف قبلہ اور نماز سنتی خصوصاً نوافل ادا کرنا قضاء اور قرآن وغیرہ پڑھنا  
 اوقات مذکورہ میں حرام اور ممنوع نہیں ہے ہو العالم **سوال** نزدیک آپ کے باہر کرنا  
 بعض آیات و سورہ کلام اللہ سے یا قرآن جلانا کیے از غلطاً ثلثہ ثابت ہے یا نہیں  
 بنیوا تو جردا **جواب** اخراج بعض سورہ و بعض آیات ثابت نہیں ہے اور احرار عثمان  
 قرآن شریف کو کتاب فریقین میں مسطور ہے ہو العالم **سوال** اگر کسی مومن کو کوئی  
 مومن کلام اللہ حفظ کر لے چونکہ مذہب امامیہ میں حکم حفظ کلام اللہ کا نہیں ہے تو اس  
 صورت میں حفظ کر نیوالے کے اور حفظ کرانیوالیکے باب میں کیا حکم ہے **جواب** حفظ  
 اور حفظ کرنا قرآن مجید کا چارے مذہب میں جائز ہے اور باعث اجر اور ثواب ہے ہو العالم  
**سوال** جو شخص یہ اعتقاد کرتا ہو کہ حضرت فاطمہ زہرا دختر رسول خدا کی شان میں محف فاطمہ  
 نازل ہوا ہے جو حضرت امام مہدی کے ہمراہ ستراؤنٹوں پر آویگا اور کیا مذہب  
 سمجھیں اور یہ بھی ارشاد ہو کہ مذہب امامیہ میں اور فرقہ غالبہ میں کیا فرق ہے بنیوا تو جردا  
**جواب** یہ اعتقاد کرنا کہ بعد قرآن مجید کے کوئی کتاب سماوی مثل قرآن کے یا بہتر  
 اوس سے یا کمتر اوس سے بطور نزول قرآن کسی شخص پر ہوا ہی جناب رسالت کے نازل ہوئی  
 ہے باطل اور فاسد ہے اور جو کچھ اور مراد ہے تو وہ تفصیل پر موقوف ہے اور غالی وہ ہے  
 کہ کسی شخص کو جناب خاتم الانبیاء پر تفصیل سے اور اونسے بہتر اور افضل سمجھے اور غالی  
 خارج از مذہب شیعہ ہے ہو العالم **سوال** قرآن کسی سنی نے شیعہ کو وقف کر دیا  
 تو ثواب خواندہ کو ہو گا یا دینے والے کو ہو گا بنیوا تو جردا **جواب** اگر مومن او سمین  
 پڑھے گا تو اوس پڑھنے والے کو ثواب ہو گا ہو العالم **سوال** کیا فرماتے ہیں علمائے

اس مسئلہ میں کہ بعض بیاضیوں میں کہ جنہیں مؤلف کا نام نہیں ایک نیا سورہ موسوم سورہ علی کیا گیا ہے ابتدا میں آیاتھا الرّسول انّا انّ سلّنا ذلّا من قبلك ہے اور کتاب تذکرہ الاسماء اور دبستان مذاہب میں سورہ نورین ہی فضائل جناب جنین دیکھا ہے مضامین اور دونوں سوروں کے احادیث نبوی سے مطابق ہیں آیا یہ سورہ احادیث سے ثابت ہے یا نہیں اور ان سوروں کو منجانب اللہ سمجھنا اور آسمانی جاننا اور تلاوت کرنا اور وقف کرنا اور داخل قرآن مجید کرنا اور احکام قرآن مجید انہ جاری کرنا جائز ہے یا بدعت و حرام اگر جائز ہے تو آج تک یہ سورہ کیوں نہ داخل قرآن مجید ہوئی اور اگر بدعت و حرام ہے تو کتاب تذکرہ الاسماء اور دبستان مذاہب میں سورہ نورین کیوں لکھا ہے دونوں کتابوں کے مصنف کا حال لکھیے کہ متین ہیں یا بد مذہب اور اگر ان دونوں سوروں کا شائع کرنا اور احکام قرآن مجید جاری کرنا بدعت ہے تو منکر اور سکی آخرت میں کیا ہے اور اگر سوا ہی ان دونوں کے کسی بیاض میں یا کسی کتاب میں اور کوئی سورہ اس قسم کا ہم دیکھیں اور مضمون اور کا اعتقادات امامیہ سے موافق ہو اور سکو سورہ قرآن سمجھنا چاہیے یا نہ بنیو تو جواب قرآن مجید جو موجود متداول ہے از سورہ فاتحہ تا آخر سورہ ناس اسکے سوا اور کسی عبارت کا جزو قرآن مجید ہونا ثابت نہیں اور اس کے غیر پر احکام قرآن جاری نہیں ہو سکتے اور غیر قرآن کا داخل قرآن کرنا بدعت محرمہ ہے وکلّ بدعۃ ضلالۃ و سبیلھا الی النار اور مصنف دبستان مذاہب مذہب شیعہ سے بے نصیب ہے اور اس کا حکایت کرنا بعض مجہول الحال سے یہ کہ فلاں سورہ از سورہ ہی قرآن ہے قابل اعتنا کے نہیں اور تذکرہ الاسماء کتاب فارسی ہے اگرچہ منسوب طرف جناب اخوند مجلسی علیہ السلام مقامہ

کے ہیں لیکن بسبب بعض وجوہ کے اسکا منجملہ مصنفات جناب مدوح ہونا غالی تردد  
 و تامل سے سنیں جیسا کہ بعض فواصل نے تصریح کی ہے اور بر تقدیر تسلیم اونہوں نے  
 بعض تفاسیر سے حکایتا اسکو ذکر کیا ہے نہ یہ کہ میرے نزدیک وہ امر ثابت و متحقق ہے  
 خلاصہ یہ کہ اگر بعض روایات اعاذ میں مضمون مذکور وارد ہو یا بعض علماء کی کتاب میں مندرج  
 ہو تو محض اس بات سے اثبات و ثبوت امر مذکور سنیں ہو سکتا ہو العالم <sup>۵۶۵</sup> **سوال** انگریزی  
 کا غریب کلام السدوایت وغیرہ لکھ سکتا ہے یا نہیں امید ہے کہ مفصل ارشاد ہو مبنیاً تو جویا  
**جواب** اگر وہ کاغذ نجس نہ ہو اور او میں کچھ حروف انگریزی یا کوئی عبارت مخالف  
 احترام قرآن مجید یا کوئی تصویر بنی نہ ہو تو او پر قرآن لکنا ہو سکتا ہے ہو العالم <sup>۵۶۶</sup> **سوال** اعراب  
 قرآن شریف میں کسی نے بنائے ہیں یا منزل من السدہین یا کس زمانہ میں بنائے گئے  
 ہیں اور کون اسکا باعث ہوا **جواب** اعراب ملفوظی مثل حروف لفظ کے داخل  
 لفظ ہے کہ اگر اس طور پر اسکو نہ کہے تو وہ لفظ صحیح نہ ہوگی مثل اسکے کہ لفظ السد کو اگر  
 بضم ہمزہ یا لام پڑھیں تو غلط ہوگی پس بنابر اسکے جو کلام نازل ہوا ہے اس کے ساتھ  
 وہ اعراب بھی کہ جسکو دخل اسکے تلفظ صحیح میں ہے نازل ہوئے ہیں اور مثل اسکے  
 حروف واجزاکے ہیں اور جو کہ اعراب مکتوبی متعارف ہیں کہ اسکو ضم و کسر و فتح مکتوبی  
 کہتے ہیں یہ نقوش و علامات و اشارات ہیں اوس اعراب ملفوظی کے جیسا کہ حروف  
 مکتوبی علامات و اشارہ حروف ملفوظیہ ہیں پس یہ اعراب مکتوبی البتہ ابتدائی زمانہ میں  
 مصاحف میں نہ لکے جاتے تھے چونکہ علماء و اہل زبان کو اسکی ضرورت نہ تھی بعد ازاں  
 واسطے تسہیل و تعلیم و تعلم کے اعراب مکتوبی مرسوم ہوئے اور کاتب اول ہا و زبان مبتدا  
 تحریر اعراب مصحف رسائل قرأت اور تواریخ سے دریافت کیا جاوے ہو العالم <sup>۵۶۷</sup> **سوال**



اگر کوئی قرآن مجید میں بے حد محمد رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم  
 اللہ کو تیس تا تیر کا جزو قرآن سمجھ کر اور بدعت تشریع و تحدیث کے داخل قرآن کر دے تو  
 کچھ بابت ہے یا نہیں جواب اگر مراد یہ ہے کہ کلمہ مذکور کو تحریر کرے درمیان آیات  
 قرآنیہ اور عبارات قرآنیہ میں اور سکو لکھ کر مندرج کر دے تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ امر  
 حرام ہے اور تشریع اور بدعت ہے پس اس باب میں مقصد وارادہ کسی کا کام نہ ہو گا  
 اس لئے کہ یہ فعل فی نفسہ مسموع اور منہ عنہ ہے مقصد کو کسی کے اس میں کچھ دخل نہیں اور  
 اگر مراد یہ ہے کہ اتنا ہی تلاوت قرآن میں بعد عامی آیہ کے نظم لکھام مذکور بدون مقصد  
 تشریع اور بدعت لکھ کرے تو جواب اس کا یہ ہے کہ یہ امر جائز ہے کچھ مضائقہ نہیں کہستا  
 چنانچہ جب نام رسول خدا کا قرآن میں سے پڑھے تو درود بھیجا اور سوقت جائز ہے بلکہ  
 بلکہ راجح ہے پس اسی طرح اور کلام نیک اور کلمہ ثواب کو سمجھنا چاہیے ہو العالم سوال ۵۶۸  
 قرآن شریف کو جنب اور مانع ہاتھ لگا سکتے ہیں یا نہیں اور پڑھ سکتے ہیں اور پڑھا  
 ہی سکتے ہیں اور اگر نہیں چھو سکتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ سوا سٹے کہ کہہ اوٹے ہاتھ میں  
 نجاست نہیں ہے جواب جنب مانع نفسہ ہر جام ہے جس کتابت قرآن اور اس کے  
 حاشیہ وغیرہ کا چھونا بدون مس کتابت مکروہ ہے اور حرام ہے پڑھنا کسی آیت کا آیات  
 سے ادن چار سورتوں کے کہ جسمین سیدہ واجب ہے اور سوا ہی اس کے پڑھنا جائز ہے  
 بلکہ اگر بہت سات آیتوں تک اس کے بعد مکروہ ہے ہو العالم سوال ۵۶۹ آیت الکرسی  
 جو کلام اللہ میں واقع ہے اس کی تخصیص کی کیا وجہ ہے کیا اور قرآن شریف کرسی پر  
 نہیں منقوش ہے جواب از بسکہ ذکر کرسی ماوس آیہ میں وارد ہے لہذا اس سے  
 آیت الکرسی کہتے ہیں نہ اس حجت سے کہ سوال میں مندرج ہے ہو العالم سوال

اس میں کیا ارشاد ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سیارہ سر سورہ قرآن کہتے  
ہیں اور نماز میں پڑھتے ہیں آیا اندرونی تنزیل وحی یا بکلمہ نبی یا تیمم و تبرک یا احتیاط علماء کہتے  
پڑھتے ہیں مذہب مخالفین میں بڑا اختلاف ہے **جواب** بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
کا جزو ہر سورہ ہونا یعنی ہر سورہ کی آیہ اولیٰ بسم اللہ ہے قول سب علماء شیعہ کا ہے اور نصوص  
اوپر دلالت کرتے ہیں ہوا العالم **سوال** سورہ توبہ جو کلام الدین واقع ہے اوپر بسم اللہ کیون  
ہیں پڑھتے اور وجہ نہ پڑھنے بسم اللہ کے کسی امام سے منقول ہے یا قول علماء **جواب**  
بسم اللہ ہر سورہ کے ساتھ نازل ہوئی ہے نہ سورہ توبہ کے ساتھ پس وہ اس کا جزو نہیں ہے  
لہذا اس کے اول میں نہیں لکھی جاتی ہے اور نہ اس کے اول میں پڑھتے ہیں ہوا العالم۔  
**سوال** مشرک کی سانحہ سیاہی سے کلام اللہ شریف تحریر کرنا کیسا ہے **جواب** اگر  
سیاہی کو مشرک نے بطوبت مس کیا ہے تو اس سے قرآن لکھنا جائز نہیں ہے ہوا العالم  
**سوال** کلام اللہ واسطے ثواب دیتے کہ بابت پڑھنا یا پڑھنا جائز ہے یا نہ **جواب**  
جائز ہے ہوا العالم **سوال** کلام شریف پڑھنے میں بفرورت دنیاوی بولنا اور باتیں کرنا  
جائز ہے یا نہیں **جواب** جائز ہے ہوا العالم **سوال** احکامات عموماً  
قرآن مجید کو کمالفاق متواتر اس سے ہے احادیث و احاد خصوصاً ایسے ایک دو حدیث سے  
کہہ نور صحت محل توقف میں ہونا مکمل کیا اور اپنے مذہب مسلمہ پر ایسی روایات استدلال  
کرنا اسکے لئے کیا دلیل قطعی ہے اور یہ مذہب کل علماء اصول کا ہے یا مختلف فیہ نبی و توحید  
**جواب** تخصیص عموماً قرآن مجید احادیثیکہ وہ خبر قطعی الدلالت ہو علماء اصول میں مختلف  
فیہ ہے علامہ علی رحمۃ اللہ اور ایک جماعت علماء کے نزدیک جائز ہے اور شیخ رحمۃ اللہ اور ایک  
جماعت کے نزدیک جائز نہیں اور بعض مآثر تفصیل میں اور بعض توقف فرمایا ہے اور یہی قول مسلم ہے اور جبکہ خبر

قطعی الدلائل سے نو پس قول شیخ عالی فور سے نہیں بلکہ ظاہر اس حال میں علامہ ہی موافق اس کے  
 ہونگے اور یہ اختلاف جب ہے کہ احاد و محققین بقرائن محبت یا مقتضای جماع یا بدلیل قطعی عقلی و شرعی  
 نہ وہ انھیں سے اس کے جائز ہوگی بالافعال ہو العالم <sup>۵۴۹</sup> **سوال** بلا وضو تلاوت قرآن جائز ہے یا نہیں  
 بنیو اور جواب جائز ہے اگرچہ خلاف استصحاب ہے ہو العالم <sup>۵۵۰</sup> **سوال** زنانہ بالغہ  
 یا نابالغہ کو مردانہ محافظہ وغیرہ نامحرم سے پس پردہ و یا دیوار کلام مجید پڑھنا و سنانا جائز ہے و  
 یا نہیں بنیو اور جواب در حال خوف و فتنہ و مادی ترک اس کا مطلقاً لازم والا نابالغہ کے پڑھنے  
 میں کچھ عتلاف نہیں اور بالغہ کو ترک اس کو پس گمراہی کوئی ضرورت شرعی پائی جائے ہو العالم <sup>۵۵۱</sup> **سوال**  
 آیت قطب یعنی جس میں سب حروف تہجی مجتمع ہیں کون ہے جواب ایسی کوئی آیت  
 معلوم نہیں البتہ حروف مقطعات قرآن اس جملہ میں مجتمع ہیں صراط علی حق نہ کہ لیکن یہ  
 آیت قرآن کی نہیں ہے ہو العالم <sup>۵۵۲</sup> **سوال** کلام اللہ بے وضو و در حالت جنب چھوڑنا اور  
 پڑھنا اور پڑھنا اور یا کوئی شخص غلط پڑھتا ہو یا کچھ پوچھے بتلانا اور پڑھنا یا پسے یا نہیں \*  
**جواب** جنب و مائض و نفاس کو مس کتابت قرآن جائز نہیں ہے اور ان کے غیر کہ بھی  
 بغیر وضو مس کتابت حرام ہے اور چار سورے کہ جن میں سجدہ واجب ہے جنب مائض و نفاس کو  
 پڑھنا اور لکھا جائز نہیں یہاں تک بسم اللہ ہی بقصد اذان سورون کے نہ کہے اور سوامی سورہ کا  
 مذکورہ قرآن میں سے پڑھنا جائز ہے تاہفت آیہ اور بعد ازان مکروہ ہے اور جب کو احتیاج  
 غسل نہ ہو اس کو پڑھنا قرآن کا مطلقاً جائز ہے مگر بعد وضو افضل ہے ہو العالم <sup>۵۵۳</sup> **سوال** انگریزی  
 کاغذ پر مصرعہ لکھا انگریزی پر ہوتی ہے اور اندھ علیہ سب سفید حروف انگریزی ہوتے ہیں اس  
 کاغذ پر کلام اللہ لکھنا چاہیے جواب جب اس کاغذ میں نجاست کسی طرح کی نہ ہو تو قرآن کا  
 اوس پر جائز ہے اگرچہ اس پر کاغذ لکھا ہو لیکن ہے ہو العالم <sup>۵۵۴</sup> **سوال** روشنائی تیار کردہ ہندو

کلام اللہ و حدیث و اشعار منقبت الہییت علیہم السلام کا لکھنا جائز ہے یا نہیں بنیوا تو جروا  
جواب اگر وہ سیاہی میں بطولت کردہ ہنود ہے تو اس سے اعتنا کرے ہو العالم

## فصل دوم در بیان مسائل سجدہ قرآن و تخطی جنابا لیرغاص

و حاجی محمد ابراہیم صاحب چند احکام از حدیقہ ہندی

پس تواب جان کہ سجدہ قرآن کے	پندرہ ہینگے نہ زیاد اس سے
چارہین فرض چارہا پہ سدا	یعنی والنخبہ وسلم و سورہ اقرأ
اور آیت سجدہ اور	ہیگا کتھ سجدہ ہی اس بطور
سجدہ فرض اس کے واسطے ہیگا	پڑے جو شخص آیہ سجدہ کا
اسی صورت سے ہیگا لازم اسے	کہ جو وہ دہیان دہکا و سکوستے
اور جو پڑ جائے کان میں آواز	تو تو ہے سجدہ احوط اسی منشا
ہے یہ احوط کہ با وضو ہو دے	سجدہ کے حال میں سجدہ تو اسے
رکے اتھ کوالیسی چیز اور پر	جسہ سجدہ ہو جائز اسے سرور
اور ہو رو قبلہ ہی اسجا	اور کے سجدہ ہیج ذکر خدا
ہے یہ واجب کہ جس دم آیہ پڑے	یا سنے وہ ہیں تب وہ سجدہ کرے
اور اسوقت بہول اگر جاوے	تو بجالا دے جب کہ یاد آوے
گیارہ سجدے ہیں سنت اسی دانا	پس اب انکو بھی چاہیے جانا
پن وعا خراب و رعد و غل ہے اور	سورہ چچ میں دو جگہ کہ رعد و غل
سورہ نمل و سورہ فرقان	اور اشقت اور مریم جان

سجده ان سب میں مستحب ہیگا منین روا اگر قصہ طاعت ہو تو منین باک اسکا کچھ اور بسم ورنہ ہے وہ بھی منع جان ذرا کہ رسول خدا نے فرمایا سجده کا از براے غیر خدا کہ کرے سجده اپنے زوج کو و	سورہ ص ۱۱۱ سورہ اسرہی سجده غیر خدا سے خالق کو اور اگر ہو سے از رے تعظیم ہو سے جس وقت میں با خدا بعضے اخبار میں ہے یوں آیا گر کسی کو اگر امر میں کرتا تو یہ کرتا میں امر عورت کو
--	---

سوال ۸۲ سجده واجب قرآن شریف میں کس سورہ میں ہے اور یہ سجده مثل سجده نماز  
مشروط بطہارت وغیرہ ہے یا نہیں جواب سجده سورہ اقرؤوا النجم والسم سجده و  
حکم سجده میں واجب ہے اور طہارت ہیچ اس سجده کے شرط نہیں لیکن رد قبلہ اور باطل  
علیہ السجود کے سجده کرین ہو العالم **سوال** اکثر سالہامی قرأت اہل سنت کے مستفاد  
ہوتا ہے کہ جو سجدات کلام اللہ شریف میں واقع ہیں وہ سب حکم وجوب کا رکھتے ہیں نہ  
یہ کہ بعض فرض بعض واجب و بعض سنت ہیں لہذا امیدوار ہیں کہ جواب باصواب حرمت  
ہو اور یہ بھی ارشاد ہو کہ سجده کا واجب ہونا بموجب حکم خدا یا رسول یا ائمہ کے ہے یا قول  
علماء کا ہے اور اگر سجده نہ بجالا دے تو گنہگار ہو گا یا نہ جواب بحکم خدا و رسول و اہلبیت  
چار سورتوں میں سجده واجب ہے سورہ حم سجہ اور النجم سجہ اور نجم سجہ اور اقرؤا اور سورہ  
اسکے کسی موضع میں آیہ سجده واجب نہیں ہے ہو العالم **سوال** کیا ارشاد ہے اس مسئلہ  
میں کہ سجده قرآن شریف میں جبوقت پڑھے اسی وقت سجده کرے یا بعد اختتام قرآن  
شریف کچھ مفاصلہ تو نہیں ہے اور سجده قرآن شریف میں نیت کرے یا نہ کرے اور کرے تو

کس طرح کرے اور سجدہ نماز میں جو پڑھتا ہے وہی پڑھے یا اور کچھ پڑھے اسید کہ مفصل اتمام  
 فوائے بینو اتوجہ واجب جواب جب آیہ سجدہ واجب پڑھے اسی وقت فوراً قبلہ کی طرف  
 سجدہ کرے اور زمین جو قصد ہے کہ یہ سجدہ بسبب پڑھنے آیہ مذکورہ کے ہے یہی کافی ہے اور جو  
 ذکر سجدہ روایات میں وارد ہوا ہے اگر وہ پڑھے تو ستر ہے ولا تسبحان الله پا جو ذکر انسی ہو وہ  
 کافی ہے تفصیل اسکی یہی رسالہ مذکورہ میں لکھی ہو العالم <sup>۸۵</sup> **سوال** چار سجدہ کلام شریف میں جب  
 ہیں مگر تعداد فرض و سنت معلوم نہیں اور کلام اللہ طبعہ الامیہ موجود نہیں ہے باین وجہ اسید و  
 ہیں کہ سجدات فرض و سنت ارشاد فرمائے جاوین **جواب** چار سورہ دن میں سجدہ واجب ہے  
 اول سورہ الاحقاف الکتاب الخ پس اس سورہ میں سجدہ واجب ہے اوس آیت  
 میں کہ جب کا شروع ہے انما یؤمن اور تمام ہے لا یتکبرون پر بعد تمامی آیہ  
 مذکورہ سجدہ فوراً کرے دوم سورہ حم کہ اوسکو فصلت لکھتے ہیں اوسمیں شروع آیہ ہے  
 ومن آیاتہ اور تمامی ہے تعبدون پر پس اوسوقت سجدہ فوراً کرے اور اگر بعد آیہ ثانیہ کہ  
 تمام ہے لا یتکبرون پر یہی عادیہ سجدہ کرے تو احوط ہے سوم سورہ والنجم میں آیہ  
 اخیرہ میں سجدہ واجب ہے یعنی جب سورہ تمام کرے چارم سورہ <sup>۸۶</sup> **اقص** آج میں ہے بطریق  
 مذکورہ یعنی جب سورہ تمام کرے فوراً سجدہ کرے اور سوا سی سورہا میں اور بعد مذکورہ کے  
 کسی آیت میں سجدہ واجب نہیں ہے البتہ آیات میں جہاں ذکر سجدہ کا ہے غالباً وہاں  
 سجدہ کرنا سنت ہے پس دو تین قرآنوں میں مطابقت کرئیے جہاں پر سجدہ سنتی کا محل مقرر  
 ہو وہاں سجدہ کرنا کافی ہے ہو العالم <sup>۸۷</sup> **سوال** جو شخص کہ قرآن کو حفظ کرتا ہے اور آیہ سجدہ  
 بوجہ یاد کر نیکی بار بار پڑھتا ہے اسکا بہانہ میں دوبارہ سجدہ واجب قرآن کیا ارشاد ہے **جواب**  
 ہر بار سجدہ کرے لیکن اگر آئندہ سے مکرر دیکھے اور زبان سے نہ کہے اور نہ استغفار کرے تو سجدہ

گناہوں سے توبہ کیا چاہیے  
 ہر آتی سنیں اور توبہ کی بار  
 یہ تاخیر توبہ نہیں بے سبب  
 جان اور شیطان کے ہیں دوسوے  
 ہے انسان کے دلیں کرنا طور  
 نہ کی آج توبہ تو کیا ہے ضرر  
 نہ غم کہا اگر تو زیان کار ہے  
 لگاتا ہے یونہی شقی بھیج و شام  
 بہت شاد ہوتا ہے اوس دم  
 جہنم میں جس وقت یہ جائے گا  
 یہ سن کر تعجب ہے انسان سے  
 مگر بن میں انسان کا ہوشم  
 کرینگے وہ انسان نہ جب تک صاف  
 مثال اوسکی یہ ہے کہ جیسے کوئی  
 کسی طرح کی اوسپہ تمہت کرے  
 کسی ڈوبے کہا بڈے موٹن مال  
 ویا سز نش اور امانت کرے  
 کرے قتل و غارت مسلمان کو  
 بجبر و تعدی سناوے غنا

مئی عفو و بخشش پیا چاہیے  
 گراں ہار کرتے ہیں دنیا میں بار  
 بتاؤں تجھے جب کا یہ ہے سبب  
 وہاں یہ بھی ہے یاد رکھو اسے  
 ابھی توبہ کرنا نہیں کچھ ضرور  
 بجالائے کل اسے بے خطر  
 خدا تیرا ثواب و عفتار ہے  
 یہاں تک کہ ہو زندگانی تمام  
 کہ ہو گا غضب اوسپہ جان آفرین  
 مزا خسل محنت شمار لائے گا  
 نہ توبہ کرے جلد عصبان سے  
 سنیں اور گناہوں کی توبہ قبول  
 خدا بھی کر لگا نہ تب تک صاف  
 کرے مرد مومن سے ناحق بدی  
 ویا عیب جوئی و غیبت کرے  
 نہ کیے کا جو ہو گا گدے وہ حال  
 امانت میں اوسکی خیانت کرے  
 ویا باعث قتل و نقصان ہو  
 کرے یا زینِ محصنہ سے زنا

کہ چوٹے بڑے جانتے ہیں سہی  
 نہ جتیک کرے راضی اونکے تئیں  
 وہ تو اب بھی رسم فرمایا گیا  
 ملیگی تجھ سیدی جنت کی راہ  
 رہے اوسکی رحمت سہو کے قریب

رسوا کے افعال ہیں اور بھی  
 قبول ایسے فعلوں کی توبہ نہیں  
 گنہ اپنا جب اونے بخشا کرے گا  
 ہو اے غفور ہم یہ دوہرا گناہ  
 کرے سبکو اللہ توبہ نصیب

**سوال ۵۹۱** وہ بندگان خدا جو شیعہ اور دوستدار اہلبیت ظاہر و باطن قوم سادات سے ہیں اور مہنیات شرع کے فاعل ہیں اور ادا شرع کے تارک ہیں اور بے توبہ کئے مر گئے آیا حقیقی او کو بخشدے گا اور داخل بہشت کرے گا یا نہیں بنیہ التوجر و **جواب** اگر ضرورتاً دین کے منکر نہیں اور کوئی ایسا فعل کہ جو باعث حکم باز نہ دیا اور کفر ہے عمل میں نہیں لائے تو ان کے واسطے امید نجات ہے اگرچہ بعد از موت قبا ح اور عذاب معاصی کے ہو ہو العالم۔

**سوال ۵۹۲** کیا فواتے ہیں علمای دین و مفتیان شرع متین اندین مسئلہ وہ کون بندگان خدا ہیں کہ جنکے اعمال نیک و صالح ہیں اور حقیقی او کو داخل بہشت نہ کرے گا یا نہیں تو سہر و **جواب** جو مومن اور شیعہ نہیں ہے داخل بہشت نہوگا اگرچہ بعض اعمال حسنہ بجا لائی

ہو العالم **سوال ۵۹۳** کیا فواتے ہیں جناب مجتہد العصر والزمان در باب جعفر کذاب کہ برادر حضرت امام حسن عسکری کے تھے بعض عوام الناس کہتے ہیں کہ انہوں نے توبہ کیا اور توبہ اذکی قبول ہوئی اور دوسرے سے ملقب بہ توبہ ہوئے **جواب** البتہ بعض روایات سے تو

کرنا انکا استفادہ ہوتا ہے لہذا او کو جعفر توبہ کہنا چاہیے ہو العالم **سوال ۵۹۴** جعفر توبہ کہتے ہیں اکثر مومنین شک و شبہ عصیان کا امام سے کہ کہ توبہ بہ بلعن ہو چکے تھے ہیں اس میں کیا ارشاد ہے بنیہ التوجر و **جواب** انہوں نے اپنی خطا سے توبہ نصوح کی



پس اونکو یہ نیکی یاد کرنا چاہیے اور جو بڑا گناہ ہے بڑا کرتا ہے ہوا عالم <sup>۵۹۵</sup> **سوال** ایک شخص نے  
 زن ہندو سے زنا بالجبر کیا پس اس صورت میں مرد وزن دو وزن گناہ گار ہیں یا کہ فقط مرد ہی  
 بنیو تو جوا **جواب** جبر کرنا والا بلاشبہ گناہ گار اور مواخذہ دار ہوگا اور مجبور پر مرد زنا جاری نہوگی  
 ہوا عالم <sup>۵۹۶</sup> **سوال** جس شخص سے کہ بیشتر گناہ محصنہ سرزد ہوا ہو پھر وہ نادم ہوا ورنہ سے  
 اوسنے توبہ کی تو اعمال یعنی نماز روزہ اوسکا اور نیکی اور کثرت خیر نافع تو نہیں ہے اور اسبب  
 شرم و حیا کے وہ شوہر ان زنانہ سے بخشوانا گناہ اپنے کائنات موجب ہے حیائی  
 اور بدنامی کا جانتا ہے تو کیا کرے صاف صاف جو اوسکی تلافی ہو وہ ارشاد فرمائیے اور  
 نان شبینہ کا بھی محتاج ہے کیا کرے اور بدون بخشوانے شوہر ان زنانہ سے ہر  
 عمل خیر اوسکا مثل حج و زیارات وغیرہ کے فسخ ہوگا یا ثواب اور عراج اوسکے پایہ گناہ  
 تو جوا **جواب** صورت مرقومہ میں تصریح زنا وغیرہ کی نہ کرے بلکہ یون کہے کہ تیرا ایک  
 گناہ عظیم مجھے سرزد ہوا ہے تو بخشدے جب وہ بخشدے اور شیخص توبہ درگاہ اسی  
 میں کرے تو اوسکے لئے امید بخشش ہے اور اعمال حسنا و سکے قبول ہونگے ہوا عالم  
<sup>۵۹۷</sup> **سوال** زن ہندو سے جس نے زنا کیا ہنوز نہ بخشوایا تھا کہ وہ مر گیا اور وہ زن بھی مر گئی تو  
 توفانی اسکی کیا کرے بنیو تو جوا **جواب** صورت مذکورہ میں سو اسی توبہ واستغفار بدگاہ  
 خدای غفار اور کچھ چارہ نہیں ہوا عالم <sup>۵۹۸</sup> **سوال** کیا حکم ہے اس مسئلہ میں کہ ایک مسلم نے زنا  
 محصنہ کیا اور کچھ عرصہ میں بدون بخشوانے گناہ کے مر گیا دوست آشنا اوسکے اب اگر گناہ  
 اوسکا بدقت تمام کچھ دیکھ کر کیے یا مست کر کے شوہر زن زنانہ سے بخشوائیں تو وہ مواخذہ عقبی  
 سے پاک ہو جائیگا یا نہ **جواب** صورت مرقومہ میں شخص متوفی اگر سو من ہے تو بخشا جائیگا  
 ہوا عالم <sup>۵۹۹</sup> **سوال** عمر ہونے بکر کی لونڈی سے درجہ مرتبہ منحل حرام کیا اور عیال اور وٹے بھی

فعل لواطہ عمل میں لایا اب وہ افعال نا پسندیدہ اپنے سے فحش و شرمندہ و خالف ہے اور اس سے  
 بدرگاہ مجیب الدعوات ان دونوں فعل نا شایستہ اپنے سے اس طویلہ تو یہ کیا کہ اب مدت الفحش عمل  
 ان خصیات کا نمونہ گا اور شرع افعال مذکورہ اوپر جاری نہیں ہوئی پس اس صورت میں عمر  
 خاکہ بوجہ تو بیان افعال نا شایستہ اپنے سے عند البدجات پائے گئے گایا نا اور بقدر نجات پائیے  
 کوئی صورت دوسری مثل کفارہ وغیرہ سوامی حد شرع کے واسطے نجات عمر کے ممکن ہے یا نہ  
 اور اگر مرد اوپر جاری ہوگی تو کیا ہے **جواب** صورت مرقومہ میں مالک کنیز سے اپنا گناہ  
 بخشوا لئے اور جس طفل سے لواطہ کیا ہے اگر وہ کسی کا غلام ملوک تھا تو اس کے مالک سے  
 بھی بخشوا لئے والا غیر پروردگار سے صورت اخیر میں بخشوا نادر کار نہیں ہے اور مالک کنیز  
 و غلام سے تفریح اس گناہ کی نہ کرے بلکہ یوں کہے کہ تیرا گناہ عظیم ایک مرتبہ یا چند مرتبہ مجھے  
 واقع ہوا ہے تو بخش دے پس جب وہ بخش دے گا اور بعد ازاں یہ توبہ واستغفار نیت خالص  
 و درست درگاہ الہی میں کرے گا اپنے سب گناہوں سے تواسکے لئے امید بخشش ہے ہوا انعام  
**سنتوال** یا تو کو ہم مذکور گناہ شومہ ہر دار سے زنا کرنا خواہ کسی مرد سے ا غلام کرنا ان دونوں گنا  
 میں کو نسا گناہ زیادہ ہے اور فاعل مفعول کو گناہ برابر ہو گا یا صرف فاعل پر گناہ ہو گا مفعول  
 پر نہیں ہے اور اگر زن شومہ ہر خواہ مرد مفعول خود اصرار کر کے فاعل کو مرتکب اس گناہ کا  
 کرے تو اس حالت میں کسی پر گناہ ہو گا اور اسی طرح اگر عورت غیر شومہ ہر بار کہ مرد سے اصل  
 کرے اور مرد اس سے مقاربت کرے تو یہ گناہ بھی دونوں پر ہو گا یا ایک پر اور اگر  
 عورت کا شومہ گناہ زانی کا معانہ کر دیوے تو یہ وہ شخص مواخذہ عقبی سے برمی ہو گا یا نہ  
**جواب** وہ سب گناہ کبیرہ ہیں اگرچہ لواطہ ظاہر اگرچہ بہ نسبت زنا کے اور جو زین  
 محسنہ ہو اس کا گناہ اگرچہ نسبت غیر محسنہ کے اور فاعل و مفعول اور زانی و زانیہ سب

گنہگار ہونگے اور جو مغرب و داعی حرام کی طرف ہو گا وہ بھی عاصی ہے لیکن اگر مرد مفول یا زن مفولہ غیر مکلف ہو یا مجبور ہو جائے بسبب جبر کرتے فاعل کے اسطور پر کہ کسی طرح اس کو قدرت امتناع پر ماقی تر ہے تو وہ معذور ہو گا اور جب شوہر گناہ کسی کا معاف کرے تو بعد توبہ واستغفار درگاہ الہی میں امید بخش ہے ہو العالم **سوال** جو لوگ کہ افعال ضمیمہ کرتے ہیں مثل زنا و چوری وغیرہ کے اور قرہ ہیں کہ یہ افعال بد ہیں اگر وہ لوگ وقت وفات توبہ کریں اور کلمہ طیبہ زبان سے جاری کریں اور اپنے کردہ سے نادم ہوں تو ان کی بخشائیش میں کیا حکم ہے اور نسرای افعال بدانند قبر کے ہوگی یا بروزی قیامت بینوا تو جروا **جواب** اگر توبہ باشرط واقع ہو تو امید نجات اخروی باقصان بایمان و شنیع اس کے واسطے ہے اور ننگ گناہوں کی اگر عفو ہوئے ہوں کہیں قبر میں اور کہیں قیامت میں اوزی دونوں مقاموں پر ہوگی ہو العالم **سوال** اگر کوئی شخص زنا می محصنہ کرے اور بوجہ خوف اس امر کے طلب آمرزش شوہر نہ فرمے یا سے نہ کرے کہ اگر اظہار اس کا اسپر کن گاتو و دشمن جانی ہو جائیگا اور ہرگز عفو نہ کریگا اس خوف سے یوں طلب آمرزش کرے کہ جو کچھ گناہ کبیرہ و منیرہ میں تیرے کئے ہیں وہ عفو کر دے پس ایسی حالت میں وہ مواخذہ گناہ عباد سے بری ہو گا و یا مواخذہ ہیگا ارقام فرمائیے **جواب** صورت مذکورہ میں نظر توبہ رحمت الہی بخشش اس کی بعید نہیں بشرطیکہ توبہ واستغفار بری کرے ہو العالم \*

### سید حسین صاحب مرحوم

**سوال** توبہ نصوح کہ معنی توبہ کامل ہے بعض مویان بسبب اضافت لفظ نصوح کہتے ہیں کہ نصوح ایک شخص فاسق و کفن ذرہ تھا کہ قبر مردگان سے کفن چراتا تھا اتفاقات قبر زن مردہ میں گیا اور کفن چرایا اور چاہتا تھا کہ ساتھ مردہ کے قرب کرے آخر متنبہ ہوا اور

توبہ کہ انہذا توبہ نصوح مشہور ہے یا غلط بنیو التوجروا **جواب** توبہ نصوح عبارت ہے توبہ کاملہ سے کہ نصیحت کرنیوالا دوسروں کی ہوا اور جو کچھ عوام میں مشہور ہے نظام کچھ میل نہیں رکھتا البتہ اسقدر آیات میں وارد ہے کہ بہلول نامی کفن دزد تھا اور مرکب فعل شنیع کامیت کے ہوا تھا اور پرتوبہ کاملہ بجالایا اگر تفصیل اس روایت کی مطلوب ہو لکھنا بھیجے جائے پس نام اس شخص کا بہلول تھا نصوحانہ تھا ہوا العالم **سوال** زن فاحشہ نے توبہ پیشہ اپنے سے کیا زور و زور و جوبلی و کنیز کرکرتی تھی آیا ان چیزیں سے راہ خدا میں صرف کر سکتی ہے یا نہ **جواب** اگر وہ حرام سے جمع کیا پس اگر ایسا کان کو انکے جانتی ہے ہاں ان لوگوں کا انوکھا حال کرے اور اگر نہیں جانتی ہے تو ان لوگوں کی طرف سے تسدق کرے ہوا العالم۔

**فصل دوم در مسائل عہود دستخطی مجتہدین موجودین بالا**  
**سوال** ۶۵۵ ما توکم مذکور اگر کوئی شخص غصہ میں آکر کرے کہ اگر اب اس باورچی کا پکایا کھانا کھاؤ تو سو کھاؤں اور بعد دوسرے مجبور ہی کہ دوسرا باورچی ممکن نہ تھا اوسے کا پکایا کھانا کھایا اسی قسم یا پیش اس کے حلال شے کو کوئی حالت غصہ میں ایسے طور سے حرام کرے تو عند الشرع مقبر ہے اور اگر مقبر ہے تو ہر صورت علت شے مذکور اور ہر جن حیث الشرع کیونکر ہوگی اور کفار بھی اور سکا ہی یا نہیں مفصل ارشاد ہو بنیو التوجروا **جواب** صورت مرقومہ میں اس قول کا اعتبار نہیں اور کھانا پکایا ہوا اس باورچی کا کھانا جائز ہو گا اور کفارہ کچھ نہیں ہے ہوا العالم **سوال** اگر قبل طبع یا بعد تسنن دروغ کہا لیکن خواہ عیالت یا سہوا اور قہرا و او کی معلوم نہیں تو شرعاً ان اقسام کا کھانا اعتبار ہے یا نہ اور اگر ہے تو کیا کفارہ ہے اور فی نفسہ کفارہ ہے یا نہ مفصل ارشاد ہو بنیو التوجروا  
**جواب** قسم جوٹ کھانا گناہ ہے اور قسم دروغ ماضی پر اسکا کفارہ نہیں ہے ہاں اگر قسم شرعی کھائے اور قسم شرعی منقذ ہو تو اسکا کفارہ ہے مگر خلاف قسم عمل میں لائے مثلاً

قسم کہانی اگر فلان تاریخ روزہ رکھو ننگا اور روزہ رکھے اوسکا کفارہ ہے اور کفارہ میں آزاد کرنا  
بندہ کا یا طعام دس مسکین یا لباس او ننگا پس اگر عاجز ہو ان سب امور سے تو تین روزہ رکھے  
ہو **العالم سنو** ال کیا فرماتے ہیں علمای دین مدظلہ از روی ملت اثنا عشریہ در میان عمد و  
یسین و نذر کے کیا فرق ہے تفصیل اسکی جدا گانہ عبارت اردو عام فہم زیب رقم فرمائیے  
**جواب** صیغہ نذر و عمد و یسین کے فرق ہے صیغہ نذر کا شد علی ہے مثلاً کہے کہ  
اگر خدا فرزند عطا کند پس برای خداست بر من کہ انیقد نذر بہو منین بدہم مثلاً ان بت  
اعطیت ولد افلله علی کذا اور بجای کذا جو نذر کرے او سے ذکر کرے اور صیغہ  
عمد کا عادت الد ہے اور صیغہ قسم کا واللہ باللہ ہے اور شرط اور احکام نذر و عمد  
و قسم باہم تماثل ہیں اور تفصیل اسکی کتب فقہیہ سے معلوم ہو سکتی ہے ہو العالم  
**سنو** ال زیر سے ببیل تذکرہ کہاکہ قسم خدا کی آج کہانا نہ کماؤں گا پہر او سے کھانا کما یا تو  
کیا کفارہ ادا کرے کماؤں کے مواخذہ سے بری ہو **جواب** اگر نیت قسم کی نہ تھی اور  
بلایت قسم زبان پر جاری ہوئی تو کچھ کفارہ نہیں ہے اور کفارہ قسم دے تو احوط ہوگا  
ہو **العالم سنو** ال کیا ارشاد ہے علماء دین کا اس مسئلہ میں کہ اگر کوئی شخص کسی امر میں قسم  
کھائے اور عمد خواہ سہو اوسی فعل کو پہر کرے تو کیا کفارہ او پر لازم آویگا بنیو اتوجبروا  
**جواب** در صورت انعقاد قسم بوجہ شرعی جب مخالفت کرے گا عمد اتواؤسکا کفارہ یہ ہے  
کہ ایک بندہ آزاد کرے یا دس مسکین کو کھانا کھلاوے سیر کرے یا اونکو لباس دے پس  
اگر ان سب باتوں سے عاجز ہو تو تین روزہ پیچ رکھے اور در صورتیکہ مخالفت بہ سہو و نسیان کی  
ہے تو کفارہ واجب نہیں ہے ہو **العالم سنو** ال قسم شرعی کے واقع کر کے کیا طریقت  
منفصل و مشر و ما ارشاد فرمائیے بنیو اتوجبروا **جواب** اگر یوں کہے کہ والدین فلان کام

کرونگا یا ترک کرونگا تو باحقوق شرائط دیگر انعقاد میں ہوگا ہوا العالم <sup>۶۱۱</sup>سوال زید نے  
 ایک معاملہ سودی پر یکبر سے کلام الدور میان میں رکھا کہ عہد کیا کہ یہ معاملہ ہم تیرے ساتھ بعد چنگ  
 کو نیکی اور نوشت و خواند اقرار می کاغذ سادہ پر کرو یا اس دریا میں وہی معاملہ یہ کا بلا سودی عمر  
 سے قرار پایا چونکہ نوشت خواند معاملہ مقبول عدالت انگریزی نہ تہا زید نے اس معاملہ سابق  
 سے انخوان کیا اور معاملہ عمر سے بلا سودی کر دیا مگر بروقت کرنے معاملہ بے سودی  
 عمر کے یکبر ہی اس معاملہ پر راضی ہوا کہ میں بھی بلا سودی معاملہ کرتا ہوں مجھے معاملہ  
 کرو مگر چونکہ زید کو چند در چند نقصان آئندہ اپنا متصور تھا اس باعث سے مجبورانہ اس نے  
 معاملہ سابق کو انقطاع کر کے معاملہ مذکورہ ساتھ عمر کے کر دیا تو اس صورت میں زید مذکور  
 بوجہ فسخ کرنے معاہدہ مذکورہ کے ماخوذ عند الد و عند الرسول ہوگا یا نہیں اور در صورت  
 ماخوذ ہونیکے کوئی کفارہ و یا کوئی امر ایسا ہے کہ زید معاہدہ عہد سابق سے بری الذمہ ہو سکے  
 اور اکثر استفتاء میں نظر سے گزرا ہے کہ اگر قسم شرعی نہ تو او سپر کفارہ لازم نہ ہوگا پس مراد  
 قسم شرعی سے کون قسم ہے کہ جب سپر کفارہ لازم آتا ہے اور کفارہ دینے سے انسان بالکل  
 بری الذمہ ہوتا ہے یا کچھ جرم او سپر باقی رہتا ہے مفصل ارشاد ہو بنیو التوجہ روا  
**جواب** صورت مذکورہ میں زید بسبب فسخ عہد معاملہ سودی گنہگار نہ ہوگا اور اس مقام  
 پر چونکہ قسم منعقد نہیں ہوئی لہذا کفارہ اوسکا لازم نہیں ہے ہوا العالم <sup>۶۱۲</sup>سوال  
 دوبارہ عہد جو سابق میں مسئلہ و انہ کیا تھا او سپر جواب ارغام ہوا کہ سبب فسخ عہد معاملہ  
 سودی ستفتی گنہگار نہ ہوگا اور کفارہ بھی لازم نہیں ہے اب یہ خدشہ واقع ہے کہ بوجہ  
 تاوافقیہ مسئلہ جو عہد خلاف شرع بد میں انکی کلام الد و سننے واقع کیا اس میں وہ عند الد  
 و عند الرسول ماخوذ تو نہ ہوگا کیونکہ معاملہ ناجائز میں اوشے از راہ غلطی قسم واقع کی ہے اور اگر

اس باعث سے وہ گنہگار ہوگا تو کیا کفارہ اوس پر لازم آئے گا **جواب** در صورت مذکورہ غلط

بسبب جہالت معذور ہوگا اور کفارہ مطلقاً لازم نہیں ہو العالم

## مسئلہ دستخطی مولانا سید بن حسین صاحب قبلہ

**سوال** زید اور بکر مین باخود با ایک معاملہ ہو یعنی زید بہر نایا زید پیشگی قرضہ سودی قرار پایا اور آپس مین اس معاملہ مین معاہدہ بدویہ لکھی کلام اللہ ہوا کہ یہ معاملہ باخود با حسب قرارداد اس وقت کے بعد ایک ماہ و یازدہ ماہ ہو جائیگا اس عرصہ مین معاملہ زید کا بلا سودی عمر سے قرار پایا اور زید نے اوس معاملہ کو بکر سے نہ کر کے عمر سے کیا آیا زید اس بارہ مین باخود عند اللہ وعند الرسول ہوگا و یا نہیں اور کوئی کفارہ اس بارہ مین زید کو کج ہے یا نہیں اور اگر ممکن ہو تو ارشاد فرمایا جاوے کہ اس کا کفارہ کیا ہے جو عند اللہ اور عند الرسول اس منظمہ سے زید بری ہوا اور بکر بوقت دینے روپیہ بلا سودی عمر کے خود بھی واسطے دینے روپیہ بلا سودی کے مستعد ہو اگرچہ زید کو اس وقت مصلحت نہ تھی اس باعث سے خلاف مصلحت سمجھ کر معاملہ بکر سے نہ کر کے ساتھ عمر کے کیا لہذا امیدوار ہے کہ جواب اس مسئلہ کا بہت شرح و بسط سے نربان ہار و سلیس صاف صاف ارقام فرمائیے بعد از تو جو ہنوگا **جواب** اگر محض وعدہ ہوا ہے کسی معاملہ کا تو جب تک کہ ایفاء صیغہ بر وجہ شرعی نہ ہوگا احد ہما دوسرے کو الزام نہیں دلیکتے اور اسی طرح کفارہ غیر شرعی پر لازم نہ ہوگا ہوا العالم **سوال** کیا فرماتے ہیں علمای دین پنج اس مسئلہ کے کہ زید نے علف دروغ کیا ہوا اور بعد اس کے نیا داسی کفارہ اور کیا چاہے اس صورت مین بیان ہوا اور حکم جاری فرمائیے بنیاد تو جرد **جواب** اگر کوئی شخص جو بڑ بولا اور اوس پر دروغ قسم کھائی پس اگر بسبب اسکے کسی مؤمن کی تشنگ حرمت یا نقصان مال ہوا ہے تو رد ظلمہ اور عفو من نقصان اولاً اور استغفار و توبہ ثانیاً

واجب ہے اور اگر کسی کا کچھ نقصان اور کسر شان نہیں ہوا ہے پس توبہ واستغفار کافی ہے اور

کچھ کفارہ اس کا شر قائم نہیں ہے اگرچہ گناہ کبیرہ ہے۔  
**بہشت تم در بیان مسائل صوم مشتمل بر پنج فصل**

**مع ایک تسمہ**

**فصل اول در فضایل روزہ از ربیع الاعمال و مسایل احکام**

**صوم واجب و مہطلات مکروہات کفارہ روزہ و خطی جناب**

**مجتہد العصر آغا صاحب جناب العلماء صاحب مدظلہ**

از علی ابن موسیٰ جعفر  
 اشرف خلق و نعمہ الم نے  
 دن و آخر تمامہ شعبان کا  
 ایسا الناس ٹھیک جانو تم  
 اوس مہینے نے جو خدا کا ہے  
 ساتھ غنم دان اور برکت کے  
 متبرک ہے سب مہینوں سے  
 سب دنوں اور تمام راتوں سے

سنو معتبر ہے یہ خبر  
 کہ جناب رسول اکرم نے  
 ایک دن خطبہ بلیغ پڑھا  
 اور بولا وہ ہادی مردم  
 رُخ تمہاری طرف کو پہنچا جو  
 ساتھ آمزشش اور رحمت کے  
 وہ مہینہ آگے خالق کے  
 اور بہتر پین رات و دن اوسکے



اور ہمیں اوسکی ساعتیں مہبت ماہ ہے وہ مبارک ونیکو سمت اللہ کی ضیافت کے تم سب اوس ماہ نیک مین ہو گے اور تم سب کی رکعتی مین سننیں اور سونا ثواب ہے رکعتا اور معتبول بارگاہ رب اور دعائیں بھی اوسمیں تم سب کی پس ہوسائل خدا سے تم اپنے کہ وہ توفیق روزہ داری دے بدرستی کہ ہے شفیق وہ شوم حق کی آزمزش اور رحمت سے یہ روایت کہ ہے طویل کمال	غیر ساعات سے کرو باور کہ طلب اوسمیں ہے کیا تمکو اور جانب خدا کی دعوت کے صاحبان کرامت حق سے حق کی تسبیح کا ثواب اوسمیں اوسمیں عبود کی عبادت کا اوسمیں اعمال مین تم سب مستجاب اور مقبول مین ہوتی پاک دل اور درست نیت سے ذوق قرآن پڑھنے کا بخشے کہ ہے اس مین مین محروم اور غفلت ان رب عزت سے اختصار بالکلی کہ ہو نہ ملال
---	---

بیان اثبات ماہ و اوقات روزہ از کتاب زینۃ العباد  
جان کہ ثابت ہوتی ہے پہلی تاریخ رمضان اور مینے کی چند چیزوں سے پہلی دیکھنے  
سے ہلال کے اگر یقین حاصل ہو دیکھنے والے کو دوسری سباعت سے تیسری  
گواہی سے دوم دعا دل کے چوتھی گزرنے سے تیس دنوں کے پانچویں حکم  
حاکم شروع سے اگر یقین اوسکی خطا کا نہوا اور اگر روزہ رکے روز شک مین بہت رمضان  
کے یا اس نیت سے کہ اگر رمضان ہے تو رمضان مین اور شعبان مین ہے تو روزہ سنتی

شعبان میں محسوب ہو روزہ باطل ہے اور اگر قصد آخر شعبان بنیت سنت یا بقصد واجب  
 مثل قضای رمضان کے روزہ رکھے اور بعد غروب کے معلوم ہو کہ پہلی تاریخ رمضان کی  
 تھی تو وہ روزہ ایسے رمضان میں حساب ہوگا اور جان کہ حقیقت روزے کی باز رکھنا  
 ہے مکلف کا اپنے کو وقت مخصوص میں مخصوص چیزوں سے کہ انشاء اللہ تعالیٰ  
 بتفصیل بیان ہونگے اور ابتداء وقت روزے کی طلوع صبح صادق سے ہے اور آخر اسکا  
 غائب ہونا حجت مشرق یعنی یورپ کی سرخی کا ہے اور وقت نیت کا روزہ غیر معین میں مثل  
 قضای رمضان اور نذر مطلق کے اول شب سے قبل زوال آفتاب تک ہے اور روزہ  
 رمضان اور نذر معین کے لئے نیت کا وقت اول شب سے صبح صادق تک ہے حالت اعتیاد  
 میں اور اگر بول گیا ہو یا مسافر حاضر ہو جاوے یا مریض صحیح ہو جاوے تو فوراً لازم ہے  
 کہ قبل زوال شمس کے نیت کر لے اور ہو سکتا ہے نیت کرے شب اول ماہ رمضان  
 میں کہ تمام ماہ رمضان کے روزے رکھتا ہوں میں واجب واسطے خوشی خدا کے اور  
 بہتر یہ ہے کہ ہر شب رمضان میں ہی تجدید نیت کرے کہ کل روزہ کہوں گا میں رمضان کا  
 واجب واسطے خوشی خدا کے **سوال** الام ماہ مبارک میں روزہ دار کو تازی مسواک  
 کتنا درست ہے یا نہیں کس واسطے کہ اسمین رطوبت بہت نکلتی ہے بنیو التوجر **واجوب**  
 بہتر اجنب ہے **سوال** اگر کوئی شخص ماہ مبارک رمضان میں مسئلہ دروغ  
 بیان کرے تو روزہ اسکا صحیح ہوگا یا نہیں بنیو التوجر **واجوب** مسئلہ جہوٹ بیان  
 کرنا گناہ کبیرہ ہے خصوصاً صائم کو ماہ رمضان میں اور احوط قضاء و کفارت ہے **سوال** اگر کوئی شخص بے اختیار ماہ رمضان میں قی کرے تو روزہ اسکا صحیح ہوگا یا  
 نہیں بنیو التوجر **واجوب** جب بدون ارادہ قی ہو تو روزہ صحیح ہے **سوال** اگر کوئی شخص بے اختیار ماہ رمضان میں قی کرے تو روزہ اسکا صحیح ہوگا یا

**سوال**<sup>۶۱۸</sup> ایک شخص نے روزہ ماہ رمضان کے بہت قضا کیے ہیں اور اس میں طاقت کفارہ دینے کی نہیں ہے تو اس صورت میں وہ شخص کیا کرے گا بنیو التوبہ و اجاب جس روزہ کا کفارہ ادا کر سکتا ہے اوسکو ادا کرے اور جس کا کفارہ نہیں دے سکتا ہے یعنی کوئی خصلت خصال ثلاثہ کفارہ میں سے کامل یا مینین لاسکتا پس ظاہر اھو یہ ہے کہ جب قدر الطعام مستحقین ہوں گے یا لاوسے اور باوجود اسکے جب قدر روزہ ممکن ہوں گے اور توبہ مستغفار بھی کرے ہوا عالم **سوال**<sup>۶۱۹</sup> پیر سنیہ روزہ سال یا چارہ سالہ روزہ وغیرہ اور پیر واجب یا نہ **جواب** اگر خروج سنی کا نہیں ہوا اور نہ موسمی خوش غامہ پر ہوں تو پیر سنیہ روزہ سالہ مکلف نہیں ہے علی الظاہر الاشہر اور تحقق بلوغ بتمامی چارہ سالہ محل اشکال ہے والا حنیہ ط مطلوب علی کل حال ہوا عالم **سوال**<sup>۶۲۰</sup> اکثر روزہ دار بوقت افطار یا بعد افطار روزہ کے تاکون شک حقہ میں روزے سے کش کرتے ہیں بحدے کہ سرور ہو کر نشہ ہو جاتا ہے تو روزہ سالم رہے گا یا کیا اور صائم گنہگار ہو گا یا نہ **جواب** اگر بعد غروب آفتاب اور زوال حشر مشرقیہ روزہ کو بطریق مذکور افطار کیا تو روزہ میں کچھ غلط نہیں اور تاکون خالص متعارف مسکر نہیں ہے اگرچہ بعض اوقات میں کچھ مفرت اس سے مثل غشی وغیرہ حاصل ہو پس اگر کسی وقت خاص میں بہ بیخ خاص گمان ضرر کا ہو تو اس وقت میں اس طور پر استعمال اوسکا جائز نہ ہوگا اور در صورت مذکورہ تعد استعمال میں گنہگار ہوگا والا فلا ہوا عالم۔

**سوال**<sup>۶۲۱</sup> کیا فرماتے ہیں علمای دین صائم اگر وقت پر حالت جہل میں یا حالت علم میں افطار نہ کرے تو روزہ اوسکا صحیح ہو گا یا نہ **جواب** صورت مرقومہ میں روزہ صحیح ہو گا ہوا عالم

**سوال**<sup>۶۲۲</sup> علمائے دین و مفتیان شریعت میں اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں اوس عورت کو کہ اگر کاد کا خرد سال ہے صوم کرنا چاہیے یا نہیں اور اگر صوم نہ کرے تو مدت

چوڑے صوم کی معین ہے یا نہ اور اگر معین ہے کیا تعین ہے مفصل ارشاد ہو بنیو اتوجہ روا  
**جواب** وہ عورت کہ لڑکی کو دودھ پلاوے اگر سبب روزہ کے گمان ضرر ہو پسنبت  
اوس طفل کے اور امکان ماضی دوسری عورت سے نہو پس روزہ کو ترک کرے اور بعد زوال  
غذ قضا کرے اور عوض ہر صوم فائت کے ایک مد گندم تصدق کرے اور وزن مد بحساب  
سیر نمبری انگریزی تین پاؤ ایک ماشہ و ایک رتی ہے ہوالعالم <sup>۱۳۳</sup> **سوال** کیا فائت تین  
علمای دین و مفتیان شرع متین کہ صوم میں تحصیل علم انگریزی واسطے معاش کے کرنا  
اور الفاظ اوسکے اپز زبان کے جاری کرنا درست ہے یا نہیں بنیو اتوجہ **جواب**  
بیچ علم کو دے اگر کوئی چیز منافی شرع شریف کے نہو تحصیل اوسکا واسطے اکتساب معاش و  
حلال سے ہو پڑنا اوسکا صوم و غیر صوم میں مجاز نہو گا والا فلا ہوالعالم <sup>۱۳۴</sup> **سوال** اس میں کیا  
ارشاد ہے قبلہ و کعبہ کا کہ انسان بہت رات خیال کر کے غیر وقت میں کہ جب وقت اوسکا  
نہ ہوتا خیال کرے کہ ابھی چار نہ بجے ہونگے اور چار گنڈہ بجگئے ہوں سحری کھاوے اور  
بعد میں معلوم ہوئے تو اب تلافی اوسکی کیا کرے اور اس صورت میں روزہ اوسکا صحیح  
ہوگا یا نہیں بنیو اتوجہ **جواب** اگر بعد استعمال مضطر معلوم ہو کہ صبح کے وقت استعمال  
مضطر ہوا ہے اور قبل اسکے تحقیق و دریافت صبح نہ کی تھی تو اوس روزہ کو رکے اور  
اوسکی قضا بجالاوے اور اگر معلوم نہو بعد ازان یہ کہ مضطر صبح کو مستعمل ہوا ہے تو  
بکہ قضا ضرور نہیں ہوالعالم <sup>۱۳۵</sup> **سوال** سبب ابراگر حجت مشرقیہ زائل ہو اور کوئی  
شخص روزہ افطار کرے اور بعد لمحہ چند بعد دفعہ ابرا فتا براءد ہو پس کیا حکم ہے  
اس صورت میں قضا صوم واجب ہے یا نہ یا قضا و کفارہ دونوں **جواب**  
اوپر اوس شخص کے قضا اوس روزہ کی لازم ہے اور اگر باوجود عدم گمان شب

بمجرد احتمال غروب آفتاب افطار کیا پس کفارہ دینا بھی جو طے ہے ہوا **العالم** <sup>۲۱۰</sup> **سوال** سر میں  
تیل ڈالنا دن کو ماہ صیام میں کیسا ہے مینو **الجواب** کچھ یہ ضالیقہ نہیں ہے  
ہوا **العالم** <sup>۲۱۱</sup> **سوال** کیا ارشاد ہے کلمات فحش کے صادر ہونے سے حرمت روزہ میں فرق  
آتا ہے اور اگر صایم بوجہ غیض و غصہ کے زبان پر لاوے اور حالت غصہ میں یہ بھی خیال  
نہے کہ آیا یہ امر جائز ہے یا ناجائز ہے اور اس سے ایسی حرکت وقوع میں آوے تو روزہ  
کی حرمت میں فرق آیا گیا یا نہیں مینو **الجواب** روزہ کے احترام میں فرق ہوگا  
اگر اختیار فحش گوئی کے لیکن بنا بر قول مشہور روزہ باطل نہ ہوگا ہوا **العالم** <sup>۲۱۲</sup> **سوال**  
بکرنے بہت رات جان کر کہ جب وقت سحری کا نہ ہوتا سحری کمانی بعد معلوم ہوا اب  
تلافی اوسکی کیا کرے مینو **الجواب** صورت مرقومہ میں اگر بعد سحری معلوم ہو گیا  
کہ استعمال مضطر وقت صبح واقع ہوا تھا اور پہلے سے دریافت صبح نہیں کیا تو اوس دن  
روزہ رکھے اور اوسکی قضا کرے اور اگر صبح کا یقین نہوا بعد سحری کے تو حاجت قضا کی نہیں ہے  
ہوا **العالم** <sup>۲۱۳</sup> **سوال** احمد صبیح و تندست پر اور چاہتا ہے کہ روزہ ماہ رمضان نہ رکھے اور دوسرے  
شخص عمر و بکر سے روزہ رکھوائے اور اجرت اوسکی دیوے اور ثواب روزہ بنام خود دیکھا دے  
اس صورت میں جوابدہی روزہ احمد سے ہوگا یا نہیں شرح ارشاد ہو مینو **الجواب**  
صورت مرقومہ میں شخص زندہ کی طرف سے دوسرا شخص روزہ نہیں رکھ سکتا ہے پس مسملی احمد  
نہ کہ دوسرا زندہ دار اور گنہگار ہوگا ہوا **العالم** <sup>۲۱۴</sup> **سوال** تیسویں شعبان کہ یوم الشک ہے  
اوس دن نیت روزہ کی قریباً کر سکتا ہے یا نہیں مینو **الجواب** کر سکتا ہے ہوا **العالم**  
**سوال** <sup>۲۱۵</sup> ماؤ کو کم ظلم روزہ میں کتنی رات باقی رہے سے ترک آب و طعام کرنا چاہیے اور اگر روزہ  
دار کو تیز رات کی سوئی اور دو تین آدمیوں سے پونچھے وہ کہیں کہ ابھی رات زیادہ ہے باعتبار اسکے

سحر کمالیوے اور تہوڑی دید کے بعد علامت صبح کاذب کی ظاہر ہووے تو روزہ اوسکا صبح ہے یا نہیں بنیوا توجروا جواب صورت مذکورہ میں روزہ اوسکا صبح ہے اور صبح کا جب تک مظنہ نہو شب کو استعمال مضطر کر سکتا ہے ہوالعالم <sup>۶۳۲</sup>سوال نزدیک صائم ہے اور بوجہ سفر ناجائز ترک روزہ کہنا اور ایسے مقام پر وارد ہوا کہ وہاں سوامی مٹی کے دوسری چیز بنین ہے اور وقت افطار روزہ ہو گیا ایسی حالت میں مٹی سے افطار روزہ کرے یا نہ جواب مٹی کا کہنا صورت مذکورہ میں جائز بنین ہے ہوالعالم <sup>۶۳۳</sup>سوال غرغره ادویہ صوم میں اس طور پر کرنا کہ نیچے حلق کے نہ جاوے نزدیک آپکے جائز ہے یا نہیں بنیوا توجروا جواب احوط اجتناب ہے ہوالعالم <sup>۶۳۴</sup>سوال ماقولکم مظلکم اندرین مسئلہ کہ روزہ میں مسواک شائع درخت نیست کرنا کہ پہونچنا تلخی اوسکی کلابدی ہے جائز ہے یا نہ جواب حال صوم میں ترک اوسکا احوط ہے ہوالعالم <sup>۶۳۵</sup>سوال کیا ارشاد ہے اس بارہ میں کہ مثلاً نزدیکو عارضہ ہے اگر تہوڑی ہی وجہ نہ پئے تو بیمار ہو جائے پس ایسی حالت میں نزدیکو حقہ پینا کیسا ہے بنیوا توجروا جواب قول اصح حقہ پینا و دود تاکو کا زیر حلق پہونچانا افطار صوم میں حکم آب و طعام کارکتا ہے ہوالعالم۔

### سید محمد باقر شتی

<sup>۶۳۶</sup>سوال اگر عورت ایام صوم میں پانی کے اندر جاوے بدون اسکے کہ سر کو زیر آب داخل کرے تو کچھ مضائقہ ہے یا نہیں بنیوا توجروا جواب داخل ہونا عورت کا پانی میں بوقت صوم جائز ہے لیکن احتیاط یہ ہے کہ پانی میں نہ بیٹھے اور احتیاط شدہ ترک جلوس میں ہے ہوالعالم

### سید محمد صاحب مرحوم

<sup>۶۳۷</sup>سوال ایک شخص ماہ مبارک رمضان میں بقصد کمانے سحری کے اوٹھا اور رقص کیا

کہ رات باقی ہے اور بغیر شخص جس اکل و شرب کیا یا یہ کہ وقت کو نہیں پہنچتا تھا کہ تفحص کرے اُٹھائے کھائے میں آواز دو تین موندن کی سنی بعد تفحص کیا کچھ اوسکو نہ معلوم ہوا کہ صبح طالع ہے یا نہ اور اشتباہ میں رہا کہ شب باقی ہے یا صبح طالع ہوئی یا اوس کو معلوم ہوا کہ صبح ہے دو تین برس بھی گزر گئے قضای روزہ ماہ مبارک کو نہ بجالایا پس کفارہ بھی اس صورت میں لازم ہے یا نہیں بینوا توجروا **جواب** اس صورت میں کہ بعد استماع اذان کے تفحص کیا اور صبح ہونا اوسکو شخص ہوا ایسی صورت میں ظاہر ہے کہ قضا و کفارہ کچھ لازم نہ ہو لیکن جسوقت شخص ہو کہ اکل بعد فجر کے واقع ہوا اور یہ شخص وقت اکل میں معتقد بقابل لیل ہو ایسی صورت میں قضا و صوم اوس روزہ کا لازم ہے اور دیر کرنے میں باوجود عدم غدر کے ظاہر یہ ہے کہ کفارہ کہ عبارت ایک ماگندم سے ہے لازم ہے اور احتیاط مقتضی رعایت دو مکا ہے ہوا العالم۔

### سوال دستخطی سید محمد صاحب مرحوم

<sup>۶۳۸</sup> **سوال** شرعی کفارہ ارشاد ہو کہ واسطے اوس شخص کے کہ بلا عذر شرعی روزہ نہ رکھتا تدارک باوجود توبہ و قضا بھی کفارہ دینا ایک مد یا دو مد ایک آدمی کو کفایت کرتا ہے یا اطعام ساٹھ مسکین بعض ایک صوم کے کرے اور کفارہ ایک مد یا دو مد کس جگہ ہے اور اطعام شصت مسکین کون مقام پر بینوا توجروا **جواب** کفارہ عمد افطار روزہ ماہ رمضان میں بلا عذر شرعی یہ ہے کہ ساٹھ مسکین کو کھانا کھلاوے یا ساٹھ روزہ پیارے رکھے یا بندہ آزاد کرے اور جسوقت ساٹھ مسکین کو کھانا کھلاوے تو دو صورت ہے ایک یہ کہ سیر کھلاوے اور ایک یہ کہ غلہ گندم دیوے اور کم سے کم ایک مد دے اور علی الاطلاق دو مد ہر مسکین کو مسکین شصت گانہ سے دیوے اور اکتفا اوپر ایک مد و دو مد واسطے ایک

مسکین کے کیاجانی سے تنہا اور طبع میں کہ تمام سال خدا کا بڑا روزہ اور بعض مواضع دیگر میں ہو عالم

## جناب حیدر حسین صاحب مرحوم

سوال ۴۳۹ ماہ مبارک رمضان میں کتنی رات باقی رہنے سے اکل و شرب و حقہ وغیرہ مضطر

صیام موقوف کرے اور جو کہ مشہور طلوع صبح ہے لیکن مغموم نہیں ہو تاکہ کس وقت سے

ترک کرنا چاہیے بنیہ التوجروا جواب وقت ترک طلوع صبح صادق ہے ولیکن اندر سے

اعتیاد و من باب المقدّمہ پیشتر سے ترک کریں اور کوئی حد اپراو سکے منضبط نہ کرنا چاہیے ہو عالم

سوال اشعار مدح الہییت علیہم السلام اور رشید پنج سوز کے حالت صوم ماہ رمضان

میں پڑھنا ثواب کتنا ہے ویا مکروہ ویا مباح ہوگا جواب اشعار مدح الہییت علیہم السلام

بھی حالت صوم میں پڑھنا اگر بہت کتنا ہے لکن بمعنی اقل ثواب اور اسی طرح سے قرآنی کہ مشتمل

اوپر کذب کے سنون اور غنائیں نہ پڑھے جاویں والا حرام ہوگا ہو عالم سوال اگر کسی کو حالت

صوم میں ڈکار ترش آوے اور ہمراہ آروغ توڑی غذا بھی شکم سے منہ میں آجاوے

اور اسکو نگل جاوے تو روزہ اسکا درست ہوگا یا نہ اور اگر حلق میں آوے اور فضا میں نہ بہن

تک نہ پہنچے اور اسکو بلع کرے اس صورت میں کیا حکم ہے اور فقط ڈکار ترش مضطر

ہو سکتی ہے یا نہ بنیہ التوجروا جواب صورت اولیٰ میں روزہ ظاہر باطل ہوگا اور صورت

ثانیہ میں کچھ ضرر نہیں ہے اور آروغ محض مضطر نہیں ہے ہو عالم سوال اگر ڈکار ترش

کے ساتھ دانہ غلہ وغیرہ منہ میں صایم کے آوے اور صایم اسکو بلع نہ کرے بلکہ فوراً منہ سے

پھینک دے اور سواہی ایک مرتبہ کے دوسری بار یہ امر واقع نہ تو صوم باقی رہتا ہے یا نہ درمست

باقی رہنے کے اسکا کر کے اعادہ کرے یا اعادہ و قضا ضرر نہیں ہے اور قبی کہ بی عمد آوے

یعنی خود بخود بے تحریک صائم مستغرق کرے مضطر صوم ہے یا نہیں اور قضا کرے یا نہیں



بنیو اتوجروا **جواب** روزہ باقی وصیج ہے حاجت اعلیٰ نہین رکنتا اور ترقی کہ بدون اختیار  
 واقع ہو مفسد صوم نہین ہے ہوالعالم **سوال** اگر حالت مسو کہ میں اگر چہ اونگلی سے  
 ہو خون دندان صائم سے باہر تو سے روزہ اوسکا صحیح ہے یا نہ بنیو اتوجروا **جواب** صحیح ہے  
 لکن خون کو منہ سے باہر نہ لانا چاہیے ہوالعالم **سوال** ایک شخص شب ماہ رمضان میں برگ  
 پان منہ میں رک کر بدون مضغہ و نیت صوم نہ کر کے سو رہا اور بعد صبح کے بیدار ہوا وقت  
 نیت کیا اور منہ کو صاف کیا اس صورت میں روزہ صحیح ہے یا نہ **جواب** درست ہے  
 اور نیت کہ عبارت ارادہ قلبی سے ہے کہ کل روزہ رکھیکا البتہ قص مذکور رکنتا ہوگا ہوالعالم  
**سوال** ما توکم من ظلم ایک شخص کو ماہ مبارک رمضان میں علم نہین ہے کہ کس قدر رات باقی  
 ہے مگر اس قدر علم رکنتا ہے کہ رات ہے اور کمانے پیٹے میں مصروف ہوا بعدہ در حالت  
 اکل و شرب صبح طالع ہوئی اوس وقت سے ترک مضطرت و نیت صوم عمل میں لایا تو روزہ  
 اوسکا درست ہے یا نہ بنیو اتوجروا **جواب** اگر ملاحظہ مراعات صبح میں قصور نہ کیا اور اتفاقاً  
 صبح حال اکل و شرب میں طالع ہوئی تو مضائقہ نہین رکنتا اور اگر قصور کیا تو اسکا اوس  
 روزہ میں بہ نیت قربت و قضا اوسکی احوط ہے ہوالعالم **سوال** ماہ صیام میں کہ اطفال  
 پنج و شش سالہ باصرار والدین یا نجوشی خود روزہ رکھتے ہیں چونکہ روزہ اطفال بابت ماہ  
 صیام آپ نے مسنون و مستحب ارشاد فرمایا ہے پس اگر کوئی شخص افطار صوم اون کا  
 بنظر مستحب ہو نیکی کر کے مثاب ہوگا یا نہ اور افطار کرنا روزہ اطفال ماہ رمضان  
 میں جائز ہے یا نہ **جواب** البتہ اطفال مکلف بوجوب کسی چیز کے نہین ہوتے ہیں  
 جو تکلیف کہ واسطے جو الوزن کے بطور وجوب تعلق رکھتی ہے واسطے اطفال کے بطور  
 سنت و عمرین یعنی جو کرنا مستحق ہوتی ہے اور افطار کرنا اولیٰ کا ایام ماہ مبارک رمضان

میں روزانہ مضائقہ نہیں رکھتا لیکن جو غرض عمدہ ہو کر کرنا اطفال کلبہ عبادت مفروضہ بلوغ ہے تاکہ بعد بلوغ ادا اسکا اور پر اوکے دشوار و مشکل نہ ہوں اگر تعظیہ روزانہ عمل میں نہ لایں تو بہتر ہے مگر در صورتیکہ طفل کو چمک ہو اور جو کرنا اسکا روزہ سے بتدریج منظور ہے تو مثلاً اول بعد دوپہر تعظیہ اسکو کر لیں ومن بعد سہ پہر کو یہاں تک کہ بتدریج روزہ کامل اسکو حاصل ہو تو مضائقہ نہیں رکھتا اور کوئی گناہ واسطے مضطر کے نہ ہوگا لیکن حصول ثواب پس ہر چند ساتہ تصریح کے روزہ اطفال میں کوئی حدیث پہنچ تعظیہ کنائی کے وارد نہیں ہوئی مگر بعض نیات احتمال ثواب رکھتا ہے ہوالعالم **سوال** مستحقان کفارہ ماہ صیام وغیرہ کئے ساتہ مسکین ہیں بالتمام بہم نہیں پہنچتے ہیں حال اول گناہ ہے کہ منسوب بشعبہ ہیں معلوم نہیں کہ یہ لوگ نام دو روزہ امام کو یاد رکھتے ہیں یا نہ لیکن عند الاستفسار بعض معلوم ہوا کہ الہدیت دوازہ امام کو دوست رکھتے ہیں اور اصحاب ثلاثہ وغیرہ پر لعن کرتے ہیں اور نام جملہ اماموں کو یاد نہیں رکھتے ہیں لیکن اعتقاد ساتہ امامت جملہ انکے وحقیقت انکے رکھتے ہیں اور علاوہ اوپر اسکے یہ ہے کہ مشغول پینے میں مسکرات وغیرہ منہیات ہیں پس طعام یا عنبس بوزن شرعی ان اشخاص کو دینا چاہیے یا نہ در صورت جواز اگر ایک شخص اہل لوگوں سے اگر انعام کوئے کہ آدمی ہمارے گھر میں چار نفر ہیں تو جب بیان اس کے حصہ اول گناہی اسکو دیا جاوے یا یہ کہ دوسروں سے کہ مثل اوکے طریقہ و اطوار میں ہوں تحقیق کر کے دیا جاوے یا یہ کہ جب تک کہ مردم معتبر سے دریافت نہوا اسکو نہ دین اور بعض آدمی کہ در یوزہ گری کرتے ہیں اور بیک لیئے آتے ہیں پس حال احتیاج ان لوگوں کا معلوم ہے مگر شیعہ و سنی ہونا انکا بھی معلوم نہیں و بطاہر سلم ہیں وضعیف العقل ہیں یعنی تہذیب اور باطل میں کہتے نہیں کرتے ہیں شاید کہ اگر ان لوگوں سے حال فارہب اول گناہ چہرین کہیں گے کہ ہم دستار

اہلیت ہیں و مجملہ تبار دشمنان اوسکے سے بھی کریں لیکن شاید نام بنام نہ کریں اس صورت میں اون لوگوں کو دنیا چاہیے یا نہ اور در صورتیکہ بعد دینے جملہ ان لوگوں کے طعام یا جنس زیادہ ہو یعنی بیچ جاوے اور دوسرے آدمی مثل انکے بہم نہ پہنچیں پس کیا کرنا چاہیے کس واسطے کہ ایک مدت گزری کہ فطرہ کفارہ رکھا ہے اور مستحق یافت نہیں ہوتے ہیں امید کہ مشر و ما جواب جملہ امتیازات کا قلمی فرما دیں **جواب** اگر ایمان اجمالی رکھتے ہوں اور ان لوگوں سے اسلام اور ایمان و احتیاج معلوم ہو تو حاجت بتدقیق زائد نہیں ہے مگر احوط وہ ہے کہ مغایر بالفسق نہ ہوں اور حسن ظاہری رکھتے ہوں اور اعتقاد پر کئے انکے باب حاجتمندی میں کر سکتے ہیں اور باب تعدد مستحقین خانہ اون لوگوں میں اعتماد مشکل ہے اس وقت تک کہ خبر انکی محفوظ بقرائن نہ ہو اور تکمیل حد مستحقین ضرور ہے اور اوپر چند کس معین کے تکرار حصہ کفارہ درست نہیں ہے اور اگر بقدر اعداد مطلوب مستحقین نہ ملین اور دوسری جگہ بہم نہ پہنچیں تو بقیہ کو اس جگہ بھیج دینا چاہیے یا اطفال میں اگر بہم نہ پہنچیں تو اوں کو شریک کریں ہو العالم +

**مسائل دستخطی مجتہد زامانی و علامہ دورانی و فامی جناب**

**آغا احمد صاحب بھائی اعلیٰ اللہ تعالیٰ مقامہ درجا**

**سوال** بہت آدمی ہیں کہ امامبارک رمضان میں قلیان و حقہ پینا حلال جانتے ہیں اور بطل موم نہیں جانتے ہیں اور تہمت مجتہدین پر دیتے ہیں اس بارہ میں آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں **جواب** مردمان متقی البتہ صیام میں حقہ نہ پیئیں گے اور فرق میان حالت روزه و غیر ادا سکے کرینگے ہو العالم **سوال** یوم الشک میں تردید صیام جائز ہے بنیہ التوجروا

**جواب** جائز نہیں ہوا **العالم** **سوال** نیت روزہ تمام ماہ رمضان اول شب میں کرنا چاہیے  
 یا ہر شب جابجا **جواب** ہر شب میں احوط ہے ہوا **العالم** **سوال** صوم میں کون پہلو  
 سوگنا جائز ہے اور کون منع ہے اور سوگنا مشک و ریحان و گل چنپہ وغیرہ کا جائز ہے  
 یا نہ **جواب** سوگنا ہر علف اور گل خوشبو کا مکروہ ہے خصوصاً گل زریں اور بعض علماء  
 سوگنا مشک کا مکروہ جانتے ہیں اور احوط اجتناب ہے اور بعض ریحان سے مطلقاً  
 منع کرتے ہیں اور ظاہر یہ ہے کہ عطریات سے مضائقہ نہیں ہے و لکن گل ریا حین  
 سے احوط اجتناب ہے ہوا **العالم** **سوال** مکان غصبی میں روزہ درست ہے بنیو التوجروا  
**جواب** صحیح ہے ہوا **العالم** **سوال** ماہ مبارک رمضان میں سحر کاتے ہیں اور صبح کو  
 گوشت سوراخ می دندان سے نکلتا ہے تو روزہ صحیح ہے یا نہیں **جواب** اگر کھینکے  
 تو کچھ مضائقہ نہیں ہے اور نہ کھانے کہ مبطل صوم ہے ہوا **العالم** **سوال** دہن صائم میں  
 لعاب بہت آتا ہے اور کھانے لگ جائیے روزہ باطل ہوتا ہے یا نہیں بنیو التوجروا **جواب**  
 مضائقہ نہیں ہے بشرطیکہ بغیر منہ ہوا **العالم** **سوال** بغیر داغ سے نیچے آیا اور صائم  
 نے قصد بہت کیا کہ منہ سے باہر پھینکے مگر نہ پھینک سکا اور پیٹ میں چلا گیا تو روزہ صحیح  
 ہے یا نہ **جواب** اگر اختیار نہ رکھتا رہتا تو مضائقہ نہیں ہے ہوا **العالم** **سوال** ماہ مبارک  
 رمضان میں اگر سہو سے صائم آب یا لقمہ کما دے تو روزہ صحیح ہے یا قننا و کفارہ رکھتا ہے  
 یا نہیں بنیو التوجروا **جواب** صحیح ہے اور کفارہ نہیں رکھتا ہوا **العالم** **سوال** جوز  
 و کشمش سے مردان یہاں کے افطار نہیں کرتے ہیں بلکہ کھانے میں اس کے غیر ایام نیت  
 گفتگو رکھتے ہیں آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں **جواب** افطار بشیرینی مثل شکرو وغیرہ  
 ہے اور کھانا جوز و کشمش کا مکروہ جاننا نہیں جانتے کہ کس راہ سے ہے ہوا **العالم** **سوال**

صوم میں غلالت کر سکتے ہیں یا نہ اور کان میں دوا ڈال سکتے ہیں جواب احوط ترک ہے  
 ہو العالم <sup>۶۵۹</sup> **سوال** مسواک کرنا ایام صیام میں اور ملتانی نجی کا بوقت دیہوتے منہ کے روزے  
 درست ہے یا نہ بنیو التوجروا **جواب** بسم اللہ والحمد للہ مضائقہ نہیں ہے اور سنون اگر داخل  
 حلق نہ ہو تو استعمال میں اوسکے بھی مضائقہ نہیں ہے ہو العالم <sup>۶۶۰</sup> **سوال** اگر صائم بہترین  
 حرام یا حلال اور اوپر شرمزد کے عہد یا سہواً نظر کرے یا ستر اپنا دوسروں کو دکھلا دے یا ساتھ  
 زن علیل یا حرام کے مساس اور اختلاط کرے اور مرد ستر اپنا اوپر ستر زن کے چھو کرے  
 اور اوس سے خراج منی نہ تو روزہ اوسکا صحیح ہے یا نہ بنیو التوجروا **جواب** سب افعال  
 مکروہ ہیں و اخراج منی عہد یا یا حشفہ داخل فرج کرنا موجب لطلان وقت و قضاء کفارہ ہے  
 ہو العالم **سوال** اگر کوئی شخص روزہ واجب یا سنت کو وقت افطار افطار نہ کرے اور کبھار گزرتے  
 چار گھنٹہ رات یا ایک پاس شب کے افطار کرے عہد یا سہواً یا البذر دعوت کیونکہ حال دعوت  
 میں صائم کو کمانا اور افطار کرنا اپنے گھر دست نہیں ہے اس صورت میں روزہ اوسکا  
 باطل و مکروہ ہوتا ہے یا نہیں بنیو التوجروا **جواب** بسم اللہ تعالیٰ مضائقہ نہیں ہے اور  
 بعد از غروب اپنے کو صائم نہ سمجھیں ہو العالم۔

**فصل دوم در بیان مسائل صوم جنب و حائض و غیرہ و**

**احکام غسل صائم و شستنی حائض و شریعت غرا و مروج ملت و بیضا**

**جناب میر آغا صاحب حاجی الحرمین الشریفین کریم ابن کریم**

**سید العلما جناب سید محمد ابراہیم صاحب دام الطافکم**

**سوال** ۶۶۲ ایک شخص کو ماہ مبارک میں منائے کی حاجت ہوئی مگر اسکو یہ مسئلہ نہیں معلوم تھا کہ کسی خوف سے اگر طہارت نہ کر سکے تو تیمم کر کے صبح کو غسل کرے اور سنے دو گھڑی دن چڑھے غسل کیا تو روزہ ادا کیا صحیح رہا یا نہیں بنیو التوجروا **جواب** صورت مرقومہ میں روزے کی قضاء کرے اور احوط یہ ہے کہ کفارہ بھی دے ہو العالم **سوال** ۶۶۳ عورت حیض سے پاک ہوئی اور باعث عذر شرعی کے غسل نہیں کر سکتی ہے تیمم کر کے روزہ کبھی ہے شوہر اسکا اوسکے ساتھ قاربت کر سکتا ہے یا نہیں بنیو التوجروا **جواب** غیر طہارت صوم میں مباشرت اوسکے ساتھ جائز ہے ہو العالم **سوال** ۶۶۴ ایک شخص قریب دو پہر کے ماہ رمضان میں مختلم ہوا اور شام تک عمداً غسل نہیں کیا تو روزہ ادا کیا صحیح ہوگا یا نہیں **جواب** صحیح ہوگا لیکن غسل ادا سکودا سطلے نماز کے واجب تھا پس اگر غسل نہیں کیا اور نماز نہیں پڑھی تو گنہگار ہوگا ہو العالم **سوال** ۶۶۵ ایک عورت نے عمداً روزہ ماہ مبارک رمضان کا ترک کیا بعد دو گھڑی کے حیض سے ہوئی تو قضا و کفارہ دونوں لازم ہے یا فقط قضا **جواب** صورت مرقومہ میں قضا و صوم واجب اور کفارہ دینا احوط ہے ہو العالم **سوال** ۶۶۶ کیا فرماتے ہیں علمای دین اندرین مسئلہ پنج صفحات ۱۵۰ میں روضۃ الاحکام رسالہ چہارم کے تحریر ہے شخص ازا امام بغیر گفت مردے در روزہ از زن نزدیک کی کند در حالیکہ زن صائمہ باشد فرمود صوم اور انہی شکند و نیست بر غسل اسکا مطلب ارشاد فرمائیے **جواب** روایت مذکورہ سے جواز فعل مذکور اور عدم جواز کچھ مستفاد نہیں ہوتا اور نہ اسکا تعرض ہے البتہ عدم فساد صوم اور عدم وجوب غسل بدون انزال ظاہر ہوتا ہے اور بنا بر مثل روایت مذکورہ بعض علمائے وہ قول اختیار کیا ہے لیکن یہ قول ضعیف ہے اور روایت متروک العمل ہے اور سبب ضعف کے غیر مستند اور

اور قول مستحب ہے کہ اس فعل سے روزہ باطل ہو جائیگا دلو نون کا اور غسل بھی واجب  
 ہوگا دلو نون پر اور یہ قول قوت مکتا ہے ہوا العالم سنو<sup>۶۶</sup> ال کیا فرماتے ہیں علماء دین  
 اس مسئلہ میں کہ زن زچہ نماز و روزہ ماہ رمضان جو زچہ خانہ میں قضا ہوئی ہیں بعد نماز  
 زچہ خانہ یعنی مسدودی خون نفاس اور اگر لگی یا نہ اور اسی طرح ایام حیض کی نماز و روزہ  
 کا بجا لانا بعد ماہ رمضان اور سکے ذمہ ہوگا یا برسی ہوگی بنیو التوجہ و اجواب  
 ایام حیض و نفاس میں جو نمازین ترک ہوئی ہیں اونکی قضا سنیں ہے البتہ روزہ جو ترک  
 ہوئے ہیں اونکی قضا بجا لانا واجب ہے ہوا العالم سنو<sup>۶۷</sup> ال اگر ماہ رمضان المبارک  
 میں دن کو سو رہے اور ضرورت غسل کی ہو جائے اور فوراً دوسرے غسل کرے تو روزہ  
 صحیح رہیگی یا نہ جواب صحیح ہوگا ہوا العالم سنو<sup>۶۸</sup> ال روزہ دار شب کو مختل ہوا دیات  
 زن ملالہ سے کی اور بوجہ بیماری یا ضرر غسل نہ کرے تو کتاب تحفۃ العوام وغیرہ میں لکھا ہے  
 کہ بعد طہارت نجاست خارجیہ تیمم کرے اور تا صبح تیمم نہ کرے بعد اسکے صبح کو غسل کرے  
 اب دریافت طلب یہ بات ہے کہ تیمم کو بوقت صبح قبل غسل شکست ہو جائے تو روزہ میں  
 کچھ خلل تو نہ ہوگا اور کتنے دن چڑھے اور باقی رہنے تک صائم غسل کرے کیونکہ بوقت  
 صبح غسل سے خوف مفرت ہوتا ہے اور تیمم بھی زیادہ دن ہونے تک باقی نہیں رہ سکتا  
 اور اگر غسل میں خوف سمجھے اور روزہ بوجہ خیال یقینی اس امر کے کہ شاید نہ ملے سے  
 بیمار ہو جائوں و یا چارپانچ روز تا رفع خیال ضرر غسل نہ کرے تو دربارہ روزہ ایسے شخص  
 کے کیا حکم ہے اور نماز تو تیمم کر کے ادا کر سکتا ہے یا دوسمیں بھی کچھ حرج واقع ہوگا دربارہ  
 شکست تیمم بھی مفصل ارشاد فرمایا بنیو التوجہ و اجواب ماہ رمضان میں جب غسل  
 شب سے معذور ہو تو آخر شب تیمم کر کے جاگتا رہے جب صبح صادق ظاہر و روشن ہو جائے

تو تیمم کا استقصا ہونا ضروری نہیں اور قبل صبح ہی اگر ضرورت نقص تیمم ہو تو تیمم کو ترک کر بعد رفع ضرورت  
بلا تاخیر و تساہل تیمم بدل غسل بار دیگر کر لے جب ہی روزہ صحیح ہو گا اور جب نماز صبح بطہارت  
معتبرہ شرعیہ پڑھ چکا لیکن غسل سبب عذر نہیں کیا تو بعد اسکے اب حاجت تیمم نہیں ہے  
تازوال شمس بعد از ان پہ طہارت شرعیہ کی ضرورت واسطے ظہرین کے ہوگی اور اسی طرح  
واسطے مغربین کے اور اگر کوئی دن غسل سے معذور ہے تو واسطے صوم کے آخر شب  
تیمم بطریق مذکور کرے اور پہ نماز کے واسطے تیمم بدل غسل کرتا رہے ہوا عالم۔

### سوال دستخطی جناب سید محمد باقر صاحب رشتی

سوال ایک زن رات کو جنب ہوئی شہماہی ماہ صیام کے اور قبل از صبح وہ بہ خون کا  
بقدر قروش کے دیکھا چونکہ ایام حیض او سکونزدیک تھے باین سبب او سکونقین حاصل ہوا  
کہ حائض ہوئی ترک غسل جنابت کیا یہاں تک کہ صبح ہوئی اور دن کو اس سے معلوم ہوا کہ حیض  
نہ تھا و لکن روزہ کو افطار نہیں کیا ہے آیا روزہ اسکا صحیح ہے یا نہیں و علی فرض البطلان  
قصا لازم ہے یا کفارہ بھی رکھتا ہے جواب البتہ دن کو روزہ رکھے اور غسل کرے اور  
قضای روزہ قضا کرے اللہ ہی لاوے اور ظاہر یہ ہے کہ کفارہ لازم نہ ہو ہوا عالم۔

### مسائل دستخطی جناب سید محمد صاحب و سید حسین صاحب مرحوم

سوال روزہ واجبی میں اگر کوئی شخص باوجود دانست اس امر کے کہ سبب بعض  
عوارض کے غسل نہیں کر سکتا ہے اور وقت صبح کو ازروی غسل طہر نہیں پاسکتا ہے  
عمدا اپنے کو جنب کرے اور قربت ساتھ حلیہ اپنے کے کرے اور قبل از طلوع صبح تیمم بدل  
غسل کرے اور پس از برآمد ہونے آفتاب کے غسل آب گرم سے کرے آیا صوم و تیمم  
صحیح ہو گا یا نہ جواب اگر حمام اسکے گھر نہ ہو اور دوسری جگہ حمام میں نہیں جاسکتا اور



بغیر حمام غنہ ضرر کرتا ہے خواہ غسل آب سرد سے ہو خواہ آب گرم اس صورت میں قبل صبح  
تیمم کر کے بیدار ہے یا صبح کو بطہارت پاوے اگر ایسا کرے تو روزہ اوسکا بلا غنہ صحیح ہے  
اور اگر غسل نہ کرے غسل میں غدر ہو تو بعض علماء نے فرمایا ہے کہ بدون تیمم ہی روزہ اوسکا  
صحیح ہے و احوط حکم سابق ہے اور فعل مذکور ظاہر ممنوع نہیں ہے لیکن اگر محتنب ہو اور  
جنابت سے اپنے کو باز رکھے تو احوط ہوگا ہوالعالم **سوال** اگر کسی شخص کو قریت صبح  
خواب میں معلوم ہو کہ بمساس یا قربت عورت سے محتلم ہوا ہے اور حالت انزال بھی  
عالم خواب میں معلوم ہو اور آثار منی یا جامہ یا زیر لنگ یا پارچہ دیگر میں نہ پاوے ایسی  
حالت میں غسل بیچ حالت روزہ کے اور واسطے نماز وغیرہ عبادات مشروط بطہارت  
کے واجب ہے یا نہ یا غسل احتیاط عمل میں لاوے بنی التوحید **اجواب** واجب نہیں  
ہے اور نہ حاجت باحتیاط ہے ہوالعالم **سوال** کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ  
مثلاً ایک عورت روز شنبہ کو حیض سے ظاہر ہوئی و روز یکشنبہ کہ طہر میں داخل تھا بسبب غدر  
غیر شرعی باین طور کہ عادی ہے غسل کرنے میں ساتھ آب کثیر و تعدد طواف وغیرہ باین  
سبب نوبت غسل نہ پہنچی اب چاہتی ہے کہ روز دوشنبہ کو صوم رکے اور قبل از طلوع  
صبح بسبب نہوئے گہر میں حمام کے وعدم سرانجام آب گرم یا بسبب برودت ہو غسل  
منتذر ہے پس صوم روز دوشنبہ بطور مذکور و صورت مسطورہ محض تیمم قبل از طلوع صبح جائز  
ہے یا نہ یا اساک کر کے قضا اوس روزہ کا کرے یا کفارہ دے اور بروز شنبہ صائم  
ہو پس جو صورت شرعی ہو ارشاد فرمائیے بنی التوحید **اجواب** بدون غدر شرعی  
ترک غسل حیض آیا مبطل روزہ ہے یا نہیں پس ہمارے علماء رضوان اللہ علیہم کہ  
اس خصوص میں اختلاف ہے و لکن اشہر و احوط شرط ہے پس واسطے اوسکے قضا

لازم ہے بلکہ کفارہ بھی اور اگر روز کی شنبہ کو صوم نہیں رکھا ہے اور کوئی چیز مضطر سے عمل میں لائی  
 ہے قطعاً قضا و کفارہ لازم ہوگا تو تیمم بے ضرورت شرعی جائز و مجزی نہیں ہے و روز طہ سے ہر روز  
 قصد صوم لازم ہے کیونکہ دو شنبہ و دو شنبہ سب اس حکم میں داخل ہیں اور صورت کر غسل ہی  
 بچ کسی دن کے مضطر عمل میں نہیں لاسکتے ہو العالم۔

**مسائل و سختی جناب آغا احمد صاحب بھبھانی مرحوم مخدوم**  
**سوال** ایک شخص بعد طلوع فجر و یا بعد بلند ہونے آفتاب کے بیدار ہوا اور اسکو معلوم ہوا  
 کہ میں محتلم ہوا ہوں اور اسی وقت غسل کیا یا اسقدر تاخیر کیا کہ آب غسل بہم پہنچے اور  
 گرم ہوا اس صورت میں روزہ اوسکا صحیح ہوگا یا نہ بنو تو جواب درون صورت  
 میں صحیح ہے ہو العالم **سوال** ایک شخص صوم میں قریب ہے کہ محتلم ہوا اور آنکھ اوسکی  
 کھلی سبب صوم ضبط کیا بعدہ اوسکو خیال آیا کہ ضبط موجب امرض ہوتا ہے لہذا بنیت  
 اسکے کہ منی اخراج پاوے آنکھ بند کی اور سویا و محتلم ہوا اس صورت میں صوم اوسکا باطل  
 ہوا یا نہ و موجب قضا و کفارہ ہے یا نہ جواب اگر سویا و محتلم ہوا مضائقہ نہیں ہے اور  
 واجب نہیں ہے اگر منی آئی ہے تو اپنے کو بچا وے کس واسطے کہ موجب ضرر ہے لیکن  
 کسی عمل انزال کو بیداری میں عمداً بجانہ لاوے ہو العالم **سوال** اگر کوئی صائم دن  
 میں سویا اور پھر دن چڑھتا ہے محتلم ہوا اسی وقت غسل کرے یا تا وقت ظہر تاخیر کرے بنو  
 تو جواب اسی وقت واجب نہیں ہے کس واسطے کہ غسل جنابت واجب تغیر  
 ہے لیکن احوط غسل کرنا ہے ہو العالم **سوال** ایک شخص کو ماہ مبارک رمضان میں  
 امتیاج غسل جنابت کی ہوئی اور وقت بہت تنگ ہے اگر غسل کرتا ہے تو نماز قضا ہوتی  
 ہے پس تیمم سے نماز کر سکتا ہے یا نہ اگر نماز کو تیمم سے بجا لاوے روزہ اوسکا صحیح ہوگا یا نہ اور

بعد نماز اوسی وقت غسل کرے یا دوسری نماز کے وقت تک صبر کرے بینیٰ تو حبر روا  
**جواب** بسم اللہ والحمد للہ تیمم کر کے نماز ادا کرے اور بعد اوسے غسل بجالا دے  
روزہ اوسکا صحیح ہے اور تعجیل غسل میں واجب نہیں بلکہ واسطے نماز ظہر کے غسل کرنا چاہیے اور  
اگر تعجیل کرے تو بہتر ہے **سوال** ایک شخص ماہ مبارک رمضان میں وقت شب تکم ہوا  
اور بعد طلوع آفتاب چہا گھنٹہ دن چڑھتا ہے بغیر غسل کیا ایسی حالت میں روزہ اوسکا صحیح ہے  
یا قضا و کفارہ اور پر لازم ہے **جواب** اگر وقت شب بے غدر غسل نہ کیا اور غدر جب رہا قضا  
و کفارہ کرے **سوال** جناب جو سوال اول میں کہ واسطے اداسی نماز کے ساتھ  
تیمم کے حکم فرمایا ہے ظاہر ہے کہ بضرورت تنگی وقت ہے مگر بعد اوسکے ماگم کو وقت نماز ظہر تک  
جنب رہنے میں موجب شک کا ہوتا ہے کس واسطے کہ خود جناب نے سوال دوسرے میں  
واسطے غسل کے وقت شب کے تاکید فرمائی ہے اور یہی حکم کتب فقہ میں ثابت ہے امید کہ برہین  
قریب الفہم رفع شک فرمایا جاوے **جواب** بسم اللہ والحمد للہ جان کہ اگر کوئی شخص  
رمضان میں رات کو جنب ہوا اور نہ ناامکن و میسر ہے اور غسل نہ کیا تو قضا و کفارہ  
اوس پر لازم ہوتا ہے اور اگر ممکن و میسر نہیں ہے پس واجب ہے کہ تیمم کرے و صبح  
تک تیمم کو نہ ٹوڑے اور اگر وقت تنگ ہے یعنی اوس وقت بیدار ہوا کہ واسطے طلوع آفتاب  
کے نہایت قلیل وقت ہے پس تیمم کر کے نماز ادا کرے اور تعجیل واسطے غسل کے اس وقت میں  
درمیان روزہ کے لازم نہیں ہے کس واسطے کہ غسل جنابت واجب لغیرہ ہے اور بعد نماز  
صبح اور طلوع آفتاب کے وہ چیز کہ مشروط بطہارت ہو اور پر اوسکے لازم نہیں ہے کہ غسل  
واجب ہو پس اسلئے تامل سے فرق درمیان ہر دو سوال و جواب واضح ہوتا ہے

**فضل سوم در بیان احکام صوم مرلیض و معذور و مسافر وغیرہ**  
**سوال** ایک شخص کو ایسا جنون ہے کہ ایک گہری ہوش میں رہتا ہے اور ایک گہری ہوش میں رہتا ہے تو ماہ مبارک میں روزہ اوس کا کیونکر صحیح ہوگا کس واسطے کہ ہوش میں روزہ کا خیال رہتا ہے اور بیہوشی میں جو چیزیں کہ باعث باطل ہونے صوم کے ہیں عمل میں لاتا ہے بنیوا  
**توجروا جواب** جس شخص کو جنون دوری ہو اور انسانی روزہ میں مجنون ہو جائے وہ روزہ باطل ہوگا اور قضا اداں روزوں کا جو حال جنون میں فوت ہوئے واجب نہیں ہے علی الشہر  
**ہو العالم سوال** حد افطار کرنے روزہ کی بعد روانہ ہونے گھر سے پہنچ سفر کے چند فرسخ پر مقرر ہے  
یعنی جس وقت مسافر گھر سے روانہ ہو کے فرسخ پر روزہ کو افطار کرے یا گھر سے روزہ افطار کر کے روانہ ہو اور تمام فرامیے بنیوا **توجروا جواب** سفر مباح میں افطار روزہ مسافر کو اوس جگہ جائز ہے کہ آواز اذان شہر اوس جگہ نہ آوے اور دیوارین شہر کی معلوم نہ ہوں ہو انکار  
**سوال** اگر زیاد اختیار سفر سواری ریل کرے روزہ کتنا چ سفر کے منع ہے سواری ریل پر درست پیگیا حکم مانعت روزہ مثل سواری دوسری کے سواری ریل پر یہی جاری پیگیا جو کچھ کہ حکم اس باب میں ہو زیب رقم فرامیے بنیوا **توجروا جواب** صورت مرقومہ میں ہر گاہ شرائط سفر سواری ریل متحقق ہونگے پس مثل دوسری سواری کے قصر صلوٰۃ و صوم واجب ہوگا **ہو العالم سوال** سفر مباح کی تفصیل کیا ہے مفصلاً تحریر فرمائیے اور روزہ اور نماز سفر میں ہر اہ دورہ حاکم و من کے قہر کر سکتا ہے یا نہیں ملازم سرکار انگریزی حاکم محکوم ہر دو میں اور سبب ملازم کے انکار دورہ سے نہیں ہو سکتا اور یہ سفر حلال ہے یا اگر مباح نہیں ہے روزہ سنتی بھی کر سکتا ہے یا نہ **جواب** سفر حلال میں نماز ہے فریضہ قہر کرے اور صوم واجب اور سنتی کچھ نہ رکھے اور جو سفر کے واسطے نماز مشروع کے ہے

مانند سفر کرنا سبب کوکری ناجائز و غیرہ کے یا مستلزم فعل نامشروع کے ہے تو وہ صفر حرام کا  
 اوہمین قہر نماز ترک روزہ نہیں ہے اور جو ایسا سفر نہیں ہے وہ حلال ہے اوہمین قہر کرنا  
 واجب ہے اور اگر سفر کی حلت و حرمت میں شک ہو تو احوط یہ ہے کہ قہر و تمام میں جمع  
 کرے ہو **العالم** <sup>۶۸۷</sup> **سوال** کیا ارشاد ہے اس مسئلہ میں کہ جس شخص محتاج سے بیماری میں  
 روزہ قضا ہوئے ہوں اور عرصہ آٹھ نو سال تک اس نے زکے ہوں اور محتاج بھی نان  
 کا ہو وہ روزہ اپنے کیونکر آپ ادا کرے یا کفارہ کیا دے کہ گناہ سے بری ہو بنیو اور جو را  
**جواب** صورت مرقومہ میں روزہ ہای فائتہ کی قضا کرے اور فی روزہ ایک مد گنم  
 تصدق کرے **العالم** <sup>۶۸۸</sup> **سوال** کیا ارشاد فرماتے ہیں علمای دین و مفتیان شرع متین اس صورت  
 میں کہ زید حکمہ نہر میں ملازم ہے اور کام پیشی کا اس کے متعلق ہے حکام نہر اکثر بلکہ ہمیشہ اپنے علاقہ  
 میں دورہ کیا کرتے ہیں کبھی کسی جگہ پر ایک دو ماہ قیام نہیں کرتے شاید بعض کہ دو چار ماہ  
 سات مقام ہوجاتے ہیں ورنہ روزمرہ مقام کو بیچ رہتا ہے نہ کہ اس کے متعلق کام پیشی کا ہی  
 ساتھ ان کے دورہ میں رہتا ہے مگر ہر مقام پر دوپہر بلکہ نو بجے پیشتر مقام معینہ پر پہنچ جاتا  
 ہے اب التماس یہ ہے کہ زید نماز پنجگانہ قہر ادا کرے اور ماہ صیام میں روزہ رکھے آیا کیا حکم ہے  
 مفصل و شرح ارشاد فرمایا جاوے **جواب** بمثلہ شرائط قصر ہے کہ ارادہ آٹھ فرسخ  
 تک یا زیادہ جائے گا ہوا و سفر طلال ہو پس اس صورت میں قہر لگایا جائے اگر کسی مقام پر دس دن یا زیادہ کے  
 رہنے کی نیت کرے رہے تو وہاں قہر نہ کرے یا اپنے وطن میں پہنچے تو وہاں بھی قہر نہ کرے اور اگر اس کثرت سی  
 کو تباہ ہو کہ کبھی دس دن رہنے کی نوبت نہیں آتی ہے اور عرف میں کثیر السفر کہتے ہیں تو ظاہر  
 اس کو قہر نہ کرنا چاہیے **العالم** <sup>۶۸۹</sup> **سوال** کیا فرماتے ہیں علمای دین و مفتیان شرع متین  
 اس مسئلہ میں کہ زید تین سال سے بجا روزہ احتیاج القلب مبتلا ہے صیام سال گذشتہ

اوس سے قضا ہوئی ہیں تا ایندہ او یہ وغیرہ کہنا تا رہا بوجہ علاج کے عرصہ ایک ماہ سے کچھ  
افاقہ ہے خیال نہونے ایک ایک روزہ کے ساتھ ساتھ روزہ تین روزہ اسمین رکے  
اختلاج قلب پہر عود کر آیا اور نقاہت روز بروز بوجہ روزہ زیادہ ہوتی ہے اسلئے روزہ  
رکنا ترک کر دیا ہے لہذا آپ کی خدمت میں التماس ہے کہ اگر زید بعد رمضان المبارک  
آئندہ کے ان روزوں کو کرے گا تو ایک ایک روزہ کے ساتھ ساتھ تو نہوجا دینگے اگر  
ہو جاوینگے تو ارشاد فرمائے کیا صورت کیا وے اور زید مخلص ہے یا بار بار علاج اور ادویہ  
کی واسطہ طاقت نہیں ہے اور روزہ رکنے سے بیماری عود کرتی ہے لہذا زید بعد احباب کے  
اطلاع فرمائے بنیو تو جو **واجوب** صورت مرقومہ میں زید پر کفارہ دینا لازم نہیں بلکہ  
جو روزے بسبب مرض کے نہ رکے ہوں اور بعد ماہ صیام تمام سال وہ مرض مانع قضا سے  
رہے تو روزوں کی قضا ساقط ہے بنا بر قول مشہور اور عوض ہر روزہ کے ایک گندم کہ بوزن تین پاؤں  
دو ماشہ ہوتا ہے تقریباً بنابر سیر نمبری انگریزی کے فدیہ دیوے اور احوط یہ ہے کہ بعد فدیہ دینے  
کے جب روزہ رکنا ممکن ہو اور مرض مانع باقی نہ رہے تو سب روزوں فائتہ کی قضا بھی کرے  
لیکن ایک روزے کے عوض میں ایک روزہ رکے نہ زیادہ ہو **العالم سوال** زید سفر  
مباح میں اگر قوت رکنا ہو اور بخوشی روزہ رکے اور روزہ رکنا اوسکو جبر نہ ہو تو وہ روزہ  
رکھ سکتا ہے یا نہیں اور اگر رکے تو محسوب روزہ رمضان میں ہوگا یا وہ روزہ فضول سمیر  
اور زید اس امر سے معاصی تو نہ ہوگا **جواب** اگر شرط قصر پائے جائیں اور باوجود علم  
بمسئلہ قصر نہ کرے تو وہ کافی نہ ہوگا پس اون صیام کی قضا واجب ہوگی **العالم سوال**  
کیا فواتے ہیں علمای دین کہ زید نے نذر واحد کیا پروردگار عالم سے کہ میں مدت العمر روزہ  
رکھوں گا اور کبھی ترک نہ کروں گا اور اوپر اپنے واجب کیا اور ہر روز روزہ رکھتا تھا یہاں تک کہ بعد

کئی سال کے بیمار ہوا اور دینین ماہ طلیل ہوا اور بعد اسکے صبح ہوا پس نید اور لا روزہ ہاے  
 قضا کے یا روزے نذر کے اگر روزے نذر کے کرتا ہے روزے قضا کے باقی رہتے ہیں اور  
 اگر روزے قضا کے کرتا ہے روزے نذر کے اور گردن او سکے رہتے ہیں اس صورت  
 میں کیا کرے گا یا نید دوسرے آدمی کو اجارہ دے کہ وہ شخص روزہ رکھے اور اگر نید مستطیع نہ کیا  
 کرے اور رمضان میں کیا کرے بنیوا توجروا جواب ایام مہین میں اگر سبب ضرر صوم  
 ترک کیا پس صورت مرقومہ میں قضا اولن رد و نکی ساقط ہے بعد اسکے ہمیشہ واسطے نذر  
 کے صوم رکھے لیکن عیدین میں مطلقاً اور ایام تشریق میں واسطے اس شخص کے کہ بی بیج  
 شہر مناسکے ہوا اور بیج سفر فروری کے کہ بیج ان ایام کے ترک صوم لازم ہے اور اسطرح  
 ترک صوم کرے وہ عورت کہ نذر صوم دہر کیے ہو بیج ایام حیض و نفاس اپنے کے اور بیج  
 کسی صورت کے صورت ہا می مذکورہ سے قضا نہیں ہے اور نہ کفارہ لیکن روزہ عاشورہ  
 یعنی دہم محرم پس بیج اس روز کے مثل اور روزوں کے صوم تمام روز رکے بنیت قمر  
 نہ بقصد شامت و سرور اور صیام ماہ رمضان بنیت وجوب و قربت رکھا کرے ہو العالم  
 سوال ایک لڑکا ہندو کا بیار تھا اسکے باپ نے نیت کی کہ اگر یہ لڑکا صحت پاوے تو  
 چار پانچ روزہ ماہ رمضان کے رکھو لگا پس اوسنے بعد صحت اپنے لڑکے کے خود روزہ  
 رکھا روزہ رکھنا اوسکا اس شکل میں ہو سکتا ہے یا نہ و یا وہ روزہ کسی مسلمان سے  
 بعد گزرنے ماہ رمضان کے رکھوائے بنیوا توجروا جواب اوسکا روزہ رکھنا اور  
 رکھنا کسی سے دونوں بیکار ہیں کچھ فائدہ اوسکو نہ ہوگا بدون قبول ایمان ہاں اگر  
 کسی مومن مستحق کو کچھ دیوے تو اوسکے حق میں تہر ہوگا اور خالی فائدہ سے نہ ہوگا  
 ہو العالم سوال ایک شخص کو عارضہ خفقان و اختلاج قلب رہتا ہے اور جب روزہ

رکنتا ہے تو اسکو ضرر کرتا ہے کہ اختلاج و خفقان زیادہ ہو جاتا ہے مضغ بہت طاری  
 ہوتا ہے کہ دو تین دن تک اسکو ضرر رہتا ہے اور طبیعت علیل رہتی ہے اور نہایت  
 مشقت روزہ رکھنے سے ہوتی ہے اور جو اس میں فتور اور نقصان آ جاتا ہے یہ سب  
 عارضے ہوتے ہیں پس ایسا شخص روزہ رکھنے سے معذور و معفو ہے یا نہیں بنیو اتوجروا  
**جواب** صورت مذکورہ میں اگر روزہ مضر ہے اور مشقت بکثرت لازم آتی ہے تو روزہ  
 ساقط ہوا اور بعد زوال غدر قضا و سبکی لازم ہے ہوا العالم <sup>۶۹۱</sup> **سوال** در حالت مرض کہ  
 بوجہ روزہ عارض ہو دوسرا آدمی سے باجرت روزہ رکھو اسکا ہے یا نہیں اور حالت جنب  
 میں بوجہ دائمی من غسل سے نقصان ہوتا ہے اس صورت میں نماز بھی دوسرا شخص  
 سے پڑھا سکتا ہے یا نہیں یا تیمم بدل غسل کر کے نماز پڑھا کرے بنیو اتوجروا **جواب** شخص زندہ  
 کی طرف سے دوسرا شخص نماز روزہ نہیں رکھ سکتا اور جس شخص کو غسل کرنا مطلقاً مضر ہو وہ  
 تیمم عوض غسل کرے ہوا العالم <sup>۶۹۲</sup> **سوال** ماہ رمضان المبارک میں اگر حاکم بوجہ کسی مقدمہ  
 کے ویوا واسطہ شہادت معاملات کچری انگریزی طلب کرے تو اس صورت میں روزہ  
 و نماز قصر ہو سکتا ہے یا نہیں اور یہ سفر بے اختیاری ہے اور اکثر سفر میں گمان رہتا ہی  
 کہ یہ سفر جائز ہے یا ناجائز اسی واسطے تشخیص سفر مباح مسئلہ سابق میں طلب کیا گیا تھا  
 اب امیدوار ہے کہ طریقہ سفر ناجائز یا بن طور کہ ان قسم کے سفرون میں قضا روزہ و قصر نماز  
 نہیں ہے ارشاد فرمائیے بنیو اتوجروا **جواب** صورت مرقومہ میں اگر ترک سفر بسبب خوف  
 ضرر نہیں کر سکتا تو سفر مباح ہوگا اور اگر ترک کر سکتا ہے لیکن امر حق کی گواہی کے قصد  
 سے جاتا ہے کہ حسین فائدہ مومن ہے جب بھی سفر مباح ہوگا پس اگر باقی شرائط قصر  
 پائے جائیں تو قصر مصلوۃ و صوم کرے اور اگر باعث سفر کوئی امر ناشروع ہے تو قصر کرنا چاہیے



ہو العالم مسئلہ دستخطی جناب حسین المعروف بمیرن صاحب

سوال اگر کوئی شخص سبب عارضہ طبیعت نظر بحال خود روز متوالی صوم رکھے اور ایک

ذرا فطار کرے بوجہ اسکے کہ اسمین وہ عافیت اپنی سمجھتا ہے اور خلاف میں اسکے فتوحیت

اور اعتدال مزاج اوسکو لاحق ہوتا ہے تو بعد دفع عارضہ و حصول طاقت قضا بابت ہر روزہ

ایک روزہ رکھے بے کفارہ یا کفارہ ہی ہرے اور اگر جس روز کہ صائم نہ ہو کوئی مستفدہ حال

صوم ہو اور شخص بنیۃً اتمہ ماہ صیام و بدین خیال کہ شرح حال عارضہ میں تطویل کلام ہے

جواب میں کہنے کہ ہاں میں روزہ دار ہوں پس انظار میں کلام خلاف واقع کے گناہ کذب

کہنے کا اور اس شخص کے ہوتا ہے یا نہ حالانکہ نیت اتمہ شخص کی صرف اس انظار سے پاس

ناموس اسلام و احترام ماہ صیام ہے و بس بنیۃً اتمہ جواب بہ طور کہ دفع ضرر صوم

ممکن ہو اگرچہ بتفاریق ہو روزہ رکھنا لازم ہے اور انظار صوم میں بیچ اس صورت کے گناہ

ہے اور ساتھ تو یہ کہ انظار صوم کرے یا نہ بطور کہ اگر ذرا فطار ہو مثلاً کہ روزہ میں

رکھتا ہوں تو مضائقہ نہیں رکنا والا مقام تامل ہے ہو العالم

سوال دستخطی جناب آغا احمد صاحب کھجانی علیہ السلام

اگر کوئی شخص ماہ مبارک رمضان میں بار بارہ سیرا و اسطے الماش معاش کے سفر کرے

تو اس صورت میں صوم رکھے یا نہ بنیۃً اتمہ جواب ہاں اسطے سیر کے احوط ترک سفر

ہے اور اسطے معاش بوجہ حلال کے رہنا نیت نہیں ہے ہو العالم

مسائل ہذا دستخطی جناب حاج سید محمد ابراہیم صاحب

ومیر آغا صاحب

سوال اگر کوئی شخص روزہ ماہ مبارک رمضان کو سفر درام میں ترک کرے تو قنادر

و کفارہ دونوں لازم ہے یا فقط قضا بینہما توجروا **جواب** احوط قضا و کفارہ دونوں میں  
 ہو العالم <sup>۹۹۶</sup> **سوال** کیا ارشاد ہے اس مسئلہ میں کہ ایک مرد پر ضعیف القوی ہشتاد و سہ سالہ  
 سال گزشتہ میں روزہ ماہ رمضان بحکال وقت ناد و پیر پیر لیا تھا، الا آخر نصف روز سے  
 بواسطہ شدت ضعف اور ناتوانی حال اوسکا متغیر ہوتا تھا اس سال کفیل ماہ صیام کے چند روز  
 علیل رہا ناتوانی و سکی بہ نسبت سال گزشتہ کے زیادہ ہو گئی اور مطلقاً نہ کھاتا تھا اگر روزہ رکے نوبت  
 ہلاکت پہنچے اس صورت میں ترک مہوم اوسکو جائز ہے یا نہ اور در صورت جوار کفارہ بھی رکھتا ہے  
 یا نہ اور اگر ہے مقدار اوسکا بحساب لکھنو کیا ہے **جواب** صورت مرقومہ میں صیام کو ترک  
 کرے اور بعض ہر روزہ دو روزہ یا تین یا اقل تصدق کرے اور ایک مد بحساب سیر نہ بھری انگریزی  
 ظاہر تین یا پو ایک ماشہ اور ایک رتنی تقریباً ہوتا ہے بعد اسکے جس وقت طاقت روزہ رکھنے کے  
 بہم پہنچے احتیاطاً قضا بھی کرے ہو العالم

**فصل چارم در بیان مسائل قضا و سختی مجتہدین بالام**  
<sup>۹۹۷</sup> **سوال** روزہ واجبی چھ یا سہ یا آٹھ یا نو یا دس روزہ واقعی اور کچھ بسبب غلبہ شبکی اور مثل اسکے قضا  
 ہوئی ہیں اور اسکو عرصہ قریب پندرہ برس کے ہوا تو کس طور سے ادا کر لیا اور کفارہ جسہ بہیشت  
 دیا گیا حسب شرعی کیونکہ طاقت کفارہ دینے کی بموجب شرع نہیں رکھتا ہے اور روزہ بلا غدر شرعی  
 قضا ہوئے ہیں **جواب** جو روزہ ماہ رمضان بلا غدر شرعی مکلف سے ترک ہوا ہے اور روزہ  
 کی قضا واجب ہے اور عرصہ ہر روزہ کے کفارہ بھی واجب ہے یعنی ہر صوم کے عرصہ میں  
 ایک بندہ آزاد کرے اور جو نہ ہو سکے تو دو مہینے پی در پی روزہ رکھے اور یہ بھی نہ ہو سکے تو ساتھتہ  
 مسکینوں کو کمانا کھلا دے اور اگر کوئی خیر انشائی ثلاثہ سے نہ ہو سکے تو عرصہ ہر صوم کے اٹھارہ  
 روزہ رکھے اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو تصدق دے راضا میں جب قدر استطاعت و قدرت رکھتا ہو

اور اگر کچھ صدقہ بھی نہیں ہو سکتا تو استغفار و توبہ کرے اور بعد ازاں جب قدرت ہو تو کفارہ بطریق مذکور ادا کرے **ہو العالم سئوال** <sup>۶۹۸</sup> زیرِ بے ماہ رمضان کے روزے قضا کئے عدا پس وہ چاہتی ہے کہ ساٹھ مومنوں کو کیجا اطعام کرے آیا جائز ہے یا نہیں مینیو اتوروا

**جواب** صورت مذکورہ میں جتنے صوم بلا مذ شرعی ترک کئے ہیں اور نہ سب کی قضا کرے اور ہر روزہ کے مقابلہ میں کفارہ ادا کرے یعنی ہر روزہ کے کفارہ میں ایک بندہ آزاد کرے اور جو نہ ممکن ہو تو دو مہینے علی التواتر روزہ رکھے اور اگر اسپر بھی قادر نہ ہو تو ساٹھ مسکین کو کمانا کلام سے **ہو العالم سئوال** <sup>۶۹۹</sup> کسی شخص نے روزہ ماہ مبارک رمضان کا قضا کیا اور طاقت کفارہ دینے کی نہیں ہے جناب مولانا محمد تقی صاحب علیہ الرحمۃ حدیقہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ استغفار و جو با کرے اور جو بوقت طاقت کفارہ دینے کی بہم پہنچے احتیاطاً کفارہ دے آیا یہ احتیاط واجب ہے یا نہیں ارشاد ہو مینیو اتوروا **جواب** ظاہر احتیاط مذکور کو لازم سمجھنا چاہیے **ہو العالم سئوال** روزہ قضا دہ سال یا پنج سالہ کو قضا کرے تو بلا کفارہ ہو سکتا ہے یا نہ **جواب** اگر ہر ماہ رمضان میں روزوں کو بلا عذر عدا احتیاطاً ترک کیا ہے تو عوض ہر صوم کے قضا و کفارہ افطار صوم ماہ رمضان اوسکے ذمہ واجب ہے اور اگر مرد اوس سے یہ ہے کہ بغیر شرعی قضا ہوئے ہیں اور انکو ادا نہیں کیا پس اسکی تفصیل لکھیے بعد ازاں **جواب** لکھا جائیگا **ہو العالم سئوال** ما تو لکم مذکر کم زید نے بلا عذر روزہ ماہ رمضان کے متفرق کچھ رکھے اور سب قضا کیے مگر زید پر شہوت بہوک کی غالب تھی لیکن منکر حرمت نہ تھا اور اوسکے گناہ کا مقدر تھا اور ارادہ رکھتا ہے کہ اوسکی قضا کو بجالا دے آیا کیا صورت ہے کچھ کفارہ ہے یا نہیں اگر ہے تو اطعام مسکین کی طاقت دو روپیہ سے زیادہ نہیں اور اگر روزہ رکھے تو فی یوم کے عوض ساٹھ روزہ کی

طاقت نہیں کہ بجالائے اور نہ پتہ آزاد کر سکتا ہے آیا حالت سو میں کہ کتنے روزہ رکھے  
اور ظن اکثریت قضای صوم میں کیونکر قضا بجالائے اور حالت عدم قدرت کفار ہابی  
مذکورۃ الصدر میں کیا کفارہ دیگا مفضلہ ارشاد ہو بینو اتوجروا جواب جبکہ مدد صیام  
فائتہ یاد نہیں تو اتنے روزے قضا کرے کہ جسمین برأت ذمہ کا یقین حاصل ہو اور  
جب صوم بلا عذر شرعی ترک کیے ہیں ہر ایک کے عزم میں کفارہ دینا واجب ہے پس  
اگر ہر ایک کا کفارہ نہیں ممکن ہے تو ظاہر حکم اور حکایہ ہے کہ صیام کفارہ میں سے جب قدر  
ہو سکے بجالائے اور باوجود اسکے جتنے مومنین مستحقین کا اطمینان ہو سکے وہ بھی بجالائے  
اور علاوہ اسکے توبہ واستغفار بھی کرے ہوا العالم سنو سوال اگر زینب نے عمدہ روزہ ماہ  
رمضان کا افطار کیا تو در صورت دینے کفارہ کے قضای صوم بھی واجب ہے یا نہ  
جواب باوجود کفارہ قضا ہر روزہ کی بھی واجب ہے ہوا العالم سنو سوال سائل  
محتاج تھا سبب مزدوری صوم و صلوٰۃ قضا بہت ہو گئے اب خوش حال ہے حج کر سکتا  
ہے اور حج کے کرنیسے صلوٰۃ و صوم میں کچھ فائدہ ہے یا پڑھنا پڑیگا جو قضا ہوا ہے بینو  
توجروا جواب حج واجب اور قضای نماز واجب و صوم واجب سب کا بجالانا واجب ہے  
ہوا العالم سنو سوال دستخطی جناب سید حسین صاحب مرحوم مغفور  
سنو سوال علمای دین کیا فرماتے ہیں اس صورت میں کہ زید اپنے ذمہ قضای نماز و  
روزہ واجبی بابت سالہی دراز کے رکھتا ہے اور چاہتا ہے کہ آئندہ التزام ادا میں نماز  
کرے اور صوم یا خود کرے اور عدم طاقت میں حسب مذاہبہ شرعی کفارہ ادا کرے مگر واسطہ  
تدارک قضای صوم و صلوٰۃ واجبیہ ماضیہ کی چاہتا ہے کہ مال اپنے سے بقدر بارہ حساب  
کر کے بدل کرے اور موسیٰ دیندار کو سپرد کرے کہ وہ نماز روزہ بعد فوت اس کے مستحقین کو

دیکر زید کو مشغول الذمگی سے خارج کرے آیا یہ صورت جائز ہے یا نہ اور بابت حج واجب کے  
 یہی بصورت مذکورہ سو فیہما از رکاساتہ وصی کے نظر براعات احتیاطاً جائز ہے یا نہ بنیہما توجروا۔  
**جواب** وصیت کرنا اور مبلغ اجارہ کو واسطے ادائی حقوق شرعی کے علیحدہ کرنا اولیٰ واجب  
 خصوصاً حج عین پر نسبت مستطیع واجب لکن با دام الحیات ادائی فروع سے غفلت نہ کرنا چاہی  
 اور اہمال و مسامحہ میں بدون نذر شرعی عاصی و گنہگار ہوگا ہوا عالم۔

### جناب آغا احمد صاحب بھبھانی

**سؤال** ایک شخص ادا کرنے میں روزہ قضا کے عاری ہے اگر اس طور پر ادا کرے کہ سن  
 ایک ماہ میں اور سن ایک ماہ میں اسی طریق سے ادا کئے جائے تو جائز ہے یا نہ بنیہما توجروا **جواب** مضائقہ  
 نہیں ہے ہوا عالم **سؤال** اگر کوئی شخص روزہ ماہ مبارک رمضان کو بغیر عمر قضا کرے  
 اور درمیان سال ادا نہ کرے تو واسطے اسکے کیا حکم ہے **جواب** بعد اوس سال کے  
 قضا کرے اور عزم ہے ہر روزہ قضا کے ایک گیرگندم احتیاطاً فقیر کو دے بنیت کفارتاخیروا عالم  
**فصل پنجم در مسائل صوم سنت مع تتمہ نظری جناب**

### معنی صاحب

**سؤال** بعض شخص روزہ حضرت مشکلاشکارکتے ہیں یہ روزہ رکنا جائز ہے یا نہیں  
 اور اگر جائز ہے تو پھر دن تک ویا تمام روز کا اور اس روزہ کی نیت کیا ہے **جواب** عبادت کہ  
 از انجملہ روزہ ہے سو ای پروردگار کے کیسی جائز نہیں ہے ہاں اگر روزہ سنتی تمام دن کا واسطے  
 رضائی آئی کے رکھے اور ثواب اوسکا کسی حصوم علیہ السلام کو ہدیر کرے یا کسی اور میت مومن  
 کو بخشے تو ہو سکتا ہے ہوا عالم **سؤال** اگر شب کو نیت روزہ نہتی کرے سور ہے کہ صبح کو

روزہ رکھنا اور شب کو غسل کی ضرورت ہو اور رات کو غسل نہ کرے صبح کو بعد طلوع آفتاب  
 غسل کرے تو وہ روزہ اور کا صحیح ہو گا یا نہ **جواب** صورت مرقومہ میں روزہ سنتی کا  
 اوس روز ترک کرنا حوط ہے ہوالعالم **سوال** باز عورتیں پانچویں تا سبچ بہیت مشکلا  
 روزہ رکھتی ہیں اور ساتویں کو بھی روزہ بہیت فاطمہ زہرا کی رکھتی ہیں اور بعض شخص  
 کہتے ہیں کہ ان تاربخون میں عائشہ بھی روزہ رکھتی تھی پس روزہ رکھنا چاہیے لہذا  
 التماس ہے کہ ان تاربخون میں روزہ رکھنا جائز ہے یا نہیں مفصل ارشاد ہو اور وقت  
 معرکہ کربلا و معلیٰ عائشہ زندہ تھی یا نہیں بدینہ توجروا **جواب** سنتی روزہ قربا الی اللہ  
 رکھنا اور ثواب اوسکا ہدیہ ارواح مقدسہ معصومین علیہم السلام کرنا تاربخامی مذکورہ میں  
 اگر کوئی مانع شرعی ہو جائز ہے اور عائشہ معرکہ کربلا میں غالباً زندہ تھی ہوالعالم **سوال**  
 صوم مستحب میں اجازت والدین اور مہربان کو ممان سے ضرور ہے یا نہ اور اجازت ضمنی  
 یعنی عدم مخالفت باوجود علم کافی ہو یا نہ بدینہ توجروا **جواب** روزہ ممان دار بدون اجازت  
 ممان اور روزہ ممان بدون اجازت ممان دار مکروہ ہے اور روزہ سنتی زن باوجود  
 مخالفت شوہر جائز نہیں اور احوط وہ ہے کہ فرزند بدون اجازت والد بلکہ اجازت والدہ  
 بھی روزہ مستحب نہ کرے ہوالعالم۔

**مسائل مہری جناب سید حسین صاحب و جناب سید**

**محمد صاحب مہوم**

**سوال** علمای دین کیا فرماتے ہیں اس باب میں کہ بھنی آدمی بدریافت اس امہ کے  
 کہ صوم مسنون کو باصرار و پاس ایک مومن کے افطار کرنا موجب ثواب ہے طرفین سے

ایک شغل مقرر کر کے ایک دو ساعت روزہ رکھتے ہیں واقربا ہی یکدیگر یا مرد و خانہ جبرگماں گناہ گماں  
 افطار صوم کرتے ہیں اور یہ امر صورت پکڑ کر بہ نہج استہدائے خیر کے ہوا ہے اور ممکن ہے کہ اگر آدمی  
 یہ طور عمل میں لادے تو تمام عمر روزہ رکھے اور بعد محنت و مشقت ایک دو ساعت کے روزہ  
 شکنی کرے بلکہ اپنے کو صائم الدہر کہہ سکتا ہے پس ارشاد ہو کہ ایسی عادت ڈالنے سے بھی  
 ثواب روزہ حاصل ہوتا ہے یا صورت خاص واسطے صائم و مہر افطار کے شرع و حدیث  
 میں مقرر ہے اور اگر قبل سے خاطر صائم میں یہ حیلہ ہو تو ثواب زائل ہوتا ہے یا نہ اور گونا گاہ  
 اس سے کسی کو اس امر پر مہر نہ کیا ہو مشر و محار شاد ہو مینو اتوجہ و **جواب** اگر روزہ دا  
 نیت تمام روز کی کرے اور کوئی شخص اہل ایمان خواہ عزیزا لہ سے ہو یا غنیہ تکلیف افطار  
 صوم کرے اور یہ صائم پاس خاطر اس کے افطار روزہ سنتی کرے تو دونوں مثاب ہونگے  
 خواہ ایک روز ایسا اتفاق ہو خواہ مکرر لاکھ صائم و نکو خود مامور ساتھ اس امر کے نہ کرے  
 اور اگر اول سے ارادہ نقص صوم رکھتا تھا تو روزہ اس کا صحیح نہیں ہے اور فقط میل  
 طبعیت باعث فساد صوم نہیں ہاں البتہ احتمال قلت ثواب افطار ہے بلکہ اگر محض  
 خواہش نفس بدون لحاظ پاس خاطر صوم افطار روزہ کرے دن کو تو کچھ ثواب نہ  
 پاویگا ہوا العالم **سوال** کیا فرماتے ہیں جناب سامی در باب ثواب افطار صوم سنتی آیا  
 مقصود یہ ہے کہ دن میں جو شخص افطار روزہ کرے اور مہمان اپنا کرے یا صراہ افطار صوم  
 صومین میں کرے تو طرفین مثاب ہوتے ہیں یا مقصود افطار صوم سے بروقت افطار ہے  
 کہ مہمان اپنا ایک صوم کو کر کے بعد غروب آفتاب افطار روزہ مہمان کر دے **جواب**  
 دامت العاف و اعطائکم بعد اہامی سلام سنون التماس یہ ہے کہ تقطیر صائم روزہ سنتی میں  
 خواہ بروقت افطار ہو اور خواہ قبل اس کے ثواب عظیم رکھتا ہے اور جو صومین جسوقت بخاطر کسی

مومن کے انظار روزہ سنتی کرے تو ثواب اوسکا زیادہ اتمام روزہ سے ہے والسلام خیر خیر

**سوال** دستخطی جناب آغا احمد صاحب کھجھانی اعلیٰ مقام

**سوال** ایک شخص نے رات کو نیت روزہ سنتی کیا اور صبح کو بے عذر عدا انکار کیا اس صورت

میں قضای روزہ سنت اوپر اوسکے لازم ہے یا نہ مفصل ارقام فرمائیے ببنیوا توجروا جواب

لازم نہیں ہے ہوا العالم **سوال** ایک شخص نے روزہ سنتی رکمازن و مادر خواہر و برادر عیتر

کہ گہ میں اوسکے رہتے ہیں اور یہ لوگ جانتے ہیں یا نہیں جانتے ہیں کہ شخص مذکور روزہ سنتی رہا

ہے یا نہ اور وہ لوگ انکار کریں تو انظار صوم کرے یا نہ ببنیوا توجروا جواب انظار کرے

کہ بہتر ہے اور ثواب بیشتر ہے ہوا العالم **سوال** جو شخص کہ روزہ واجب ذمہ اپنے قضا کرے

تو روزہ سنتی رکھ سکتا ہے یا نہ ببنیوا توجروا جواب احوط ترک ہے ہوا العالم تتم

**سوال** ایک شخص نے ماہ مبارک رمضان میں قرآن شروع کیا جب اونیس سو پانچ

پڑھ چکا ماہ مبارک آخر ہوا اس حال میں اگر قرآن شریف ماہ رمضان میں ختم نہ کرے تو واسطے

اوسکے قیامت ہے یا نہ ببنیوا توجروا جواب بسم اللہ شرفاً مضائقہ نہیں ہے اور عرف

میں مشہور ہے کہ قرضدار ہوتا ہے ہوا العالم **سوال** باوجود اسقدر اشفاق و الطاف حضرت

رسالت پناہ معلم اوپر امت کے سبب کیا ہے کہ شب قدر مشترک تین شب میں رہے اور

آپ نے متعین نہ فرمایا ببنیوا توجروا جواب یہ نہایت اشفاق ہے تا سبب تینوں اتوں

میں عبادت کریں اور زیادہ قابل و اللیق اجر و ثواب کے ہوں ہوا العالم۔

**سوال** دستخطی فخر العلماء مولانا جناب میر آغا صاحب داکٹر

**سوال** اگر زن زیدہ نماز خواہ روزہ رمضان عدا قضا کرے اور پند قضا کی شوہر کا اثر نہ تو ایسی

حالت میں شوہر ہی گنہگار ہو یا کہ عذاب اوسی زن پر ہوگا ببنیوا توجروا جواب شوہر کو



لازم ہے کہ وہ امور بجا لاوے جو باعث اوسکے اصلاح و ترک منہیات کے ہوں تا بہتقدیر  
خود پس باوجود اسکے اگر زوجہ اصلاح پذیر نہ تو شوہر گنہگار نہ ہوگا ہوا العالم۔

## باب نہم مسائل و بیان زکوٰۃ فطر و زکوٰۃ خمس و خیرات و صدقہ مثل برہ چار فصل

فصل اول در بیان زکوٰۃ فطر از رتبۃ الاعمال وغیرہ مع

مسائل و تخطی و نظری فخر المدین مروج احکام دین نائب

خیر الو را جناب میر آغا صاحب حاجی محمد باقر صاحب

ظلم از جدول مشرف علی خان

زکوٰۃ فطر واجب ہے باتفاق اہل اسلام حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ تمامی روزہ  
سے زکوٰۃ فطر ہے جیسا کہ صلوٰۃ اور محمد اور آل محمد کے تمامی نماز سے ہے یعنی اگر کوئی شخص  
عمدہ صلوٰۃ محمد و آل محمد کو تشدد میں ترک کرے نماز اوسکی مقبول نہیں ہے ایسے ہی اگر کوئی  
زکوٰۃ فطر عمدہ اندر سے روزہ اوسکا مقبول نہیں ہے اور فطر واجب ہے اور پراس شخص کے  
کہ عاقل و بالغ و آزاد و غنی ہو خواہ وہ شخص روزہ رکتا ہو خواہ نہ اور مراد غنی سے وہ شخص ہے  
کہ قوت مالیہ نہ پنا و عیال اپنے کار رکتا ہو یا قادر اور پراس پیشہ کے ہو کہ وہ فاسق و  
معیشت اوسکے اور عیال اوسکے کے کرے اور اور غنی کے واجب ہے اخراج فطر اول

لوگوں کا کہ قبل از شام عید الفطر گزین اوسکے ہون خواہ عیال ہوں خواہ مہمان اور اگر واجب النفقہ اوسکے ہوں مثل پدر و مادر و فرزند اور محتاج ہوں اور عیال دوسروں کے منون تو فطرہ انکا دے اگرچہ گھر میں اوسکے منون اور وقت اخراج فطرہ شام عید ہے تا ظہر روز عید اور احوط یہ ہے کہ رات کو نکالے اور قبل نماز عید سے مستحقین کو دین لیکن جنس فطرہ پس مشہور ہے کہ جو کچھ قوت و خورش غالب اہل شہر کا ہو خواہ گندم خواہ برنج وغیرہ اور مقدار فطرہ ایک صاع ہے کہ جب کا وزن تین سیر ہے بنا برسر نمبری انگریزی کہ جو فی الحال لکھنؤ میں متداول ہے بانٹنا وہ ماشاء تعالیٰ اور اگر قیمت اوس جنس کی نقد دین تو جائز ہے بلکہ بنا بر بعضی احادیث کے دینا قیمت کا افضل ہے اور مستحقین فطرہ وہ لوگ ہیں کہ دس اشنا عشری و محتاج ہوں یعنی قوت سالیانہ اپنا و عیال اپنے کا نہ کہتے ہوں اور سائل بکف اور نظامہ نفیس منون اور مولانا محمد باقر مجلسی زاد المعاد میں لکھتے ہیں کہ احوط یہ ہے کہ زمان غیبت معصوم میں فطرہ کو پائل مجتہد جامع الشرائط عادل کے بھیجیں کہ وہ مستحقان کو پہونچا دے کیونکہ مضاف اوسکا مجتہد

بہتر جانتا ہے

## از زبۃ الاعمال

سُن مسائل زکوٰۃ فطر کے یہی	فطرہ واجب ہے اور سپر ای ناجی
کہ جو آزاد و بالغ و عاقل	اور اوسے ہو تو انگریز اصل
ہے تو انگریز وہ شخص اسی خوشنو	سال بھر کا جو قوت رکھتا ہو
یا کہ قادر وہ ایسے کسب پہ ہو	جو ہو کافی مع عیال اوسکو
پس نکالے وہ فطرہ اسی زیرک	عید کی شب سے ظہر عید تک
اپنا ہی اور عیال کا اپنے	صاع ایک ایک طرف سے ہر اک کے

اور ہوتی ہے صاع کی مقدار  
 سیر پر وہ کہ ہو چہشت بھر  
 اور مین وہ عیال اسی خوشخو  
 مین وہ مان باپ دادا اور دادی  
 اور فرزند زادی بھی اوسکے  
 اور زوجہ غلام اور لونڈی  
 اور جو یہ لوگ عید کی شب کو  
 تو مہی دے اونہون کا فطرہ بھی  
 اور جو مہمان کسی کے گھر مین آئے  
 اور کرے اوسکے مال سے افطار  
 وقت آخر اچ کرے فطرہ کے  
 اپنا اور سب عیال کا فطرہ  
 اور فطرہ مین دے وہ اسی خوشخو  
 اور احوط ہے فطرہ مین دینا  
 خرمادینا مگر ہے اولے تر  
 اور جائز ہے دینا قیمت کا  
 اور دے فطرہ ایسے مومن کو  
 اور کرتا نہ ہو گدا ئی سے  
 بلکہ وہ پیش مجتہد ہو پونچائے

پاکو کم چٹا سیر اسے دینا  
 کمپنی کے روپیہ سے اسی سرور  
 نفقہ جن جن کا اور سپہ واجب  
 اور فرزند اوسکے اسے ناجی  
 ہوں یہ سب لوگ اگر فقیر ولسے  
 واجب النفقہ مین یہ سب کے سبھی  
 غیر کے ہوں عیال اسے خوشخو  
 کما دسی پر ہے واجب اسی ناجی  
 قبل از شام عید و شب ہو جائے  
 فطرہ واجب ہے اوسکا بی تکرار  
 نیت اس طرح چاہیے وہ کرے  
 دیتا ہوں واجباً براے خدا  
 اکثر اوس شخص کی غنا ہو جو  
 گندم و جو مویر اور حسرا  
 اور چنے و ن سے اسی بلند اختر  
 بلکہ شاید ہو بہت رو والا  
 سال کا قوت جو نہ رکست ہو  
 ظاہر الفسق ہونہ اسے ناجی  
 کہ عطا مستحق کو وہ فرمائے

اور اپنے عیال کا فطرا	واجب النفقہ کو نہ دے ماحشا
اولن اقارب کو کر عطا فطرا	جو کہ ہوں غیر واجب النفقہ
دے اقارب کے بعد اسی خوشخو	اپنے ہمسائیہ پریشان کو
بعد اونکے اور نہیں دے اسی سرور	جو ہوں فاضلتر اور صالح تر
اور اولن کو جو ہوں پریشان تر	فاقد و فقر سے وہ ہوں مضطر
اور ہر ایک مستحق کو دے	کم نہ اک آدمی کے فطرے سے
اور دو تین شخص کا فطرا	ہے روا ایک شخص کو دینا
غیر سید کا فطرہ سید کو	دینا حبانہ نہیں ہے اسی خوشخو
اور سید کا فطرہ دے اور سکو	غیر سید ہو یا کہ سید ہو
جس پر واجب ہو اگر نہ دے فطرہ	تو گناہ کبیرہ اوستے کیا
صوم ماہ صیام اے دانا	نہیں مقبول اگر نہ دے فطرا
اور بدن کی زکوٰۃ فطرہ ہے	پاک اذام کو وہ کرتا ہے
معنویہ کثافتوں سے ملام	مثل نخس و غدر اسی علام
اور بلاؤں سے تابہ سال دگر	وہ حفاظت ہے کرتا اسی سرور

سوال<sup>۱۹</sup> ایک لڑکا ہمارے پاس نوکر ہے کھانے کی طرح پر وہ بالغ بھی نہیں اور وہ روزہ بھی نہیں رکھتا اور اس کا فطرہ ہم پر واجب ہے یا نہ جواب جب کا کمانا نوکری کی جہت سے دیا جائے اور در ماہہ میں داخل ہو اور اس کا فطرہ معطی طعام پر واجب نہیں ہو العالم نسوال مستحقین فطرہ میں عدالت اور سطر علی شرط ہے جیسے پیش نماز و نہیں یا فرق ہے بنیہ توجہ و اجواب اکثر علماء قائل بحدالت مستحق مذکور ہیں اور بعضے اعتنا

کبار سے کرنا کافی مانتے ہیں اور عمل قول اول پر احوط ہے ہوا العالم <sup>۲۱</sup>سؤال زید نے  
زکوٰۃ فطر نکال کر خدمت میں ایک عالم عادل کے بھیجی اور وہ میں کچھ پوپل سیاہ کم تھے لیکن اون وقت  
نہ زید اوس بات سے مطلع ہوا اور نہ اون عالم نے فرمایا بعد عرصہ کے زید خود اس امر سے  
مطلع ہوا پس اس صورت میں یہ ہو سکتا ہے کہ بقیہ زکوٰۃ دوسرے عالم کی خدمت میں پہنچا دیا  
کیونکہ اب اوس عالم تک کہ جب کو پہلے زکوٰۃ بھیجی تھی رسائی اس شخص کی نہیں ہو سکتی۔

**جواب** ہاں بقیہ زکوٰۃ خدمت عالم ثانی میں بھیجا جائز ہے ہوا العالم <sup>۲۲</sup>سؤال  
فطرہ غیر سید کا بحالت عدم موجودگی مستحق مومن محتاج نمازی کے کس کو دیا جائے اور بعد علمہ  
کرنے کے ایک دو ہفتہ کے بعد اس کو خرچ کرے اور دل میں یہ خیال کرے کہ جس وقت مستحق  
ملیگا اوس وقت دیدینگے تو کچھ مضائقہ ہے یا نہ **جواب** اگر مستحق عادل بہم پہنچے تو اس کو  
اور اطفال مومنین متحقین کو دیوے اور عادل نہ تو اطفال مذکورین کو دے اور اگر ممکن نہ تو  
مجتہد جامع الشرائط پاس مسجدین اور اگر یہ امر سہی مستعذر ہو تو فطرہ علیحدہ کر کے بحفاظت امانت  
رکے اور ظاہر اس صورت میں بطریق قرض اوس کو صرف کرنا جائز ہے بشرطیکہ یقین حاصل ہو  
کہ ہنگام وجود مستحق اوس کو ادا کر لیا والا فلا اور غیر سید کا فطرہ سید کو نہ دے مگر جبکہ غیر سید  
احتیال کر چکا ہو ہوا العالم <sup>۲۳</sup>سؤال اس بارہ میں کیا حکم ہے کہ زکوٰۃ فطر از جانب غیر سید  
سید کو دینا چاہیے یا نہ اور ایسے ہی عکس اوس کا اور زکوٰۃ فطر مانند جمیع تصدقات ہے  
یا خاص حکم اوس کا ہے **جواب** زکوٰۃ جو سید نکالے اگر چہ عیال غیر سید کی طرف سے نکالے  
اوس زکوٰۃ کو سید کو دینا جائز ہے اور جو غیر سید نکالے اگر چہ عیال اوس کے سید ہوں اوس کو  
سید کو دینا جائز نہیں ہوا العالم <sup>۲۴</sup>سؤال دامت برکاتکم کہ زکوٰۃ فطر ملازمان اپنے کو کیا اتارے  
ملازمان کو در حالت حیات ملازم یا بعد مات دینا چاہیے یا نہ **جواب** ملازمان و اقارب

ملا زمان اگر استحقاق پائے زکوٰۃ کارکتے ہوں بہر حال زر زکوٰۃ اون لوگوں کو دینا جائز ہے  
 ہو العالم <sup>۲۵</sup> **سوال** زید رزق دار تھا اور بروز عید قصد اسی فطر کیا لیکن سبب تعلقات و ترددات  
 دنیا دیہ بھول گیا ہے کہ ماہ صیام و عید سال آئندہ آیا اور سبب جاہل منگی فطر صوم  
 سابق ادا نہ کیا اور فطرہ حال دیالپس واسطے فطرہ سابق منقذیہ کے کیا حکم ہے اور عدم  
 تادیب میں اس کے قباحہت ہے اور صورت ادا کرنے فطرہ ماضیہ کیا ہوگی بینواتوجسروا  
**جواب** ظاہر ادا کرنا مقدار فطرہ سابقہ کافی الحال بہ نیت قضاء مقرون بقصد قربت  
 کافی ہے ہو العالم <sup>۲۶</sup> **سوال** اگر کسی مومنہ تائب ہو اور اسکو علم نہیں کہ میں کسکے لطفہ  
 ہوں تو اسکو فطرہ لینا غیر سید سے اور دنیا سید کو کیسا ہے اور علی ہذا جو شخص اپنے نسب  
 سے واقف نہ ہو اسکا کیا حال ہے اور ثبوت نسب کا کیا طریقہ ہے مفصل ارشاد ہو بینوا  
 توجروا **جواب** فطرہ مومن عادل محتاج کو دینا چاہیے اور عورت بھی اگر منتصف  
 بصفت مذکورہ ہو تو اسکو بھی دینا جائز ہے اور فطرہ سید کا سید اور غیر سید کو لینا جائز ہے  
 اور غیر سید کا سید نہ لے اور فطرہ سید کے لینے میں اسے دخل نہیں کہ یہ کسی اولاد سے فقط  
 عدالت اور حاجت کافی ہے ہاں جو غیر سید کا فطرہ ہے تو بسکی سیادت ثابت ہے اسے نہ  
 اور ثبوت نسب کے واسطے یہ کافی ہے کہ مشہور ہو اور لوگ کہیں کہ فلاں شخص فلاں شخص کا  
 فرزند ہے ہو العالم <sup>۲۷</sup> **سوال** فطرہ دینا نوکروں کا جو کھانا بجائی شہارہ بطور نوکری کے  
 پاتے ہیں یا صرغ شہارہ پاتے ہیں اور بوجہ کام مالک کے حاضر خدمت رہتے ہیں  
 اور روزہ مکان مالک پر کھاتے ہیں فطرہ انکا مالک پر واجب ہے یا نہ **جواب** جسکا  
 کھانا مثل تنخواہ بوجہ نوکری ہے اسکا فطرہ کھانا دینے والے پر علی الظاہر واجب نہیں  
 اور جسکو کھانا نہیں دیتا فقط تنخواہ دیتا ہے اسکا فطرہ تنخواہ دینے والے پر بطریق اولیٰ لازم

نہیں ہوا عالم۔

## جناب سید محمد صاحب مرحوم

**سوال** اگر قبل غروب کسی کے گھر ممان آیا ہو اور ہلال شوال اوسکے گھر دیکھے تو فطرہ اوسکا صاحب خانہ پر واجب ہوتا ہے اور عام ہے کہ ممان شیعہ ہو یا سنی اور یہ بھی ضرور ہے کہ فطرہ خدام و انفار کے گمانا اون لوگوں کا مبلغ میں اوس شخص کے حسب معمول مقرر ہوا مذہب اوزکا سنی ہو یا شیعہ یا مجمل الحال اپنا معرفت مذہب میں تو یہی فطرہ اوزکا دیا جاوے اور جن لوگوں کا مسکن گھر میں شخص مذکور کے نہو لکن وہ متکفل امور معاش بعضے اقربا و دوی الارحام کا ہو مثلاً کچھ درماہہ دیتا ہے اور کفالت فی الجملہ کرتا ہے اور وہ لوگ شب عید یا سلخ رمضان میں ممان پچ مسکن خاص اس شخص کے نہیں ہیں اور بعضے عیال اوس شخص کے بصر دور و دراز یعنی پانچ چہ منزل پر رہتے ہیں اور کفالت اونکی بھی وہی کرتا ہے اور اسی طرح غلامان و کنیزان شامل عیال دور تر رہتے ہیں آیا فطرہ ان سب عیال دور نزدیک کا واجب ہے اور اگر نہ دے تو گنہگار ہو گا یا نہیں بنو اتوجروا **جواب** شتمل بردفات دفعہ اول دینا فطرہ ممان کا ظاہر لازم ہے اگرچہ پنا الفین مذہب سے ہوں دفعہ دوم اگر گمانا لوکرون کا داخل درماہہ ہو تو وجوب ثابت نہیں ہوتا ہے لکن احتیاطاً دینا فطرہ کا بہتر ہے اور اگر تبرعاً ہو بطور ممانی و عیلولہ کے ہو تو لازم ہے دفعہ سوم ہر گاہ اقربا واجبہ اور ممان نہ ہوں تو فطرہ اون کا لازم ہو گا دفعہ چهارم کنیزان و غلامان واجبہ ان شخص کے ہیں پس فطرہ انکا اوپر اسکے لازم ہے ہاں اگر دوسری جگہ ممان ہوں اور عیال دوسروں کے ہوئے ہوں تو فطرہ نیز ان پر ہو گا دفعہ پنجم بجز اسکے کہ عیال آخر و دیگر میں اسکے نہ ہوں فطرہ اونکا ساقط نہو گا اوسوقت تک کہ عیلولہ سے باہر ہوں ہوا عالم

## جناب آغا احمد صاحب مرحوم

سوال ۲۹ فطرہ ماہ مبارک رمضان میں ایک آدمی کا ایک شخص کو دے یا زیادہ کو جواب

فطرہ ایک آدمی کا کم ایک نفر سے دے اور زیادہ دینا ایک آدمی کو مضائقہ نہیں رکھتا ہو العالم

سوال اکثر آدمی اس قسم کے ہیں کہ درماہہ اور کمانا ان کا اوپر اپنے مثل زن و فرزند کے

ہے اور بعضے ان لوگوں سے ہجنانہ ہیں اور بعضے علیحدہ رہتے ہیں پس فطرہ دینا ان کو

کس طریق پر مفصل و مشرح ارشاد ہو بنیو توجروا جواب اگر نفقہ ان لوگوں کا اوپر

اپنے لازم کیا ہے تو ظاہر ایہ لوگ داخل عیال میں ہو العالم سوال بعضے آدمی اس قسم

پر ہیں کہ خبر گیری اور کئی درماہہ یا عام سے حسبتہ اللہ کیجاتی ہے اور ان لوگوں سے بعض

ہجنانہ و بعض مکان علیحدہ میں رہتے ہیں پس فطرہ دینے میں ان لوگوں کے کیا حکم ہے

جواب اگر کمانا شب غرہ سوال ان لوگوں کو واسطے افطار کے دیا جاوے تو ظاہر فطرہ ان کا

اوپر معطی کے ہے والا فلا ہو العالم سوال اکثر مردان چہ عزیزان و چہ غیر ہر راہ شامل ایک

مکان میں رہتے ہیں اور کمانا ان کا اکثر علیحدہ ہے مگر قید پانی کی ایک مکان میں نہیں ہوتی تو

فطرہ میں ان کے کیا ارشاد ہے جواب منع کرو آب سے شب عید میں یا پانی کو سبیل و خیرات

قصداً کرو اس رات کو والا ان لوگوں کا فطرہ دینا احوط ہے ہو العالم سوال حبس وقت

محمود ماہ رمضان میں مہمان احمد ہو اور فطرہ اوس کا احمد دے اس صورت میں محمود پر اپنا

فطرہ دینا لازم ہے و یا نہ اور اگر محمود ہی دے تو ثواب اوس کو پہنچے گی یا نہ بنیو توجروا جواب

اگر مہمان ہے کہ مثل عیال کے ہو ہے تو احمد کو فطرہ دینا لازم ہے والا احوط ہے اور ہر گاہ

دونوں دین تو احوط ہوگا ہو العالم

فصل دوم در بیان و مسائل زکوٰۃ از جدول مشرعیان وغیرہ



فصل دوم میں بیان زکوٰۃ ہے اور اوس میں فوائد عدیدہ مذکور ہوئے ہیں **فائدہ اول**  
 میں فضیلت زکوٰۃ و ثواب ادائی زکوٰۃ ہے مخفی نہ ہے کہ آیات و روایات نبویہ اخبار اکملہ  
 اطہار کہ متضمن فضیلت اور ثواب ادا کرنے زکوٰۃ اور عید اور ترک اوسکے ہے وہ حدیث حصا  
 سے متجاوز ہے قال اللہ تعالیٰ مثل الذین ینفقون اموالہم فی سبیل  
 اللہ کمثل حبۃ انبئت سبع سنابل فی کل سنبلۃ مائۃ حبۃ  
 واللہ بضاعف من یشاء واللہ واسع علیم یعنی شش ماون لوگوں کے کہ مرن کرتے  
 ہیں اموال اپنے کو راہ خدا میں زکوٰۃ و خمس سے اور سو اسی اوسکے مثل دانہ کے ہے کہ اوس سے  
 سات خوشہ آگین اور ہر خوشہ سے سو دانہ حاصل ہوں لینے جو کچہ راہ خدا میں دیا جائے  
 تو عوض ایک کے سات سو ہوتا ہے اور حق تعالیٰ مضاعف کرتا ہے اوس سات سو  
 کو بھی واسطے جس شخص کے کہ چاہتا ہے اوس مقدار تک کہ حساب اوس کا نہیں جانتا کہ  
 کوئی سو اسی جناب باری کے اور حق تعالیٰ صاحب وسعت ہے کہ ضیق و تنگی خزانہ میں  
 اوسکے نہیں ہے اور دانا ہے اور عالم نیاں ہر شخص کا ہے اور پیچہ محمد عبداللہ بن سنان کے  
 حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اون حضرت نے فرمایا بدرستیکہ  
 حق تعالیٰ نے زکوٰۃ کو واجب اور مفر و من کیا ہے جیسا کہ نماز کو واجب کیا پس اگر کوئی  
 شخص کہ اوپر اوسکے زکوٰۃ واجب ہے علانیہ اوسکو ادا کرے تو کچہ عیب نہوگا اور حقیقتاً  
 نے مقرر کیا واسطے محتاجین کے اموال اذنیاء میں اوس مقدار کو کہ انکو کافی ہو سکے اور  
 اگر جانتا ہو کہ انکو پس نہیں ہے پیشتر مقرر فرمایا اور جو ضرر کہ فقر کو پہنچتا ہے اس سبب  
 ہے کہ اذنیاء حق مومنین و محتاجین نہیں دیتے ہیں اور اگر دیتے تو مومنان اوقات اپنی  
 رفاہیت سے گزارتے اور جناب حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے

فرمایا کہ حق تعالیٰ نے زکوٰۃ کو قرآن میں ساتھ نماز کے مقرون کیا پس جو شخص کہہ پڑھے نماز کو  
اور ادا ہی زکوٰۃ نہ کرے تو نماز اوسکی مقبول نہیں ہے اور مثل اس حدیث کے بہت حدیثیں  
ہیں پس جیسا کہ زکوٰۃ وسیلہ ارتقاء درجات آخرت و جالب منوف ثواب و دافع عقابِ بالا ہے  
سہا سہی ہے ہی باعث حصول منافع دنیویہ بھی ہے کس وجہ سے کہ زکوٰۃ لغت میں بمعنی نمو ہے  
اور جو اکرنا و جبر زکوٰۃ مستحقین کو موجب نمو و زیادتی مال ہے اوسکو بنام زکوٰۃ نامزد کیا ہے  
قال النبی الصدقة تزید فی المال اور کتاب کافی میں جناب حضرت امام جعفر  
صادق علیہ السلام سے ماثور ہے ما ضاع مال لانی بر ولا فی بحال لا یتضیع  
الزکوٰۃ یعنی ضائع نہوا کوئی مال نہ بیا بان میں اور نہ دریا میں مگر بسبب وقوع تقصیر ادا  
زکوٰۃ کے اور بھی اوسی کتاب میں جناب رسالت مآب سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا  
حَصِّنُوا أَمْوَالَكُمْ بِالزَّكَاةِ یعنی محافظت کرو اموال اپنے کو ساتھ دینے زکوٰۃ کے اور  
بعضے علمائے شرح میں اس روایت شریف کے ایک حکایت نقل کیا کہ ماحصل اوسکا ہے  
جو کہ یہ روایت بکجہ منظم کتاب تحفہ جعفریہ میں تھے بدین سبب اوسی کتاب سے درج ہوئی

### منظوم

کتب میں احادیث کے ہے رقم	کہ تھا ایک سو اگر باحشم
سخا پیشہ و صاحب اقتدار	خدا ترس و دیندار و طاعت گزار
جب آتا تھا وقت ادا ہی زکوٰۃ	اوسی وقت دیتا تھا وہ نیک ذات
سکونت تھی اوس ناموس کی جہان	پڑا وان پر یہ حادثہ ناگهان
کہ لوٹا المیرون نے آکر تمام	لیا خلق کا مال اور زر و تمام
رکھا جس محلہ میں تھا اوسکا مال	ہوا وہ محبہ بھی سب پا کمال

زرو سیم واسباب ہر شخص کا  
 ہوئی مرد ناجسہ کو جب خیبر  
 نہ مطلق ہوا دل کراو سکے ملال  
 کہ نہ چا کر دے اوسکے ایسا حصا  
 یہ سن دوستاروں نے اوسکے کہا  
 کہ ہوتا کہ دریافت احوال مال  
 اوٹا سکے یہ بات وہ اہل دین  
 عجیب حال اوس گھر کا آیا نظر  
 تعجب میں آکر سہوں نے کہا  
 لگا کہنے وہ مرد بے نقص عیب  
 جو یہ قصہ حکم و پاسبان  
 یہ کہ صاف کڑا لی گھر کی زمین  
 نہ تھا ایک ذرہ بھی نقصان ہوا  
 کہا اوس سے اب اسکا باعث بتا  
 وہ بولا مجھے غم نہ تھا اس لئے  
 زکات معین سے اسی مومنو  
 جو دیگا زکات اپنے اموال کی  
 سومین تھا زکات اسکی سب بچکا  
 زیادہ ہوں مسرور اس بات پر

تقدی سے غارت گردونکی ٹٹ  
 کہا اوس گھر کا سب لٹ گیا مال و زر  
 کہا ہو گا صنایع نہ ہرگز وہ مال  
 نہوے کہی جس سے آفت دوچار  
 یہاں سے چلو اوس مکان تک ذرا  
 رہا کچھ کہ سب لگئے بد خصال  
 مع دوست پہنچا مکانکے قرین  
 زمین پر گرے پامی دیوار و در  
 یہ گھر خود بخود کس طرح گر پڑا  
 کہ ہے کچھ نہ کچھ اسمین اسرا غیب  
 گر اس طرح بے سبب اکیار  
 زرو مال سب اپنا پایا وہین  
 ہر ایک شخص یہ دیکھ حیران ہوا  
 تجھے رنج اس مال کا کیوں نہ تھا  
 کہ ختم الرسل ہیں یہ فرما گئے  
 حفاظت زرو مال کی تم کرو  
 تو ہرگز نہ ہوگا تلف وہ کہی  
 اسی واسطے کچھ مجھے غم نہ تھا  
 ہوا اسکا تمپر بھی غم ہر اثر

**سوال** جو شخص کہ مقررہ منہ ہوا اور روپیہ واسطہ ادائیگی کے اپنے پاس جمع کرے کہ جب روپیہ ہزار یا سو ہوا یا ایک سو یا ایک سو و عہدہ مہاجن کو ادا کرے پس ایسے روپیہ پر زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں بنیو التوجروا **جواب** صورت مرقومہ میں اگر روپیہ بقدر نصاب یا زیادہ گیارہ مہینے تک اوش شخص کے قبضہ میں باقی رہے تو بشرع ماہ دو وار دہم تحقیق شرائط باقیہ زکوٰۃ اوسکی واجب ہوگی ہوالعالم **سوال** کس قدر غلہ پر زکوٰۃ دینا واجب ہے اور اٹھارہ مثل کنارہ و غیرہ پر زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں بنیو التوجروا **جواب** اٹھارہ کنارہ میں زکوٰۃ نہیں ہے اور غلات میں سے غلہ گندم اور جو اور خربازہ و شمش میں البتہ بالتحقق شرائط واجب ہے اور باقی غلات میں مستحب ہے اور بخیلہ شروط یہ ہے کہ غلہ بقدر نصاب ہو یعنی پانچ و ثلث اور وہ بنا بر حساب نجیف خالی کے بائیس من اور سو اکیس سیر ایک چٹانک بزیادی وزن دو چہرہ دار روپیہ اور سات ماشہ ہوتا ہے بنا بر سیر نمبری انگریزی اور تفصیل مسئلہ زکوٰۃ غلات اور طلا و نقرہ قبل ازین نجیف نے ایک مسئلہ کے جواب میں لکھی تھی وہ ضمن اخبار میں مطبوع ہو چکی ہے اگر ضرورت ہو تو اوسکو طلب کر کے ملاحظہ کیجیے ہوالعالم **سوال** ہا قو لکم فلکالم العالی باب نصاب میں زکوٰۃ غلہ اور اقسام اوسکا کچھ اس کے زکوٰۃ لازم ہے اسید کہ تفصیل اقسام غلہ اور اوزان شرعی مندرجہ کتب مطابق اوزان لکھنا انگریزی ترقیم فرمائیے اور پچ غلہ کے کون کون مصارف مجربینا چاہیے اور کتاب فقہ میں واسطے مجربین صرف آب پاشی اور محصول راضی حکم ہے اور بعض علما نے اختلاف بھی کیا ہے پس نزدیک جناب کے جو کچھ مفتی بہ ہوا اس سے مطلع فرمائیے اور اگر راضی معمولی نہ ہو بلکہ معافی اور اکثر اشخاص یہ بھی تجویز کرتے ہیں کہ اگر راضی کو آپ کاشت نہ کرے اور دوسرے کاشتکار کو دے اور لگان لینے محصول وصول ہوا اسی مقدار

موصول سے محراب کے جو کچھ کہ باقی رہے ہیں اُس کے اخراج زکوٰۃ کرنا چاہیے پس اس صورت میں جو کچھ کہ ارشاد ہو مقلدین عمل میں لادین اور پیداوار اراضی میں مصارف کاشتکاری تمام و کمال شل تنخواہ ملازمین و مخم ریز وغیرہ و یا جو کچھ کہ اوس سے متعلق ہے اخراج کرنا چاہیے یا نہ اوطلا اور فقرہ میں بشرط ایک سال قایم رہنے اور ایک حالت بدون تغیر کے ہے پس اجناس میں بھی یہ شرط ہے یا نہ اور جس چیز کے زکوٰۃ بعد گزرنے تمام سال کے ادا کرے اور پھر وہ چیز اسی طور پر دوسرے سال بھی رہے پس مگر زکوٰۃ دیوے یا نہ اور اگر بعد دو تین برس کے زکوٰۃ دیوے پس بابت ہر سال دینا مناسب ہے یا ایک مرتبہ کافی ہے اور اگر ایک مرتبہ کسی چیز کی زکوٰۃ ادا کی بعد اوس کے کوئی چیز منادہ کیا پس زکوٰۃ اوس زیادتی کی ادا کرنا چاہیے یا مجموعہ میں مثلاً ایک مرتبہ پچتر روپیہ کی زکوٰۃ ادا کی بعد اسکے چکیس روپیہ اوس پچتر میں ملا دیا پس چکیس روپیہ جو ایزاد کیا گیا ہے زکوٰۃ اوس کا ادا کرے یا مجموعہ تیسٹین اور اگر پاس کیسکے پچاس روپیہ ہیں پس وہ بحساب اسکے کہ چالیس روپیہ میں ایک روپیہ زکوٰۃ ہے ایک روپیہ دے اور واسطے دس روپیہ کے جو نصاب سے زیادہ ہے جو وقت مع اوس دس روپیہ کے پھر چالیس روپیہ کامل ہوں اخراج زکوٰۃ کرے پس یہ فعل اور خیال اور کا عند الشروع جائز ہے یا نہ و یا بحساب چالیس روپیہ میں ایک روپیہ دیکر زیادہ دس روپیہ کی زکوٰۃ بھی دے امید کہ جواب اس مسئلہ کا مستفسر کا مشرح و مفصل ارشاد ہو

بینو التوجرو **جواب** زکوٰۃ نو چیز میں واجب ہے چار غلہ گندم و جو و خرماز و انگور خشک و انعام یعنی چار پانچ شتر اور فقر اور غنم و طلا اور فقرہ اور سوا می غلات اربع مذکورہ کے باقی غلات میں مستحب ہے اور بلوغ ب نصاب شرط ہے اور نصاب غلات اربع پانچ دستق ہے اور ایک دستق برابر ساٹھ صاع کے ہے اور ایک صاع طابہ وزن میں سیر چار و اشملیک رتی بحساب

بیان تفصیلی زکوٰۃ

سیرانگریزی متداول اس بلکہ کے ہے پس حساب سیر نمبری مذکور سے مجموع نصاب بالیس من  
سوا اکیس سیر اور ایک چٹانک نمبری بڑا پتی وزن دو چہرہ دال اور سات ماشہ ہوگا اور لٹو  
وہ ہے کہ بدون اخراج حصہ سلطان اور بدون وضع مؤنت اور مصارف زراعت اگر غلہ  
بہ مقدار مذکور یا زیادہ اوس سے ہو تو زکوٰۃ اوسکی اور اگر کم اور مقدار زکوٰۃ اوسکی یہ ہے کہ اگر  
زراعت کو پانی پہونچایا ہے ڈول اور مثال اوسکے سے اور بدون اوسکے سیرانی زراعت  
دوسری وجہ سے نہیں ہوئی پس زکوٰۃ اوسکی نصف عشر یعنی بیسواں حصہ مجموع کا ہے  
اور اگر پانی سے سیراب نہیں کیا ہے بلکہ بدون اوسکے زراعت کے نشوونما یا ہے  
سبب باران یا آب دریا وغیرہ کے پس زکوٰۃ اوسکی عشر یعنی دسواں حصہ مجموع ہے اور ایک غلہ  
مین ایک مرتبہ اخراج زکوٰۃ کافی ہے اور بار دیگر واجب نہیں اگر چہ پند اوسکے بقدر نصاب  
باقی رہے اور اگر چند سال تک اوس غلہ کو رکے رہے اور جو کہ ملک زراعت ہے زکوٰۃ  
زمین اوس شخص کے واجب ہوتی ہے اگر ملک مین اوسکے انعقاد جب ودانہ ہو اور جو  
پس اگر بعد اوسکے بیع یا ہبہ کرے زکوٰۃ ذمہ اسی بالغ کے واجب ہوگی نہ مشتری پر علیٰ  
اور اگر دونوں زکوٰۃ دین احوط ہوگا البتہ اگر قبل انعقاد جب ملک اپنی سے بدر کرے پس  
اوپر اوس شخص کے ادا اسی زکوٰۃ واجب نہوگی اور متعلق ملک جدید سے ہوگی اور لیکن  
بیان زکوٰۃ طلا و نقرہ پس بالاختصار یہ ہے کہ اگر بیچ ملک کیسے طلا و نقرہ کو بقدر پانچ تولہ ساڑھ  
سات ماشہ ہو اور گیارہ مہینے تک باقی رہے پس برویت ہلال ماہ دوازہم زکوٰۃ اوسکی  
بقدر حصہ چہلم اسکے واجب الادا ہے اور کمتر مقدار مذکور مین ظاہر واجب نہیں ہے اور  
اسی طرح اگر قدرے نایب ہو اوس سے تو زکوٰۃ قدر مذکور دیوے اور زکوٰۃ دس نایب کی رضا  
واجب نہیں ہے ہاں اگر بقدر نصاب دو مکہ ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ ہے نایب ہو یعنی مجموع طلا

پونے سات تولہ ہولیس حصہ چلیم اس مجموع کا واجب الادا ہوگا اور نصاب اول فقرہ مسکوک  
 بوزن اکتالیس روپیہ چہرہ دار باضافہ ایک ماشہ ہے اور احوط یہ ہے کہ اگر ایک ماشہ زیادہ ہو  
 تو یہی زکوٰۃ اوسکی یعنی چالیسواں حصہ اوسکا ادا کرے یعنی ایک روپیہ چہرہ دار اور ایک  
 جزو چالیسواں ایک روپیہ کا دیوے اور اگر ایک ماشہ اضافہ ہو پس حصہ چلیم ایک ماشہ بھی  
 ادا کرے اور جو زیادہ ہو تو ایسی مقدار سے زکوٰۃ دینا چاہیے نہ زیادہ کی مان اگر نصاب دوم  
 کو پہونچے کہ آٹھ چہرہ دار اور اڑھائی ماشہ ہے یعنی مجموع ادخپاس روپیہ چہرہ دار اور  
 سارے تین ماشہ ہولیس حصہ چالیسواں اس مجموع کا نکالے اور اس مقام پر گنجائش  
 تفصیل زیادہ اس سے کہ مذکور ہوئی نہیں ہے و فیہ کفایتہ ان شاء اللہ المتعال و  
 هو العالم بالاحکام والاحوال **سوال** کیا فرماتے ہیں علمای دین اس مسئلہ  
 میں کہ اگر کچھ زمسکوک جو نصاب سے زیادہ ہے کسی شخص نے کسی مہاجن کے پاس جمع کیا  
 کسی قدر سو پر پس بعد گزرنے سال کے اوپر اس نظر سے کہ ایک مسم کا قبضہ اوپر ہے  
 زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں اور اگر کئی سال تک رہے اور ہر سال نصاب سے زیادہ رہے اور  
 زکوٰۃ ادا نہ کی ہو تو ایک سال کی کافی ہوگی یا سب سالوں کی مفصل ارشاد ہو و نیز اگر بعد چند  
 سال کے کل خواہ جزاوس زر نقد کا مارا جاوے تو یہ نسبت زکوٰۃ کے کیا حکم ہے آیا جب  
 وہ قبضہ میں رہے یعنی اوسکے ملنے کی امید رہے او س قدر ایام کی ادا کرنا چاہیے یا ایک  
 سال کی کیا کرنا چاہیے اور جب اوس زرمایع شدہ سے کسی قدر وصول ہو جو زیادہ از  
 نصاب ہے تو اوپر کیا حکم ہے بشرطیکہ بعد حصول سال میں گزرنا بتو جو واجب  
 اگر مہاجن کو روپیہ قرض دیا ہے تو بنا بر قول مشہور ملک سے زکوٰۃ ساقط ہے اور اگر روپیہ  
 مہاجن پاس امانت رکھوایا ہے تو ملک پر واجب ہے کہ بابت ہر سال کے زکوٰۃ اوسکی

نکالے اگر ہر سال بقدر نصاب کے یا زیادہ ہو اور اگر اول مرتب بقدر نصاب سال بہتر کر رہا اور  
 بعد وضع مقدار زکوٰۃ دوسرے سال یا تیسرے مثلاً نصاب سے کم ہو گیا تو جس سال میں نصاب  
 سے کم رہا اس سال کی زکوٰۃ واجب نہ ہوگی اور جو مال ضائع ہو جائے گا وہ میں تصرف نہیں  
 کر سکتا اور سبکی زکوٰۃ ساقط ہے بعد ازاں جب ہاتھ آئے تو از سر نو حساب چل کا ہو گا لیکن مال  
 مذکور اگر سال بہر یا زیادہ غائب رہا تو بعد دستیابی ایک مرتبہ زکوٰۃ ادا سکی اور اگر تا مستحقہ سنت  
 ہے ہو العالم <sup>۳۸</sup> **سوال** زکوٰۃ جو سید نکالے اگر عیال غیر سید کی طرف سے نکالے تو اس بارہ میں  
 کیا حکم ہے **جواب** اس زکوٰۃ کا سید کو دینا جائز ہے اور جو غیر سید نکالے اگرچہ عیال  
 اس کے سید ہوں اور کا سید کو دینا جائز نہیں ہو العالم <sup>۳۹</sup> **سوال** خمس یا زکوٰۃ پیداوار  
 زراعت پر دینی واجب ہے یا نہیں اور اگر دینی واجب ہے کل پیداوار پر واجب ہے و  
 کل پیداوار پر کس قدر دینی واجب ہے یا منجملہ کل پیداوار زر و فسطاگان سرکار اور دیگر مصارف  
 نوکری ملازمان وغیرہ متعلقہ پیداوار ادا کر کے جو باقی بطور بکثرت و منافع کے باقیار ہے  
 اوپر زکوٰۃ یا خمس دینی چاہیے بنیو تو جرد **جواب** خرابا در کشمش و گندم اور جو کے سوا  
 کسی غلہ میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے البتہ مستحب ہے اور چارون اشیاء مذکورہ میں نصاب کو  
 پہنچنا شرط ہے یعنی گندم وغیرہ کم نہو بائیس من اور اکیس سیر ڈیڑھ پاؤ سے تقریباً یا زبردستی  
 سیر انگیزی پس اس حال میں اگر وہ غلہ دولوں سے پہنچ کر فقط پیدا کیا گیا ہو اور بارش وغیرہ  
 نہیں ہوئی تو مجموع غلہ سے بیسیو ان حصہ اس کا زکوٰۃ ادا کیا جاوے اور اگر یہ صورت نہیں  
 ہے بلکہ فقط باران سے یا آب دریا کی ترسی سے وہ پیدا ہوا ہے یا اس اثنا میں کہی دولوں  
 سے پہنچا ہے اور کچھ انقباض نہیں ہے تو بہر صورت احتیاطاً دولوں حصہ مجموع کا دیا جاوے  
 اور احتیاط ہے کہ زکوٰۃ مذکورہ دیگر اس کے بعد حصہ سلطان اور مصارف زراعت میں صرف



کرے نہ قبل اوسکے اور بعد ایک مرتبہ زکوٰۃ غلا ادا کر نیکی بار دیگر اوسمین زکوٰۃ نہوگی اور خمس کا حکم یہ ہے کہ جو فائدہ مسبب زراعت یا تجارت یا پیشہ کے حاصل ہو تو اوسمین سے بقدر نفقہ واجب خود اور بقدر نفقہ عیال واجب انفقہ اپنے کے علمدہ رکھے اور جو اس سے زیادہ ہو اوسکا پانچواں حصہ بوجہ خمس ادا کرے اور بعد اخراج خمس جو باقی رہے اوسمین اختیاریہ اور مراعات تحقق شرط وجوب زکوٰۃ اس پر مقدم ہے یعنی بعد اخراج زکوٰۃ واجبہ جو باقی رہے اوسمین سے خمس بطریق مذکور ادا کرے **سوال** **العالم** زید نے دو تین سو روپیہ پاس صاحبین کے واسطے احمای دین کے جمع کرایا اور وہ روپیہ برس دو برس تک اوس صاحبین کے پاس جمع رہا مگر نفع اوسکا زید ہر سال لیتا رہا اور زکوٰۃ اوس روپیہ کی ادا نہ کی اب وہ صاحبین مر گیا اور روپیہ زید کا مار گیا اور وارثان صاحبین سے وصول نہوا ایسی حالت میں زکوٰۃ روپیہ مذکورہ کی کہ فی الحال زید کو تاوان ہوا ہے ادا کرنا لازم ہے یا نہ نہیں کیونکہ تا دو سال وہ روپیہ صاحبین کے پاس جمع رہا اور زکوٰۃ کس قدر روپیہ رائج الوقت پر دنیا لازم ہے بینوا توجروا **جواب** صورت مذکورہ میں قبل از تلف ہونے روپیہ مذکورہ کے اگر مالک اوسکا تلف کرنے پر اوس روپیہ کے فادہ ہا یا یک سال تو زکوٰۃ اوس سال کی واجب ہوئی اور اسی طرح دوسرے سال کا حکم ہے پس بعد ثبوت وجوب زکوٰۃ اگر وہ مال تلف ہو جائے تو وجوب ادا اسی زکوٰۃ ساقط نہوگا اور ادلی بلکہ احوط یہ ہے کہ بابت زکوٰۃ تین سو تتر چہرہ دار کے فی سال اوسکا چالیسواں حصہ ادا کرے یعنی سات روپیہ اور آٹھ آنہ نہوگا **سوال** کیا فرماتے ہیں علمای دین و مفتیان شرع متین اندرین مسئلہ کہ کاغذ نوٹ داخل زمسکو کہ ہے یا نہیں اور اوس پر زکوٰۃ واجب ہو سکتی ہے یا نہ مفصلاً و مشروحاً بیان فرمائیے **جواب** بابت کاغذ نوٹ زکوٰۃ واجب نہیں **العالم** +

جناب سید محمد صاحب جناب سید حسین صاحب رحمہ اللہ

سوال ایک شخص جس نے زکوٰۃ اپنے ذمہ لے سکتا ہے اور چاہتا ہے کہ قیمت اس کی مستحقین کو دے

اس صورت میں قیمت اس کی حسب نرخ وقت وجوب یا حسب نرخ ہنگام وادینا چاہیے۔

جواب اگر عین دے تو بہتر ہے اور اگر قیمت دے تو عین قیمت وقت ادا کے ہوگا

بنابر احتمالی اور حوطیہ ہے کہ اعلیٰ قیمتیں اور اگر دے ہو العالم <sup>۴۴</sup>سوال مستحق زکوٰۃ کس قسم کے

اشخاص میں بنیہ التوجروا <sup>۴۴</sup>جواب مستحق زکوٰۃ وہ شخص ہے کہ مالک مایحتاج سالانہ اپنا اور

واجب النفع اپنے کانہ و یاد کسب کہ وفاساتہ معیشت اس کی کرے نہ جانتا ہو اور احتیاط

شدید اس میں ہے کہ بغیر عادل کے نہ دے ہو العالم <sup>۴۴</sup>سوال اگر دلفقر فقیر ہوں اور شرعاً زکوٰۃ

ذمہ اون دونوں کے فترار پاوے پس ہر ایک زکوٰۃ اپنی دوسرے کو دلیکتا ہے

یا نہیں <sup>۴۴</sup>جواب دلیکتا ہے اگر کوئی مافع اندازہ دیگر نہ ہو ہو العالم <sup>۴۴</sup>سوال گیر نہ زکوٰۃ

ورہ مظالم کے واسطے عدالت شرط ہے <sup>۴۴</sup>جواب ظاہر یہ ہے کہ عدالت شرط نہیں ہے

ہو العالم <sup>۴۴</sup>سوال نصاب گو سفند کو زکوٰۃ میں مع اقسام اس کے بیان فرمائیے یا جو کچھ

واجب ہے ہر مرتبہ میں بنیہ التوجروا <sup>۴۴</sup>جواب گو سفند میں بنابر مشہور واقویٰ پانچ نصاب

ہے اول چالیس ہے ثانی ایک سو اکیس عدد سوم دو سو و ایک چارم تین سو ایک اور پنجم

چار سو لیکن واجب نصاب اول میں ایک ہے اور نصاب ثانی میں دو گو سفند اور ثالث

میں تین گو سفند اور رابع میں چار گو سفند اور ایسے ہی خامس میں اور بعد اس کے حسب قدر زیادہ

ہوں تو ہر سو گو سفند میں ایک گو سفند واجب ہوگی مثلاً پانسو گو سفند میں پانچ گو سفند

اور چھ سو میں چھ گو سفند و لہذا ہو العالم <sup>۴۴</sup>سوال اگر کوئی شخص زکوٰۃ گندم یا زکوٰۃ دوس

مال نہ دے پس نان اور گندم اور اس مال سے کہ خمس اور زکوٰۃ اس کی نہیں دی ہے کچھ

لے تو لینا جائز و حلال ہے یا نہ بنیو التوجروا **جواب** یہ مسئلہ مبنی اوپر اسکے ہے کہ خمس  
 و زکوٰۃ متعلق نہیہ مکلف ہے یا بعین مال پس ظاہر یہ ہے کہ متعلق ہو بعین مال بنا برین  
 پس حق فقہ کا مستحق ہے اوس مال میں بطریق اشاعہ جسوقت تک اخراج نہ کریں اور  
 قصد اخراج بھی معجلانہ رکھتے ہوں تو اکل مال مشترک سے ہو گا اور اگر اوس خیر سے بچکر  
 قیمت اوسکی صرف لباس کریں تو پہننا اوس لباس کا حرام ہے اور نماز اوس میں باطل  
 ہوگی **ہو العالم سئوال** اگر کوئی مسافر شہر میں وارد ہوا اور اظہار تنگہ ستی و مفلسی کرے  
 اور ایسے ہی زواران عتبات عالیات ائمہ معصومین علیہ السلام و حاجیان بیت المحرم  
 ارادہ خیارت اور حج کریں تو ان دونوں فریق کو مال زکوٰۃ سے بطریق زار اعلیٰ دینا چاہیے  
 یا نہ اور ایسے ہی فسیک شخص کے قرض مہاجن ہو مع اصل و سود ادا ہی قرض اوس کا  
 مال زکوٰۃ سے کر سکتا ہے یا نہ **جواب** ابن السبیل یعنی مسافر کو مال زکوٰۃ سے اعانت  
 کر سکتے ہیں اور ایسے ہی ادا ہی قرض دیوں لکن اصل قرض نہ سود اوس کا ہر گاہ اصل قرض  
 کو امور محرّمہ میں صرف نہ کیا ہو اور بعض علماء سے عدالت کو مستحقین زکوٰۃ میں مقبر جانتے  
 ہیں وہو احوط ہو **ہو العالم سئوال** اگر فیسید قرض سید کو مال زکوٰۃ سے ادا کرے تو درست ہے یا نہ اور  
 اگر مردمان یا یک شخص کو عادل سمجھ کر زکوٰۃ فطرہ اوس کو دیں کہ وہ جس آدمی کو مستحق جانے  
 پہنچا دے پس وہ عادل ہی لے سکتا ہے یا نہ اور واسطے صرف مسجد کے نگاہ کر کہہ سکتا  
 ہے کہ بتدریج صرف کرے تو درست ہے یا نہ بنیو التوجروا **جواب** ظاہر یہ ہے کہ جو قرض  
 اوپر سید کے ہوا ادا اوس کا زکوٰۃ مال غیر سید سے نہیں کر سکتا اور جس شخص کو کہ مال دین تو  
 متولی صرف زکوٰۃ کر سکتا ہے اور نگاہ کرنا زکوٰۃ کا باوصف امکان صرف زکوٰۃ عاجز نہیں  
 ہے **ہو العالم سئوال** زید روپیہ یا غلہ وغیرہ یا فلس یا پارچہ خواہ زکوٰۃ ہو یا خمس فطرہ

و نیاز دیا تصدق گھر میں اپنے یا دوسری جگہ کسی ہو اور اگر کوئی اقربا یا زید یا دوست مستحق  
یا حاجت مند سے ہو یا کوئی شخص سوال کرے زید سے تو اس صورت میں بقدر اشیای مذکورہ بالا  
دوسری چیز اپنے پاس سے مطابق اوسی مقدار کے کہ رکنا ہے بلکہ کم زیادہ دے اور وہ  
اشیا کہ رکھی ہے اسکو اپنے مرن میں لادے تو یہ دینا اور صرف کرنا جائز ہے کسوا سطلے  
کہ بالعوض اوسکے دیا ہے یا جائز نہیں ہے جو کچھ حکم ہو **جواب** ظاہر اعوض دیکھتا ہے  
ہو العالم **سوال** مال زکوٰۃ صرف ضیافت برادران مومن و مسافران و زائران اس  
صورت میں کہ حال استطاعت اون لوگون کا معلوم نہ یا معلوم ہو کر سکتا ہے و یا نہ اور  
ایسے ہی جملہ مال زکوٰۃ سے یا خاص سہم سے فی سبیل اللہ نقدان لوگون کو دینا جائز ہے اور  
ایسے ہی خادم مسجد کو جو خدمت مسجد کہ آب کشی اور جاروب وغیرہ خدمات مسجد کرتا ہے  
جملہ مال زکوٰۃ سے فی سبیل اللہ دینا درست ہے یا نہ **جواب** وہ مسافر یا مومن کہ  
شہر اپنے سے دور ہو اگرچہ اپنے شہر میں غنی ہو مگر اب جس جگہ کہ آیا ہے محتاج بضیافت اور  
معمانی ہو تو معمانی اوسکی مال زکوٰۃ سے کرنا چاہیے لکن حسب قدر کہ کماوے زکوٰۃ میں مجسوب  
ہوگا اور مسافر اس میں شامل ہے اور نقد بھی مسافر کو بقدر حاجت اوسکے دینا مناسب ہے  
ہر گاہ شرط تحقق ہوں اور سہم فی سبیل اللہ سے سب اسباب خیر بجالا سکتا ہے لکن اگر ایک  
محتاج کو دے خواہ انبائی سبیل سے ہو اور خواہ سہم فی سبیل اللہ سے تو اسکو دے اگر عادل  
ہو مضائقہ نہیں رکھتا اور اگر عادل نہ تو موکل تامل ہے ہو العالم **چونکہ** بحث زکوٰۃ بشرح  
و بسط تحریر ہوئی لہذا مناسب معلوم ہوا کہ کچھ عذاب عدم ادای زکوٰۃ آخر فضل میں بیان  
ہوتا کہ مومنین صاحب مقدور ادای زکوٰۃ میں پہلو تہی نہ فرمائیں اور مستعد ادای زکوٰۃ میں ٹپ

از کتاب تحفہ جعفریہ

جب انسان پر ہوئے واجبہ کات  
 رواستین تاخیر اصلاستین  
 یہ فرمان حق جو جب لائے گا  
 نہ دینے سے اس حق کے مال و منال  
 احادیث و قرآن میں جا بجا  
 کچھ اسمیں سے کرتا ہوں اسجا بیان  
 بہانہ نہ ڈھونڈ میں برامی زکات  
 یہ وارد ہے قرآن میں اسی نیک فر  
 اور اوسکی زکات تعین نہ دین  
 قیامت کے دن سب ذرا و مال  
 اوی سے حکم خدا سے جہاں  
 جہیں داغنے سے جو ہو گا فراغ  
 کیسے کہ جو تھا جمع تھے کیا  
 مگر شرط ہے یہ کہ وہ سیم و زر  
 اور اتنا ہو جتنی ہے اوسکی نصاب  
 اسطرح جس جنس و حیوان میں  
 نہ جو گھر میں جو شتر طبع لکھیں  
 سن اب تو حدیث شدہ کائنات  
 قیامت کے دن آگ کا اثر دیا

مناسبت ہے دے جلد اسی خوش صفات  
 کہ کچھ زندگی کا بہرہ و سائین  
 سبکدوش دنیا سے وہ جائے گا  
 قیامت کو انسان پہ ہو گا وبال  
 بہت ہے عذاب اوسکی خاطر لکھا  
 کہ اہل دول اغنیایں زمان  
 کریں بے تامل ادا سے زکات  
 کریں جمع دنیا میں جو مال و زر  
 یہاں تک کہ کوچ اس جہاں کریں  
 کیا جائیگا آگ میں خوب لال  
 ملک آگے داغیں گے پیشانیان  
 تو پہلو پہ اور پشت پر دینگے داغ  
 وہی ہے یہ حکم عذاب اسکا مزا  
 جو ہو سکے دار اور رہے سالن  
 تو دے جو معین ہے کر کے حساب  
 ہے واجب زکوٰۃ اوسکی ہر وقت  
 تو طلق زکات اوغین واجب نہیں  
 نہ دیجائے جس مال و زر کی زکات  
 بنا دیگا اوس مال و زر کا خدا

پڑے گا گلے میں وہ مانند طوق  
 بہت اوسکو آزار پہونچائے گا  
 رہیگا اسی طرح اوسپر عقاب  
 یہ ہے قول صادق علیہ الصلوٰۃ  
 قیامت کو رب سیاہ و سفید  
 کہ ہوگا گزرگاہ جن و بشر  
 اوٹھاویگا وان ایسی رسوائیاں  
 پہر آویں گے سُم دار سب جانور  
 درندے بھی آویں گے ہو کر ہم  
 ہواد و مدیثون سے آگاہ تو  
 نہ باغ و زراعت کی دین جوڑ کا  
 کہ اوتنی زمین تابہ تحت الشری  
 رہے گا اسی حال پر صبح و شام  
 سوا اوسکے دیتا نہین جوڑ کا  
 اور ایمان میں ہی ہے اوسکے فضل  
 حدیث نبی سے ہے ظاہر یہ بات  
 کسی اوسمین زہر نہ ہوتی نہین  
 حفاظت میں رہتا ہے آفات سے

عذاب اور سہم کو نسا اس سے فوق  
 ترن زار کو گوشت کسا جائے گا  
 خلائیق کا جیتک کہ ہوگا حساب  
 نہ جو چار پالیونکی دیوے زکات  
 کرے گا اوسے ایسے صحرا میں قید  
 نیاویگا اوس جاسے گا ہے مفر  
 کہیگا ہر اک و یک کراہان  
 بدن اوسکا زندگی وہ سب سیر  
 وہ کاٹینگے دانتوں سے ستر تا قدم  
 سُن اور ایک مضمون جانکاہ تو  
 عذاب اوسپہ ہوگا یہ بعد از وفات  
 گلے میں پڑے گی جب کم خدا  
 یہاں تک کہ ظاہر ہو روز قیام  
 نہین اوسکی مقبول ہوتی صلوٰۃ  
 نہین اوسکے مقبول ہوتے عمل  
 ادا ہووے جس مال و زر کی زکات  
 فردن بلکہ ہوتا ہے وہ کر قین  
 بچا تا ہے حافظہ بیات سے

فصل سوم در بیان جنس از کتاب فوائد نصیر یہ از تصانیف

علامی و فہامی جناب مولوی سید محمد صاحب مرحوم

مع مسائل دستخطی علمای اعلام و مجتہدان بانام نشان

بیان وجوب خمس و فضیلت ادائیگی خمس جان تو کہ وجوب خمس و شرائط اسکے اجماعی ہیں اور  
فضیلت میں اسکے اخبار بشمار وارد ہوئے ہیں اور وہ مخصوص حق سادات بنی ہاشم ہے  
چنانچہ جناب حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب روز قیامت ہوگا اور سدا  
منادی ندا کرے گا کہ اے خلائق خاموش ہو کہ سرور کائنات مفرج موجودات احمدی محمدی  
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانتے ہیں کہ تم سے کلام کرین اور سورت خلائق خاموش  
ہوگی پس جناب سرور دنیا پیشوا اے ہر دوسرا شفیع ما و شمار بروی خلائق تشریف لائینگے  
اور فرمائینگے کہ اے گروہ خلائق تم سے جو شخص ذمہ ہمارے کوئی نعمت یا احسان یا کوئی نیکی  
رکتا ہو کہ ہمارے ساتھ اسے کیا ہو تو بیان کرے تاکہ ہم بدلا دے سکا اور سے دین پس  
خلائق دست بستہ عرض رسا ہوگی کہ باپ اور ماں ہمارے خدا اور قربان ہوں آپ پر ہم  
لوگوں نے کیا احسان اور نعمت اور کون نیکی آپ کے ساتھ کی ہے بلکہ سب نیکیاں  
اور احسان منجانب خدا اور رسول کے ہیں اور سب خلائق کے پس حضرت زبان فیض  
ترجمان سے ارشاد فرمائینگے کہ ہاں ایسے ہے جیسا کہ تم بیان کرتے ہو اور بعد اسکے یوں  
ارشاد فیض بنیاد ہوگا کہ جس کسی نے جگہ دی ہو ایک اولاد میری سے یا ساتھ اسکے  
نیکی کی ہو یا برہنہ ان لوگوں کو دیکھ کر کہہ اپنایا ہو یا ہو کما پاکران لوگوں کو سیر کیا ہو  
تو وہ شخص اٹھئے تا عرض اور سکا اور سے دیا جاوے پس ایک گروہ کہ اون لوگوں نے  
نیکی سادات سے کی ہوگی انہیں پس حکم حضرت رب العزت سے ہوگا کہ اے محمد اے حبیب میرے

عوض ان لوگوں کا باختمیا تیرے سپرد کیا گیا تو ان لوگوں کو بہشت میں مقیم کر جس جگہ کہ دل  
تیرا گوارا کرے اور چاہے جب یہ حکم جناب باری عز اسمہ کا ہو گا اوسوقت شفیع المذنبین خواجہ  
کونین دستگیر داریں محبوب خدا احمد مجتبیٰؑ اور ان لوگوں کو بہشت برین عنبر الگین میں وسیلہ  
سے نیکی سادات کے لیے جانیگے اور بجای اعلیٰ مراتب بہشت میں اوسجا مقیم فرمائیگے کہ اوس  
مقام سے ہمیشہ یہ لوگ زیارت سید المرسلینؑ ائمہ معصومین علیہم السلام کی کریں گے اور اعظم  
لذت مای بہشت نصیب ان لوگوں کو ہوگی اور مراد اوس لذت سے زیارت ائمہ ہے کہ اہل  
دین کو اس سے زیادہ کوئی شرف نہیں ہے اور یہی منقول ہے کہ سخت ترین ہولمائی قیامت  
اوسوقت ہے کہ صاحبان خمس طلب خمس کریں اور اخبار بہت فضیلت میں اوسکے وارد  
ہوئے ہیں بوجہ خوف طول ترقیم نہیں پاتے ہیں اور مخفی نہ رہے کہ خمس واجب ہے سات  
چیز میں **اول** وغنیمت ہے کہ غار سے یا مسلمانوں سے کہ اور ان لوگوں نے خروج  
امام زمان و شیعیان آنحضرت پر کیا ہوئے پس حصہ پنجم اوسکا سادات کو دینا چاہیے **دوم**  
معادن میں مثل کھان طلا و نقرہ و مانبا و لوہا و یاقوت و زبرجد و زمرد و فیروزہ و گندہک  
و سوا ہی اوسکے بعد اخراجات ضرور پیش خرچ کہوئے اور صاف کر نیکی پس بعد ہجر لینے  
ان اخراجات کے جو کچھ کہ باقی رہے اور قیمت اوسکی میں دینا رہو تو با پنجوان حصہ اوسکا  
علی الاشرار و لا حول یہ ہے کہ جو کچھ حاصل ہو تو ہر چھ لینے اخراجات کے تمام خمس اوسکا ادا کرے  
**سوم** گنج ہے اور وہ مال ہے کہ زیر زمین پوشیدہ کیا ہوا اور دار الحرب سے دار الاسلام  
میں لاوین اور زمین اثر اسلام نہوا و قیمت اوسکی بیس دینا یا زیادہ اوس سے ہو تو  
خمس اوس مال کا ادا کرے اور باقی ملک شخص زندہ ہے اور اگر خزانہ اپنی زمین میں کہ  
میراث سے اوسکو پہونچی ہے پاوے تو خمس اوسکا بھی دینا چاہیے چہاں **چہارم** جو فائدہ



کہ سوداگری یا کمیتی یا حرفت یا صنعت و یا شغل اوسکے سے ہوا اور وہ فائدہ تمامی اخراجات  
 ایک سالہ اوس شخص سے زائد ہو تو خمس اوس زیادہ کا دے اور اگر کسی شخص سے جائزہ اور  
 عطیہ غلطی اسکو پہونچے یا وہ میراث اسکو ملے کہ گمان اوسکا نہ کرتا ہو یا کوئی مال دشمنان  
 اسکو حاصل ہو تو اخبار صحیحہ میں وارد ہوا ہے کہ خمس ان سب کا ادا کرے پیش از وضع  
 اخراجات پنجہم موتی ہے اور مولگا اور سواہی اوسکے کہ دریا سے غواہی کر کے لاوین  
 اگر قیمت اوسکی ایک دینار ہو یا اگر نہ تو خمس دینا اوسکا احوط ہے **ششم** مال حلال  
 جسوقت کہ مال حرام میں مخلوط ہوا مالک مال حرام اور مقدار اوسکی معلوم نہ ہو تو خمس اوسکا  
 دے اور اگر مقدار مالک اوسکے کو جانتا ہے تو وہ اوسکے مالک کو پہونچا دے اور اگر مالک کو  
 اوسکے جانتا ہے اور مقدار اوسکی معلوم نہ ہو ساتھ صاحب اوسکے کے صلح کرے اور اگر  
 مقدار جاننے اور صاحب کو اوسکے نہ جانے تو سعی شناخت مالک مال کرے اور اگر مالک  
 نہ معلوم ہو تو اوسکی طرف سے تصدق کرے **ہفتم** وہ زمین ہے کہ یہودان و نصرانیان  
 و مجوسان مسلمانان سے لے لین پس خمس اس زمین کا یا خمس قیمت اوس زمین کا  
 بارضای ذمی لیتے ہیں اور مستحقین کو پہونچاتے ہیں اور مال خمس کو چہ حصہ کرنا چاہیے  
 اوس میں سے تین حصہ متعلق حضرت صاحب الزمان علیہ السلام سے ہے اور وہ حصہ خدا و رسول  
 اور امام کا ہے اور زمان غیبت اور جناب میں لازم ہے کہ اوس حصہ کو خدمت عالم محمد  
 عادل میں کہ وہ نائب حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کا ہے پہونچا دیں اور باقی تین  
 حصہ حق سائین سادات اور تیمان سادات اور مسافران سادات ہے اور بہتر یہ ہے کہ  
 اس حصہ کو بھی مجتہد کرامت متحققین ہو تسلیم کریں۔

**سوالات و تخطی جناب میر آغا صاحب حاجی سید محمد ابراہیم صاحب**

**سوال** اگر کوئی شخص براسی روزگار اور پرورش افعال سفر کرے اور بعد مدت دس اشرفیاں کما کر لاوے آیا دس چرخس واجب ہے یا نہ اور اگر کوئی شخص عدم وجوب کو اپنے فائدے کے واسطے واجب بنا کر اشرفیاں لے لے لیوے تو یہ فعل کیسا ہے **جواب** صورت مرقومہ میں جو مال حاصل ہوا ہے اس میں سے بقدر نفقہ خود و عیال واجب النفقہ ایک سال کا نکال کر

باقی کا خمس دینا احتیاطاً واجب ہے ہو العالم۔  
**مسائل دستخطی جناب سید محمد باقر شتی و جناب مولانا**

**سید محمد صاحب جناب سید حسین صاحب رحمہ**

**سوال** نصف خمس کہ حصہ امام علیہ السلام ہے زمان غیبت میں جائز ہے کہ مالک یا کوئل اوسکا مستحقین کو پہنچا دے یا جائز نہیں ہے بلکہ چاہیے کہ بقیہ کو ہی خدمت میں مجتہد جامع الشرائط کے پیچھے کہ وہ مستحقین کو پہنچا دے بنیو التوجر **جواب** اشہر احوط یہ ہے کہ حصہ امام علیہ السلام مجتہد جامع الشرائط کو پہنچا دے کیونکہ وہ نائب امام امام علیہ السلام ہوتا ہے وہو مع ذلک اعرف بمصادفہ ہوالعالم **سوال** ملا اور فقہ مسکوک یا غیر مسکوک میں خمس ہے یا دونوں میں خمس نکالنا چاہیے بنیو التوجر **جواب** فرق مابین مسکوک و غیر مسکوک خمس میں نہیں ہوتا ہے ہاں فرق زکوٰۃ میں ہوتا ہے کہ اگر مسکوک نہ تو زکوٰۃ اوسکی واجب نہیں ہے ہوالعالم **سوال** اگر کوئی شخص اسباب موردی کو بیچے مثلاً منقولات سے واسطے اخراجات یا معاملہ کے پس خمس دے یا نہ بنیو التوجر **جواب** سابق میں مذکور ہوا کہ جو مال کہ منتقل ہوتا ہے ساتھ ارث کے وارث کو خمس اوس میں واجب نہیں ہے بیچے یا نہ بیچے مگر در صورتیکہ قاطع ہو کہ موردی نے اوسکے خمس نہ دیا ہو یا معاً

کرتے قیمت سے اوس اجناس کے کہ ارث میں ساتھ اوسکے منتقل ہوا ہے اور اوس سے  
 منفعت حاصل ہو تو اوس منفعت سے اخراج خمس لازم ہے **ہو العالم سوال جواب**  
 کہ وجہ زکوٰۃ خمس غیر حصہ امام سے ہے آیا جائز ہے دینا اوسکا اوس مستحق کو کہ قادر اور اجرات  
 عروسی دختر یا ختنہ لیس پر اپنے پر نہوا اور ہم یہ خوب جانتے ہیں کہ وہ شخص اوس مال کو امر و مکاتیب  
 سوامی اوسکے صرف نہ کر لگایا اور عروسی صدیہ میں بھی وہ لہو لعب کہ متعارف ہے صرف مال  
 نہ کر لگایا **جواب** ہر گاہ شرائط استحقاق متحقق ہوں تو مضائقہ نہیں رکنتا ہو العالم  
**سوال** کیا فرماتے ہیں اس باب میں کہ ایک شخص جانتا ہے کہ باپ میرا قوم شیوخ سے تھا  
 اور ماں سیدہ ایسے شخص کو سید کہیں یا نہ مفصل و مشرح فرمائیے بنیو التوجروا **جواب**  
 ایسے شخص کو تشریف کہتے ہیں اور بنا بر شہور خمس و دیگر حقوق مختصہ سادات اوسکو نہ دینا چاہیے  
 البتہ نزدیک سید مرتضیٰ علم الدہلی طاب ثراہ مثل دیگر سادات کے ہے **ہو العالم سوال**  
 اولاد ایسے شخص کو کہ سوال بالا میں مذکور نہ ہوا سید کہہ سکتے ہیں یا نہ **جواب** حال و مثل  
 والد ہے **ہو العالم سوال** نسب طرف پدر سے مستند ہے یا از جانب مادر **جواب** نسب  
 از جانب پدر متبرک ہے بنا بر شہور خلافاً للسید مرتضیٰ رضی اللہ عنہ **ہو العالم سوال** مبلغ  
 خمس و زکوٰۃ کہ اقربا ہی واجب النفقہ کو دینا منع ہے بیان فرمائیے کہ واجب النفقہ سے کون  
 سنفت مقصود ہے اور ہر گاہ بعض عزیزان عینی سے مثل اولاد خواہ حقیقی عینی یا علاقائی اور  
 برادران عینی و علاقائی اور اولاد ذکور و اناث ان لوگوں کی اور والدین یا چچا اور عمہ خواہ ان  
 سادات فقیر اور پریشان حال ہوں یا غیر سادات ہوں تو خمس و زکوٰۃ سے ان اشخاص کو  
 دے یا نہیں دے سکتا ہے بنیو التوجروا **جواب** اقارب انہی سے غیر از والدین و اولاد  
 ہر طبقہ میں کہ ہوں دوسرے واجب النفقہ نہیں ہے پس دوسرے اقارب ہر گاہ شرائط استحقاق

زکوٰۃ خمس رکھتے ہوں تو ان اشخاص کو ان وجوہ سے دیکھتا ہے ہوا عالم **سوال** ایک  
 شخص نے ایک مجلس میں کہا کہ ایک زن مسلمہ نے مسلم سے زبردستی اور قوت کیا بعد نفرت  
 اوسکی دختر عورت مذکورہ کی محتاط ہے اور چاہتی ہے کہ تدارک اوسکا کرے کسواسطے کہ زکوٰۃ  
 علمیہ رکھا ہے اور یقیناً جانتی ہے کہ اسقدر زجر حرام ہے پس کیا کرے ایک شخص دوسرا  
 کہ اوس مجلس میں تھا اوسنے جواب دیا کہ ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اول اوس شخص کو کہ  
 جس سے روپیہ بابت سود لیا ہے واپس کرے یا ورنہ اوسکے کو مسترد کرے والا اس مسئلہ کو  
 بحضرت محمد العصر عرین کریم جناب موصوف جس مصنفین فرامین اور بن زر کو اوس مصنف  
 میں لادین اور در صورتیکہ وہ: جدا ہے از معلوم ہے تو جناب محمد اہل استحقاق کو دلوں  
 اور در صورتیکہ خلط ہوا ہے مال حرام حلال میں تو غالباً خمس نکالا جاوے گا یا جواب معقول ہے  
 یا غیر معقول **جواب** ہر گاہ وارث پر ثابت ہو کہ مال حرام متروکات میں موجود ہے اور  
 علمیہ ہے اور مالک کو اوسکے جانتا ہے دیا اگر اوسکا صاحب فوت ہوا اور وارث کو اوسکے  
 جانے تو واجب ہے کہ اوس مال کو اوسکو پہنچا دے اور اگر مال حرام ہو اور بعد اوسکی  
 جانے تو اوس مقدار کو کہ جانتا ہے اوسکے مالک کو پہنچا دے اور اگر ان دونوں صورتوں  
 میں معاصرت حق کو نہ جانے تو اوسکی طرف سے تصدق کرے اور دل میں نیت رکھے کہ ہر گاہ مالک  
 معلوم ہو اور اوپر تصدق کے رضی نہ تو تو عرض اوسکا اوسے حوالہ کر دینگے اور اگر جانتا ہے  
 کہ مالک فوت ہوا ہے اور کوئی وارث نہیں کہتا ہے تو بہ تجویز حاکم شرع منین و خاصین کو  
 تقسیم کرے اور اگر بقدا مال حرام او معاصرت مال دونوں کو نہیں پہچانتا ہے تو اخراج خمس  
 چاہیے ہوا عالم **سوال** مبلغ حصہ فقرت صاحب الام علیہ السلام کو بصدقات مجلس عروا  
 خامس آل عبا میں صرف کر سکتا ہے یا نہیں **جواب** چونکہ مجلس میں سادات وغیر سادات

وثقات وغیرقات سب شریک ہوتے ہیں بائیں وجہ مقام تامل ہے کیونکہ حصہ حضرت میں  
 احتیاط چاہیے ہوا **العالم سوال** ۴۶۳ خمس زکوٰۃ اگر صاحبان مال نہ دین تو سختی سے لینا چاہیے  
 باختیار امر بمعروف یا نہ بینوا تو جبر و اجاب **اول نصیحت** اور موعظہ کرے اگر مفید  
 نہ ہو تعدی کرے اگر فائدہ نہ کرے تو زد و کوب سے بھی مطالبہ کر سکتا ہے ہوا **العالم سوال** ۴۶۴  
 اگر فقرا و مساکین ایک بلد میں ہوں اور وہ لوگ اون مسائل کو کہ نماز میں جانتا جس کا  
 واجب ہے سب نہیں جانتے ہیں اور اس کی تکمیل میں بھی نہیں ہیں بلکہ مثل شک  
 و مقدمات کو نہیں جانتے ہیں اور مخارج حروف کو بھی نہیں جانتے ہیں تو ان اشخاص  
 کو خمس زکوٰۃ باوجود موجود ہونے مستحق زکوٰۃ عالم بلد کو یا عدم وجود مستحق عالم  
 دیکھتا ہے یا نہ اور بیان فرمائیے کہ خمس سید و غیر فقیر کو یا عدم وجود اس کے دیکھتا ہے  
 یا نہ و ایضا باوجود موجود ہونے مستحق زکوٰۃ بلد یا میں جائز ہے نقل زکوٰۃ بلد دیگر میں  
 یا نہ مفصل اتمام فرمائیے بینوا تو جبر و اجاب جو اشخاص عالم مسائل واجبہ صلواتہ منون  
 اور صدقہ تحصیل میں بھی اس کے منون اور ہر گاہ فقیر بھی نہیں ہیں تو زکوٰۃ و خمس ایسے  
 اشخاص کو دینا صورت جواز نہیں رکھتا ہے اور مستحق خمس سید فقیر ہے یعنی وہ سید کہ  
 مالک مایحتاج خود و عیال اپنے کا نہو اور وہ کسب نہ جانتا ہو کہ وفاساتہ معیشت  
 اس کے کرے اور ہر گاہ فقیر نہو خمس اس کو دینا چاہیے اور دوسرے باوجود موجود ہونے  
 مستحق کے جس شہر میں کہ مال زکوٰۃ ہے احوط نہیں ہے نقل زکوٰۃ اس شہر سے شہر  
 دیگر میں ہوا **العالم سوال** ۴۶۵ اگر ذمہ زید خمس آل رسول ہو اور اس کو ہر چند وعظمت  
 کرے نہ دے اور جبر سے بھی اس سے لینا مستعذر ہو تو اگر خفیہ مال زید سے کوئی لے لے  
 اور سادات کو بہ نیابت زید دے حیثیت امر بمعروف سے تو محسوب خمس زید میں ہوگا

یانیہ شخص لینے والا مشغول الذمہ زید ہے مینو التوجہ و اجاب اگر شتر الطام بمعروف  
و منع عن اللعن کتابت ہوں تو اس شخص پر جبر کرنا چاہیے اخراج خمس میں لکن اخذ مال العین  
دزدی اگرچہ بقصد دینے ارباب استحقاق کے ہو تو ظاہر ہے کہ جائز نہ ہو عالم  
سؤال سیادت کس چیز سے ثابت ہوتی ہے در صورت عدم عدلین جواب اگر واسطے  
خمس دینے کے ہو تو جبکہ کوئی شخص ادعای سیادت کرے اور قول او کا مفید غنہ ہو  
اور کوئی خلاف حق میں اس کے ثابت نہ تو اتفاق قول پر اس شخص خبر کے صورت مرقومہ  
میں کر سکتا ہے ہوا عالم سؤال حکام عصر اور سلاطین اور امرائے خراج ساتھ اقسام  
مختلف کے مقرر کیا ہے چنانچہ محصول لینا فروخت زمین یا رہن مکانات ملوک متغیہ  
رعایا میں مثل درستی قباجات امکنہ وغیرہ جسطور پر کہ متعارف ہے قرار دیا ہے یا محصول  
اوپر اجناس تجارت کے کہ لیک دیار سے دوسرے دیار میں لیجاتے ہیں لیتے ہیں اور  
یہ دستور سلاطین و حکام اسلام و ممالک محروسہ انگریزی وغیرہ سب میں معمول ہوا ہے  
بلکہ دستور ہے کہ بعد ایک سال کے تجدید اخذ محصول میں کرتے ہیں اور اسکو باسٹ  
کتنے ہیں اور اس قسم کے خراج علمیہ ہیں محصول اور خراج زمین و زراعت سے پس  
درآخا لیکہ تحصیل اس قسم محصول سے حاکم وقت کسی نوکران و یا ملازمان اپنے کو مشاہرہ  
دے اور گیرندہ تنخواہ اس زر کو بمصرف اکل و شرب و خرید و فروخت معاملات خانگی لاوے  
تو شرعاً ایسے زر کا حاکم سے ملازم و محکوم کو حرام ہو گا یا نہ اور حرمت شرعی اس منہج  
میں ثابت ہے یا نہ اور جو کہ مشہور ہے کہ اگر مبلغ حلال و حرام مخلوط ہو تو لازم ہے کہ خمس  
ٹکالے تو اس وقت طیب ہوتا ہے اگر شائبہ جرم کا وہ میں نہیں ہے اور معتمد اشخاص  
اہل تنخواہ بقدر کفاف معینہ بلکہ کمتر اس سے پاتا ہے اس صورت میں خمس نکالنا نظر غلط

واشتباہ ضرور ہو گا یا نہ اور اگر اس قسم کے رویہ کو اہل وعیال واجب النفقہ یا صاحب رعا  
کو صلہ رحم میں دے تو مفسد النفع کہتا ہے یا نہ وجائز ہے یا غیر جائز بینا تو جہاں جواب  
حکام کہ ایسا اموال بطور محصول اجناس و مکانات و اسباب لیتے ہیں مال حرام ہے پس لینا  
اوسکا جائز نہ ہو گا اور خمس مال مخلوط حلال بحرام کو پاک کرتا ہے اور نہ وہ مال کہ بالکل حرام ہو ہوگا

## فصل چہارم در مسائل صدقات و خیرات وغیرہ

سوال صدقہ واجب و سنتی کیا ہے و وجوہ البر و اعانت صدقہ ہے یا نہ اور نذر و فاعل و  
نیاز کا سید کو امتی سے لینا روا ہے یا نہ جواب صدقہ واجب زکات مال اور فطرہ و زحی

ہے اور صدقہ سنتی وہ ہے کہ واجب نہوا و بہ نیت ثواب دے پس اعانت مؤمنین بہ نیت  
ثواب صدقہ ہے اور نیاز کا کہنا سید کو امتی سے لینا جائز ہے ہوا العالم سوال آپ

اخیار الاخبار میں ارقام فرماتے ہیں کہ فقرای ہنود غیر کو کچھ دینے میں ثواب نہیں ہے اور شیخ  
سعدی قمی زری بوستان کی ایک حکایت میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ کا قصہ بیان کرتے  
ہیں کہ آپ ہمیشہ ہمراہ ایک شخص مسافر کے طعام وقت شام تناول فرماتے تھے ایک روز  
کوئی مسافر نہ آیا مگر ایک جہود آپ نے اوس سے کراہت فرمائی ارشاد رب العالمین

بمضمون اس شعر کے ہوا یعنی شعر گرا وحی برد پیش آتش سجود تو واپس چرا  
آوری دست جود اگر یہ بیان درست ہے تو ہر بندہ خدا کے واسطے دست جود کشادہ

رکنا چاہیے و یا اس بیان تحریری کی کچھ اصل نہیں اور اکثر کہتے ہیں یہ امر بہی ثابت ہے  
کہ ائمہ ہدی نے ہمیشہ سلوک فقرای کفار سے فرمایا ہے جواب اولاصحت حکایت

مرفوعہ معلوم نہیں ثانیاً اکثر احکام شرائع سابقہ و لاحقہ میں تفاوت تھا ثالثاً حکم نسبت  
پیغمبر و امام اور رعیت کے متحد نہیں ہے لہذا مواضع اور مصالح مختلف ہوتے ہیں کہیں پر

بمقتضای مصلحت کچھ حکم سہکین پر موافق مصلحت دیگر حکم دیگر ہے ہوا عالم

## جناب سید محمد صاحب جناب سید حسین صاحب

سوال بعض صدقات سے کہ بکھڑا بکھڑا زکوٰۃ نہیں ہونے میں اور حکم میں زکوٰۃ و شرٹ

اوسکے نمونہ بلکہ اوس شخص نے اوپر اپنے واجب کیا ہو کہ اگر اس قدر ہو کہ مال ملے تو اس قدر

صدقہ علاوہ زکوٰۃ واجب کے دینگے پس مستحقین میں ایسے صدقات کی بھی شرط ہے کہ شیعہ

اشنا عشری ہوں یا کہ عوام الناس اور فقرا اور مسلمان بکف کا اکثر محتاجین ہندو و مسلم و

سنی و شیعہ کوچہ و بازار اور دروازوں آدمیوں کے اگر سوال کرتے ہیں دینا چاہیے

مینو اتوجروا جواب اگر نذر دینے مبلغ کا محتاجین کو کیا ہے تو سب اشخاص کو بقدر حاجت

ضروری عند الزحمان الشرعی دینا چاہیے اور اگر نذر مخصوص واسطے مستحقین زکوٰۃ و مانند اونکے

کیا ہے پس اشخاص نذر کو دے اور اگر مطلقاً نذر نہ کیا و بدون نذر التزام اور کیا پس اس

صورت میں سب اشخاص کو نہ دینا چاہیے ہوا عالم سوال اکثر آدمی روپیہ و اشرفی او

فلوس بنام تصدق ہنگام شفا پانے مریض کے اور وقت مراجعت سفر کے اقارب احباب

ایک دوسرے کو بھیجتے ہیں پس مرسل الیہ اس قسم کے مبالغہ و فلوس کو سواسی مستحقین زکوٰۃ

مثل سائلین بکف یا غیر شیعہ یا سید بنی فاطمہ کو دے سکتا ہے یا اس مبلغ سے ساتھ عظام

اور انفار اور کنیزان و غلامان وغیرہ عدا اپنے کو تقسیم کر سکتا ہے اگرچہ وہ ہندو ہوں یا مسلم

شیعہ ہوں یا سنی یا تھر یا کتاب ایمانی اور اجرت کاتب میں صرف کر سکتا ہے یا نہ جواب

ظاہر ہے کہ مدار اس حکم کا اوپر نیت فرسینہ کے ہے پس جو کچھ نیت اوسکی مطابق اوسکے

عمل میں لاوے اور اگر ظاہر حال مرسلین کا دلالت کرے اوپر تقسیم محتاجین فی سبیل اللہ کے

اور مقصود و مطلوب مرسل کا معلوم ہو تو محتاجین کو تقسیم کرنا چاہیے اور تخصیص اوسکی



ساتھ اہل ایمان کے اقرب با احتیاط واجب بہ ثواب ہے خصوصاً ہر گاہ فرسیندہ مومن ہو اور اگر معلوم ہو کہ فرسیندہ کی غرض ارسال مبلغ سے دینا مرسل الیکو اور تفویض اوسکی مشارالہ پر ہے کہ جو کچھ چاہے کرے پس جو مصرف کہ بہتر جانے اوسمین صرف کرے ہو **العالم سئوال** ارشاد ہو کہ اکثر اوقات سادات بعد فقر و شدید الاحتیاج معلوم ہوتے ہیں اور غیر سید سے کچھ چاہتے ہیں تو مبلغ تصدق اوان لوگون کو دے یا نہیں بنیوا تو جردا **جواب** اگر تصدق قبل زکوٰۃ سے نہ تو دینا چاہیے والا فلا الا عند الضرورة والا ضار بہو **العالم سئوال** تصدقات واجبہ سے کہ غیر سید کو نہیں دے سکتا ہے کون تصدق سے مراد ہے اور وہ تصدق کہ دوز پانڈا یا واسطے دفع ہونے بلا کے یا استجابت دعا خواہ واسطے ہدیہ سیت کے نکالے جاتے ہیں داخل تصدقات واجبہ ہیں یا نہیں اور زکوٰۃ کو تعبیر ساتھ تصدق واجب کے کر سکتے ہیں یا نہ **جواب** زکوٰۃ واجبہ خواہ مالی ہو خواہ بدنی یعنی زکوٰۃ فطر و لون صدقہ واجبہ ہیں کہ غیر سید سے اوپر سید کے حرام میں داخل ہیں اور کفارہ واجبہ میں اور مثل اوسکے اختلاف ہے اور ظاہر ہے کہ اوپر سید کے حرام نہیں ہے اگرچہ احوط اعتنا ہے اود لکن تصدقات کہ واسطے دفع بلایا استجابت دعا دیا مانند اوسکے دیا جاتا ہے وہ سنت ہے اور وہ اوپر سادات کے حرام میں ہے اگرچہ غیر سید سے ہو **العالم سئوال** وہ کون کون صدقہ ہے کہ اوسمین قید دینے شیعان کی نہیں ہے یعنی ہر شخص کو کہ محتاج ہو اگرچہ ہر شرک ہو یا مسلم سنی ہو یا شیعہ دینا چاہیے بنیوا تو جردا **جواب** صدقہ بحسب اصطلاح شرع عبارت ہے اوس چیز سے کہ دوسروں کو دین قربت الی اللہ اور عرفا اوسکو ہدیہ کہتے ہیں اور معلوم ہے کہ نیت قربت میں دینا مبالغہ ہو کہ اوپر برادران اوسکے کو نہیں ہو سکتا ہے مگر بر سبیل ندرت و شند و پس ایسا صدقہ بغیر اس شخص کے کہ ثواب اوسکے دینے میں ہونہ دینا چاہیے ہو **العالم**۔

**سؤال** دستخطی میر آغا صاحب کیا فرماتے ہیں ہمارے علما دین کے زید اگر والدہ کی جانب سے سید ہے تو اوپر صدقہ حرام ہے یا نہ اور اپنے کو سادات میں مشہور و مستور کرے تو عاصی و گنہگار ہو گا یا نہ **جواب** جو شخص باپ کی طرف سے منسوب طرف محض ہاشم کے ہو اوپر صدقہ واجب غیر سید کا حرام ہے اور جو شخص کہ ماں کی طرف سے منسوب بخضرت ہاشم ہو اور باپ اس کا سید نہ ہو اوپر صدقہ واجب بنا بر مشہور حرام نہیں ہے اور جس کے حق اولاد ہاشم سے ہے اس کو لینا جائز نہ ہو گا علی المشہور ہو العالم۔

**باب دہم در مسائل حج و زیارات دستخطی بشیواسی ہر دورا**  
جناب میر آغا صاحب جناب فخر المتکلمین حاجی محمد اہم

صاحب تمل برد و فصل

فصل اول در مسائل حج

**سؤال** اگر کوئی شخص استطاعت سفر حج نہ کرے اور ارادہ ادا ہی سفر حج کا کرے چونکہ غیر متطیع کو حکم سفر حج کا نہیں ہے پس شخص ثواب ہو گا یا معاقب **جواب** غیر متطیع کو جانا واسطے حج کے واجب نہیں اور اگر جاوے اور اعمال حج بجالاوے ثواب ہو گا اور بعد اسکے اگر متطیع ہو او سبقت دوبارہ حج بجالاوے ہو العالم **سؤال** جو شخص یا وصف استطاعت حج نہ کرے اس کو آپ کیا فرماتے ہیں **جواب** اگر بلا عذر شرعی ترک کرے لیکن منکر و جوب نہ تو گنہگار ہو گا ہو العالم **سؤال** کیا فرماتے ہیں

علمای دین و مفتیان شرع متین اندرین مسئلہ مثلاً اگر کوئی مرد حج سے فارغ ہو کر اپنے  
 مکان پر آئے اور طواف نسا کو سہواً یا چونکہ جاہل مسئلہ تہائین کیا اور اب قدرت اسقدر  
 نہیں کہ جائے یا نائب کرے تو اس صورت میں عورت اوسکی اوسپر حرام ہے یا حلال بنیو اتوجروا  
**جواب** صورت مرقومہ میں نائب کرے کسیکو کہ وہ اوسکی طرف سے طواف کرے ہو العالم  
**سوال** زید استطاعت نفقہ خود اور عیال اپنے کا کرتا ہے لیکن مدیون بہر زوجہ کا  
 اور استخارہ بقصد سفر حج بیت اللہ اوسنے دیکھا استخارہ بھی واجب آیا اور بوجہ دین مہر و  
 فمالیش اعزاکر واسطے جائیکے مانع ہیں اگر زید نہ جاوے پس اس صورت میں بوجہ ترک  
 وجوب استخارہ زید عاصی ہو گا یا نہ اور کچھ کفارہ اور پر اوسکے ہے یا نہ **جواب** زید بسبب  
 ترک عمل استخارہ واجب عاصی ہو گا اور کفارہ بھی ہو گا ہو العالم **سوال** اگر مقررین  
 دین مہر ہو اور زوجہ طالب نہیں یا مدیون غیر ہے اور اوسکا کچھ بقاضا نہیں اور انسان کو  
 نادمیر ہے تو حج واجب ہو یا نہ بنیو اتوجروا **جواب** اگر مقررین خواہ زوجہ یا غیر زوجہ بخوشی  
 و رضا مندی اجازت دے حج کی تو حج کا بجالانا باوجود تحقق شرائط باقیہ احوط ہے اور فریہ  
 احتیاطیہ ہے کہ جب بعد از ان ترمزہ ادا کر چکے اور بار دیگر استطاعت حج باشرائط باقیہ بہم  
 پہونچے تو مرتبہ ثانی حج بجالا دے ہو العالم **سوال** اگر زید کسی کے پاس نہ ہو مگر  
 اثاث البیت وغیرہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ ہو تو حج واجب ہے یا نہ اور بیع کرنا اوسکا  
 لازم ہے یا نہ بنیو اتوجروا **جواب** جو لباس کبدلنے کے ہیں اور خادم اور مکان بکوت  
 کا اسکے سوا اگر اسقدر مال ہو کہ واسطے نادور اعلیٰ سفر جائے اور آئے میں اور واسطے  
 خرچ عیال کے مراجعت تک کافی ہو تو اوسکو بیع کرے اور حج بجالا دے اگر شرائط باقیہ  
 مستحق ہوں ہو العالم **سوال** عورت نے غاوند سے کچھ جائیداد نہیں اور مزدوری کر

نفس پروری اور پرورش طفلان کی باب ٹرکے خوشحال ہیں اگر وہ حج کو جاویں اور والدہ کو نہ لیجاو  
تو گناہ کیا ہے اور اگر لیجاویں تو کس قدر ثواب والدہ محتاج کو ہوگا اور کس قدر اولاد حج کو نیا لی کو  
ہوگا مشہوع جواب مرحمت ہو دے **جواب** اگر زن مذکورہ ہرج و مرج واجب ہے تو اسکو بڑا  
خود حج بجالانا بلا مانع شرعی واجب ہوگا والا سبب پس صورت اخیر میں اگر لیسہ اپنے مال سے  
کفالت کر کے والدہ کو واسطے حج کے لیجاوے تو لیسہ کو بھی مثل حج کو نیا لی کے ثواب عظیم ہوگا  
ہو العالم **سوال** مسامۃ عامۃ مستطیع الحج ہے مگر ایام شباب میں اسکو عارضۃ فالج کا ہوتا  
اس سبب سے ہمیشہ بہنیر پر امر سے کرتی تھی اور تھوڑی بد پر نہیری میں اکثر عارض میں مبتلا  
ہو جاتی ہے پس اس صورت میں اولاد پر مسامۃ مذکورہ کے حج واجب ہے یا نہ اور بصورت  
ثانی خود واسطے حج کے جاوے یا نیابتاً وجوب حج سے بری الذمہ ہو **جواب** صورت  
مذکورہ میں اگر عارضہ خود جا نہیں سکتی پس واجب ہے کہ نائب کر کے حج بواسطے اسکے ادا  
کرے اور بعد عمرہ دراز جب صحت حاصل ہو اور پھر اگر استطاعت حج و امکان ذیاب ذات  
اپنی میں پاوے احوط وہ ہے کہ خود جا کر حج کرے ہو العالم **سوال** جو مال یا روپیہ یا جائیداد  
کسب غیر حلال سے حاصل ہوا اسکے سبب سے حج واجب ہوتا ہے یا نہیں اور اسکو زیارۃ  
حج کرنا جائز ہے یا نہ بنیاد وجوب **جواب** مال غصبی سے حج واجب نہیں ہوتا اور جو مال  
اور کسی وجہ حرام سے حاصل ہوا ہے اسکا بھی حکم یہی ہے اور مال غصبی اور حرام میں حج  
کسی طرح جائز نہیں ہو العالم **سوال** اگر کوئی شخص واجب الحج ہو اور حج اوپر اسکے  
مستقر ہو اور بے ادا کرنے حج کے مر جاوے پس اوپر وارثان اسکے واجب ہے کہ اولاد  
مترکہ اسکے سے بقدر اجرت نیابت حج علیہ واکین اور بعد اسکے تقسیم کرین یا حج بدو ان صیت  
صیت و وارثان پر واجب نہیں ہے **جواب** صورت مقدمہ میں واجب ہے کہ مترکہ

بہنیر پر امر سے کرتی تھی

اوسکے سے بقدر حج ادا کیا جاوے ہو العالم **سوال** جس کسی شخص بہ حج زیارات کو ہے  
 ہے اور بندہ شرعی خود منین کر سکتا ہے اور ہلاکت دیا وغیرہ اوسکو گوارا نہیں ہے اگر وہ  
 شخص نیا بتا حج زیارات کر اوسے تو اوسکو ثواب حاصل ہوتا ہے یا نہ مرد و عورت دونوں  
 کی نسبت یہ سوال ہے اکثر لوگ یہ کہتے ہیں نیا بتا حج زیارات کر نیا کچھ فائدہ نہیں ہے  
 اور ثواب بھی نہیں ہوتا ہے **جواب** اگر وہ حج مستقر ہو چکا ہو اوسکے بعد کوئی  
 مانع و عذر شرعی عارض ہو تو نائب کرنا اور بواسطہ نائب حج ادا کرنا واجب ہے بلا خلاف  
 ظاہر اور اگر سب شرط وجوب پائے جاتے ہیں سہ اسی اسکے کہ خود بنفسہ سبب مانع و عذر  
 شرعی کے حج نہیں کر سکتا تو اس وقت میں بھی بعض ایسا کے نزدیک بواسطہ نائب حج ادا  
 کرنا واجب ہے اور یہ احوط ہے پس بعد تمام ہونے حج نیابت کے اگر وہ مانع شرعی تا  
 آخر زندگی اوس شخص کی مستمر ہے تو بعد اوسکے انتقال کی حاجت قضای حج نہیں ہے  
 اور اگر حال زندگی میں وہ مانع برطرف ہو اور سہ طبع و تمکن ہو تو بنفسہ خود حج کو ادا  
 کرے ہو العالم **سوال** علمای دین اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ زینب واجب الحج  
 زیارت وغیرہ ہے مگر بوجہات چند امور خیر کو بجا نہیں لاسکتے اس صورت میں زینب  
 مذکورہ کسی شخص کو نائب اپنا واسطے حج زیارات کے کر سکتی ہے یا نہیں اور اگر نائب  
 کرے تو زاد راہ بیت الدار و کر بلائی محلے و خراسان وغیرہ جدا تھینا کیا ہوتا ہے  
 اور سال کی نماز و روزہ کا کس قدر روپیہ تفرق ہوتا ہے تفصیل ارشاد فرمائیے تو زینب  
 مسطورہ ان کا خیر و ان سے ان فراغ حاصل کرے کیونکہ وہ جانتی ہے کہ بعد فوت ہونے  
 میرے کونئی شخص ان امور خیر کا کرنا والا نہیں ہے **جواب** اگر سبب تحقق جمیع  
 شرائط کے استقرار وجوب حج کا ہو چکا تھا بعد ازاں کوئی مانع و عذر شرعی حج کر نیسے نفسہا

پیدا ہوا اور وہ عذر باقی و مستمر ہے پس نائب کرنا واجب ہے اور بعد حج نیابتی حاجت اعلاہ  
 پہرہ ننگی اور اگر قبل حصول استطاعت خدمت شرعی تہمیشل بیماری شدید وغیرہ اور عذرتا  
 حال باقی ہے تو احتیاط یہ ہے کہ بواسطہ نائب حج کیا جاوے بعد ازاں اگر پہرہ عذر برطرف  
 ہو اور شرط پائے جائیں تو بنفس خود حج بجالائے اور نائب کو اجرت حج پانچ سو روپیہ اور یہی  
 مقدار واسطے زیارت مشہد مقدس کے اکثر دیجاتی ہے اور واسطے زیارت کربلائی معلیٰ کے  
 مع کاظمین و نجف اشرف چار سو روپیہ دیے جاوے اور اجرت صلوٰۃ فی سال پندرہ روپیہ<sup>۱۵</sup>  
 اور صوم فی سال دس روپیہ دینا بہتر ہے ہوا عالم۔

### جناب آغا احمد صاحب مہمانی

سؤال واجب الحج ہونے میں انسان کے کتنی شرطیں ہیں اور انکو اختصاراً بیان فرمائیے  
 جواب چاہیے کہ مال حلال سے خواہ نقد خواہ جنس سوای خانہ و خادم و خادمہ کے  
 اس قدر رکتا ہو کہ مکہ معظمہ میں جاوے اور مراجعت کرے اور اس مدت میں مالک نفقہ  
 اشخاص واجب النفقہ اپنے کا بھی ہو اور بعد مراجعت کے ایک سال تک محتاج بھی  
 نفقہ اپنا و عیال اپنے کا رکتا ہو ہوا عالم سؤال جن اشخاص پر ازرومی شرائط  
 حج واجب نہیں اور وہ بے اجازت والدین و یا برضا مندی اوہنوں کے حج بجالاوین تو  
 باعث ثواب ہے و یا نہ مفصل و شرح ارشاد ہو جواب اگر برضای والدین بجالاوین  
 تو بیشک ثواب غلیم ہے ہوا عالم سؤال اگر کوئی شخص حج کرے اور مدینہ طیبہ و دیگر  
 عتبات عالیات نہ جاوے تو ثواب حج پاتا ہے یا نہ اور اگر حج کرے اور مدینہ مشرفہ میں  
 جاوے مگر واسطے زیارت حضرت ائمہ علیہ السلام کے نجاست اہل حال میں ثواب  
 حج اوسکو حاصل ہوتا ہے یا نہ دونوں صورت کا جواب ارقام فرمائیے جواب

ثواب حج ایک امر ہے علیحدہ اور ثواب زیارت جدا ہے اور ایک کو دوسرے میں داخل نہیں ہے

اور ایک دوسرے پر موقوف نہیں ہے اور ثواب حاصل ہوتا ہے ہوا العالم۔

**سوال** دستخطی علمای اعلام از کتاب **جلد اول مشرقیہ**

**سوال** اگر کوئی شخص بدیون دیگر فرخو اہان کا نہ صرف بدیون بدین مہر ازواج ہو تو

ہنگام استطاعت حج ضرور ہے کہ ملت خواہ دین مہر کا ازواج سے ہو یا طلب شش مہر

کرے یا کلام طلب مہلت جانیکادر میان مین لاوے **جواب** جسوقت تقاضا

طلب نہ تو ضرورت طرف ان امور کے داعی نہیں ہے حج کو جاسکتا ہے ہوا العالم

**سوال** زید زوجہ اپنی کو کہ واجب الحج نہو ہمراہ لیجاوے اور والدین زن مانع ہوں تو

زن مذکور کو کسی اطاعت لازم ہے **جواب** اطاعت شوہر مقدم ہے ہوا العالم

**سوال** اگر زوج سفر میں ہو اور خبر گیری نان و نفقہ زوجہ نہ کرے زوجہ بوجہ اسکے کہ

اوقات رایگان بسر ہوتی ہے اور شوہر سفر میں ہے اور دست بردار او بخیر حال زوجہ

سے ہے تو سفر مسنونہ حج یا سفر زیارات عقبیات مالیات بے اجازت شوہر ہمراہ مرد

مستین و معتد یا ہمراہ قافلہ عورات شہر و محلہ کے اختیار کر سکتی ہے یا نہ بنیوا توجہ روا

**جواب** بدون اجازت شوہر تک سفر مسنونہ و مباحہ کے نہیں ہو سکتی مگر در

صورت نہ بھیجے خرچ اور نہ خبر لینے شوہر کے جو چیز کہ مداخلت تفصیل و اکتساب اسباب

معیشت میں رکنتی ہو او سکوحسب ضرورت عمل میں لاوے ہوا العالم **سوال**

دام فلک ایک شخص اجورہ دار نائب حج دو آدمی کی طرف سے ہو سکتا ہے یا نہ بنیوا توجہ روا

**جواب** اگر حج واجب ہے تو نہیں ہو سکتا ہے کہ واسطے کہ وہ واجب فوری ہے

پس تاخیر او میں نہیں ہو سکتی اور وجہ یکسال میں ادا نہیں ہو سکتے اور اگر نذر مطلق ہو

یا حج سنت ہو اور ایک شخص خواہان تعمیل اور دوسرا شخص راضی تاخیر ہو تو مضائقہ نہیں ہے  
 ہو العالم <sup>۹۹</sup>سوال کیا فرماتے ہیں علماء اہل علم ایدہم اللہ الملک العلام اس مسئلہ میں کہ  
 ایک شخص واجب الحج تھا لیکن وہ شخص ترک حج کر کے واسطے زیارات حضرت خامس آل عبا  
 علیہم السلام التعمید والثناء کے گیا اور سب روپیہ خرچ کیا اب کہ دوسرا روپیہ نہیں رکھتا حج  
 بھی بجا لاوے پس قضای حج اس صورت میں واجب ہے یا نہ اور اگر واجب ہے  
 پس قدرت نہیں رکھتا ہے کیا کرے اور زیارت اس کی صحیح ہے یا نہ **جواب** وجوب  
 حج بسبب تاخیر ساقط نہیں ہوتا ہے اور ہر گاہ واجب سے عدول کر کے واسطے زیارت کے  
 گیا تو بسبب جانے زیارت کے گنہگار ہوا لیکن جب عتبات علیات پر پہنچا اور زیارت بجا لایا  
 چونکہ محض زیارت منافی عدول بطرف حج نہیں ہے پس صحت زیارت بعید نہیں ہے اور  
 الحال جانا اس کا حج کے واسطے واجب ہے اگرچہ تکلیف اور سختی میں ہو پس اگر وقت امر کا  
 ممکن نہ ہو تو معذور ہو گا ہر گاہ نادم اور پرافات اور عازم علی الحج فیما ہوتا ہو ہو العالم <sup>۱۰۰</sup>سوال  
 ایک شخص متطیع اور ذی مقدور ہے اور باوجود قدرت کے مدت گذری بعض قرض مسکے  
 قرض خواہ کا سہو یا سہلا دانا کیا اور طریقین مسلم و مومن ہیں اب شخص مدیون چاہتا ہے کہ بسبب  
 مستطیع ہونے فی الجملہ اور معذوری اپنی کے بسبب بعض عذرات مثل ضعف قومی وغیرہ کے  
 کسی کو نائب کر کے واسطے حج کے بھیجے پس در صورت مدیون ہونے قرض مذکورہ بالا کے یا ادا  
 کرنے بعض نہ قرض نہ قرض خواہان مذکور اور وعدہ ادائی بالقی بزمان آئندہ کو کے نائب دانا کر سکتا ہے  
 یا نہ کہ سوا اس کے کہ ادائی تمام قرض میں فی الحال فی الجملہ عسر و سختی اپنے سمجھتا ہے اور جانتا ہے  
 کہ قرض خواہ طلب قرض اپنے میں اہمال یا اقبال وغیرہ یا مکمل کرنے میں مضائقہ نہ کرے یا ایک  
 حال میں نائب کرنا واسطے حج کے مشر و عا جائز ہے یا نہ بنیو التوجہ **جواب** اگر قرض خواہ طالع ہو



اور مہلت نہ دے اور صورت ادا میں استطاعت باقی نہ رہے پس ایسا دین مانع و موجب  
 حج ہے اور اگر تقاضا اور طلب طرف سے اس کے منہ بیکہ مہلت دے پس اس صورت میں بعید  
 نہیں ہے کہ حج واجب ہو اور در صورتیکہ خود مستعذر جائے میں ہو تو نائب کرنا احوط ہے ہوا عالم  
<sup>۹۶</sup>سوال کیا فرماتے ہیں علمای دین میں اس صورت میں کہ فریضہ صوم و صلوٰۃ میں  
 جسطور پر شرط ہے کہ زندگی میں اجارہ نہیں دلیسکتا ہے آیا حجۃ الاسلام میں ہی باوجود  
 عذر ہاں شرعی مانند ضعف مزاج یا عدم تحمل مشاق سفر اور شاید سواری ناقہ وغیرہ بشرط  
 جاری ہے یا نہ غاصوت جواز نائب کرنے میں ہے اور جسوقت بسبب عذر ہاں مذکورہ کے حیات  
 میں اپنے حج نیا تباعل میں لاوے اور بعد فوت اس شخص کے ورثہ اس کے اوپر اسی  
 حج کے کہ نیا تباعل میں آیا ہے اکتفا کر سکتے ہیں یا نہ بنیاد تو جردا **جواب** نائب کرنا  
 حج میں عند الضرورت جائز ہے بلکہ در صورت استقرار مرض اور مالی وس ہونے زوال عذر سے  
 واجب ہے اور در صورت عدم استقرار یا عدم پاس نائب کرنا احوط ہے لکن بعد رفع عذر کے  
 خود حج کو عمل میں لاوے اور اگر عذر ہمیشہ قائم رہے اور اسی حال میں مر جاوے ورثہ کو  
 حاجت اجارہ منہوگی اور اگر بعد زوال عذر بدون حج مر جاوے تو ورثہ اجارہ حج عمل میں لاوے  
 احتیاطاً اور اجارہ نماز و روزہ حال حیات میں ممکن نہیں ہے بعد وفات البتہ ہو سکتا ہے  
 ہوا عالم <sup>۹۷</sup>سوال چونکہ حجۃ الاسلام مدت العمر میں ایک بار فرض واجب ہے اگر کوئی شخص  
 صغیر یا نابالغ نہ کرے کہ اس قدر مبلغ اگر جمع ہو کہ دستیاب ہوں ادا ہی حج اور زیارت کروں  
 اور تصور کیا کہ تعدد امانی الذہن میں ضروریات سفر اور نفقہ عیال اور ادائی قرض ہو جائے  
 اور وقت عمدہ کے یہ امور خاطر میں نہ لیا کہ یہ حج علاوہ حج واجب کے اپنے اور لازم کرنا ہوں  
 باوجود اس قصد کے حجہ نذر و مقروض نہ کر علاوہ اور حجۃ الاسلام کے واجب ہو گیا یا وہی

ایک حج کہ او پر اسکے واجب ہے کہ مینو اتوجروا **جواب** غایب رہی ایک حج کہ حجۃ الاسلام اس صورت میں کافی ہوگا ہو العالم **سوال** اگر زید مزاج اپنے کو ایسا جانتا ہے کہ حیو سفر کرے بدفرہ و بیمار ہو تا ہے اور گمان اس پر حاجہ میں رکھتا ہے آیا لازم ہے کہ جاوے یا نہ باعتبار اس امر کے کہ مزاج طاقت برداشت حرارت ہوا نہیں رکھتا ہے **جواب** اگر گمان میں او سکے یہ ہو کہ اختیار کرنا اس سفر کا موجب عارض ہونے ایسے امراض کا ہوتا ہے کہ تحمل نہیں ہو سکتا ہے اگرچہ او پر کجاوے کے بیٹھا ہے ایسی صورت میں اختیار کرنا سفر مکہ کا اس شخص پر لازم نہ ہوگا اور ترک میں او سکے گناہ نہیں اور لاکن جسوقت مرض نطنون العروص ہو اس طور پر کہ تحمل ہو سکے اگرچہ بتدبیر ہو تو تاخیر اس حال میں جائز نہ ہوگا ہو العالم **سوال** ایک شخص عازم مکہ معظمہ ہوا اور بعد یہ اونچے میقات کے انتقال کیا پس اس صورت میں کیا عام ہے **جواب** ہر گاہ فوت ہو سکے بعد احرام اور دخول حرم کے ہو تو بمنزلہ اس شخص کے ہے کہ جمیع افعال حج بجالایا ہو پس قضای حج اس صورت میں لازم نہیں ہے بنا بر قولے خواہ حج اوس کا ہو یا اجارہ غیر کا لیا ہو اور لاکن جسوقت فوت قبل احرام سے ہو تو قضاء لازم ہے اور ایسا ہی حکم ہے جسوقت کہ بعد احرام اور قبل دخول حرم سے ہو بنا بر مشہور کے ہو العالم **سوال** ایک شخص تسلیم ہے اور عازم بہ حج ہے اور ایک جماعت اوس شہر سے بقصد حج جاتی ہے آیا اس شخص پر سہی لازم ہے کہ مصاحبت جماعت میں جاوے یا تاخیر تا قافلہ دیگر جائز ہے مینو اتوجروا **جواب** اگر گمان اسکا ہو کہ تاخیر میں قادر اور پر جانیکے ہوگا تو تاخیر کر سکتا ہے والاخیر جائز نہیں ہے ہو العالم **سوال** قیام کرنا کہ شب یا زہد ہم دو روز ہم نہی میں واجب ہے پس قیام تمام شب ہے یا کچھ رات تک مینو اتوجروا **جواب** جو کچھ کہ رہنا واجب ہے وہ

اول شب سے نصف شب تک اور بعد گزرنے آدھی رات کے نقل دوسری جگہ کر سکتا ہے  
 کما ہوا المدلول علیہ بصحیحہ معویہ بن عمار عن ابی عبد اللہ انہ  
 قال وان خرجت بعد نصف فلا یضاک ان تصلم فی غیر منی۔

## فصل دوم در مسائل زیارت عتبات عالیات

**سنتوال** کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفسرین مسئلہ کہ زید نے واسطے ادائیگی مراد اپنی کے نذر  
 زیارت حضرت ابی عبد اللہ الحسین کی مائی اور آپ بوجہ نذر کے جانیسے معذور ہے اگر باجوہ  
 نائب مقرر کر کے بھیجے نذر اسکی ادا ہو جاوے گی یا نہ **جواب** ہر گناہ و عاجز نہ ہو اس چیز سے  
 کہ نذر کیا فرض ہو سکا ہر اساقط ہوتا ہے بشرط اسکے کہ نذر اسکی معین ہو اور وقت ادا سکا  
 گزرے اور اگر وقت ادا سکا معین نہ ہو پس جبوقت بعد عجز کے قدرت بہم پہنچائے معذور  
 کو بجا لائے اور اگر کبھی طاقت بہم نہ پہنچے اس صورت میں معذور ہوگا ہوا عالم۔

**سنتوال** کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفسرین شرع متین اس مسئلہ میں کہ خلاف مرضی  
 والدین واسطے زیارت حضرت امام حسین علیہ السلام کے جانا جائز ہے یا نہ اور اگر کوئی شخص  
 بے اجازت جاوے زیارت اسکی مقبول ہوگی یا نہ **جواب** اگر زیارت بنذر وغیرہ جب  
 نہ ہو تا وجود مخالفت والدین سفر زیارت نہ کرے ہوا عالم **سنتوال** کیا فرماتے ہیں علماء

دین حق اس امر میں کہ زید نے کچھ روپیہ بقتل مراد ادائی حجتہ الاسلام زیارت مشاہدہ مطہرہ  
 یا ائمہ صلوات اللہ علیہم جمع کیا بذریعہ نوکری نصاریٰ اور اسکی متعلق جو کام خلافت کے  
 یعنی مقدمات میں ایسی تائید خواہ سفارش کر لے یا تو لے یا فعلے زید نے کی کہ جس سے حاکم  
 جابر نے حسب قوانین و ضوابط مجاریہ خواہ حسب روپیہ لینے والیکے فیصلہ و حکم کیا بدو ان  
 اسکے کہ زید خود حاکم ہو وہ روپیہ تنخواہ یا ایسے حق السعی کا حق کو واجب کرتا ہے زید پر نہیں

اور حج و زیارت اوس سے بجالانا کیسا ہے بنیو التوجروا **جواب** جو روپیہ بوجہ حلال حاصل  
 نہیں ہوا اوسکا صرف حج و زیارت میں نہیں ہو سکتا ہو العالم **سنتوال** کیا فرماتے ہیں  
 علمای دین زید نے شوق زیارت ائمہ میں اپنے مکان کو بیع کیا اگرچہ واجب الحج نہ تھا  
 قبل بیع کے لیکن بعد بیع کے واجب الحج ہوا بسبب مجبائی زاد راہ و راحلہ پس اس صورت  
 میں زیارت اوسکی قبول ہوگی یا نہیں بنیو التوجروا **جواب** مکان اوسکا اگر قدر  
 ضرورت سے زیادہ تھا اور قیمت اوسکی کافی تھی واسطے زاد راہ و راحلہ کے آمد و رفت میں اور  
 خرچ عیال کے واسطے آنے تک زید کے با تحقیق دیگر شرط تو زید واجب الحج تھا اسی حج کے واسطے  
 جانا لازم تھا والاچ اوسپر واجب نہوگا اور جب حج واجب ہو اور اوسے ترک کرے تو گنہگار  
 ہوگا ہاں جو وہ واجب نہو تو زیارت کرنا سب سے بہتر ہے ہو العالم۔

**مسئلہ و شخطی مولانا مرشدنا جناب سید حسین صنامرحوم**  
**سنتوال** زن مومنہ پر کہ اتفاقاً منکوحہ مردوستی ہے ومن بعد انفاکاک ممکن نہیں بجالا  
 میں سفر مسنونہ اور مباحہ مثل سفر زیارت عتبات عرش درجات یا سفر مسنونہ حج اطاعت  
 شوہر ہستی کے کہ سفر میں خواہ ضرر میں ہو واجب ہے یا واسطے حاصل کرنے سعادت زیارت  
 عتبات عالیات کے کہ موجب مغفرت گناہان عادیث ائمہ علیہم السلام سے ہے ہمارہ  
 ایک اقربا سی دیندار یا معتقد مومن کے بے رضامی شوہر مخالف مذہب جاسکتی ہے اور  
 صورت معروضہ تفاوت رکھتا ہے باین طور کہ زن و مرد دونوں سُنی تھے اور عقداً اتحاد مذہب  
 میں واقع ہوا تھا بعد نکاح کے پس از چند سال عورت شیعہ ہوئی اور مرد بحال خود سُنی رہا  
 پس اس حال میں واسطے سفر مسنونہ اور مباحہ کے اطاعت ایسے شوہر کی لازم ہے  
 یا نہ بنیو التوجروا **جواب** بنا بر قول صحت ایسے عقد کی بدون اجازت شوہر جانا درست

منوگا والا کن ظاہر ہے کہ اصل اس عقد کی فاسد ہے پس جانازن مذکورہ کا جائز ہو گا بلکہ  
بہ بعض وجوہ بہتر ہے اور در صورت سبب تسنن اور بعد عقد ایمان لائے ضعیفہ کے ہر چند  
احوط یہ ہے کہ اطاعت کرے اور سفر نہ کرے مگر اپنے کو نزدیک اور سکے سے علیحدہ رکھے  
لاکن اگر سفر کرے پس اس صورت میں بھی جرم منع نہیں کر سکتے لیکن احوط یہ ہے کہ  
بغیر اجازت شوہر سفر غیر واجبی نہ کرے مطلقاً ہوا عالم۔

باب یازدہم در مسائل نکاح و متعہ و طلاق و دین مہر  
ورضاعت وغیرہ مثل برجہا فصل مع یکتتمہ  
فصل اول در بیان نیت نکاح و ثواب شادی از کتاب  
تحفہ جعفریہ و مسائل نکاح و متعہ و تنحطی جناب اشرف العلما  
مہتمای ہر دوسرا جناب سید مصطفی الشہر بنیر غاضا و سید العلما  
حاجی سید محمد براہیم صاحب مسائل و تنحطی مجتہدین سابقین  
از کتاب جدول مشرعیان وغیرہ

سُن ای تابعی آخر خیرہ الانام  
نہ انسان بے زن رہے مطلقاً  
کرے متعہ لوٹدی ہو یا ہو نکاح

گلو شری دل و جان دہوش تمام  
یہ ہے حکم شرع رسول خدا  
اسی میں ہے دنیا و دین کی صلاح

بہر حال دلبر سے پہلو تھی  
 ہوا کتنی داجب کہ مرد گردن میں  
 رہا دوسرا نصف جو دین کا  
 بچا دوسو سون سے شیاطین کے  
 اور اسکے نہ کوئے میں سُن اسی جوان  
 نہ اولاد کا ہو گا نے آل کا  
 ہے اولاد انسان کی آرام حبان  
 نہ فتنہ زندگ کوئی تیرا رہا  
 نہ بے زوج بکر عسلو بی خراب  
 نہ خوشنود کدول کو شیطان کے  
 خدا نے یہ ہے جسمین وعدہ کیا  
 اگر ہو گے تم تنگ دست و فقیر  
 یہ ہے سنت سید المرسلین  
 جو مقدور والا نہ مشاومی کرے  
 مکر یہ ہمیشہ نے ہے یہ کسا  
 نہ افلاس کا دل میں لاؤ خطر  
 نہایت ہے خالق کی اسمین خوشی  
 کوئی زندگانی کا اس میں مزا  
 چنانچہ جو بن بیا ہاروزہ رکے

نہ رکے کہ ہے حق سے پہلو تھی  
 تو محفوظ اوس کا ہوا نصف دین  
 رہے حفظ میں اوس کے صبح و سہا  
 بنے کام دنیا کے اور دین کے  
 سدا پاتیرے واسطے ہے زیان  
 نہ کوئی ہو پہ سان تیرے حال کا  
 اسی سے ہے دنیا میں نام و نشان  
 تو پیدا ہے گویا نہمین تو ہوا  
 کہ ترویج میں ہے نہایت ثواب  
 نظر کر اوس آیہ ہوتا آن کے  
 کرو سب نکاح اور ہو کتنی خدا  
 کوے کا غنی بفضل رب قدیر  
 جو موند اس سے پہرے وہ انہن میں  
 نہمین امت شاہ کونین سے  
 کرو شادیاں تاکہ ہو اغنیا  
 خدا رزق دیکھا تمہیں بیشتر  
 کرو اس سے ہرگز نہ گردن کشی  
 سوا اسکے ہے مرتبہ بھی بڑا  
 اور اک رات بہرہ عبادت کرے

تو بیا ہے کی دو کعتون سے کہی	نہ اوس کی عبادت کرے ہمسری
سوا اسکے ہین اور بھی مرتبے	کتب میں احادیث کی دیکھ لے

**سوال** صیغہ نکاح جو مرد و زن بلا شرکت وکیل کے پڑھ سکین مفصل مع سوال و جواب درج فرمائیے بنیو تو جو جواب عورت کے مرد سے انکحتک نفسی یا یون کے زوجتک نفسی علی المهر المعلوم مرد جواب میں بلا تاخیر کہ قبلت النکاح یا کہ قبلت التزویج علی المهر المعلوم پس نکاح صحیح ہوگا ہوا عالم <sup>۸۰۹</sup>سوال آپ کی معمولی عبارت ایجاب و قبول کی نکاح بالغہ میں کیا ہے یا ایک صیغہ ہے یا کرا ہے مطلع فرمائیے بنیو تو جو جواب ایک صیغہ کافی ہے یعنی انکحت موکلتی موکلت علی المهر المعلوم اور یہ صیغہ اوستو ہے کہ عورت بالغہ رشیدہ ہو اور اسکی وکالت سے نکاح وکیل پڑے اور مرد بھی بالغ رشید ہو اور اسکا بھی وکیل ہو اور وکیل مرد جواب میں کہ قبلت النکاح لموکل علی المهر المعلوم اور اکثر احتیاطاتین صیغہ پڑے جاتے ہین ایک صیغہ وہی ہے جو مذکور ہوا اور دوسرے زوجت موکلتی موکلت الخ اور تیسرا صیغہ زوجت موکلتی بموکلت الخ **سوال** جبکہ مرد و عورت دونوں نابالغ ہوں تو انکا نکاح وکیل کو کسکی اجازت سے پڑھنا چاہیے اور صیغہ نکاح کا مثل بالغین کے ہے یا اور طرح پر اور اگر اور ہے تو مرد و عورت نابالغ کا علمیہ علمیہ ارقام فرمائیے اور ایسا لکھیے کہ وکیل پڑھ سکے نہ کہ باہم پڑھیں بنیو تو جو جواب نابالغ اور نابالغہ کا ولی شرعی باپ ہے اور دادا پس جب وہ کسی کو وکیل کریں تو بوکالت اوسکے نکاح ہو سکتا ہے پس وکیل پدر دختر نابالغہ یون صیغہ پڑے انکحت بنت موکلت ابن موکلت علی المهر المعلوم پس وکیل پدر طفلس

نابالغ کے قیلت الشکاح لابن مؤکل علی المهر المعلوم ہر وکیل پہ  
 دختر کے زوجت بنت مؤکل ابن مؤکل علی المهر المعلوم ہر وکیل ثانی  
 جواب میں کہ قیلت الذکر وینج لابن مؤکل علی المهر المعلوم اور سی  
 دو صیفہ کافی ہیں علی ملاحظہ ہو العالم **سوال** اگر نکاح و یا سنکو حد یا ہر دو نابالغ و نابالغہ  
 ہوں اور ولی نہ ہو تو صیفہ نکاح کیونکر واقع ہو بینا تو جہاں **جواب** صورت مرقومہ میں  
 نکاح فضولی بے وکالت پڑھا جاوے گا اور نکاح فضولی دونوں طرف سے یہ ہے انکحت  
 زینب زیداً علی المهر المعلوم شخص ثانی کہ قیلت الشکاح لزید  
 علی المهر المعلوم **سوال** بوقت واقع ہونے صیفہ نکاح و مستہ کے ہونا گوارا  
 کا ضروری و لازمی ہے یا نہ **جواب** صحت نکاح و مستہ موقوف وجود گواہان پر نہیں ہے  
 ہو العالم **سوال** اگر عقد اس طور پر کہ سنیاں کرتے ہیں یعنی تین مرتبہ وکیل زن بزبان  
 ہندی کہتا ہے کہ فلا فی دختر فلان کو بعض اتنے مہر کے بیٹے وکالت گواہی گواہان حاضر  
 کے ہجک جو رک کے دیا تو نے قبول کیا مرد ہر مرتبہ کہتا ہے کہ قبول کیا بیٹے پس اگر  
 بسبب عدم آگاہی صیفہ مقررہ علمای رحمہ اللہ اس کے یا بعلت اسکے کہ والیا  
 زن و یا خود عورت مذکورہ بسبب سنی ہوئے اون لوگوں کے ادا سی صیفہ مقررہ ائمہ  
 علیہم السلام ہمارے کا قبول نہ کرے اور نکاح ایک شیعہ یا نہ سے کرے صحیح ہے یا نہ اور بصورت  
 آخر حکم دربارہ میراث اون دونوں اور اولاد اون دونوں کے کیا ہے **جواب** اگر ایجاب  
 و قبول بلفظ نکاح یا مطابق اسکے اگرچہ بزبان ہندی واقع ہو تو ظاہر نکاح صحیح ہے والا  
 فلا و احوط یہ ہے کہ بدون ضرورت عقد مذکور پر کتفانہ کیجاوے ہو العالم **سوال** صیفہ  
 نکاح و مستہ بزبان ہندی و فارسی کہنا صحیح ہے یا نہ **جواب** صیفہ عقد فارسی میں یوں



واقع کرے یعنی زن بگوید کہ من زن تو شدم بظلمان مبلغ اگر متعہ است بگوید کہ ادا حال تا فلان  
وقت و مرد بگوید کہ قبول کر دوں خوب است اور اگر ایسے مطلب کو زبان ہندی وغیرہ بھی  
کہے تو مضائقہ نہیں ہے لیکن جبکہ صیغہ عربیہ صحیحہ واقع ہو سکے ہو العالم **سوال**  
شکل صیغہ متعہ جو کالتا یا غیر کالتا پڑا جاوے ارشاد فرمائیے **جواب** صیغہ متعہ اور  
اوسمین تعین مدت واجرت واجب ہے یعنی عورت کے **مُتَّعَتٌ لِّنَفْسِ الْمُدَّةِ**  
**الْمَعْلُومَةِ عَلَى الْمُبْلَغِ الْمَعْلُومِ** پس مرد کے **قَبِلْتُ الْمُتَّعَةَ لِنَفْسِي**  
**عَلَى الْمُبْلَغِ الْمَعْلُومِ** اور اگر وکیل طرفین ہوں یوں کہیں **مُتَّعْتُ مُوَكَّلَتِي**  
**مُؤَكَّلَكَ الْمُدَّةَ الْمَعْلُومَةَ عَلَى الْمُبْلَغِ الْمَعْلُومِ** وکیل مرد کے **قَبِلْتُ**  
**الْمُتَّعَةَ لِمُوَكَّلِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ** **سوال** زبان اردو میں صیغہ متعہ  
کس طور سے پڑے اور اسکی تشریح سے سرفراز فرمائیے **جواب** عورت مرد سے کہے کہ  
میں نے متعہ میں دیا اپنے تئیں تجھ کو مدت معلومہ تک اور ہر مہر معلومہ کے مرد کے قبول کیا  
میں نے اس متعہ کو مدت معلومہ اور ہر مہر معلومہ کے پس اس طرح کہنے سے متعہ واقع ہوگا دوسری  
واقع کرنا صیغہ صحیحہ عربیہ کا ولوبا التوکیل متعہ ہو ہو العالم **سوال** اگر اجازت نکاح  
مالک بالغ سے جو بیانسے فاصلہ پر ہے بذریعہ کتابت کے طلب کر کے نکاح واقع کرے تو  
ہو سکتا ہے یا نہیں اور اسی طرح کوئی وکیل مثل موکل دوسرے وکیل کو اپنی جانب سے  
وکالتا اجازت دے تو درست ہے یا نہیں خود با اجازت موکل کے ہو یا موکلہ کے کہ دونوں  
ایک مقام پر جمع نہیں برضای ہر دو نکاح واقع کر سکتا ہے یا نہیں **جواب** اگر کتابت  
سے علم حاصل ہو تو بوکالت نکاح واقع ہو سکتا ہے اور وکیل اپنی طرف سے کر سکتا ہے اگر  
موکل نے اجازت توکیل دی ہو ہو العالم **سوال** کنیز زیدہ جالہ عقدہ مادین تھی اب

حادثہ کنیز مذکورہ کو طلاق دیا زید عقد اور کا ساتھ کسی اور کے واقع نہیں کرتا اور نہ اپنے  
 تصرف میں لاتا ہے اس حال میں کنیز بلا رضامندی زید عقد اپنا ساتھ عمر و بکر کے کر سکتی  
 ہے و در صورت عدم اختیار اگر وہ کنیز نہ کر دے تو اون دونوں میں کون گنہگار ہے مالک  
 یا کنیز مگر کنیز بلا تصور ہوگی کیونکہ خواہش نفسانی ہر انسان پر غالب ہے بینو اتوجہ و اجواب  
 نکاح کنیز کا مالک کنیز یعنی زید کو اختیار ہے البتہ حفاظت اسکی از تکاب محرمات سے ہند کر  
 مضیہ دید پر لازم ہے پس اگر باعث امر زام زید ہوگا تو گنہگار ہوگا اور وہ کنیز بھی اگر مجبور  
 اوس فعل پر نہ تھی تو گنہگار ہوگی ہوالعالم **سوال** ہندہ کنیز شرعی زید کی ہے اور زید  
 اوس سے مقاربت نہیں کرتا اور وہ بوجہ خواہش نفسانی چاہتی ہے کہ اپنا عقد ساتھ  
 عمر و بکر کے کرے مگر زید مانع آتا ہے اور نکاح واقع نہیں ہونے دیتا ایسی حالت میں کنیز بے  
 اجازت زید نکاح کرے و یا مجبورانہ بوجہ خواہش نفسانی ترک فعل حرام ہو مفصل ارشاد ہو  
**جواب** صورت مرقومہ میں دونوں امروں میں وہ کنیز گنہگار ہوگی اور زید اگر اسکی  
 حفاظت حرام سے اور تدبیر حفظ باوجود اسکان نہ کرے تو زید بھی گنہگار ہوگا اور بجمہ تدابیر  
 یہ امر بھی ہے کہ زید خود اوس پر تصرف کرے یا کسی اور سے اور کا عقد کر دے ہوالعالم  
**سوال** ہندہ نے ایک دختر نابالغہ کا فرہ خرید کر کے لے پا لک یعنی متبانی کیا اور نابالغہ  
 درشد پرورش کرتی رہی اور عقد اور کا بوقت بلوغ ہندہ نے باقرا دخترانہ زید کے کو حکم کرخصتی  
 میں واسطے چہ کے عقد کیا کہ بعد پانچ چہ ماہ کے جملہ رسومات عرفی کو کے لڑکی کو خصت  
 کر دینگے اسوقت خراج واسطے اداسی رسوم عرف کے ممکن نہیں ہے اس باعث سے  
 درمیان زن و دشوی خلوت صحیحہ واقع نہوئی اور زید نے ہندہ سے تقاضا ہی خصتی عرف  
 اپنی کا کرنا شروع کیا ہندہ نے کہا کہ ہکوا بھی گنجائش نہیں ہے اور بے اداسی رسوم

ہم اگر کسی کو خضعت ذکر کیلئے ایسی گفتگو میں درمیان ہندو زید کے رنج واقع ہوا اور زید صبر  
 و اُتر ہائی برس کا ہوا چلا گیا ایک دوسرے میں اس عرصہ میں کچھ خبر بھی اوسکی زندگی کی ملی مگر  
 اب مفقود النجر ہے چونکہ درمیان زن و شہوی کے مقاربت واقع نہیں ہوئی اس عیش  
 سے ہندہ چاہتی ہے کہ عقد دوسرا دختر مذکورہ کا ساتھ عمر و بکر کے کوئے مگر زید نے بوقت  
 جائیکے طلاق نہیں دیا ہے نکاح جائز نہ ہو گا یا نہیں مفصل ارشاد فرمائیے مبنیاً تو جبر واد  
**جواب** صورت مرقومہ میں اگر وہ کنیز شرعی ہندہ کی ہے پس ظاہر اطلاق اوس کا  
 باختیار شوہر کے ہے اگر شوہر آزاد ہے لیکن اگر ہندہ اوس کنیز کو آزاد کرے اور بجز آزادی  
 فوراً وہ کنیز عقد نکاح فسخ کرے پس ظاہر عقد باطل ہو جائیگا اور اوس کنیز آزاد شدہ کو  
 بعد از ان اختیار ہوگا جس سے چاہے عقد کرے پس اگر دخل بہا نہیں ہے تو عدہ بھی  
 اوس کا نہیں ہے ہوالعالم **مسئلہ نہا متعلق سوال** بالاکنیز شرعی و  
 اطلاق کنیز شرعی کس پر ہے و کنیز شرعی کے کیا شرائط ہیں مبنیاً تو جبر واد **جواب** جو  
 کہ والدین اوسکے کافر تھے اور وہ نابالغہ تھی یا بعد بلوغ خود بھی کافر ہوئی اوسپر اگر کسی  
 مسلمان کا تسلط اور قبضہ ہو خواہ باشتراخا و بغیر اوسکے تو اوسکو اگر چاہے کنیز بناوے وہ  
 کنیز شرعی ہوگی بعد از ان جب شخص اوسکو دوسرے مسلمان کے ہاتھ بیچے یا ہمہ کرے  
 تو وہ مشتری یا مہوہ بلسکی ملک شرعی ہوگی ہوالعالم **سوال** در صورت ایام حیض نکاح  
 زن ساتھ کیسے واقع ہو سکتا ہے یا بعد گزرنے ایام حیض عقد ہوگا مبنیاً تو جبر واد **جواب**  
 حیض مانع صحت عقد نہیں ہے البتہ مانع جواز و طہی ہے ہوالعالم **سوال** زید ولد الحرام ہے  
 اور عقدا و سکا ساتھ ہندہ کے کہ وہ بھی نطفہ ناسے ہے ہوا و یا صرف زید ولد الحرام ہے و یا  
 بالعکس پس چوڑ کر کے ان سے متولد ہوں وہ ولد الحرام ہیں یا ولد الحلال مفصل و شرح ارشاد

بینوا تو جرحاً **جواب** اگر زید و ہندہ دونوں شیعہ ہیں یا زید شیعہ ہے اور ہندہ سنیہ ہے اور نکاح  
 پہنچ شرعی واقع ہوا ہے تو اولاد انکی حلال زادہ ہوگی ہو العالم **سوال** یہ رسم شادی میں  
 یہاں قرار دیکھی ہے کہ سال حجت یعنی بارہویں و چودھویں و پینسویں سال عمر مرد کے  
 عقد واقع نہیں کرتے اور سال طاق میں مثل یا زولہم و یا زولہم و نورولہم نکاح کرتے ہیں  
 اور یہ تیس صرف واسطے مرد کے ہے اور رکت ہیں کہ سال حجت میں تزویج واقع کرنے سے  
 درمیان زن و شوہر کے اتفاق نہیں ہوتا اور وہ شادی مہمل بہ طال ہوتی ہے یہ امر از رو  
 شرع اگر درست ہے تو یہ شرط بہ نسبت عورت بھی ہے و یا نہ جواب اسکا بحوالہ کتاب ارشاد ہو  
 ماننے والا اس رسم کا بدعتی ہے یا نہ اور اگر یہ امر بے اصل ہے تو باعث اجرائی و اہم کیا  
 ہے **جواب** امر مذکور کی کچھ اصل شرعاً نہیں ہے نابالغ کے ولی شرعی کو اختیار ہے  
 جب چاہے اسکا نکاح کر دے اور بالغ رشید خود مختار ہے ہو العالم **سوال** کتاب  
 مجموعہ عباسی میں نظر سے گزرا ہے کہ عقد درمیان عیدین بوجہ واقع ہونے عقد عائشہ کے  
 میان عیدین نہ کرنا چاہیے کیونکہ افعال اسکے اکثر شیعہ تھے یہ وجہ موجب مانع تزویج درمیان  
 عیدین درست نہیں معلوم ہوتی کیونکہ افعال متعلق فاعل فعل سے ہیں قصور عقد و  
 ایام مذکورہ کیا ہو یا کوئی باعث دوسرا ہے **جواب** عقد کرا درمیان عیدین جائز ہے  
 حرام نہیں ہے بلکہ کراہت بھی ثابت نہیں ہے ہو العالم **سوال** ہندہ زن کافر  
 ساتھ عمر کے کہ وہ بھی کافر ہے منگنی یعنی منسوب ہو چکی تھی مگر اوج اسکا بطریق ہند  
 اسکے ساتھ غیر واقع نہیں ہوا اس درمیان میں زید نے کہ مسلم ہے ہندہ سے زنا کیا اور  
 اسکو مسلمان کر لیا اور اب چاہتا ہے کہ نکاح کرے عقد جائز ہو گا یا نہیں **جواب**  
 صورت مذکورہ میں اگر ہندہ کسی کی زوجہ یا مستعدہ نہ تھی تو زید کو بعد اسلام ہندہ نکاح

اوس سے جائز ہو گا ہو العالم **سوال** محمود نے ایک عورت نابالغہ کو مسلمان سے خرید کیا اور اوس کو کنیز بنانا بنایا اور چاہتا ہے کہ بعد بلوغ بے نکاح و متعہ اپنے مصرف میں لاوے وہ عورت اوس پر حلال ہے یا حرام **جواب** اگر وہ دختر مسلمان زادہ ہے تو بدون نکاح یا متعہ صحیح پنج شرعی اوس سے مباشرت جائز نہیں ہو العالم **سوال** آپ نے اور جناب علیہ السلام مکان قبلہ متعین و کدیاہل دین واقف اسرار خفی و جلی مولانا و مقتدا سید محمد تقی صاحب علیہ السلام درجۃ و مقامہ نے اکثر مسائل اخبار میں ارشاد فرمایا ہے کہ متعہ باذن بازار یعنی کسی کی بکراہت جائز ہے اور جناب سید العلماء رضوان مآب پیشوا سیالکوٹی و عافین مولانا و مقتدا آقا سید حسین صاحب عرف میرن صاحب قبلہ مرحوم و مغفور در صورت عدم ترک فعل ناشایستہ اوسکے متعہ حرام فرماتے ہیں چنانچہ نقل استفتاء زریب صفحہ ۳۷ اس بارہ میں آپ کا کیا ارشاد ہے **سوال** متعہ باذن بازار سیالکوٹی کسی جائز نہت یا نہ **جواب** بعد قبول توبہ بلا دفعہ صحیح است والا شہد الکرامۃ دارد و اگر دیکسی شہد در آن وقت حرام است ہو العالم **جواب** نہان کسبیبہ سے متعہ قبل انقضای عدہ کہ علی القول بالاحوط جائز نہیں ہے اور بعد انقضای عدہ کہ وجہی ہیں اور قبل توبہ باذن مذکورہ مکروہ ہے اور بعد عدہ و توبہ کے سنت ہے ہو العالم **سوال** سابق میں مسئلہ دوبارہ متعہ باذن کسبیبہ کہ جسکو جناب رضوان مآب سید میرن صاحب در صورت ترک عدم فعل قبیح اوسکے حرام فرماتے ہیں اور نقل استفتاء رہبی روانہ کیا تھا صورت مذکورہ میں بھی ارشاد والا ہوا ہے کہ مکروہ ہے اور جناب مولانا صاحب مرحوم صورت مرقومہ میں جانب حرام اشارہ فرماتے ہیں پس باعث اختلاف مسئلہ کیا ہے اور اعتبار مسئلہ جناب جنت آرام گاہ پر کرنا چاہیے یا نہیں مفصل ارشاد ہو **جواب** غالب ہے کہ

مضامین اجوبہ مسائل مذکورہ میں تفرقہ اور تباین نہواگر یہ عبارت میں کچھ فرق ہوگا پس جو کچھ کہ نجیف نے سابقا گزارش کیا مثل اوسے کہ اب بھی گزارش ہوئے اسکو لحاظ فرمانا چاہیے وہ یہ ہے کہ مستندین کسب سے اگر یہ مسئلہ اختلافی ہے لیکن علی القول الاصول متبک وہ عدہ زنا سے خارج نہو تو جائز نہیں پس اگر اوسنے زنا کو ترک کیا اور عدہ گزر گیا لیکن ابھی تک توبہ واستغفار درگاہ اسی میں نہیں کی تو مستند اوس سے جائز ہے پکراہت اور اگر توبہ بھی کی تو بلا کراہت جائز ہے پس اس کلیہ کا لحاظ رکھنا چاہیے اور اگر دستخط جناب علین مکان یا جناب جنت مآب میں عبارت مجمل ہو تو یہ سمجھنا چاہیے کہ مراد اوس سے یہی مفصل مذکور ہوگی ہو العالم **سوال** نقل مسئلہ جناب میرن صاحب متعہ بازن بانہی لینے کسی جائز است یا نہ بنیو تو جوا **جواب** بعد قبول توبہ بلا دفعہ صحیح است والا شد الکراہت وارد و اگر کسی باشد در آن وقت حرام است مراد و اگر در کسی باشد در آن وقت حرام است سے کیا ہے فہم ناقص میں معنی اس فقرہ کے یہی معلوم ہوتے ہیں کہ اگر کسب کو ترک نہ کرے تو مستند کرنا اوس سے حرام ہوگا اور اگر معنی دوسرے ہوں تو اوس طور پر ارشاد ہو ہو العالم **جواب** ظاہرنا قتل کو کسی لفظ میں اشتباہ ہو اسے پس اگر اصل مسئلہ کو بدستخط ہوا ہے دیکھا جائے تو مال اوسکا واضح ہووے ہو العالم **حکم** اصل مسئلہ مولف اور لاق کے پاس موجود نہ تھا یا میں سبب پھر دریافت مسئلہ نہ کیا گیا مگر شاید مراد کسی سے جناب میرن صاحب قبلہ کی عدہ حرام ہو کیونکہ اندہ عدہ جو امتہ مسائل دستخطی مجتہدین سے نہیں پایا جاتا سو اسی اسکے اور کوئی اعتراض میں نہیں آتا **سوال** نمبر ۱۶۵ سی پرچہ اخبار میں ارشاد ہوا ہے کہ نکاح مرد مسلمان کا عورت نصرانی سے جائز نہیں اور آغا احمد صاحب بیہانی جو سابق ہندوستان میں تشریف

لائے تھے اور ان سے بمقام پٹنہ اکثر رئیسوں نے وہاں کے مسئلے دریافت کیے تھے اور نواب عباس علی قلی خان صاحب نے خاص اہم مسائل کی ایک کتاب ترتیب دی ہے اہنام اوسکا مجموعہ عباسی رکما ہے ہم سوال اور جواب نقل اوس استفتا کی خدمت اقدس میں ارسال کرتے ہیں کہ وہ متعہ نصرانیہ اور اہل کتاب مرد مسلمان سے جائز فرماتے ہیں آپ کے نزدیک متعہ بھی نصرانیہ اور مجوسیہ سے درست ہے و یا نہیں اور اگر درست نہیں ہے تو باعث اختلاف مسئلہ کیا ہے **سوال** زن راکہ اکثر مردان می دانند کہ از فرقہ کفار است خواہ عربی خواہ ذمی شخصے باہا جان زن متعہ کرد و بوقت متعہ استفسار طریش نہ نمودہ ہر چند احوال کفر از مردمان شنیدہ باشد متعہ صحیح است بیدو اتوجروا **جواب** متعہ کافرہ صحیح نیست و یا اہل کتاب چون یہود و نصاریٰ و مجوس مضائقہ نیست ہو العالم **جواب** یہ مسئلہ اختلافی ہے اور گمان نحیف یہ ہے کہ نکاح و متعہ کرنا مسلمان کو ساتھ زنان اہل ذمہ یعنی یہود و امثال او کے جائز نہیں ہے خصوصاً زمان غیب امام علیہ السلام میں کہ ان لوگوں نے شرط لفظیہ کو ترک کیا ہے پس ہمارے نزدیک فی زمانہ زنان مسطورہ سے نہ نکاح کرنا مسلمان کو جائز ہے اور نہ متعہ ہو العالم **سوال** کیا فرماتے ہیں علمای دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ نکاح زینب نابالغہ بولایت پدر او سکے ساتھ زید بالغ کے ہوا تا اب کہ زینب مذکورہ کو پہنچی اوس نکاح سے اگرہ کرتی ہے باپ اوسکا اوسکے نہیں ہر چند فہمائش کرتا ہے قبول نہیں کرتی اور کبھی ہر ایک اپنے نہیں ہلاک کرونگی اور اس نکاح کو قبول نہیں کرونگی پس اس صورت میں کیا تدبیر کچاوے اور نکاح اوسکا درست ہے یا نہ مفصل بہر دو خط ارشاد ہو مینو اتوجروا **جواب** نکاح مذکور صحیح و لازم ہوگا اور اگر کہتے ہیں اوس عورت کے فسخ نہ ہوگا ہو العالم **سوال** ما قولکم

مذکورہ نیک عورت مگرئی زید کی عیاسی سرے کی دو لڑکیاں ہیں زید نے ایک سے نکاح اپنا  
 کیا اور دوسری کا اپنے فرزند سے کیا آیا یہ نکاح جائز ہے یا نہیں **جواب** ظاہر دونوں  
 نکاح جائز و صحیح ہیں ہو العالم **سوال** زید کی مستوعہ سماء ہندہ حاملہ بزید ہے اور مدت  
 مستعہ باقی ہے اور زید چاہتا ہے کہ پیش از انقضای مدت مستعہ وضع حمل بعد معافی مدت  
 بقیہ مذکورہ مستعہ ثانی یا نکاح دائمی ہندہ مذکورہ سے کرے یا کہ بعد انقضای مدت مذکورہ پیش  
 از وضع حمل ہندہ مذکورہ سے مستعہ ثانی یا نکاح دائمی کرے تو از روی شرع شریف یہ دو صورتیں  
 جائز و درست ہیں یا نہیں مفصل ارشاد ہو مبنیٰ التوجہ و **جواب** دونوں صورتیں جائز ہیں **سوال**  
 کیا فرماتے ہیں مجتہد العصر و الزمان مظلہ العالی اس مسئلہ میں کہ داماد خوشداسن  
 سے عقد کیا چاہتا ہے مگر زوجہ شکم خوشداسن مذکورہ سے نہیں ہے بلکہ دوسری خوشداسن  
 سے جانی ہے پس اس صورت میں نکاح زید ہندہ سے مطابق شریع شریف صحیح ہے یا ناجائز  
**جواب** زوجہ نسبیہ اگر مادر زوجہ زید کی نہیں ہے اور زید کے حلال ہے ہر گاہ کوئی مانع  
 شرعی نہ کرے تاہو ہو العالم **سوال** نمبر سوال ۱۰۸۸ میں نسبت دختران بالغہ باکرہ کے لکھا ہے  
 کہ اگر بوجہ شرم و حجاب کے اجازت عقد کیل کو اپنے منہ سے نہیں دیتی تو اجازت دینا والد  
 و عمہ و خالہ کا بوجہ سکوت باکرہ کے کافی ہے جب تک کہ خلاف رضائیت نہ ہو پس خلاف  
 رضا کے کیا شرائط ہیں اکثر بوقت دینے اجازت اپنے وکیل کے دختران باکرہ کی آنکھ سے  
 آنسو ضرور نکل آتا ہے پس نکلنا آنسو کا داخل خلاف رضا کے ہے یا نہیں اور اگر نکلنا  
 آنسو کا داخل خلاف رضا نہیں ہے تو اور جو دوسرے قرائن خلاف رضا کے ہوں اور کو  
 ارشاد فرمائیے اور نسبت دختران غیر باکرہ کے کیا اجازت ہے کہ اس کا بھی سکوت کرنا  
 بروقت دینے اجازت والدہ خواہ عمہ و خالہ کی کافی ہو گا اور لوگوں کی اجازت سے عقد



صحیح ہو گا یا نہیں **جواب** پانچ سوال مذکورہ کی یہ عبارت تھی کہ سکوت باکرہ کافی ہے جب تک کہ خلاف رضا ثابت نہ ہو اور اس سے یہ ہے کہ جب وکیل اذن طلب کرے باکرہ رشیدہ اور وہ سکوت کرے تو کافی ہے ثبوت تو وکیل میں بشرط مذکور اور اجازت عمدہ و خالہ کو کچھ مدت اس میں نہیں ہے اور اگر یہ وکیل مانع رضا علی الاطلاق نہیں ہے ہاں اگر اس طرح کوئی قرینہ قائم ہو مثل اسکے کہ وہ باکرہ قبل اذن اس عقد سے کراہت ظاہر کر چکی ہو اور وکیل کو یہ بات معلوم ہو پس اس حالت میں سکوت اس کا کافی نہ ہو گا اور سکوت ثبوتیہ مطلقاً کافی نہیں ہے

الشہور ہوا **العالم سٹوال** کیا فرماتے ہیں علماء دین اگر کسی کی ماں سے کسی نے زنا کیا ہو اور پھر اس کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہے تو ہو سکتا ہے یا نہیں **جواب** اس نکاح سے اجتناب کرنا چاہیے ہوا **العالم سٹوال** زید نے بمجرور انتقال شوہر ہندہ بغیر گزرتے ایام عدہ کے متعہ یا نکاح ہندہ سے کر کے وطی کیا اس صورت میں وطی درست ہے یا زنا می محصنہ ہوا یا حرام اور اگر جائز نہیں ہے تو بعد انقضای عدہ بار دیگر نکاح یا متعہ عورت مذکورہ سے جائز ہو گا یا نہ **جواب** صورت مرقومہ میں نکاح و متعہ درست نہوا اور وطی حرام عمل میں آئے اور عورت ہمیشہ اوس پر حرام ہوگی ہوا **العالم سٹوال** کیا فرماتے ہیں علماء دین بیچ اس مسئلہ کے کہ کوئی شخص قصد متعہ کا ساتھ زن فاحشہ یعنی مالزادی کے بلا عدہ کرے جائز ہے یا نہیں اور مدت متعہ کتنے عرصہ تک ہے **جواب** متعہ عورت فاحشہ بکراہت جائز ہے اگر کسیکے عدہ میں نہوا اور اگر عدہ میں کسیکے ہو تو اوس سے متعہ جائز نہیں ہے اور تعین مدت متعہ میں مرد و عورت کو اختیار ہے بشرطیکہ احتمال حیات اوس مدت تک ہو

ہوا **العالم سٹوال** کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ رسالی کی بیٹی سے متعہ جائز ہے یا نہیں در انحالیکہ خالہ اس کی زندہ ہو **جواب** اگر خالہ اجازت دے تو جائز ہے اور عدہ

اجازت اوسکے علی الظاہر جائز نہیں ہو العالم **سُئِلَ** سائمتہ عورت باکرہ رشیدہ کے بلا اجازت اوسکے والدین کے مستعد کرنا جائز ہے یا نہیں بینو اتوجہ **جواب** بنا بر قول مشہور زن باکرہ رشیدہ سے مستعد بے اجازت والدین کے جائز ہے باکرہ است ہو العالم **سُئِلَ** ایک کنیز ہے کہ ہمراہ زوجہ کے آئی ہے اور باپ نے زوجہ کے مالک اوس کنیز کا زوجہ کو کیا ایسی حالت میں سائمتہ اوس کنیز کے مستعد کرنا بلا اجازت زوجہ جائز ہے کہ نہیں اور وہ بالغ ہے **جواب** صورت مرقومہ میں کنیز مذکور سے بے اجازت زوجہ مستعد جائز نہیں ہو العالم **سُئِلَ** مستعد مثل نکاح کے ہے یا کچھ فرق ہے بینو اتوجہ **جواب** بیح احکام نکاح اور مستعد کے فرق ہے لیکن حرمت میں اوپر زانی کے دونوں برابر ہیں ہو العالم **سُئِلَ** زنانہ فاحشہ جو مثل طوافین کے ہیں سائمتہ اوسکے مستعد کرنا بلا حد یافت عدہ جائز ہے یا ناجائز **جواب** صورت مرقومہ میں اگر عدہ زن یا عدہ وطی حلال میں ہونا اوسکا معلوم نہ ہو تو اوس عورت سے مستعد جائز ہے باکرہ است اور اگر عدہ میں ہونا معلوم ہو اگرچہ بقبر کن معلوم ہو تو مستعد اوس سے علی الاحوط جائز نہیں ہو العالم **سُئِلَ** معنی عدہ کیا ہیں مفصل ارشاد ہو بینو اتوجہ **جواب** عدہ سے مراد وہ زمانہ ہے کہ جس میں وہ عورت بعد وفات شوہر کے یا بعد طلاق کے کسی شخص غیر شوہر اول سے نکاح یا مستعد نہیں کر سکتی اور عدہ کسی طرح پر ہے اور زمانہ ہر عدہ کا مختلف ہے پس زمانہ عدہ طلاق زن آزادستہ قیتمۃ الحیض تین طرح میں اور عدہ متمتع بہا بعد گزرتے ایام مستعد کے دو حیض میں بنا بر قول مشہور کے ہو العالم **سُئِلَ** کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے سائمتہ ایک عورت کے تنہیہ نکاح کا کیا اور وقت نکاح باقرار منکوحہ مذکورہ و شہادت دو زنا ثابت ہوا کہ شوہر نہیں رکھتی ہے بعد اسکے زانی دومردوں کے علوم ہوا کہ عورت مذکورہ

شہر ہے اب کہ طی قبل معلوم ہونے اور خبر کے وقوع میں آئی زنا محض نہ ہے یا نہ جواب  
 صورت مرقومہ میں طی کہ بیچ حال جہل اور عدم علم کے واقع ہوئی ہے زنا میں محسوب نہوگی  
 ہو العالم **سؤال** نکاح اور طلاق مردان گنگ کا کیونکر ہونا چاہیے جواب ہر گاہ گنگ  
 بشارت والدہ واسطے طلاق یا نکاح کے کسی شخص کو وکیل کرے پس بواسطہ وکیل نکاح اور طلاق  
 اوسکا ہو سکتا ہے ہو العالم **سؤال** در صورت عدم دستیابی عربی دان کے فقط ایجاب قبول  
 نکاح اور مستعین کافی ہے یا نہ بلینہ اور جواب لازم ہے کہ نکاح اور مستعین میں صبیحہ  
 زبان عربی پڑھا جاوے اگر ممکن ہو والا جس زبان میں ممکن ہو پڑھیں ہو العالم **سؤال**  
 صبیحہ متعہ اگر عورت یا مرد سے بیعت نہ ادا ہونے لفظ کے عربی زبان سے وہی ترجمہ  
 اوس عبارت عربی کا جو شرط ہے عورت اور مرد دونوں میں تو صحیح ہے یا نہیں جواب  
 بنا بر قول مشہور جو قادیان عبارت عربی پر ہوا اور جس عبارت میں صبیحہ نکاح اور مستعین پڑھے  
 صحیح ہے اگر ترجمہ صبیحہ عربی ہو اور حروف و الفاظ صحیحہ کو ادا کر سکے اور احوط یہ ہے کہ وکیل  
 کہیں اوس شخص کو جو صبیحہ عربی بہ نہج شرعی یا رعایت شرائط ادا کر سکے ہو العالم **سؤال**  
 عورت بابت مرتبہ اول اگر نکاح نہ کرے متعہ کرے پس بعدہ متعہ شہر نکاح کر سکتا ہے  
 یا نہیں بینہ اور جواب شہر اول اثناء عدہ طلاق بائن میں اور عدہ متعہ میں نکاح  
 یا متعہ کر سکتا ہے حاجت انقضای عدہ نہیں ہے اگر اوسی شہر کا عدہ ہے ہو العالم —

**سؤال** عدہ نہ بنا بر قوی واجب ہے یا نہ اور ہے تو کس قدر جواب اگر عورت غیر مزدجہ ہو  
 اور کیسے عدہ میں بھی نہیں ہے زنا کرے اور زنا حاملہ ہو تو عدہ زنا اوس سے ساقط ہے علی الاثر  
 اور جو حاملہ نہ تو اکثر علما اوسکا عدہ بھی ساقط جانتے ہیں لیکن احوط یہ ہے کہ تا انقضای عدت  
 و حیض اوسکا عدہ دیکھا جائے ہو العالم **سؤال** اگر سفیہ فاحشہ یا غیر فاحشہ ماہیت

عدہ اور متعہ سے واقع نہ تو مطلع کرنا ضرور ہے یا نہ اور اگر مطلع ہو لاکن قائل تحریم ہے  
 اور فقط پیاس خاطر متمتع اور بلحاظ جبر نفع عبارت ایجاب کو کرے نہ بقصد ایقاع عقد شرعی  
 متمتع واقع ہوگا مفصل ارشاد ہو بنیو اتوجروا **جواب** در صورت جہالت زن آگاہ کرنا  
 طریق متمتع سے چاہیے بعد از ان جب وہ ایجاب بطریق معتبر شرعی واقع کرے یا بواسطہ  
 وکیل ایجاب اور قبول ہو تو متمتع صحیح ہوگا اگرچہ وہ عورت بنا بر مذہب خود جواز متمتع کی منکر نہ  
 ہو العالم <sup>۵۳</sup> **سوال** اگر مرد یقیناً جانتا ہے کہ فاحشہ متمتع بہا عدہ نگاہ نہ کیگی تو متمتع صحیح  
 ہوگا یا نہ بنیو اتوجروا **جواب** عدہ رکھنا عورت پر واجب ہے اگر وہ عدہ نہ رکھے گی  
 تو گنہگار ہوگی اور متمتع صحیح ہوگا اور مرد گنہگار نہ ہوگا ہو العالم <sup>۵۴</sup> **سوال** ایک عورت نے  
 اپنے شوہر سے فارغ غلطی لی اور شوہر اوس کا نام دیتا اور عدہ کے دس بیس دن باقی تھے دوسرے  
 شخص سے متمتع کیا چار ماہ کا بعد تمام مدت نکاح کیا آیا نکاح اور متمتع اوس عورت کا جائز ہے  
 یا نہیں یا کفارہ ہے اگر کفارہ چاہیے تو کیا کفارہ دینا چاہیے مفصل کیے **جواب**  
 صورت مرقومہ میں اگر شوہر اوس عورت کا عنین تھا اور اوس نے اوس عورت سے کہی بیعت  
 اور دخول نہیں کیا اور بعد از ان طلاق بہ نہج شرعی واقع ہوا تو عدہ اوس کا سا قسط ہے  
 کیونکہ غیر دخول بہا کا عدہ نہیں ہے پس دوسرے شخص سے جو اوس نے متمتع یا نکاح کیا  
 وہ صحیح اور جائز ہوگا اور کچھ کفارہ نہیں ہے ہو العالم <sup>۵۵</sup> **سوال** یہ جو درباب زن بائنے  
 حکم ہے کہ وہ دوسرے شخص سے نکاح کرے اور بعد طلاق شوہر اول کے نکاح میں آدگی  
 پس اگر نکاح نہ کرے متمتع کرے درست ہے یا نکاح ہی کرے جب شوہر اول اوس سے  
 پہر نکاح کر لیا بنیو اتوجروا **جواب** جب زن بائنے منکوحہ کو ایک مرتبہ طلاق شرعی دے  
 اور پہر عدہ میں رجوع کر کے وطی کرے اور بعد از ان پہر طلاق شرعی دے اور پہر رجوع کر کے

وطی کرے پس بعد اسکے طلاق ثالث دیکھا تو وہ عورت اوپر حرام ہو جاوے گی کہ نہ اوس سے رجوع  
 پہ جائز ہے اور نہ عقد پس جب وہ عورت بعد انقضای عدہ کسی اور مرد سے نکاح کر لے گی  
 اور اوس نکاح سے طلاق شرعی ہو گا یا وہ مرد جاوے گا تو بعد عدہ پہر شوہر اول سے عقد جائز ہو گا  
 اور شوہر ثانی کو محمل کہتے ہیں اور محمل میں کئی شرطیں متعین ہیں ازاجملہ یہ ہے کہ اوس سے نکاح  
 دائمی کیا ہو نہ متعہ ہو العالم **سوال** زید مفقود الخبر ہے ہندہ زوجہ اوس کی قصد عقد ثانی کا  
 رکھتی ہے اور کتنے برس تک ہندہ کو انتظار سی اپنے شوہر کی کرنا چاہیے **جواب**  
 جب اوس کے مرزیا یقین قطعی بہ نہج شرعی حاصل ہو تو بعد عدہ عقد ثانی جائز ہو گا والا فلا  
 ہو العالم **سوال** ولی نابالغ اور نابالغہ کے کون کون شخص ہوتے ہیں اور اولیاء میں سے  
 کوئی نہ تو وصیتہ نکاح کیونکر واقع ہو یزید تو جوا **جواب** اقربا میں سے باپ اور دادا ہوتے  
 ہیں اور ولی نہ تو وصیتہ فضولی پڑھا جاتا ہے ہو العالم **سوال** ایک شخص نے ایک عورت  
 کے ساتھ زنا کیا بعد نکاح کرنا چاہا آیا نکاح درست ہو گا یا نہیں اور متعہ درست ہو گا یا  
 نہیں اور اگر ایک مرد جو ان کے لڑکی نابالغہ کے ساتھ زنا کیا تو بعد جو ان ہوئے اوس لڑکی  
 کے اوس مرد کا نکاح اوس لڑکی کے ساتھ درست یا نہیں **جواب** اگر عورت بالغہ  
 کسی کی زوجہ اور متعہ نہ تھی جب اوس سے زنا کی تو زانی کو عقد نکاح و متعہ اوس سے جائز  
 ہے لیکن احوط یہ ہے کہ بعد استبراء ایک حیض یا زیادہ اوس سے عقد کرے اور صدیہ نابالغہ  
 سے جو کسی کی زوجہ اور حکم زوجیت میں نہیں تھی زنا کرے پس اگر انقضای یعنی اتحاد منہ صلیب  
 بوٹی زنا نہیں ہو تا و اوس سے بھی نکاح و متعہ جائز ہو گا ہو العالم **سوال** عقد غلام ملک  
 کی دختر سے جائز ہے یا نہیں **جواب** غلام جائز ہے ہو العالم **سوال** عقد  
 آقا کا غلام کی دختر کے ساتھ جائز ہے یا نہیں **جواب** دختر غلام آقا پر حلال ہے

اگر وہ دختر کنیز شرعی آقا کی ہے تو حاجت عقد نہیں والا بعد نکاح و مستعد حلال ہوگی ہو العالم  
**سوال** کیا فرماتے ہیں علمای دین بیچ اس صورت کے کہ زید مرد ہندو اور ندن منو  
 سے پیدا ہوا ہو اور وہ ولد اظہار اسلام ہی کرتا ہے آیا در صورت مرقومہ بالا عقد زید ہمراہ  
 ندن مومنہ شرعاً درست ہے یا نہیں بنیو التوجروا **جواب** صورت مرقومہ میں اگر  
 زید مومن ہے اور عقد حقہ کہتا ہے عقد اسکا زن مومنہ سے شرعاً جائز ہوگا اگر کوئی مانع  
 شرعی نکاح سے ساتھ اس عورت کے نہ ہو العالم **سوال** کسی عورت کے مقام ناواقف پر  
 اس نیت سے بغور نظر کرنا کہ اگر مغرب خاطر ہوگی تو بغیر من عقد کے دریافت کرے گا پس اگر غیر  
 مشکوحت ثابت ہوگی کوشش عقد کر لیا والا بازنہ ہوگا جائز ہے یا نہیں بنیو التوجروا **جواب**  
 اگر معلوم ہو کہ وہ عورت کسی کی زوجہ اور معتدہ نہیں ہے اور اس سے ارادہ عقد ہو تو  
 اسکی طرف دیکھ سکتا ہے ہو العالم **سوال** نکاح وکیل مرد یا زن سنی کا پڑیا ہوا جائز  
 ہوگا یا نہیں **جواب** اگر وکیل سنی ہو غیر ناصبی و خارجی اور نکاح مرد شیعہ کا بطریق معتبر  
 نزد امامیہ پڑے تو باوجود عدم مانع شرعی صحیح ہوگا ہو العالم **سوال** اگر متعاقبین بالغ  
 و بالغہ ہوں مگر رشد نہیں ہو تو کیونکر نکاح پڑیا جائیگا اور رشد کے برس کے سن میں  
 ہوتا ہے **جواب** صورت مرقومہ میں بھی نکاح فضولی پڑیا جائیگا اور رشد سے مراد  
 یہ ہے کہ آدمی اپنا نیک و بد سمجھا دے بات موقوف کسی سن پر نہیں کوئی جلد رشد ہوتا ہے  
 کوئی دیر میں ہو العالم **سوال** کیا ارشاد ہے جناب سید العلماء و افاضلہ کا اس مسئلہ میں  
 کہ کنیز بدو بعد انتقال پدر کے پس کو میراث میں ملے تو وہ کنیز پس پر حلال ہے یا نہیں  
 بنیو التوجروا **جواب** اگر منکرہ و ملوہ نہ پڑے بشوہ نہیں ہے تو پس پر حلال ہے ہو العالم  
**سوال** زید کی ایک عورت ہے اس کے ایک دختر ہے پہلے خاوند سے زید نے اپنا نکاح عورت سے

کیا اور لڑکی کا نکاح اپنے فرزند سے آیا یہ نکاح بموجب شرع شریف جائز ہے یا نہیں جواب  
 نکاح مذکور جائز ہے ہوا عالم **سوال** عمر و کی ساس اوسکے مکان خلوت میں کہ جہاں  
 وہ ساتھ اپنی بھوپ کے شب باش ہوتا تھا اوسکے فریش خواب پر اوسوقت کہ وقت خواب  
 عمر و نہ تھا اڑل شب میں سورہی اور اندر مکان کے روشنی چراغ وغیرہ تھی الف تاقا  
 خلاف معمول عمر و اپنے مکان میں داخل ہوا اور ساس کو بھوپہ تصور کر کے فریش خوا  
 پر دراز ہو گیا اور بھوپہ ش نفسانی دست درازی شروع کی بجز دست درازی عمر و عورت  
 خواب سے بیدار ہوئی اوسوقت عمر و بھی اس حال سے مطلع ہوا اور اپنی حرکت پر  
 نادام ہوا اب کہ ہاتھ عمر و کا براہ شہوت اوسکے جسم تک براہ نادانستگی پہنچا اس عبت  
 سے منکوحہ اوسکی جبالہ عقد سے خارج تو نہوگی کیونکہ سنا ہے کہ جو شخص براہ شہوت  
 دست درازی ساتھ خوشدامن کے کر لگیا تو منکوحہ اوسکی ازدواج سے اوسکے خارج  
 ہو جائیگی بلینو اتوجر و **جواب** صورت مذکورہ میں زوجہ اوسکی عقد سے خارج نہوگی  
 ہوا عالم **سوال** جو زنان بیوہ کہ قابل شادی ہیں اور بوجہ رسم ہندوستان  
 عقد اپنا نہیں کرتیں اور طلع نسل واقع ہوتی ہے اوسکے قبول روزہ و نماز اور غیبا شیش  
 میں کیا حکم ہے ادا حکم شرع اور ہر تعدی واسطے کرنے عقد کے کر سکتا ہے دیا نہیں اور وہ زنان  
 مغربہ میں الدین و یا نہ بلینو اتوجر و **جواب** اگر وہ زن مومنہ ہے تو نجات اخروی اوسکو  
 حاصل ہوگی اور بابت ترک نکاح کوئی حد شرعی معین نہیں ہے ہوا عالم **سوال** کیا  
 فرماتے ہیں علما و مذہب ائمہ عشریہ کہ نودس برس کے سن میں بے اجازت ولی کے  
 کہ ولی زندہ اور موجود تھا کسی لڑکی کا عقد نکاح ہوا چونکہ رشیدہ ہونا اوسکا اونس زمانہ  
 میں مشکوک تھا اس جہت سے وکیل نے بعد ایقاع صیغہ عقد بطور تکمیل از جانب منکوحہ

اعتقاداً صیغہ عقد نفولی پڑھ دیا تا اب جو اوس لڑکی سے پوچھا تو وہ اوس عقد کو جائز نہیں  
 رکھتی اس صورت میں کیا کرنا چاہیے عام فہم ارشاد ہوا اگر بلوغ اور رشدہ دونوں مشکوک  
 ہو تو اس صورت میں کیا حکم شرعی شریف ہے بینوا تو جردا **جواب** صورت مذکورہ میں  
 اگر رشدہ صبیہ مسطورہ وقت عقد مزبور ثابت نہ ہو شرعی نہ تھا اور اوسے بعد حصول بلوغ و رشد  
 کے اوس عقد کو فسخ و رد کیا تو علی الظاہ عقد مذکور باطل ہو جائیگا خصوصاً صورت اخیرہ  
 میں ہوا **العالم** **سوال** متعہ و نکاح اپنی زر خرید کنیز سے اگر نہ کرے تو جائز ہے یا نہیں **جواب**  
 جو کنیز شرعی ہو اوس سے متعہ کی حاجت نہیں بے متعہ و نکاح اوس کے وطنی مولیٰ کو اوس کے  
 جائز ہے بلکہ متعہ و نکاح اوس سے مالک کو جائز نہیں ہوا **العالم** **سوال** اندر عشرہ محرم و  
 یاروز عاشور دیا اندر چہلم عقد واقع کرنا چاہیے و یا نہ اور اگر ضرورت لابدی مان ایام میں عقد  
 کر نیکی ہو تو در صورت عدم جواز کیا کرے بینوا تو جردا **جواب** در صورت مذکورہ عقد عقد  
 ہوگا لیکن مراسم سرور و شادی سے ایام غم و الم میں اجتناب لازم و ہوا **العالم** **سوال**  
 زن محسنہ وغیرہ محسنہ کی تفصیل ارشاد ہو کہ اس سے مراد شوہر دار وغیرہ شوہر دار ہے و یا اور بینوا تو جردا  
**جواب** اکثر مواضع عبارات فقہاء میں محسنہ سے مراد زن شوہر دار ہے لیکن باجہت شرائط  
 معتبرہ ہوا **العالم** **سوال** اکثر کتب کلام اہل سنت میں نظر سے گزرا  
 کہ کتاب استبصار میں ارشاد مرقنوی ہے کہ متعہ حرام ہے یہ بات درست  
 ہے یا نہیں **جواب** اوس کتاب میں بعد روایت مذکورہ لکھا ہے کہ یہ روایت شاذ ہے  
 پس یہ معارضہ و ایات کثیرہ مجزئہ متعہ اور اجماع علماء شیعہ میں کر سکتے اور علی الظاہ یہ روایت  
 محمول تفسیر پر ہے ہوا **العالم** **سوال** مائتو لکھنے نے ہند کے ساتھ متعہ کیا اور معلوم نہ تھا  
 کہ یہ منکوحہ ہے کیسکی اور عورت نے بھی ظاہر نہیں کیا اوس کا کیا حکم ہے **جواب**



صورت مرقومہ میں متعہ باطل ہوا اور مہر اور سکافہ زید کے کچھ نہیں اور اگر اوس سے  
 وطی کی ہے تو وہ زید پر حرام ہوید ہوگئی اوس پر حلال ہونگی ہوا العالم **سوال** کیا فرماتے  
 ہیں علمای دین اس مسئلہ میں کہ زید نے عمر و کی منکوحہ کو اپنے گھر میں ڈال لیا اور مہر  
 دراز تک اوسکے ساتھ مقاربت کی اور اوس سے کتنے لڑکے پیدا ہوئے مگر عمر نے  
 طلاق نہیں دیا تو اس صورت میں وہ عورت عمر کے نکاح سے خارج ہوگئی یا نہیں  
 اور اگر خارج ہوگئی ہو تو زید کو بعد زنا محصنہ کے اوس عورت کے ساتھ نکاح کرنا درست  
 ہے یا نہیں بنیوا لوجہ و **جواب** صورت مرقومہ میں وہ عورت زید زانی پر حرام ہوید  
 ہوگی کہی اوس پر حلال ہونگی اور عمر کے نکاح سے علی المشہور خارج نہیں ہوئی لیکن بعد  
 استبراء حیض واحد یا زیادہ اوس سے مقاربت کرنا عمر کو احوط ہے اور زید احتیاط یہ ہے  
 کہ اوسے طلاق شرعی دیکر بعد استبراء کے عقد جدید کرے ہوا العالم **سوال** مرد شاعر  
 اور عورت سنت جماعت سے متعہ ہو سکتا ہے یا نہ **جواب** اگر عورت راضی ہو اور  
 ایجاب و قبول بہ شہج شرعی واقع ہو تو متعہ صحیح ہوگا ہوا العالم **سوال** کون عورتوں کے  
 ساتھ مرد کو نکاح کرنا حرام ہے بنیوا لوجہ و **جواب** مرد کو جائز نہیں نکاح و متعہ محرمات  
 نسب سے اور انکے بارے میں شہید ثانی رحمہ علیہ فرماتے ہیں کہ جتنی عورتیں قرابت و  
 رشتہ دار ہیں مرد کی ازروی نسب کے وہ سب حرام ہیں سو اسی اولاد اعمام و اخوان کے  
 یعنی بنجملہ ان سب کے حلال ہیں دختران چچا اور پھوپھی اور دختران ماموں اور خالہ کے  
 خواہ وہ اعمام و اخوان اس شخص کے ہوں یا اسکے آبا و اجداد کے ہوں اور جو نسب  
 حرام ہیں وہ رضاعت سے بھی حرام ہوتے ہیں اور جائز نہیں مرد کو عقد زواج آبا و  
 اجداد سے اور ازواج لیسران اور لیسران لیسران سے اور مادر زین مدفول بہا سے خواہ

وطنی اوس سے بوجہ حلال ہو یا نہ اور ماورز وجہ اور اموات ماورز وجہ سے اور دختران زن  
 مدخول بہا سے وطنی اوس سے بوجہ حلال کے ہو یا نہیں لیکن اگر کسی عورت سے عقد کیا  
 ہو اور مدخول نہیں ہوا بعد از ان اوس سے فراق بوجہ شرعی ہو تو اوسکی دختر سے عفت نہ  
 کر سکتا ہے اور عقد جائز نہیں خواہ ہر وجہ سے نہ ہی بہن ہو یا رضاعی اور وہ حرام ہے  
 جہاں عیناً اور سوا سی انکے اور کچھ عورتیں حرام ہوتی ہیں مرد پر باسباب مختلفہ کہ تفصیل اوسکی  
 کتب فقہ پر مرقوفت ہو العالم **سؤال** ایک مرد مسلمان نے ایک عورت ہندو مذہب  
 کو اوس حالت میں کہ شوہر اوسکا موجود ہے مسلمان کر کے اوسکے ساتھ نکاح کیا تو ایسا  
 نکاح صحیح ہے یا نہیں بنیو تو **جواب** اگر وہ عورت نے مدخول نہ ہوا ہو تو بحمد اسلام  
 نکاح کرنا مسلمان کو جائز ہے والا بعد از قضای عدہ کہ تین طہر ہیں اوسدن سے کہ مسلمان  
 ہوئی اگر انسانی عدہ میں شوہر اوسکا اسلام قبول کرے ہو العالم **سؤال** علمای دین و مفتیان  
 شرع متین کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ ایک عورت طوائف دو ایک ماہ سے ملازم قوم  
 ہندو ہے اور معلوم نہیں کہ حمل کوئی شخص غیر شخصہ کا واقع ہوا ہے عورت مذکورہ چاہتی  
 ہے کہ کسی شخص مسلمان سے متعہ دیا نکاح کرے اس صورت میں کوئی شخص مسلمان اوس ان  
 مذکورہ سے متعہ دیا نکاح کر سکتا ہے یا نہ **جواب** زن غیر زوجہ اگر حاملہ زنا سے ہو تو  
 عدہ اوسکا سا قاطع ہے اور نکاح و متعہ اوس سے ہو سکتا ہے ہو العالم **سؤال** کیا اثبات  
 ہے اس مسئلہ میں کہ ہندو نے اپنی صبیہ نابالغہ کا عقد نکاح ایک شخص سنی مذہب کے  
 ساتھ کر دیا چنانچہ موافق رسم زمانہ صبیہ مذکورہ اپنے شوہر کے گھر گئی اور قریب ایک سال کے وہاں  
 رہی ہے بعد اوسکے شوہر نے اپنے گھر سے اوسے نکال دیا اور زانیہ طلاق جیسا کہ ہندو  
 کے مذہب میں دستور ہے دیکر دوسرا عقد کر لیا اب جب صبیہ مذکورہ بالغ ہوئی تو باوجودیکہ

وہ طلاق بھی دیکھتا تھا اپنے شوہر مذکور سے راضی بنیں اور چونکہ شیعہ ہو گئی ہے چاہتی ہے  
 کہ کشتی شخص شیعہ کے ساتھ عقد اپنا کرے پس اس صورت میں عقد ثانی کر لینا صبیہ مذکورہ  
 کا کسی دوسرے شخص کے ساتھ جائز ہے یا نہ **جواب** صورت مرقومہ میں ہر گاہ عقد  
 صبیہ نابالغہ کا مان لے کر دیا تو یہ عقد فضولی ہو گا اور بعد بلوغ اور رشد کے اگر وہ صبیہ اس  
 عقد پر راضی بنیں تو اس سے فسخ اس عقد کا جائز ہو گا اور نکاح بھی اور شخص شیعہ سے  
 جائز ہو گا بلکہ صبیہ مذکورہ کو بعد بلوغ و رشد اگر شیعہ ہے تو لازم ہے کہ عقد فضولی مذکور کو کہ  
 مرد سنی کے ساتھ ہوا ہے نافذ اور جاری نہ کرے اور کسی مرد شیعہ سے عقد کرے  
 ہو **العالم السئوال** کیا زمانے میں علمای دین و اندین مسئلہ کہ عورت کسی ہندو کی  
 اس کے گھر سے نکل آوے اور پیشہ طوائفان کا مثل کسبیوں کے کرنے لگے کہ شوہر  
 اس کا اس سبب سے اس کو چھوڑ دے اور کہے کہ یہ گھر سے نکل گئی اور اب ہمارے کام  
 کی بنیں ہے پس قوم ہندو میں کوئی طریقہ طلاق اور عقد کا تو ظاہر ہیں بنیں مثل  
 اسکے کہ عقد میں ہوتا ہے اور یہ طریقہ مثل طلاق کے ہو گا یا نہیں اور پھر کوئی شخص  
 مسلمان کر کے عقد کرنا چاہے تو شرع شریف میں یہ عقد درست ہو گا یا نہیں بنیو تو جوا  
**جواب** اگر کافر کہ زوجہ کافر تھی مسلمان ہو جائے اور شوہر اس کا مسلمان نہ تو  
 ایکنہ زمانہ عدہ کہ تین طہر ہیں گزر جائیں تو اس عورت سے مرد مسلم کو عقد جائز ہے اگر  
 کسی اور شخص کے عدہ میں نہ ہو **العالم السئوال** زید نے ہندہ سے متعہ کیا حالانکہ  
 قبل متعہ زید یہ جانتا تھا کہ ہندہ بعد تمامی مدت متعہ ایام عدہ میں احکام اس کے عمل میں  
 نہ لائیگی یعنی عدہ نہ پورا کرے گی اس صورت میں زید کو اس سے متعہ کرنا درست ہے  
 یا نہیں اور ہندہ اگر عدہ نہ پورا کرے گی تو وہی فقط گنہگار ہوگی یا زید سے بھی مواخذہ

اسکا ہو گا کہ تو نے ایسی عورت سے کیوں متعہ کیا باوجودیکہ تو اس کے حال سے واقف تھا  
 بنیو تو جردا جواب صورت مرقومہ میں زید کو ہندہ سے متعہ جائز ہے اور عدہ نہ رکھنے میں  
 ہندہ گنہگار ہوگی نہ یہ ہوا العالم سئوال حضرت ام کلثوم کا نکاح کس کے ساتھ ہوا مع ولادت  
 کے استعلام فرمائیے جواب بعض کتب معتبرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ عقد حضرت ام کلثوم  
 کا محمد بن جعفر طیار سے ہوا ہے ہوا العالم سئوال زید نے ہندہ سے بتین ایک ماہ کے  
 متعہ کیا اب مدت یک ماہ گزر گئی زید ہندہ سے پھر رجوع چاہتا ہے تو زید از سر نو متعہ  
 بتین مہر و مدت کے کرے و یا کہ متعہ سابقہ قائم رہ سکتا ہے و اگر از سر نو متعہ بتین مہر  
 و مدت کے کرے تو بعد گزرنے ایام عدہ سابقہ کے و یا کہ عدہ گزرنے کی ضرورت نہیں ہے  
 فوراً متعہ کر لیوے مفصل ارشاد فرمائیے جواب متعہ از سر نو کرے صورت مرقومہ میں  
 اور حاجت انتظار عدہ نہیں ہے ہوا العالم سئوال اگر باعث کماط و حجاب والدین کے ظاہر  
 میں متعہ نہ کر سکے و شرم مانع ہو تو کسی عورت بیرونی سے پوشیدہ و خفیہ ایک رات کا متعہ  
 اس قول و شرط پر کرے کہ نان و نفقہ ایام عدہ کا ہم کچھ نہ دینگے فقط مہر معینہ متعہ کا دینگے  
 وہ عورت بخوشی قبول و منظور کرے تو اس طور پر متعہ جائز ہے یا نہ جواب صورت  
 مرقومہ میں متعہ جائز ہے سئوال ہندہ عورت محض دہقانی یعنی محض گوارنی ہے مہینہ  
 متعہ عربی میں نہیں سمجھتی ہے نہ زید متعہ اس کے ساتھ کرے تو بعد طے ہونے مہر و مدت متعہ  
 کے ہندی میں زید خود ہندہ سے کلام دے کہ کہہ تو متعہ میں دیا میں نے اپنے نفس کو جھکواؤ  
 یک ماہ تک چار سو پے مہر پر و ہندہ اس طور پر کہے زید خود کہے کہ قبول کیا میں مہر و مدت  
 معینہ پر تو اس طور پر متعہ جائز ہے یا نہ بنیو تو جردا جواب اگر بواسطہ وکیل عربی دان  
 ایقاع معینہ زبان عربی ممکن نہ ہو تو صورت مرقومہ میں ظاہر متعہ صحیح ہو گا ہوا العالم

**سوال** نکاح اہل اسلام کا اہل نصار سے جائز ہے یا نہیں خواہ مرد اسلام سے ہو یا  
 مرد نصار سے بنیو اتوجروا **جواب** نکاح اہل اسلام کا نصاریٰ سے جائز نہیں مطلقاً  
 اگرچہ مرد مسلمان ہو اور عورت نصرانیہ ہو ہو العالم **سوال** عقد نکاح یا متعہ زن شیعہ کا  
 سنی سے جائز ہے یا نہ **جواب** اس عقد سے اعتنا لازم جانے ہو العالم **سوال**  
 متعہ واسطے ایک دورات کے صحیح ہے یا نہ بنیو اتوجروا **جواب** ہاں صحیح ہے ہو العالم  
**سوال** اکثر یہ بیان رواج ہے قحط سالی وغیرہ ہوتی ہے اور بردہ فروشی ہوتی ہے  
 اکثر لوگ بسبب تنگی کے اپنی لڑکیاں فروخت کر دیتے ہیں اور بعض لوگ غیر شخص  
 کی بھی لڑکیاں بیکر کر فروخت کر دیتے ہیں تو انکو خرید کر کے کنیز تصدق کیا جاتا ہے اور  
 بالانکح و متعہ ان کو اپنے تصرف میں لاتے ہیں آیا یہ امر جائز ہے یا نہ بنیو اتوجروا  
**جواب** جو عورت کافرہ یا نابالغہ اولاد کفار سے ہو اسکی بیع و نشر اجائز ہے  
 اور بعد از ان مالک کو بدون عقد و نکاح و متعہ مباشرت اوس سے حلال ہے اور  
 جو مسلمان کی اولاد سے ہے اسکی بیع و نشر اجائز نہیں پس اوس سے مباشرت کرنا  
 حلال نہیں البتہ جب وہ بالغہ رشیدہ ہو اور مسلمہ ہو اور کسی کی زوجہ و متعہ نہ ہو تو  
 جس سے وہ راضی ہو نکاح و متعہ ہو سکتا ہے ہو العالم **سوال** اگر کوئی شخص کسی  
 عورت سے زنا کرے اور پھر اوس عورت سے نکاح یا متعہ کرنا چاہے تو جائز ہے یا نہ بنیو  
 اتوجروا **جواب** اگر وہ عورت کسیکی زوجہ یا متعہ نہ تھی تو اوس سے عقد ہو سکتا  
 ہے لیکن احوط یہ ہے کہ بعد زنا کے جب زمانہ ایک حیض کا یا زیادہ گزر جائے تو عقد  
 کر کے اوس سے مباشرت کرے ہو العالم **سوال** کیا فرماتے ہیں علمای دین نکاح  
 کرنے میں عورت فاحشہ بازار سی سے **جواب** اگر بعد انقضای زمانہ عقد نکاح یا

مستند کرے تو جائز ہے بکراہت ہو العالم <sup>۹۳</sup>سوال کیا فرماتے ہیں علمای دین اور  
 مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ عورت صاحب شوہر مذہب سنت جماعت کو  
 شیعہ کر کے اوسکے ساتھ نکاح یا متعہ کرنا جائز ہے یا نہیں **جواب** جب تک طلاق  
 پہنچ شرعی نہ ہو اور بعد از ان القضاۃ عدہ در صورتیکہ مدخول بہا تہی نہ ہو عقد اوس سے  
 جائز نہیں ہو العالم <sup>۹۴</sup>سوال کیا حکم ہے اس مسئلہ میں کہ مدت پانچ برس کی گزری  
 کہ ایک شخص پانزدہ سالہ صبیہ دو از دہ سالہ سے منعقد ہوا اور تادمت معروضہ بالا  
 باوجود یکجائی و تدارک معالجہ وغیرہ وہ صبیہ مسطورہ پر قابض و قادر نہ ہو سکا اس صورت  
 میں نکاح صبیہ مذکورہ بدون صیغہ طلاق اور شخص سے جائز ہے یا نہیں **جواب**  
 صورت مرقومہ میں نکاح زن مذکورہ کا اور شخص سے جائز نہیں ہاں اگر عورت حاکم شرع  
 سے رجوع کرے اور حاکم موصوف مرد کو مہلت ایک سال کے واسطے علاج کے دے  
 اور وہ شخص علاج کرے اور بعد اس مدت کے قادر و طبی پر کسی عورت کے نہ ہو تو عورت  
 کو فسخ نکاح جائز ہوگا اور بعد فسخ نکاح کے اور شخص سے نکاح جائز ہوگا ہو العالم  
<sup>۹۵</sup>سوال کیا ارشاد ہے اس بارہ میں کہ پرچہ اخبار نمبر ۵۷ ص ۳۷ صفر ۱۳۹۵  
 مستفتی نمبر ۱۹۹ مرقوم ہے کہ نکاح فضولی بے وکالت پڑھا جائیگا پس اس میں یہ استفسار  
 طلب ہے کہ صیغہ فضولی کے کیا معنی ہیں اور تعریف اوسکی کیا ہے یا یہ کہ بعد بلوغ اوسکے  
 فسخ کا اختیار ہے یا یہ کہ اس صورت میں زن و مرد نابالغ ہوں اور کوئی ولی نہ ہو تو یہ  
 نکاح صحیح ہے اور اگر حالت بلوغ میں زن و مرد خود صیغہ عقد واقع کریں تو اس صیغہ کو  
 کیا کہیں گے اور صیغہ فضولی کس کس صورت میں پڑھا جاتا ہے **جواب** غیر ولی شرعی  
 اگر نکاح نابالغ کا پڑھے تو وہ نکاح فضولی ہوگا پس اگر ولی شرعی اوس نکاح کو امضا کر

اور صحیح رکے تو ظاہر لازم ہو جائیگا اور اس نابالغ کو بعد بلوغ کے فسخ کا اختیار نہ ہوگا اور اگر ولی اوسکو رد کرے تو نکاح باطل ہو جائیگا اور اگر ولی شرعی زندہ نہیں ہے یا زندہ لیکن اوسنے عقد کو نہ اسفا اور نافذ کیا اور نہ رد کیا بلکہ موقوف رکھا بلوغ نابالغ پر تو دونوں صورتوں میں بعد بلوغ ورشد کے اوسکو اختیار ہوگا اگر قبول کرے تو نکاح صحیح ہے والا باطل ہو جائیگا اور اسی طرح اگر مرد بالغ عاقل کی طرف سے کوئی عقد بدون اذن اوسکے واقع کرے تو وہ بھی فقہولی ہوگا اور اوسکی اجازت پر موقوف ہوگا ہو العالم <sup>سؤال</sup> بعض آیات میں ہسم دم مقدم ہے اسم زن پر ازان جملہ قولہ تعالیٰ <sup>نعتنا</sup> ہم بنحو عین اور مشہور برعکس ہے بنیو التوجر و اجواب دونوں جائز ہیں اور بہتر جمع ہے یہ کہ بعض صبیغون میں مرد کو مقدم کرے اور بعض میں اوسکے بالعکس ہو العالم <sup>سؤال</sup> مادر داماد سے نکاح یا مستعہ جائز ہے کہ نہیں بنیو التوجر و اجواب اگر کوئی بالغ شرعی نہ ہو جائز ہے ہو العالم <sup>سؤال</sup> بنخاندان قوم سادات شادی بجز خاندان اپنے مذہب اہل اثنا عشریہ دوسری جگہ نہوتی ہو اور برادری میں اونسکے پس شیعہ بہم پہنچے تو شادی کرنا بیٹے سے سنی کے دختر کا اپنی درست ہے یا نہیں بنیو التوجر و اجواب اعتبار عقد زن مومنہ سے ساتھ مرد سنی کے احتیاطاً لازم اور واجب ہے پس اگر مرد شیعہ بہم پہنچے اگرچہ غیر سید ہو اوس سے نکاح اوس زن کا کرے ہو العالم <sup>سؤال</sup> کیا فواتے ہیں علمای دین اس مسئلہ میں کہ اولاً ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اور بعد استقرار حمل اوس سے نکاح کرنا چاہتا ہے پس نکاح اوس زانی کا ساتھ زن زانیہ حاملہ کے قبل وضع حمل جائز ہوگا یا نہ بنیو التوجر و اجواب اگر حالت زنا میں وہ زن مزوجہ یا مستعدہ کسیکی تھی اور اس شخص کو نکاح میں اوسکے کوئی

بالغ شرعی نہیں ہے پس عقداوس سے جائز ہے ہوا العالم **سوال** حالت حیات زوجین  
 ہمیشہ خالہ زاد خواہ چچا زاد زوج کی سوای ہمیشہ حقیقی سے متعہ خواہ نکاح ہو سکتا ہے یا  
 نہیں بنیوا تو جروا **جواب** جائز ہے ہوا العالم **سوال** سنا ہے کہ زنان کسی سے اگر  
 متعہ کرنا منظور ہو تو صرف ایک حیض سے واضح ہوتا ہے کہ کسی کا نطفہ اسکے قوار نہیں پایا ہے یعنی  
 اگر معلوم ہو کہ شکلاہ تا یرخ کو غسل حیض سے فارغ ہوئی اور اوس روز سے دنل تا یرخ  
 تک کسی نے اوس سے وطی نہیں کیا تو زید تا یرخ فوراً عقد کر لے کچھ ضرورت زیادہ بظاہر  
 کی نہیں ہے تو یہ جائز ہے یا نہ بنیوا تو جروا **جواب** بنا بر قولے لازم ہے کہ جب ایک  
 حیض سے وہ پاک ہو اور تمام زمانہ پاکی میں کسی سے ہم بستر نہ لجاوے اسکے جب دوسرا  
 حیض تمام ہو اوس سے عقد کرے ہوا العالم **سوال** چونکہ در باب متعہ بازن عقیقہ  
 کے ثواب عظیم لکھا ہے مگر بوجہ رسم و رواج ہندوستان کہ زن بیوہ تشریفوں کی نکاح نہیں  
 کرتی ہیں بیوہ ہستی میں اول بعض جگہ کسی نے مکر کیا یہی ہے الخرض اسی وجہ سے  
 متعہ ہر شخص نہیں کر سکتا ہے پس اگر نظر ثواب زن کسی سے بعد عدہ متعہ کرے اور دو  
 سال تک اپنے قبضہ میں رکھ کر اوس کو نہ بہ حقہ شیعہ اور نماز تعلیم کر کے افعال حرام سے  
 توبہ کراوے اور راگ اور رقص کو ترک کر کے پردہ میں رکھے اور اونکے گہ والوں کو مخرج  
 دیا کرے تو ثواب زن عقیقہ کاملیگا یا نہ اور دو سال میں اگر پندرہ بیس تھوڑی تھوڑی  
 مدت تک کا متعہ بعد ختم مدت کیا ہو تو زیادہ ثواب ہو گا یا کمزور ہو گا بنیوا تو جروا **جواب**  
 جب دن فاسقہ توبہ کرے اور واجبات کا ارتکاب اور منہیات سے اجتناب کرے تو  
 بعد عدہ اوس سے متعہ کرنا ثواب میں برابر متعہ زن صالحہ کے ہو گا ہوا العالم **سوال**  
 سنا ہے کہ ایک مرتبہ ایک ماہ متعہ کر کے دوسرے روز میعاد مدت متعہ عورت کو معاف کر کے



مکر متعہ کر کے مکر میعاد متعہ معاف کرے اسی طور عقد جدید روز کرے تو زیادہ ثواب ہے  
یہ صحیح ہے یا نہ **جواب** بعید نہیں کہ صورت مرقوم میں ثواب متعہ مکر اور مضاعف حاصل  
ہو ہو العالم **سوال** اگر کوئی شخص پردیس میں نوکر ہو اور اسکے خط کتابت بھی اہل و  
عیال سے جاری ہو مگر حسب دلخواہ اپنے عیال و اطفال کو نان و نفقہ نہ دے سکتا ہو آیا  
اوسکی زوجہ اپنی دختر یا بالغہ کا نکاح جو اوسکے نطفہ سے پیدا ہوئی بغیر اوس خاوند کی  
اجازت کر دے تو جائز ہے یا نہیں **جواب** بلنیو اتوجروا **جواب** مان کو ولایت نکاح اولاد  
کی نہیں ہے ہو العالم **سوال** کیا فرماتے ہیں علمای دین و مفتیان شرع متین  
اندرین مسئلہ کہ ایک مرد شیعہ ہے کہ عورت اوسکی مرگئی اور ایک بیٹا جو ان کے چھکا  
عقد نہیں ہوا ہے ہمراہ اوسکے ہے ایک عورت بیوہ مع دختر بالغہ اپنی کے مذہب اٹنا  
عشر ہے عورت اوس مرد شیعہ سے اور دختر کسپر اوسکے سے برضامندی یا ہمدگر عقد یا متعہ  
شرعی کرنا چاہتی ہے اس صورت میں عقد دونوں کا الپسین جائز ہے یا نہیں اور اگر ہے  
تو کس صورت سے ہو گا بلنیو اتوجروا **جواب** ظاہر ا جائز ہے مطلقاً لیکن اگر پہلے  
عقد کسپر نہ کرے متعہ دختر مسطورہ کے واقع کیا جاوے تو شاید اولیٰ اور احوط ہو وے  
ہو العالم **سوال** کیا فرماتے ہیں علمای دین و شرع متین کہ زید نے ساتھ ہندہ  
کے عقد کیا جسکو سات برس کا عرصہ ہوا چنانچہ عرصہ دو برس تک زید ہم بستر رہا مگر  
ضعیف تھا اور کوئی اولاد بھی نہیں ہوئی اب عرصہ دو تین برس کا ہوا کہ زید ازکار  
رفتہ گویا کہ عنین مطلق ہو گیا ہے اور بدن یعنی اعضا میں زید میں مطلق پوست بھی  
باقی نہیں ہے مثل خواجہ سراسی کے ہو گیا ہے اور ہندہ جو ان سے اور خواہش مرد  
کمال بقیر اور از خود رفتہ ہے اس صورت میں اگر ہندہ کسی مرد سے محبت اور مباحث

کرے تو داخل زنا ہو سکتی ہے یا نہیں یا بدون طلاق شرعی ہندہ عقد ثانی اپنا کرے تو جائز ہے یا نہیں اگر حاکم شرع کہے کہ اوسکا علاج کرو عارضہ ہے تو نہایت درجہ علاج کیا اور صد ہار پیہ خچ کیا نہایت زیر بار پریشان ہو گئے ہوں اور اب لاچار و مجبور ہوں اور چاہا برس تک ضبط کیا اب نہایت لاچار ہوں اس وجہ سے نزدیک شرع کے جائز ہے یا نہ

**جواب** صورت مرقومہ میں ہندہ کو بے طلاق شرعی کے اور بدون گزرنے ایام عدہ کے کسی سے نکاح جائز نہیں اور اگر بدون طلاق کے نکاح کسی سے کر لگی تو نکاح صحیح نہوگا اور اگر کسی سے صحبت کر لگی تو وہ زنا ہوگی ہوالعالم **سوال** زن مزنی بہا عقیقہ کے ساتھ بعد زانی مکر کے متعہ جائز ہے یا نہ **جواب** اگر مزنی بہا کیسیکی زوجہ اور متعہ نہ تھی پس اگر غیر زانی اوس سے عقد پاس ہے تو لازم ہے کہ بعد عدہ یعنی القضا مدت دو حیض کے اوس سے عقد کرے اور زانی کو احوط یہ ہے کہ لاقض بعد ایک حیض گزرنیکے اوس سے عقد کرے لیکن بہر صورت عقد اوس سے مکروہ ہے قبل ازین کہ وہ عورت توبہ کرے ہوالعالم **سوال** ما تو کلمہ ظلم اس مسئلہ میں کہ زمانہ حضرت آدم علی نبینا میں عقد برادر و خواہر حقیقی سے درست تھا یا نہ اور اگر درست تھا تو کون وقت سے موقوف ہوا

بنیو اتوجروا **جواب** عقد باہین برادر و ہمیشہ کہی جائز نہ تھا ہوالعالم **سوال** نکاح غلام کا آقا کی زوجہ سے یا غیر زوجہ سے کہ مدخل بہا آقا ہے ہو سکتا ہے یا نہیں اور زوجہ آقا کی ملکیت غلام پر ثابت ہے یا نہیں یا وجود اولاد آقا کے بنیو اتوجروا **جواب** غلام مملوک حکم ترکہ میں ہے پس اگر مالک غلام کام جائے تو زوجہ کے مہر میں وہ غلام بھی مثل دیگر ترکہ متوفی کے بقدر مہر زوجہ منتقل ہو سکتا ہے اور اگر مہر نہ ہو منکوحہ دائمہ منجملہ کل ترکہ شوہر کہ از انجملہ غلام منکوحہ بھی فریضہ خود پادگی الا استثنای اس صورت میں

جب تک زوجین وہ غلام کلم یا بدضا منتقل ہو گا تو نکاح و معتقین مذکورہ اس سے جائز نہ ہو گا۔ **سوال** زید ہندہ دختر نابالغہ کا فرلا وارث کی پرورش کر کر بعد بلوغ ہندہ کے زید بلا متعہ یا نکاح کے اس کے ساتھ بطور کنیز زرخیز کے مباشرت کر سکتا ہے یا بعد متعہ یا نکاح کے بیہ تو جبر و اجواب صورت مذکورہ میں اگر زید قصد شراق کر کے اس کو اپنی کنیز بنائے تو وطی اس سے بلا عقد ہو سکتی ہے والا اعتیاج عقد نکاح یا متعہ کی ہوگی۔ **سوال** ما تو لکم مظلکم متعہ بازن بازاری کہ جسکی نسبت کسی کے متعہ خواہ عہد میں ہونیکا گمان بھی نہیں بجز تحقیق و بے گزرنے دو حیض کے جائز ہے یا نہیں۔ **جواب** زنان کسبہ بازاری سے اعتنا بکرا قبل گزرنے دو حیض کے احتیاطاً لازم ہے۔ **سوال** زن مسلمہ بنت مسلم خریدے تو بوجہ اسکے کہ حق کنیزی او پر نہیں ہے اس سبب سے اس سے اسکی حالت نابالغی میں نکاح و متعہ اپنے اختیار سے کہ اسی پر پرورش اسکی لازم ہے کر سکتی ہے یا نہ۔ **جواب** زن مسلمہ مذکور سے نکاح مفسولی جائز ہے پس بعد بلوغ اور رشد کے اگر وہ اس نکاح پر راضی ہوگی تو نکاح صحیح ہو گا اور اگر وہ فسخ کرگی تو نکاح منفسخ ہو گا اور اگر نکاح اس سے باجائز پدیر یا جہ صبیہ مذکورہ واقع ہو تو نکاح لازم ہو جائیگا۔ **سوال** جب کہ مسلمان ہندہ و منل یا گیارہ برس کی عمر میں بلا صحت و عدم دریافت عارضہ سستی زید سے عقد پر راضی ہووے اور بعد معلوم ہونے عارضہ لاحقہ زید چند سال تک بیاعت کچ نہمی دکنہ منی و نادانستگی نیک و بد کے اس عارضہ مذکورہ کو ہر ایک سے مخفی رکھے پھر بعد مرد وراثت سات برس بسبب بی لطفی او بے خطی دنیا سے اظہار عارضہ کر کے مفارقت زوج سے چاہے تو اس حالت میں بلا طلاق کے اسکی زوجیت سے باہر ہو سکتی ہے یا

نہین بنیو اتوجروا **جواب** اگر عورت جاہل مسئلہ تی ایضہ یہ نہین جانتی کہ در صورت عین  
 ہونے شوہر کے مجھکو اختیار فسخ کا فوراً اور مرافعہ کر نیکا ہے تو طاهر تا زیر سقراط اختیار نہوگی  
 پس جبوقت سے علم مسئلہ حاصل ہو فوراً عقد کو اگر چاہے تو فسخ کرے اور بعد از ان رجوع  
 حاکم شرع سے کرے اور بدون مرافعہ شرعی حکم بازوم یا بطلان عقد نہین ہو سکتا ہو العالم  
**سوال متعلق مسئلہ بالا** اگر والدین او سکے یہ ولین جسیہ مصمم کر کے اور او سکی  
 صحت سے لائق طواسن رحمۃ اللہ بے امید ہو کے اپنی دختر کو اس سے علیحدہ کر لین تو  
 وہ اس میں مواخذہ ہونگے یا نہین **جواب** وہ عورت بعد حصول علم مسئلہ اگر فسخ  
 کر کے مرافعہ پیش مجتہد جامع الشرع کر گی تو جو حکم شرع ہو گا وہ جاری کیا جائیگا اور  
 قبل از مرافعہ و فسخ باوجود علم مسئلہ اگر راضی ہو جائے او سکی زوجیت پر تو بعد از ان  
 اختیار فسخ نہوگا اور عورت کے والدین کو امر مذکورہ میں مداخلت نہین ہے ہو العالم  
**سوال** کیا فرماتے ہیں علمای دین میں اور مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں  
 کہ اقوام از لالا اور جبل امین ایسا دستور دیکھا اور سنا گیا کہ جب اپنی زوجہ سے بیاعت  
 نا اتفاقی یا کسی حرکات ناشائستہ اور افعال قلبیہ سے ناراض ہوئے تب بلا کہنے  
 طلاق کے بدر کر دیتے ہیں پھر اوس سے خبر نہین ہوتے ایسی عورت سے نکاح  
 اور متہ درست ہے یا نہین بنیو اتوجروا **جواب** زن مسلمہ کو زوجہ منکوحہ مسلم ہے  
 بدون طلاق شرعی کے اور اگر جائے عدہ کے عقد کرنا اوس سے کسی کو جائز نہین ہے  
 ہو العالم **سوال** میر قربان حسین نے مسماۃ قطبن طوائف سے اول یوہین مقدمہ  
 کیا چند سال تک اسی طرح رہا اب میر موصوف چاہتے ہیں کہ طوائف مذکورہ کو شیعہ  
 کر کے اپنے عقد میں لا دیں یا متہ کریں ہو سکتا ہے یا نہین **جواب** اگر قربان حسین

اوس عورت سے مباشرت کی تھی در حالیکہ وہ کیسی زوجہ اور عدہ میں نہ تھی تو اوس سے عقد کرنا میرزا کو جائز ہے والا فلا ہو العالم <sup>۱۹</sup>سوال زید نے پہلے انکار کیا کہ ہندہ میرے عقد میں نہیں ہے بعد اوسکے پہر اقرار کیا کہ میرے عقد میں ہے اور پہر بعد اقرار انکار کیا کہ میرے عقد میں نہیں ہے اب اقرار کرتا ہے کہ میرے عقد میں ہے اور پہر اس صورت میں حقوق شوہر کی زید وہ ہندہ سے ساقط ہیں یا نہیں بینوا تو جرد **جواب** جب اقرار کیا زید نے اوسکی زوجہ ہونیکا اور ہندہ نے تصدیق کی اوسکی اور اقرار کیا اپنی توبت کا بہ نسبت زید تو بعد از ان انکار مسسوع نہوگا اور حقوق شوہر کی ذمہ ہندہ ثابت ہونگے ہو العالم <sup>۱۹</sup>سوال باقولم مطلق آیا جو شخص کہ متعہ کرے اسکو عدہ لازم ہے یا نہیں **جواب** بعض مواضع میں عدہ دیکھنا لازم ہے مثل اوس عورت کے کہ اسکو شوہر نے بعد دخول کے طلاق دیا ہو یا وہ عورت کسی ہو اور پیشہ حرام کرتی ہو اور زن غیر مدخول بہا کا عدہ نہیں اور اگر کسی یا زن فاحشہ کا حاملہ نہ ہونا ثابت ہو جائے تو اسکا بھی عدہ نہیں ہے ہو العالم <sup>۱۹</sup>سوال عنین سے یا ایسے شخص سے کہ جسکو باہ ہوتی ہے مگر کسی حبت سے دخول نہیں ہوا نکاح درست ہے یا نہیں بینوا تو جرد **جواب** اگر عورت اوسکے حال سے واقف ہو اور باوجود علم کے راضی ہو تو نکاح صحیح ہوگا ہو العالم <sup>۱۹</sup>سوال زن ہنود بصدق دل باطن میں مسلمان ہووے اور بظاہر ہنود رہے ایسی عورت سے درحالت حیات اوسکے شوہر کے اوس سے متعہ درست ہے یا نہیں بینوا تو جرد **جواب** جب وہ عورت ادا سی شہادتین بفہم معنی کرے تو حکم مسلم اوسپر جاری ہوگا پس اگر مدخول بہا اپنے شوہر کی ہے تو بعد اسلام کے جب عدہ منقضی ہو جاوے اور اس اثنا میں شوہر اوسکا مسلمان نہوا و نہ اوس سے شوہر نے جماعت کی ہو تو

عقد اوس سے مسلم کو جائز ہوگا ہوا العالم <sup>۹</sup>سوال زن بازاری مسلمہ کی ایک ہندو سے  
 آشنائی تھی اور وہ اوسکے اکل و شرب کو دیتا ہے ایسی زن بازاری سے درباب ہمتہ  
 کیا حکم جناب قبلہ و کعبہ کا ہے بینو اتوجر **جواب** بدون مفارقت اوس ہندو  
 اور عدہ منقضی ہونیکے اوس سے عقد نہ کرنا چاہیے ہوا العالم <sup>۱۰</sup>سوال کیا فرماتے  
 ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید ناشاعشری ہے اور اوسکا  
 عقد ہندہ کے ساتھ کہ وہ اور والدین اوسکے سنی تھے ہوا و حسب طریقہ سنیوں کے  
 عقد اوسکا ساتھ ہندہ کے ہوا اور عرصہ دو یا تین برس سے زید اور ہندہ نے مقاربت کی تھی  
 اور اپنے طور پر صیغہ عقد منین پڑھایا اور ہندہ کو جب سے اتفاق مقاربت کا ہوا ہے تب سے  
 بظاہر طریقہ شوہر کا کرتی ہے اس صورت میں زید کو کیا کرنا چاہیے اپنے طریقہ پر صیغہ  
 عقد کرنا چاہیے یا نہیں اور اتنے روز جو اتفاق نزدیک کی کار ہوا وہ جائز ہے یا نہیں اگر  
 ناجائز ہے تو گنہگار ہوا اب کیا کرنا چاہیے جو بری ہو اور ہندہ آئندہ کو بلا صیغہ عقد  
 حلال ہے یا نہیں اور اب اوس سے موافق طریقے کے صیغہ عقد کرنا جائز ہوگا یا نہیں  
 امیدوار ہوں کہ مفصل ارشاد ہو کوئی امر مجمل نہ رہے صاف صاف ہر ایک امر مجملہ  
 معروضہ بالا سے ارشاد فرمائیے **جواب** صورت مرقومہ میں از بسکہ زید جانتا تھا  
 یعنی گمان رکھتا تھا کہ عقد نہ کر صحیح ہے پس بعد اوسکے جو مقاربت کی تو ظاہر گنہگار  
 نہ ہوگا لیکن بعد علم بطلان عقد اوس سے مقاربت نہ کرے اور صیغہ صحیحہ موافق طریقہ  
 شیعہ واقع کیا جائے بعد ازاں مباشرت کرے ہوا العالم <sup>۱۱</sup>سوال ایک عورت سنی  
 نے کسی مرد سنی کو اپنا وکیل کر کے زید کے ساتھ جو مذہب امامیہ رکھتا تھا عقد پڑھنے  
 کو بھیجا بیان اوس وکیل نے اپنی طرف سے کسی شخص امامیہ مذہب کو نکاح پڑھنے کے لکھ

مقرر کیا تو اب یہ عقد صحیح ہو گا یا نہیں بنیوا تو جواب اگر وکیل سُنی کو موکلہ کی اجازت حاصل  
 سنی دربارہ تقرری وکیل شخص دیگر تو نکاح صحیح و نافذ ہو گا والا عقد فضولی ہو گا علی الظاہر  
 موقوف اجازت زن مسطورہ پر ہو العالم سنو ۹۲۳ اکثر دستور ہے دختران بالغہ بکرہ  
 بوجہ شرم و حجاب کے اپنے منہ سے اجازت عقد وکیل کو نہیں دیتی مگر انکی والدہ  
 و عمہ و خالہ بقرا کن رضامندی سمجھ کر اجازت دیتے ہیں پس یہ عقد صحیح ہوتا ہے یا نہیں  
 جواب سکوت بکرہ کافی ہے جب تک کہ خلاف رضائیت نہ ہو ہو العالم سنو ۹۲۴  
 والد زید خواہ والدہ اوسکی اوسکو منع کرے کہ تو ہرگز ہندہ کے ساتھ عقد نہ کرنا اسی طرح والد  
 خواہ والدہ ہندہ نہایت مرتبہ ناراضی اپنی ظاہر کریں اور مانع ہوں کہ تو زید کے ساتھ عقد  
 نہ کرنا باوصف عدم رضای والدین زید ہندہ سے عقد کرے پس یہ عقد ان دونوں کا  
 مستلزم انکے حقوق کو ہو گا یا نہیں اور اس صورت میں عقد صحیح ہو گا یا باطل بنیوا  
 تو جبر و اجواب اگر وہ دونوں بالغ رشید ہیں اور مرد شیعہ ہے تو نکاح صحیح ہو گا  
 اور احتمال حقوق والدین ہے بشرطیکہ ان دونوں کو کوئی صورت شرعیہ داعی طر  
 نکاح مذکور کے بالخصوص نہ ہوئی ہو والا عقود بھی نہ ہو گا ہو العالم سنو ۹۲۵  
 ہندہ کے ساتھ نکاح یا متعہ کیا در انحالیکہ ہندہ عدہ متعہ خالہ میں تھی پس اس صورت  
 میں ہندہ زید پر حرام مہر ہوگی یا نہیں اور حقوق طرفین یعنی حق شوہر ہی شوہر کے  
 جانب سے اور حق زوجیت زوج کی جانب سے ہر طرف سے ہوگی یا نہیں اور اس  
 حال میں عقد مذکور باطل ٹھہرایا احتیاج طلاق لینے کی ہوگی جواب نکاح زید کا  
 ہندہ سے صورت مرقومہ میں باطل ہو انہ کوئی حق زوجیت ہے نہ حاجت طلاق پس  
 اگر انشای عدہ مذکور میں زید نے دخول کیا تو وہ عورت اوسپر حرام مہر ہوگی مطلقاً اور

اگر دخول کی نوبت نہیں آئی لیکن عقد کیا تھا باوجود علم بچہ موت اور علم بعدہ جب بھی حرام ہوید  
 ہوگی اور اگر جاہل تھا بچہ موت سے اور عالم بعدہ تو حکم بچہ موت ابدی احوط ہے اور اگر بالعکس  
 تھا یعنی جاہل تھا بعدہ سے اور علم بچہ موت رکھتا تھا یعنی مسئلہ جانتا تھا اور واقعہ نہ تھا  
 اس کے مقدمہ ہو نیسے یا دونوں امروں سے جاہل تھا نہ عالم بمسئلہ اور نہ عالم بعدہ حرام  
 ہوید ہونا ثابت نہیں بشرطیکہ دخول نہوا ہو جیسا کہ مذکور ہوا ہو العالم <sup>۹۲۷</sup>سوال ما توکم  
 ما ظلمکم مثلاً زید ہندہ سے پہلے ہم صحبت ہوا بعد اس کے مادر ہندہ نے اس کا عقد ساتھ کر  
 کے کر دیا بعد چند سال کے اسی ہندہ نے بیکر کو طلع دیکر یہ عقد زید سے کیا اس صورت میں  
 عقد زید سے ہندہ کا جائز ہے یا نہیں بنیہ التوجہ **جواب** در صورت مرقومہ اگر زید  
 ہندہ سے زنا کی تھی در حالیکہ ہندہ کسی نوجہ اور مقدمہ نہ تھی تو نکاح اس کا زید سے  
 بعد از ان کہ بکر سے طلاق صحیح شرعی واقع ہوا اور عدہ گزر گیا جائز ہے ہوا العالم <sup>۹۲۸</sup>سوال  
 والدہ ہندہ یا والد ہندہ نے اس کا نکاح زید کے ساتھ کیا در آن حالیکہ ہندہ شیعہ ہے  
 اور زید سنی ہے پس اس صورت میں نکاح مذکور صحیح ہو گا یا نہیں اور اس حالت میں  
 خالد ہندہ کے ساتھ نکاح یا مستکہ کر سکتا ہے یا بئیر طلاق جائز نہیں سبب مفصل تحریر فرمائیے  
**جواب** اگر ہندہ بالغہ رشیدہ تھی اور اس نے اذن نہیں دیا تھا یا عقد فضولی تھا اور اس نے  
 فسخ کیا تو نکاح باطل ہوا اور اگر نکاح میں کوئی خلل شرعی نہیں ہے سو ایسی سنی ہونے  
 شوہر کے تو چاہیے کہ وہ مرد فہم شیعہ کیا جاوے یا طلاق دیوے والا زوجہ حسب  
 قدرت خود اس کی مباشرت سے اپنے سنی بچاؤے اور عینک طلاق بہ نیج شرعی  
 نہوا اور عدہ نہ گزرے دوسرے شخص کو اس عورت سے عقد جائز نہیں ہوا العالم <sup>۹۲۸</sup>  
**سوال** کیا ارشاد فرماتے ہیں علمای دین اور مفتیان شرع متین اس مسئلہ



میں کہ خالد نے ہندہ سے متعہ دائمی کیا یعنی صفینہ متعہ بقصد تمام عمر بالاعتین وقوع مدت پڑھا  
اور مر اسکا تالیفیت ہندہ کے کسب قدر روپیہ رائج الوقت ماہواری معین کیا اور صفینہ متعہ  
باخود ہا جو کہ اون دونوں میں سے ایک قدرت زبان عربی میں رکھتا تھا اور اسے صفینہ زبان عربی  
اور کیا اب خالد چاہتا ہے کہ نکاح دائمی ہندہ سے کرے آیا اس صورت مرقومہ میں بھی  
متعہ بجای عقد دائمی کے کافی اور دانی ہو گا یا پہلے از سر نو صفینہ نکاح دائمی باخود ہا پڑھا  
جائیگا اور اس متعہ دائمی میں اور عقد دائمی میں کیا فرق ہے اور ہندہ متعہ بہا کی وصیت  
اور حقوق ملک خالد پر بطور منکوحہ کے ہونگے یا نہیں **جواب** صورت مذکورہ میں متعہ  
مربوبہ کی صحت میں اشکال و تردد ہے بلکہ ظاہر بطلان متعہ ہے پس چاہیے کہ بدون  
عقد ثانی اوس سے مباشرت نہ کرے اور لازم ہے کہ نکاح دائمی بصیفہ عربی صحیحہ نہج شرعی  
واقع کرے اور امالہ اگر نہ پڑھ سکے تو بلا واسطہ وکیل معتبر صفینہ پڑھا جاوے اور عقد دائمی  
سے مراد نکاح ہوتا ہے اور متعہ میں تعیین مدت ضرور ہے اگرچہ ستر برس کی مدت ہو یا کچھ زیادہ  
یا کم لیکن تمام حیات کو مدت متعہ نہیں قرار دیکھتے کہ یہ مدت مجہول ہے اور اسی طرح مہر  
کی بھی ایک متعہ معین کرنی چاہیے اور انما سی صفینہ متعہ میں اگر یہ بشرط مندرج کرے کہ  
سیان شعور اور زن متمتع بہا توارث ہووے تو یہ مسئلہ اختلافی ہے اور اگر متعہ میں یہ  
شرط نہیں ہوئی تو انہیں توارث نہو گا بالاتفاق علما ہوا العالم **سوال** ۹۲۹ شادی ہونا  
شعیہ کا دختر شعی سے موافق رواج اونکے بلا پڑھا لے صفینہ شرعی کے جائز ہے یا  
نہیں اور اگر وہ صفینہ پڑھتا ہے تو نکاح میں رخصت ہوتا ہے جیسا اس مسئلہ میں حکم ہو  
**جواب** نکاح مرد شعیہ زن سنیہ بدون صفینہ نکاح بہ نہج شرعی صحیح نہیں ہے  
ہو العالم **سوال** ۹۳۰ زیدہ کا دل ہندہ پر متوجہ ہے اور زید چاہتا ہے کہ اوس سے مقاربت

ہوئی اور ہندہ کو کسی ذریعہ سے رضا مندر کر کے بعد چندی خواہ اوسی روز پو شیدہ اپنے پاس  
 بلوا کر چاہا کہ متعہ کرے مگر چونکہ ہندہ جاہل ہے اور نیز شرم کا باعث ہے صیغہ متعہ اپنی زبان  
 اور سنہین کرتی تب زید نے صیغہ متعہ اپنی زبان سے یقین مراد کیا اور ہندہ ساکت رہی مگر  
 رضا مندی اور سکوت ثابت ہے بعد ازاں زید نے مقاربت کی تو آیا زید پر گناہ زنا کا عائد ہوا  
 یا سنہین بنیہا تو جرح و جواب اس نہج پر متعہ کر نیسے اجتہاد کرنا چاہیے ہو العالم <sup>۹۳۱</sup> سوال  
 مافوق مذکور ظلم عالمی زید مذہب سنت و جماعت ہے اور ہندہ مذہب شیعہ ہے ہندہ کی ماں نے  
 موافق دستور کے بلحاظ مسکوت ہندہ کو میل مقرر کر کے اور سکاء عقد زید کے ساتھ کر دیا اور عقد  
 مطابق مذہب سنت و جماعت کے پڑھا گیا پس وہ عقد صحیح ہوا یا سنہین اور اگر صیغہ مطابق  
 مذہب شیعہ کے پڑھا جائے تب کیا حکم ہے مگر زید اپنے مذہب پر اور ہندہ اپنے مذہب پر بعد  
 عقد کے بھی قائم رہے اور اگر عقد مذکور بخلاف و لون صورت کے کسی صورت میں ناجائز ہو تو اوس  
 حالت میں ہندہ کے ساتھ کبر و دشیدہ کو متعہ کرنا جائز ہے یا سنہین **جواب** اگر ہندہ بالغہ رشیدہ  
 و باکرہ تھی اور وکیل نے اوس سے اذن طلب کیا تھا تو ظاہر اس مسکوت کافی ہے جب تک عدم رضا  
 کا قرینہ نہ ہو اسکے بعد اگر صیغہ نہج شرعی معتبر واقع ہوا پس صیغہ صحیح ہے لیکن صورت مذکورہ میں  
 یا تو زید شیعہ کیا جاوے یا طلاق شرعی دیوے والا وہ عورت اپنے تئیں اوسکی مجامعت سے  
 تابع عقد و خود باز رکھے لیکن بدون طلاق شرعی اور انقضای عہدہ شخص دیگر اوس سے نکاح  
 یا متعہ نہیں کر سکتا ہے ہاں اگر نکاح زید کے ساتھ لوجہ شرعی نہ ہو تو بعد عہدہ دوسرا شخص  
 اوس سے عقد کر سکتا ہے ہو العالم <sup>۹۳۲</sup> سوال اگر کوئی شخص دوسرے ہمیشہ تحقیقی زوجہ اپنی سے بدو  
 اجازت زوجہ مذکورہ عقد دائمی کرے تو جائز ہے یا نہ **جواب** عقد مذکورہ دن اجازت زوجہ ہرگز  
 نہ کرے ہو العالم <sup>۹۳۳</sup> سوال مرد شیعہ عورت مذہب خلاف نکاح درست ہے یا سنہین اور نہ وہ اپنے

مذہب کو چھوڑتا ہے اور نہ عورت اپنے مذہب سے دست بردار ہوتی ہے نکاح کیونکر کرے  
 مرد و فریقتہ ہے کہ میں خواہ مخواہ اسی کے ساتھ نکاح کرونگا عورت کہتی ہے کہ میں راضی ہوں  
 مگر اپنے مذہب کو نہ چھوڑو گی پس ایسی حالت میں مرد کیا کرے اور اسکے ساتھ نکاح کیونکر  
 کرنے مفصل و مشرح ارشاد فرمایا جائے کہ موافق اس کے عمل کیا جاوے بلیو اتوجہ روا  
**جواب** عقد مذکورہ جائز ہے بلکہ مرد و بشرطیکہ زن مسطورہ خارجیہ یا ناصبیہ نہ ہو و الحاکم  
<sup>۹۳۳</sup>**سوال** عورت مشرب ہندو اور مرد شیعہ اثنا عشریہ نکاح کیونکر کرے **جواب** منکحت  
 او نہیں جائز نہیں ہے <sup>۹۳۵</sup>**سوال** اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ نکاح عورت  
 بالغہ عاقلہ کہ عمر اسکی چارہ سالہ ہو حالت سکوت میں اور عدم موجودگی باپ اس کے کے  
 نکاح جائز ہے یا نہ اور در صورت ناراضی بھی نکاح جائز ہے یا نہ **جواب** زن بالغہ  
 بکرہ جب وقت اجازت وکیل واسطے ایقاع نکاح کے سکوت کرے کافی ہے اور سکوت غیر  
 بکرہ کافی نہیں ہے اور جب زن بالغہ شیعہ انکار ایقاع نکاح سے کرے پس ایقاع نکاح اس کا  
 صحیح نہ ہوگا <sup>۹۳۶</sup>**سوال** اکثر لوگ کہتے ہیں کہ جو شخص اپنی زوجہ منکوحہ کے سبائی حقیقی سے  
 اظلام کرے تو اوپر وہ اسکی عورت منکوحہ حرام ہو جاتی ہے اس باب میں حضور کا کیا ارشاد  
 بیان فرمائیے **جواب** بنا بر قول اکثر علما صورت مذکورہ میں زوجہ حرام نہ ہوگی <sup>۹۳۷</sup>**سوال**  
 مسائل دستخطی قبیلہ و کعبہ دارین مولوی سید بندہ حسین

### صاحب مدظلہ

<sup>۹۳۷</sup>**سوال** عمر نے زن شوہر دار سے زنا کیا اور بعد مرنے نیکو شوہر دار کے عمر نے اس عورت سے  
 نکاح کیا یہ نکاح جواز کرتا ہے **جواب** اس عورت سے نکاح صحیح نہیں ہے <sup>۹۳۸</sup>**سوال** عالم

**سوال ۹۳۸** من شوہر دار بوقت موجودگی اپنے شوہر کے ساتھ زید کے متم ہونا  
 تھی مگر یہ رازنجوی افشاں تھا اور ایک لڑکی بھی بطن زن سے پیدا ہوئی مگر یہ نہیں معلوم کہ وہ  
 لڑکی نطفہ سے شوہر کے ہے یا زید کے بعد چند شوہر اوس کا تباہش روزگار گیا اور منفقود اخیر  
 ہو گیا اب یہ فعل اوس عورت کا ساتھ زید کے طشت از بام ہوا زید نے عقد اوس دختر کا  
 اپنے پس سرکہ وہ اوسکی زن منکوحہ سے تہا کر دیا اور بیان اوس عورت کا یہ ہے کہ یہ دختر  
 نطفہ شوہر سے ہے اور زید بھی ہم کلام اوس عورت کے ہے یہ نکاح پس زید اوس دختر سے  
 بھوڑیاں زن نانیر و مردانی کے جائز ہو گیا نہیں **جواب** اگر الحاق اوس دختر کا شوہر سے  
 اوس عورت کے ہو سکتا ہے تو بمقاد الولد للفرش شرعاً وہ دختر اوس کے شوہر کی قرار پاوے گی  
 اور اوس کا نکاح پس زید سے صحیح ہو گا ہوا **سوال ۹۳۹** وطنی الدبر زن حلالہ سے جائز ہے  
 یا ناجائز **جواب** مسئلہ اختلافی ہے مشہور کہ اسیت ہے اور احوط اعتنا ہے ہوا **سوال ۹۴۰**  
 مستقر زن بازاری سے ایک شب کام و مسافر کو جائز ہے یا نہ مگر وہ عورت ہمیشہ  
 پیشہ و مکاری کا کرتی ہے اور گمان نہیں ہے کہ وہ ناعدت اس فعل بد سے باز رہے  
 بنیوا تو حر و **جواب** اگر یقین ہو کہ اس طرح کسی سے زنا کیا ہے تو ممتنع کر سکتا ہے  
 والا انتظار کرنے و حیض کا مدعا غن احتلاط المیاء کرنا چاہیے اور اگر اسکو یہ خیال ہے کہ وہ  
 عدہ نہیں کیگی اور تشویش انساب ہوگی تو مہا المکن ترک اولی ہو گا ہوا **سوال ۹۴۱**  
 زن ہندو مشرب شوہر دار نے اپنے شوہر کو چوڑ کر ایک مرد دوسرے ہندو مشرب سے  
 فعل بکریا اور اوس کے ساتھ اب بھی شبانہ روز اسی فعل میں اوقات اپنی بسر کرتی ہے مگر  
 اوسکو اقرا اسلام بھی پوشیدہ بدل ہے اگرچہ اطوار ظاہری اوس کے بطور ہندو ہیں اور عمر نے  
 کہ وہ مسلم ہے اوس سے برضا مندی یا خود یا متعہ ایک شب کا کیا مگر اوس عورت نے

فعل بد مذکورہ کو ترک نہیں کیا ہے ایسی حالت میں متعہ درست ہے یا نہ جواب اگر شعر ہر  
اول سے مفارقت نہیں ہوئی ہے تو جبت تک کہ اسلام اور سکانات نہ ہو اور بعد قبول اسلام  
عدہ اور سکاتہ گزرے جبت تک متعہ و نکاح اوس سے نہیں ہو سکتا ہوا عالم۔

از کتاب احکام النساء الیف جناب میرزا صاحب مدظلہ العالی  
جسوقت کہ عورت بالائے ہوا و رشیدہ ہو یعنی کامل العقل ہو تو اوسے اختیار ہے اپنے عقد نکاح  
میں اور خریدار و فروخت اور تحلیک اور ہیبت میں اور وقف کرنے میں اور صدقہ دینے میں  
اور قبضے تصرفات میں لیکن اگر بیکار ہو اور باپ اوسکا موجود ہو یا باپ نہ ہو ادا ہو تو مستحب  
ہے کہ اپنے عقد نکاح کا اوسے اختیار دیوے اور وہ نکاح اوسکا کرے بعد اسکے اجازت  
کے اور موافق اسکی مرضی کے اور اگر بیکار اپنا عقد بغیر باپ کی اجازت کے کرے تو عقد  
صحیح ہوگا اگرچہ اسنے امر سنتی کو ترک کیا اور اگر تنبیہ ہو اور بے اذن پدر کے نکاح کر لے  
تو کچھ استحباب کی سہی خلاف نہیں اور جسوقت کہ کوئی شخص مر جائے اور اوسکی بیٹی  
نابالغہ ہو پس کسیکو اوسکے عزیز اور اقربا میں سے من حیث الالیت کے نہ چاہیے کہ  
اوسکا نکاح کر دین یا تنک کہ وہ بالغہ ہو اور خود اجازت دے مگر یہ کہ اسکے باپ  
کسی کو اوغین سے وصیت کی ہو اور اوسکے عقد کا اختیار دیا ہو مگر حج کہتا ہے  
کہ مراد یہ ہے کہ اگر باپ کسیکو وصی اور ولی اوسکے عقد کا کر گیا ہو اور وہ اوسکا نکاح کرے  
تو عقد لازم ہو جائیگا اور لڑکی کو بعد بلوغ کے اختیار فتح عقد کا نہ ہوگا جسطرح ہے کہ باپ  
خود لڑکی کا عقد کر دے تو بعد بلوغ کے لڑکی اوس عقد کو فتح نہیں کر سکتی اور بعض علماء  
نے لکھا ہے کہ وصی کو ولایت عقد نکاح صغیر کی نہیں پہنچتی اگرچہ موصی نے تصریح  
کی ہو مگر مصنف کہتے ہیں کہ جب باپ نہ ہو تو دادا اوسکے قائم مقام ہے

پس اگر ادا موجود ہو اور وہ اوسکا نکاح کسی سے کر دے تو بعد بلوغ کے لڑکی کو عقد سے  
 تعرض نہیں پہنچتا اور اگر اوس لڑکی کا نکاح سوا سی دادا کے کوئی اور شخص کر دے  
 تو خواہ اتار ب میں سے ہو اور خواہ اجنبی ہو تو وہ عقد فصول ہوگا اور موقوف رہیگا  
 اوسکے بلوغ اور رضامندی پر پس اگر بالغہ رشیدہ ہو اور اوس عقد پر راضی رہے اور گوارا کرے  
 تو صحیح رہیگا اور اگر اوس سے کراہت کرے اور مقبول نہ کرے تو عقد باطل ہو جائیگا اور  
 جسوقت کہ عورت کسی مرد سے اپنا نکاح کرے تو ہو سکتا ہے کہ اپنے نفس کو شوہر سے  
 باز رکھے اور تمناع کرے یہاں تک کہ اپنے مہر پر قبضہ کر لے اگر مہر معین ہو اور اگر معین  
 نہیں ہے تو مہر المثل اوس سے لے لے لیوے یعنی مانند مہر اون عورتوں کے کہ اوسکے  
 مثل میں شرافت میں اور جمال میں اور زوج او سپر جہر نہیں کر سکتا جب تک کہ مہر کا  
 ادا نہ کرے اور جبکہ شوہر اداسی مہر سے عاجز ہو یا مقدور ہو مگر دینے میں تساہل کرے  
 تو واجب ہے او سپر کہ زوجہ کو نفقہ دے اگرچہ وہ اپنے گھر میں رہا کرے اور اسکے گھر  
 میں نہ آوے اور شوہر کو نہیں ہو سکتا کہ اوسکو زبردستی اپنے گھر میں رکھ لے بسبب  
 اداسی نفقہ واجب کے یعنی نفقہ زوجہ کا تو او سپر بہ حال واجب ہے اور اب جو اوسکو  
 جبر کرنا او سپر نہیں پہنچتا تو اس سبب سے ہے کہ یہ مہر اوسکا نہیں ادا کرتا اور اگر مہر  
 اوسکا دیدیوے تو البتہ پھر جبر کر سکتا ہے ابٹے گھر میں رہنے پر اور مباشرت کرنے پر  
**مترجم کہتا ہے** کہ اور اسی طرح اگر عورت ایک مرتبہ مباشرت بہ طلاق مہر کے  
 کرے اور بعد اوسکے پھر شوہر سے اپنے تئیں باز رکھے اور طلب مہر کرے تو اسوقت  
 بھی شوہر او سپر جبر کر سکتا ہے مباشرت پر اور اپنے گھر میں رکھنے پر اگرچہ مہر اوسکا نہ دیوے  
 بنا بر قول مشہور کے \*

## فصل دوم در مسائل مہر و سختی جناب میر آغا صاحب حاجی

سید محمد ابراہیم صاحب مدظلکم

سوال ۹۳۲ زید مرگیا اوسکے ایک دختر بندہ اور ایک لڑکا صغیر السن تھا پس وہ لڑکا بسبب ضرورت کہین چلا گیا جب کہ بعد عرصہ بعد اور مدت مدید کے آیا تو اوسے یہ نہ معلوم ہوا کہ بندہ میری بہن ہے اور بندہ کو بھی معلوم نہ ہوا کہ یہ میرا بیٹا ہے آپس میں نکاح کیا اور اوس سے اولاد ہوئی پس بعد بالغ ہونے اولاد کے معلوم ہوا کہ یہ میری بہن ہے اور اوس نے معلوم کیا کہ یہ میرا بیٹا ہے اب نکاح تو ضرور فسخ ہوگا لیکن وہ عورت دعویٰ اپنے مہر کرتی ہے آیا وہ مہر دے سکتا ہے یا نہیں اور اس فعل حرام سے اون دونوں پر گناہ ہوگا یا نہیں اور وہ جو اولاد پیدا ہو گئی آیا ولد الحرام ہونگے یا ولد الحلال بنیو تو جواب موت مرقومین از بسکہ وطی شیعہ یا نہیں سے واقع ہوئی تو کوئی اونہیں سے گنہگار نہوگا اور اولاد حلال زادہ ہوگی اور عورت دعویٰ مہر فی الجملة کر سکتی ہے لیکن اختلاف ہے کہ مہر مسئلے دیا جائے یا مہر مثل اور قول ثانی غالی فوت سے نہیں والے مع خیر ہوا العالم سوال ۹۳۳ ایک شخص کا مہر قریب پچاس ہزار روپیہ یا لاکھ روپیہ کے وقت نکاح مقرر ہوا اور اوس شخص کو استطاعت اس قدر بھی نہیں ہے کہ ایک سو روپیہ ایک مشت دین مہر ادا کرے یعنی بیس روپیہ یا پچاس روپیہ ماہوار کا وہ شخص کو کرے یعنی اس بقدر آمدنی وہ شخص اپنی رکنتا ہے یا کچھ بھی آمدنی نہیں ہے اور وہ شخص اپنا گزارا مان و پارچہ کا مشکل سے کرتا ہے اور قمر مندار بھی رہتا ہے پس اوسے نہ تو اول شب نصف قدر مہر چو کو دیا اور نہ باقی عمر میں کوئی جتہ منجملہ مہر کے ادا کیا کیونکہ اوسکی آمدنی بسبب مہر کے

جواب بیان ہے کوئی جہ نہیں رکھتی ہے کہ جبکہ ادا کے واسطے کوئی صورت ہو بلکہ اوس کا گزارا بمشکل تمام ہزار دشواری و خرابی ہوتا ہے پس اس صورت میں وہ شخص اس قسم میں تیاہت کو موافقہ دار نہیں گاہے اور اگر ہمارے ہندوستان میں زیادہ حیثیت سے مہ اس باعث سے مقرر کیا جاتا ہے کہ اوس باعث سے دباؤ عورت کا شوم پر ہے اور وہ عورت کے یہاں جاوے پس اس صورت میں جب اوسنے کوئی جھمبہ بھلہ مہر کے عورت کو ادا نہ کیا تو قیامت میں اوس سے بابت عدم ادا سی دین مہر کے کوئی موافقہ ہو گا یا نہیں **جواب** جس شخص کہ استطاعت ادا سی مہر کی دنیا میں نہ تو وہ شخص موافقہ سبب دین مہر کے عقبی میں نہو گا ہوا **سوال** ۹۴۴ انتہا قلیل مہر متعہ کا کس قدر ہو سکتا ہے یعنی دو آنہ چار آنہ مہر متعہ کا برضا نندی عورت ہو سکتا ہے یا نہ بدینہ تو جبر و **جواب** جو چیز کچھ بھی مالیت رکھتی ہو ادا کو مہر قرار دے سکتے ہیں اگرچہ ایک پیسا ہو ہوا عالم **سوال** ۹۴۵ حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کا مہر کس قدر معین ہوا اگر ہم لوگ رسم کشدائی کرین تو حضرت کے مہر سے زیادہ معین کرین یا کمتر مفصل ارشاد ہو بدینہ تو جبر و **جواب** مہر سیدہ علیہا السلام کا پانچ سو درہم تھی کہ اوسکے روپیہ اس زمانہ میں تقریباً ایک سو پانچ روپیہ ہوتے ہیں اور اس قدر مہر معین کرنا مستحب ہے اور اس سے زیادہ بھی جائز ہے اور زیادہ کے واسطے حد نہیں اور اس سے کم بھی ہو سکتا ہے لیکن کم اس قدر کم ہو کہ کچھ قیمت اوسکے واسطے ہونہ اس قدر کم کہ کچھ قیمت اوسکے واسطے نہو مثل ایک دانہ گندم کے ہوا عالم **سوال** ۹۴۶ ما قولکم فی ہذا المسئلۃ نید نے ہندہ کے ساتھ متعہ کیا اور نوبت صحبت کی نہیں آئی مہ لازم آئیگا یا نہیں اور پھر انتہا عہد ہو گا یا نہیں اور عہد متعہ کس قدر ہے **جواب** صورت مرقومہ میں اگر زوج نے نافرمانی اور امتناع طہی



سے بلا غرض شرعی نہیں کیا تو کل مہر دنیا و سکال لازم ہے اور عدۃ متبع بہا و خول بہا کہ مستقیمۃ  
 الخیض ہونا بر قول مشہور و حیض ہن لیکن صورت مذکورہ میں حاجت عدہ کی نہیں ہے  
 ہوا عالم <sup>۹۳۷</sup> **سوال** زید مثلاً قید ہو کر کالے پانی یا اور کسی جگہ جہان قیدی مجبوس ہوتے  
 ہیں کیا چلتے وقت اپنی زوجہ کو طلاق نہیں دی بعد کئی مہینے کے ہندہ نے سمجیات زید  
 شوہر خود کسی غیر سے نکاح وغیرہ کر لیا اولاد زید کو ناگوار ہوا اور اسنوں نے علیحدگی اختیار  
 کیا مگر ہندہ نے مہر کا دعویٰ کیا اسوا سے ملے کہ یہ اولاد میرے پاس نہ جاوین اس  
 صورت میں ہندہ مہر کی مستحق ہے یا نہیں بنیاد وجہ **جواب** صورت مرقومہ میں  
 نکاح ثانی باطل ہے لیکن مال ذاتی شوہر اول میں دعویٰ مہر کا کر سکتی ہے اور اولاد کو  
 صورت مذکورہ میں علیحدہ رہنا جائز ہے ہوا عالم <sup>۹۳۸</sup> **سوال** کیا ارشاد فرماتے ہیں علماء  
 دین اس مسئلہ میں کہ بخشو نامہ کرنا مہر کا زوجہ منکوحہ سے باوجود طاقت اداسی زرمہر کے جائز ہے یا  
 نہیں اور اداسی زرمہر نقد و صورت استعداد بہ نسبت بخشو انیکے کچھ تفصیلت ہے یا نہیں  
**جواب** بخشو نامہ کرنا شوہر کو جائز ہے لیکن اگر طلب عفو نہ کرے اور مہر واجبی اور سکون عطا  
 کرے تو شوہر کو بہت ثواب ہوگا اور زوجہ اگر زرمہر نہ لےوے اور شوہر کو معاف کرے تو زوجہ کو  
 ثواب عظیم ہوگا ہوا عالم <sup>۹۳۹</sup> **سوال** تقریباً عرصہ بارہ برس کاگزرا کہ نکاح زید کا ساتہ ہندہ کے  
 بحالت سن بلوغ کے وکالتا ہوا تھا الا نکاح نامہ تحریر نہیں ہوا اب زوج و زوجہ ہر دو کو تعداد  
 مہر کی معلوم نہیں صرف اتنا معلوم ہے کہ ہر شہر عارضاً مقرر ہوا ہے اور زید اداسی مہر کیا  
 چاہتا ہے تو کیونکر اداسی مہر ہوا اور وکلا سی مہر ہی فوت ہو گئے ہیں بنیاد وجہ **جواب**  
 صورت مرقومہ میں ہا محکمہ کرنا شوہر کو زوجہ سے دربارہ مقدار مہر کے تہر ہے ہوا عالم <sup>۹۴۰</sup> **سوال**  
 چونکہ تعداد مہر جناب سیدہ علیہا السلام کا پانسو درہم ہے اور درہم تقریباً دو ماشہ کا ہوتا ہے

مگر معلوم ہوا کہ یہ درہم طلائی ہے یا تقری اگر طلائی ہے تو بحساب سکہ انگریزی کس قدر چوبیس ہوتا ہے اور اگر زرہیم تقری ہے تو کس قدر روپیہ اوسکا ہوا امیدوار ہے کہ تفصیل فرمائیے۔

**جواب** درہیم تقری ہوتا ہے اور پانسو روپے تقریباً برابر ایک سو پانچ روپیہ زمان حال کے ہوتا ہے ہوا عالم <sup>۹۵</sup> سوال کیا فرماتے ہیں علمای دین و مفتیان شرع متین اندر

مسئلہ کہ ہندو نے دعویٰ مہر خلاف شرعی روبرو زید کے کیا اور زید کہتا ہے مہر شرعی حسب رواج بروقت نکاح میں قبول کیا اور عمر منکوحہ کی دہ سالہ تھی بزمانہ نکاح اور ایک سال میرے گھر میں رہی اور مملکت ننویٰ باعث نابالغیت کے اور میں نے مہر شرعی بھی تمام ادا کر دیا یعنی زیور بایوسن مہر کے ادا کر چکا کہ زوجہ مردہ سابق کا تھا فرض جانکر ادا کر دیا تو وقف کیا و مہر نصف دینا واجب تھا اور گواہان شہوت روانگی مہر موجود ہیں بنیوا تو جسروا

**جواب** جس قدر مہر کا زیارے آوار کیا وہ مقدار مہر میں سے ذمہ زید ثابت ہوئی اوسکا مطالبہ ہندو زوجہ زید اوس سے کر سکتی ہے اور اوس مقدار کی بہ نسبت اگر زید کا یہ قول ہے کہ میں ہندو کو اپنی مملوکت سے دیکھا ہوں تو اس بات کا اثبات ذمہ زید ہے اور سوامی اوس مقدار کے زیادہ کا دعویٰ اگر ہندو کو ہے تو ہندو زیادتی کو ثابت کرے نہج

شرعی ہوا عالم <sup>۹۵</sup> سوال اکثر اس ملک میں ہندو دینار سرخ اور پانصد ٹکہ رائج الوقت بحوالہ شریعت نبوی مقرر کرتے ہیں مفصل ارشاد ہو کہ وہ دینار سرخ کس قدر قیمت کی ہو کر

وزن کے ہوتے ہیں **جواب** شرع میں دینار سے مراد متقال طلائی شرعی ہے کہ جس کا وزن تقریباً ساٹھ اور ستر تھی ہوتا ہے پس اگر مقصود ناکح و منکوحہ دینار شرعی تھا تو

بوزن مذکور فی دینار طلا اور دیا جاویگا اور اگر مقصود اوس سے اشرفی ہندی تھی پس اگر شوہر اشرفی دینے پر راضی ہووے تو فیما والا معالجہ ما بین زوجین احوط ہے ہوا عالم

**سوال ۹۵۳** ہر خلاف شرعی بغیر تحریر و ستاویز مصدقہ قابل اعتبار ہے یا نہیں کیونکہ بیان رسول  
مہر شرعی کا ہے خلاف شرعی کا نہیں اس سبب سے دستاویز نہیں ہوتی بلنیو اتوجہ سدا  
**جواب** جو مقدار مال کہ نکاح میں مہر قرار دیا جاوے وہ مہر شرعی ہے خلاف شرع نہیں  
ہے اور جو کہ مہر شرعی مشہور ہے اوس سے مراد مہر سنتی و مستحب ہے کہ مقدار اوسکی پانچ سو  
درہم ہیں پس جس مال کو مہر قرار دیا ہے نکاح میں اوس کا دعویٰ زوجہ کر سکتی ہے اگرچہ  
کوئی تحریر و دستاویز نہ ہو جبکہ وہ مقدار پنج شرعی ثابت کرے ہو **العالم سوال ۹۵۴** نہر طہی  
اور مہر محمدی میں کیا فرق ہے بنیو اتوجہ و **جواب** مہر جناب سیدہ سلوٰۃ اللہ علیہا  
پانچ سو درہم نفرتی تھے کہ جو بحساب روپیہ ہندوستان تقریباً ایک سو پانچ روپیہ ہوتے ہیں  
اور مہر شریعت جناب نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عام اوس سے ہے یعنی اوسپر بھی صادق  
آتا ہے اور اوس مقدار سے جو کم یا زیادہ ہو اوسپر بھی صادق آتا ہے ہو **العالم**

### از کتاب مستطاب احکام النساء نوشتہ شد

**مصنف** فرماتے ہیں اور جو شخص کہ کسی عورت سے عقد کرے اور مہر کا اوسپر جو الکرے  
یعنی کہے کہ تو مہر قرار دے گی وہ میں قبول کر دے گا تو اس وقت عورت کو اختیار ہے کہ چاہے مہر  
شرعی قرار دے اور چاہے زیادہ اوس سے جس قدر زیادتی منظور ہو اور مرد پر دینا اوس کا واجب  
ہو گا اس واسطے کہ خدا سے عورت کو اختیار دیا اور اپنے اوپر اوس مقدار کو لازم کیا اور مہر شرعی  
جسکو کہتے ہیں وہ پانچ سو درہم ہیں **مترجم کہتا ہے** کہ پانچ سو درہم کے برابر  
پچاس دینار ہیں اور برابر بحساب اس شہر کے ایک سو پانچ روپیہ محمد شاہی ہوتے ہیں جیسا کہ  
جناب غفران مآب جدی الامی طلب ثراہ نے شرح مدلیقہ میں تحقیق کی ہے اور یہ وہ مقدار  
ہے کہ جناب رسول خدا نے اس مقدار کو اپنی ازواج کا مہر قرار دیا تھا اور زیادہ اس سے مہر عین

کرنا مکروہ ہے اور یہ جو مصنف نے کہا کہ ہو سکتا ہے کہ عورت اوس صورت میں زیادہ مہر منتی ہے  
 قرار دیوے تو یہ قول مخصوص مصنف کا معلوم ہوتا ہے اور اکثر علما کا مذہب یہ ہے کہ فرد جب  
 مہر کے تعین کو عورت کے حوالہ کرے تو مہر شرعی سے زیادہ نہیں قرار دے سکتی یعنی زیادہ مہر شرعی  
 سے مراد یہی لازم نہ ہوگا اگرچہ وہ زیادہ کہے **پہر مصنف** کہتے ہیں اور اقل مہر ایک  
 درہم ہے یا بقدر درہم کے چاندی خالص ہو یا اور اسباب اور مال ہو کہ ایک درہم قیمت  
 اوسکی ہو سکے **مترجم کہتا ہے** کہ مصنف کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ درہم سے کم  
 جسکی قیمت ہو یا چاندی مقدار درہم سے کم ہو تو اوسکو مہر نہیں قرار دے سکتے اور مذہب مشہور  
 یہ ہے کہ جس چیز کی قیمت بازار میں ہو اور اوسکو ملک میں لاسکین اگرچہ قیمت اوسکی نصف  
 درہم یا ربع درہم ہو یا اوس سے بھی کم تو مہر اوسے قرار دے سکتے ہیں **پہر فرماتے**  
**ہیں** اور مضائقہ نہیں ہے کہ آدمی عقد نکاح میں تعلیم سورہ قرآن کو مہر قرار دے یا تعلیم  
 ایک آیت کو اور اس میں سے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے اور جائز نہیں ہے مہر قرار دینا حرام  
 چیزوں کا مانند شراب کے اور آلات لہو اور بازی کے اور باجوں کے اور مانند ان کے جو ایسی  
 چیزیں ہیں کہ حکم خدا سے ملک میں کسیکے نہیں آسکتیں دین اسلام میں۔

## فصل سوم در مسائل و بیان ابلا و ظہار و عتین و تدلیس و

خلع و مبارات مع اقسام طلاق وغیرہ از کتاب احکام النساء  
 جسوقت کہ مرد ابلا کرے یعنی قسم کھائے ساتھ نام خدا کے کہ زوجہ سے اپنے وطنی نہ کرے لگاؤ  
 ابلا کی پائے جائیں تو زوجہ کو اختیار ہے کہ چاہے صبر کرے ایسے حال پر یا مرافعہ کرے اور  
 حاکم شرع سے رجوع کرے پس اگر مرافعہ کرے تو حاکم شرع اوسکے شوہر کو چار مہینے کی مہلت

دیگا اس واسطے کہ اسکی طرف رجوع کرے اور قسم کا کفارہ دیوے پس اوسنے اگر زوجہ کی نظر  
 رجوع کی اور کفارہ قسم کا دیا تو پہرہ زوجہ کو کچھ اوس سے تمہیں نہیں پہنچتا اور اگر چاہیے  
 کے بعد بھی اپنی قسم پر باقی رہا اور اسکی طرف رجوع نہ کی تو حاکم شرع اوسپر لازم کرے گا کہ یا زوجہ  
 سے رجوع کرے اور یا طلاق دے اگر نہ کرنا چاہے تو ہمارے قید کرے گا اور یہ مجلس قضا  
 میں اور اوسپر تنگ گیری کرے گا یعنی کہانے میں اور پانی میں تقلیل کرے گا تا انیکہ رجوع  
 کرے نہ وجہ سے یا طلاق دیوے لیکن اگر عورت خود اپنے حق سے درگزرے اور حتیٰ اپنا  
 بخشدے تو البتہ اوسوقت میں حاکم بھی اوس سے درگزرے گا **بیان ظہار اور جسوت**  
 کہ مرد اپنی زوجہ سے ظہار کرے تو زوجہ کو ہو سکتا ہے کہ اطلاع کرے حاکم شرع سے پس  
 حاکم اوسے تین مہینہ کی مہلت دیگا پس اگر رجوع کرے اور کفارہ دیوے تو وطی اوسے  
 حلال ہو جائیگی اور نہین تو حاکم طلاق دینا اوسپر لازم کرے گا اور حاکم اسکا مثل حکم ابلا کے  
 ہے اگرچہ کفارہ میں اختلاف ہے **مترجم کہتا ہے** کہ تفصیل اس قول کی یہ ہے  
 کہ جب مرد ظہار کرے یعنی زوجہ سے کہے کہ تو میرے اوپر مانند پشت مادر یا خواہر میری  
 ہے یا اور جو محرمات ہیں زوج پر مثل اسکی خالہ اور بہو یہی کے اونسے مشابہت دی اور  
 سب شرائط ظہار کے پائے جائیں تو وطی زوجہ سے حرام ہو جائیگی اور بغیر کفارہ ظہار کے  
 وطی حلال نہ ہوگی اور عورت کو اوسوقت میں اختیار ہے کہ چاہے صبر کرے تا انیکہ زوج  
 کفارہ دے اور رجوع کرے اسکی طرف یا زوجہ مر جائے یا طلاق دیدیوے اور چاہے حاکم  
 شرع سے رجوع کرے پس حاکم اوسکے زوج کو سمجھائے گا اور وعظ و نصیحت کرے گا اور پہرہ  
 مہینے کی مہلت دیگا اگر رجوع کرنے نہ وجہ کی طرف اور کفارہ دے تو زوجہ سے وطی حلال  
 ہو جائیگی اور اگر بعد تین مہینے کے بھی رجوع نہ کرے تو حاکم اوسپر طلاق دینا لازم کرے گا اور

جب نہ مانے گا تو بسطرح ابلا میں جاگم شدت کرتا تھا اور اسی طرح اسو مقام میں بھی اوسے پیشہ  
کر لیا اور کھانے اور پانی میں اوسے پرننگ گیری کر لیا تا انیکہ رجوع کرے بعد کفارہ کے یا حلال  
دیوے پس حکم ابلا کا اور طہار کا قریب ہے لیکن کفارہ میں اختلاف ہے اسواسطے کہ ابلا  
میں کفارہ قسم کا دینا لازم ہے اور وہ بنا بر قول مشہور کے ایک بندہ آزاد کرنا ہے یا دس اونٹوں  
کھانا کھلانا یا اونکو کپڑے پہنانا ہے کہ اون تین امر و نہیں ہے جسے چاہے اختیار کرے اور  
اگر ان سبے عاجز ہو تو تین دن روزہ رکھے اور کفارہ طہار کا بنا بر قول مصنف کے  
حبطرح کتاب مقننہ میں ذکر کیا ہے ایک بندہ آزاد کرنا ہے پس اگر نہ ہو سکے تو دو سینے چلے  
درپے روزے رکے پس اگر روزہ رکھنے پر قادر نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاوے  
پس اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو اس کے ذمہ پر باقی رہیگا یعنی طہار کا حکم باقی رہیگا جب تک کہ  
کفارہ نہ دے اور بغیر کفارہ دے اوسے دلی کرنا جائز نہ ہوگا اور اگر طلاق دیدیگا تو کفارہ  
ساقط ہو جائیگا **بیان عنین** جنہوں نے شہر عنین ہو جائے کہ مباشرت کے لایق نہ  
ہو پہلے سے صحیح و سالم ہو بعد اوس کے نامزد ہو تو اختیار ہے عورت کو اس امر میں کہ چاہے صبر کرے  
اوپر اور چاہے موانع کرے اور حال اور حکام شرع سے عرض کرے پس اگر موانع کریگی تو  
حاکم شرع اس روز سے برسن تک اوسہم ملت دیگا اسواسطے کہ اپنی دوا علاج کرے پس اگر  
مقاربت کرے اوس سال کے اندر تو زور دے کہ اوس سے کچھ نزع اور فساد نہ چاہیے اور اگر  
نہ مباشرت کی تو حاکم طلاق دینے پر جبر کرے گا اور عورت کو طلاق لینا منظور ہو و مترجم  
کہتا ہے کہ مصنف کے نزدیک اس حکم میں فرق نہیں ہے خواہ پہلے عقد سے  
وہ عنین ہو اور خواہ بعد عقد کے اور قبل مقاربت کے ہو اور خواہ مقاربت کے بعد  
عنین ہو جیسا کہ مصنف نے کتاب مقننہ میں تصریح کی ہے اور باقی علماء کے نزدیک

اختلاف اسمین بہت ہے بعض تفصیل کے قائل ہوئے ہیں اور بعضوں نے توقف کیا ہے **پھر مصنف** فرماتے ہیں اور جب وقت کہ شوہر کو جنون ہو جائے الیہ ابنون کہ نمازوں کے اوقات کو نہ پہچانتا ہو تو عورت کو طلاق لینے میں اختیار ہے اور حاکم شرع اور دونوں میں مفارقت کر دینا **مترجم کہتا ہے** کہ اس قول میں بھی اختلاف ہے بعض عالموں نے مطلقاً حکم کیا ہے یعنی خواہ جنون ہر وقت رہتا ہو اور خواہ بعض اوقات میں اور پہلے سے عقد کے مجنون ہو یا بعد عقد کے بہر حال عورت کو طلاق لینے میں اختیار ہے **پھر مصنف فرماتے ہیں** کہ اور سوا سی ان دو مقام کے اور جگہ یہ حکم نہیں ہے بلکہ عورت کو اوپر صبر کرنا لازم ہے اور اختیار طلاق اور فراق کا نہیں ہے اور تفصیل اسکی یہ ہے کہ اگر شوہر کو غلام یا برص حادث ہو یا مزاج میں اس کے کچھ فساد ہو جاوے یا کوئی اور مرض مانند اس کے لاحق ہو تو عورت کو اختیار نہیں ہے مفارقت میں جس طرح کہ غنیم یا مجنون ہونے میں تھا بیان تہ لیس **پھر مصنف فرماتے ہیں** اور جب وقت کہ غلام تہ لیس کرے کسی نن آزاد سے یعنی دغا بازی کرے اور کہے کہ میں غلام نہیں ہوں بلکہ آزاد ہوں اور بعد عقد کے عورت پر ظاہر ہو کہ وہ غلام ہے تو عورت کو اختیار ہے کہ چاہے اس کے پاس رہنا اختیار کرے اور چاہے اس سے مفارقت کرے بغیر طلاق کے **مترجم کہتا ہے** کہ مراد یہ ہے کہ اس وقت میں طلاق کی اسے احتیاج نہیں ہے بلکہ عقد پہلے ہی سے لازم نہ تھا اور بنا بر قول مشہور کے اگر قبل دخول کے فسخ عقد کرے تو مہر غلام کو نہ دینا ہو گا اور اگر بعد دخول کے حال اس کا ظاہر ہو اور عورت نے فسخ کیا تو مہر دینا اسے لازم ہو گا **پھر مصنف فرماتے ہیں** اور اسی طرح اگر مرد خصی ہو اور حال اپنا چھپاوے اور بعد عقد کے عورت پر ثابت

تو عورت کو اختیار ہے چاہے اس کے پاس رہے اور چاہے مفارقت کرے اور اسی طرح عینین  
 اگر تزلزل کرے یعنی اپنے تئیں صحیح و سالم ظاہر کرے تو عورت کو اختیار ہے اور جس وقت کہ عورت  
 راضی ہو جائے کیسکے ساتھ ہوں لوگوں میں سے کہ جبکا بیان ہوا بعد علم کے اس کے حال  
 یعنی حال معلوم ہو جائے اور بعد اسکے اوس سے راضی ہو جائے تو بعد راضی ہو جانے کے  
 پہ عورت کو اختیار نہیں ہے فتح عقد میں بلکہ پھر مفسدہ مندی کے عقد لازم ہو جائیگا اور جس وقت  
 کہ کسی شخص کی کنیز کسی غلام کے عقد میں ہو اور مالک اوس کنیز کو آزاد کرے تو اسے اختیار  
 ہے چاہے غلام کے پاس رہے اور چاہے اس کے پاس سے جدا ہو جائے بغیر طلاق کے  
 اور جس وقت کہ کسی مرد کے عقد میں کوئی زن آزاد ہو اور وہ بے زوجہ کی اجازت کے کسی  
 لوندی سے نکاح کرے تو زن آزاد کو اختیار ہے چاہے اس کے پاس رہے اور چاہے چلی جاوے  
 اور مفارقت کرے بغیر طلاق کے اور یہ ہی حکم ہے اگر زوجہ مسلمہ ہو اور شوہر اس کا کسی عورت  
 ذمیہ سے نکاح کرے مترجم کہتا ہے کہ یہ حکم بنا بر ذہب اوں عالموں کے ہے کہ ان کے  
 نزدیک عورت ذمیہ سے عقد کرنا جائز ہے اگر شرعاً ذمیہ پر باقی ہو اور کفار ذمی وہ ہیں کہ اوپر  
 جزیہ دینا لازم کیا گیا تھا مثل یہود و نصاریٰ کے پھر مصنف فرماتے ہیں  
 اور جس وقت کہ کوئی شخص اپنی زوجہ کی بھینجی یا بھانجی سے عقد کرے بغیر اجازت اپنی زوجہ  
 کے تو اس کی زوجہ کو اختیار ہے چاہے اس کے پاس رہے اور چاہے اس سے چھوڑ دے بغیر  
 طلاق کے مترجم کہتا ہے کہ اس مسئلہ میں بہت سے قول ہیں ایک قول یہ ہے  
 کہ عقد اول کا باطل ہے اور اوس شخص کی زوجہ کو اختیار نہیں ہے اور ایک قول یہ ہے کہ عقد  
 اول کا تزلزل ہے اور موقوف ہے اجازت عمرہ خالہ پر یعنی اوس شخص کی زوجہ کے اذن  
 پر اگر طاقی رکھے تو دہیگا اور نہیں تو باطل ہو جائیگا اور اس کی زوجہ کے عقد میں کچھ تزلزل



نہوگا اور تیر قول یہ ہے کہ اول کا عقد تنزل ہے اور اس کی وجہ کے عقد میں بہت تنزل  
 ہو جائیگا اور زوج کو اس کی اختیار ہے چاہے اول کا عقد فسخ کرے اور چاہے جاری رکھے  
 اور چاہے اپنا عقد فسخ کر لے اور چاہے باقی رہنے دے اور اسی قول کو مصنف نے کتنا  
 متفقہ میں اختیار کیا ہے اور یہاں عبارت متن کی محمل ہے شاید مراد مصنف کی یہی ہو  
**پھر مصنف فرماتے ہیں** اور اسی طرح ہر مہر نہیں ہے اگر کوئی شخص  
 اپنی زوجہ کی بیوہ پس یا زوجہ کی خالہ سے نکاح کرے بلکہ زوجہ کو اس کے رہنا چاہئے  
 اپنی بیوہ پس یا خالہ کے ساتھ اور اگر اس کی زوجہ کو عقد اول کا گواہ ہو تو اپنے نکاح کے فسخ  
 کرنے میں اختیار نہیں ہے اگرچہ شوہر نے بغیر اس کی اجازت کے وہ عقد کیا ہو اور زوجہ کو  
 تعرض نہیں ہو چکا شوہر سے لونڈیوں کی خدمت میں لانیسے اور نکاح کر نیسے ساتھ میں  
 زمان آزاد کے یعنی تین آزاد عورتوں سے سوا سی زوجہ اولی کے اگر نکاح کرے تو  
 زوجہ اولی منع نہیں کر سکتی لیکن اگر شوہر کسی عورت کا دوسری زن آزاد سے نکاح  
 کرے تو ہو سکتا ہے کہ زوجہ اولی شوہر سے طلب عدل اور برابری کرے نفقہ میں اور اس  
 کے رہنے میں یعنی شوہر سے کہے کہ مجھے اور او سے برابر نفقہ دے اور ایک شب میرے  
 پاس رہا کر اور ایک شب اس کے پاس اور ہو سکتا ہے کہ منع کرے ظلم اور تعدی کرنے  
 سے ہر ایک امر میں اس واسطے کہ ان امور کو حقیقتاً نے شوہر پر لازم کیا ہے جیسا کہ  
 فرمایا ہے قرآن میں **فَاِنْ كُنْتُمْ اٰمًا طَابَ لَكُمْ مِنَ النَّسَاءِ مِثْلُ الَّذِي**  
**وَبَاَعٍ فَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَا تَقْدِرُوْا فَاِحْدًا ۙ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ**  
**ذٰلِكَ اَدْنٰی اَنْ لَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ** معنون کا یہ ہے کہ پس نکاح کرو تم اس عہد سے  
 کہ پسند اور مغرب ہو تمکو عورتوں میں سے دو عورتیں ہوں یا تین ہوں یا چار ہوں یعنی

اختیار ہے کہ ان اعداد میں سے جسکو چاہو اختیار کرو اور زیادہ چار عورتوں سے جائز نہیں  
 کہ ساتھ نکاح دائمی کے جمع کرو پس اگر خوف اس بات کا ہو تمہیں کہ عدل اور انصاف نہ  
 ہو سکے گے درمیان اونکے پس ایک عورت سے نکاح کرنا اختیار کرو یا لونڈیوں کو خدمت  
 میں لاؤ کہ حق کنیزوں کا کم ہے بہ نسبت زنان آزاد کے بھی اختیار کرنا ایک زن آزاد اور  
 لونڈن کا اقرب بالانصاف و عدل ہے پس اس آیت سے معلوم ہوا کہ عدل اور برابری کرنا  
 ازواج میں شوہر پر لازم ہے اور جبوقت کہ کوئی شخص اپنی زوجہ کے نفقہ دینے سے عاجز ہو  
 تو عورت کو چاہیے کہ منتظر رہے اور سکی آسائش اور وسعت رزق کی اور زوجہ کو نہیں  
 پہونچتا ہے اس صورت میں کہ شوہر پر طلاق دینا لازم کرے مگر اس حال میں کہ ہمیشہ زوج  
 نفقہ دینے سے عاجز رہے اور کسی طرح ذمہ دہر نہ دے اور زوجہ پر واجب نہیں ہے  
 کہ اپنے لڑکے کو دودھ پلا دے مگر اپنی خوشی سے اور لازم ہے باپ پر کہ اپنے لڑکے کے  
 واسطے مرضعہ مہیا کرے پس اگر مان لڑکے کی راضی ہو تو اس اجرت پر کہ اور غیر عورت کے لئے  
 معین کیا چاہتا ہے تو مان اس لڑکے کی زیادہ مقدار ہے دودھ پلانے میں اور اجرت  
 لینے میں غیر مان سے اور اگر مان لڑکے کی راضی نہ ہو دودھ پلانے پر نہ اجرت پر نہ بغیر اجرت کے  
 تو باپ لڑکے کا اور کوئی مرضعہ معین کرے اور زوجہ پر جبر نہیں کر سکتا دودھ پلانے میں اور نہیں  
 واجب ہے عورت پر کہ شوہر کی خدمت کرے اور سکے لباس کے رکھنے میں یا لباس کے پہونے  
 میں اور کھانا پکانے میں اور مانند اسکے جو افعال ہیں پس اگر اپنی خوشی سے خدمت کرے  
 تو اسکا احسان ہو گا شوہر پر اور اگر نہ کرے تو شوہر کو جبر نہیں کر سکتا اولن کا مونکے کرتے

## بیان طلاق

حقیقت کہ عورت جدا ہو جائے شوہر سے بسبب طلاق کے یا خلع کے یا مبارات کے

تو او سہ ماہیہ احکام عورت کے متعلق ہیں اور کچھ مرد سے پس اگر مرد طلاق دے عورت کو بعد  
 مباشرت کے تو عورت کو وعدہ دیکر لازم ہے یعنی انتظار کر لے گی کہ جو دن شرع میں مقرر ہوئے  
 ہیں وہ گزر جائیں اور بعد اس کے پہرہ سے عقد وغیرہ میں اختیار ہے پس اگر اس عورت  
 کے ایام حیض میں ہیں یعنی ذات العادۃ ہے اور حیض بھی موافق معمول کے آتا ہے  
 تو اس کا وعدہ تین قرابین جیسا کہ قرآن شریف میں ہے وَالْمُطَلَّاتُ یُکْرَهُنَّ  
 بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَ قُرُوعٍ یعنی جس عورت کو طلاق دیا گیا ہے تو وہ تین قرابین تک وقف  
 اور انتظار کریں اور قرابین طہر ہے یعنی جو زمانہ کہ پاک رہنے کا ہے درمیان دو حیض  
 کے پس جس وقت کہ زمانہ تین طہر کا گزر جائے طلاق کے وقت سے تو عورت عدہ سے  
 نکلتی ہے اور عقد کرنا اس سے جائز ہوتا ہے مگر حج و کتاہی تفصیل اس جہاں  
 کی یہ ہے کہ قرآن کے معنوں میں اختلاف ہے بعض علمائے کما ہے کہ قرآن سے مراد حیض  
 یعنی جب تین قرابہ سے حیض کے ایام گزر جائیں تو عدہ سے خارج ہوگی اور بعض علما  
 نے لکھا ہے کہ قرآن سے مقصود طہر ہے یعنی زمانہ پاک رہنے کا درمیان دو حیض کے  
 اور اسی قول کو مصنف نے اختیار کیا ہے اور یہی قول مشہور ہے پس بنا براس مذہب  
 کے ممکن ہے کہ بعض اوقات میں زمانہ عدہ زن آزاد کا چوبیس دن اور دو لحظے ہوں اگر  
 پر کہ مثلاً حالت طہر میں کسی عورت کو طلاق دیا گیا اور وہ زمانہ قریب تھا اس کے ایام عادت  
 سے پس بعد ایک لحظہ کے اس سے خون حیض آیا اور تین دن کے بعد اس سے پاک ہوئی  
 اور بعد دس دن کے پہرہ اٹھائی ہوئی اور تین دن خون دیکھا اس کے بعد پھر طہر ہوئی  
 اور دس دن تک پاک رہی اور بعد اس کے پہرہ خون حیض شروع ہوا پس جب اس دفعہ  
 حیض کا آغاز شروع ہوا تو زمانہ عدہ سے گزر گیا اور یہ ایک لحظہ تیسرے حیض میں سے کاشف

اوسکے خروج پر عدہ طلاق سے پس ایک لُحْظہ اول مین سے ہے اور ایک لُحْظہ حیض اخیر مین سے ہے اور درمیان مین اوسکے دو حیض مین کہ چہ دن اوسکے فرض کئے مین اور دو طہر مین کہ دس دس دن اوسکے ٹہیرائے مین پس یہ مجموع چہ بیس دن ہوتے مین اور دو لُحْظے اوسنے زیادہ مین کہ لُحْظہ اول تو نانہ عدہ مین داخل ہے اسواسطے کہ پہلا طہر فقط وہی ہے اور دوسرا لُحْظہ زمان عدہ سے خارج ہے اسلئے کہ قبل اوسکے تینون طہر تمام ہو گئے اور بنا بر دوسرے قول کے صورت مذکورہ مین عدہ جب تمام ہوگا کہ پتر تیسرا حیض ہی موقوف ہو اور ایک لُحْظہ چوتھے طہر سے گزر پس اگر تیسرے حیض کو سہی تم تین دن کا فرض کریں تو اقل زمان عدہ اونتیس دن اور دو لُحْظے ہونگے اور فرق یہ ہے کہ جو قول اول کے قائل مین وہ بجز شروع ہونے تیسرے حیض کے اوسے خارج عدہ کہینگے اور اوسکے بنا بر اوسمین عدت کو عقد کرنا جائز ہو جائیگا اور جنہون نے دوسرا قول اختیار کیا ہے وہ بتد تیسرے حیض کے عقد وغیرہ جائز رکھیں گے اور مخفی نہ ہے کہ طلاق کی دو قسمین مین۔

## بیان اقسام طلاق

ایک قسم وہ ہے کہ حسین شعہ رجوع نہیں کر سکتا زوجہ کی طرف اور اوسکو طلاق بائن کہتے مین اور وہ چہ مین طلاق زن غیر مدخل بہا اور طلاق زن منغیرہ اور طلاق بالکسہ یعنی جس عورت کا ایسا سن ہو کہ حیض کے آنیسے مایوس اور نا امید ہو گئی ہو اور وہ سن ساٹھ برس کا ہے واسطے اوس عورت کے کہ قوم قریش اور بنی سہیل سے ہو اور پچاس برس کا ہے اور عورتوں کے لئے کہ سوا مین اوسکے مین اور طلاق اوس عورت کا کہ جسکو دو دفعہ قبل اوسکے طلاق دیا ہو اور رجوع کی ہو کہ جب دو دفعہ رجوع کر کے پتر تیسرا طلاق دیا تو بعد اوسکے رجوع

پہر نہیں ہو سکتی اور طلاق اوس عورت کا کہ جس سے خلع کی ہوا اور طلاق مبارات کا جب تک  
 کہ ان دو صورتوں میں دونوں رجوع نہ کریں اور عوض چلایا ہے اسے شوہر ہمہ بند ہے پس  
 اگر عوض نہیں دیا اور دونوں رجوع کریں تو بنا بر قول بعض علما کے رجوع ہو سکتی ہے  
 اور اوس وقت میں یہ دونوں طلاق بائن کی اقسام میں سے نکاح جائیداد کے اور دوسری قسم  
 طلاق کی وہ ہے کہ جسمین شوہر رجوع کر سکتا ہے اگرچہ زوجہ راضی نہ ہو اور اوسکو طلاق  
 رجعی کہتے ہیں اور اوسکی دو قسمیں ہیں ایک توعده ہے کہ اوس میں اتنا سی عہد میں شوہر  
 نے رجوع کی ہوا اور دوسری قسم غیر عہدی ہے کہ اوس میں باوجود جو رجوع کے شوہر رجوع  
 نہ کر تا جب ایام عہد منقضی ہو جائیں تو شوہر اوس سے عقد کرے اور مصنف نے پہلے اسطر  
 پر قسمیں طلاق کی بیان نہیں کیں بلکہ احکام بعض اقسام ابتدا بیان کئے ہیں اسطور  
 پہنے پہلے سب قسمیں طلاق کی بیان کی ہیں جسمین کلام مصنف کا بخوبی نہیں نشین ہو  
 پس مصنف فرماتے ہیں اور شوہر پر لازم ہے زوجہ مطلقہ کو نفقہ دے جب تک کہ وہ  
 عہد میں رہے یعنی اوس مطلقہ کو کہ جس سے رجوع شوہر کو جائز ہے پس جبکہ شوہر نے  
 وہ طلاق دیا ہے کہ جسمین اوس سے رجوع کرنا نہیں جائز یعنی طلاق عہدی تو شوہر پر نفقہ  
 دینا اوسکا واجب نہیں ہے اور جو طلاق ایسا ہے کہ اوس میں شوہر کو رجوع جائز ہے اوسکو  
 طلاق سنت کہتے ہیں اور کیفیت اوسکی یہ ہے کہ عورت کو ایک مرتبہ طلاق دے اور خالی کہ  
 ظاہر ہو خون حیض و نفاس سے اور اوسکو اوسکے حال پر رہنے دے یعنی ایام عہد میں  
 رجوع نہ کرے اور طلاق سامنے دومر دعا دل کے دے پس یہ طلاق سنت ہے  
 مترجم کہتا ہے کہ یہ طلاق ایک قسم ہے طلاق جمعی کی یعنی رجعی غیر عہدی ہے  
 جیسا کہ پہنے قبل اسکے بیان کیا اور اوسکو طلاق سنت بمعنی انحصار کہتے ہیں اور مقابلہ

میں اوسکے طلاق حدی ہے جس طرح سے کہ ہر اوس طلاق کو کہ شرع میں جائز ہے طلاق سنت  
 بمعنی اعم کے ہیں اور مقابلہ میں اوسکے بدعی ہے یعنی جو طلاق کہ حرام ہو پھر **مصنف**  
**فرماتے ہیں** اور شوہر کو جائز ہے رجوع کرنی طرف زوجہ طلاق کے یعنی مطلقہ جی  
 کے جب تک کہ عہد سے خارج نہوا اور اوس عورت کو امتناع کرنا رجوع سے نہیں ہو چلتا  
 پس اوسی وقت کہ عہد سے نکلمائے تو عورت اپنے نفس کی مالک اور مختار ہے اور مرد  
 کو رجوع کرنا اوس وقت میں نہیں جائز اور ہو سکتا ہے کہ اوس سے پہر تجدید عقد کرے جس طرح  
 کہ اگر کسی اور شخص سے وہ عورت نکاح چاہے تو اس سے صبیحہ عقد چاہیے اور عورت کو اختیار  
 چاہیے پہلے جسکے نکاح میں تھی اوسی سے پہر عقد جدید کرے اور نیا مہر باند ہے اور  
 چاہیے اوس سے نکاح نہ کرے کچھ اس مرد کو اس سے تعرض نہیں ہو چلتا اگر بعد طلاق اول  
 کے شوہر رجوع کرے قبل انقضای ایام عہد کے اور کچھ دنوں اوسکے پاس رہے پہر طلاق دے  
 دوسرے مرتبہ مثل طلاق اول کے یعنی شرائط طلاق کے پائے جائیں تو پہر وہ عورت اوس سے  
 چٹ جاگیں اور عہدہ دیکھیں گی اور مرد پر نفقہ اوسکا اور گہراو سے دینا لازم ہوگا پس اگر پہر  
 رجوع کی انشائی حدت میں تو مالک اور مختار ہو گیا اوسکا اور عورت منع نہیں کر سکتی  
 پس اگر بعد اوسکے پہر طلاق تیسرا دیکھا مثل طلاق اول اور ثانی کے تو اوس سے جدا ہو جاگیں  
 اور شوہر کو پہر اس طلاق کے بعد رجوع کرنا اوس سے نہیں جائز یعنی طلاق بائن ہو جائیگا  
 اور ایسے طلاق کی ابتدا سے عورت کو عہدہ دیکھنا چاہیے اور بعد اوس طلاق کے پہر مرد کو نفقہ  
 دینا اوس عورت کو واجب نہیں ہے۔

## بیان مبارات و خلع

اور جبوقت کہ شوہر مبارات کرے یا خلع کرے اپنی زوجہ سے تو رجوع نہیں کر سکتا اور اگر عورت

کو نفقہ اور گھر دینا شوہر پر واجب نہیں ہے اور مہارات نہیں ہوئی مگر جبوقت کہ زن و شوہر میں سے ہر ایک ناراض اور کراہت رکھتا ہو دوسرے سے پس او سوقت میں مہارات کرینگے اور مرد اوس سے یہ ہے کہ عورت کے جتنے حق ہوں مرد پر مثل مرد وغیرہ اور نہیں شوہر کو بخشدے اور معاف کرے اسوا سطلے کہ وہ اسے طلاق دے اور یہ جان چاہے چلی جائے پس مرد اس شرط پر زوجہ کو طلاق دے ایک تہہ درائمالیکہ عورت ظاہر ہو جیض نفاس سے اور دو گواہ عادل موجود ہوں اور خلع نہیں ہوتی مگر او سوقت میں کہ زوجہ مخالفت اور نافرمانی کرے شوہر کی اور اطاعت میں اسکی تقصیر کرے اور اسکے پاس رہنے سے کراہت رکھتی ہو اور شوہر کو مضطر کرے طلاق دینے پر اور شوہر کو چاہے او سوقت میں کہ اوس سے طلب فقو کرے تمام ان حقون سے کہ شوہر کے ذمہ ہیں اور کہے کہ اپنے پاس سے مجھے کچھ مال دے یا روپیہ دے یا لباس یا زمین یا سواری کے لئے کوئی گھوڑا وغیرہ دے یا اور کوئی چیز مثل اسکے طلب کرے مال و اسباب میں سے اسلئے کہ او سکو لیکے عورت کو طلاق دے اور خلع کرے مترجم کہتا ہے کہ فرق درمیان مہارات اور خلع کے یہ ہے کہ مہارات جب ہوگی کہ آزردگی اور ناراضی شوہر اور زوجہ دونوں کی طرف سے ہو اور خلع جب ہوگی کہ فقط زوجہ کراہت رکھتی ہو شوہر سے اور اوس سے ناراض ہو اور یہی سبب ہے کہ مہارات میں شوہر سوای حقوق بخشوانیکے اور کچھ مال وغیرہ عورت سے طلب نہیں کر سکتا اور خلع میں از بسکہ فقط عورت کو طلاق لینا منظور ہوتا ہے تو شوہر کو سوای حقوق بخشوانیکے کو کچھ مال زوجہ سے طلب کرے اور او سے لیکے خلع کرے پھر مصنف فرماتے ہیں پس جبوقت کہ زوجہ شوہر کے کہنے کو قبول کرے اور جو طلب کرنا ہو اسے دے تو شوہر خلع کے دو گواہ عادل ٹھہرائے یعنی او کے

سامنے طلاق دے اوس حال میں کہ عورت پاک ہو حیض و نفاس سے پس اگر اس طلاق کو بلفظ  
 خلع واقع کرے تو وہی مسنون ہے یعنی موافق عبارت حدیث کے ہے یعنی شوہر کہے کہ  
 خلعتک علی کذا یا یوں کہے کہ ہی مختلفہ علی کذا اور اگر طلاق دے اوسے ساتھ  
 لفظ طلاق کے تو یہ قایم مقام خلع کے ہو جائیگا متبرجہ کہ متبرجہ کہ مصنف کے کلام کا  
 ظاہر یہ ہے کہ جب انت طالق یا ہی طالق کہے تو قایم مقام خلع کے ہو جائیگا  
 اور کچھ احتیاج عوض کے ذکر کرنیکی نہیں ہے اور شہید اول اور شہید ثانی کے کلام سے لحد  
 اور ادسکی شرح میں ظاہر ہوتا ہے کہ جسوقت ساتھ لفظ طلاق کے عوض کا بھی بیان کرے  
 یعنی اسطر سے کہے کہ انت طالق علی کذا تو احتیاج ذکر خلع کی نہوگی پھر  
 مصنف فرماتے ہیں کہ اور نہیں ہے مرد کے لئے رجوع کرنا اوس عورت سے  
 کہ جس سے خلع واقع ہوئی ہے جیسا کہ مبارات کے بعد رجوع نہیں کر سکتا اور نہیں ہے  
 رجوع اوس عورت سے کہ جسکو تین مرتبہ طلاق دی چکا ہو یعنی ایک طلاق دیکے رجوع کی اور  
 پہر دوسرا طلاق دیکے رجوع کی اور ادسکے بعد پہر تیسرا طلاق دیا تو ادسکے بعد رجوع نہیں  
 کر سکتا کہ یہ تیسرا طلاق بائن ہے مگر فرق یہ ہے کہ مبارات اور خلع میں اگر مرد عورت  
 کی طرف رغبت کرے اور عورت بھی راضی ہو تو نیا عقد مہر جدید پر ہو سکتا ہے اور  
 نہیں ہے حکم اسطر چہ اوس عورت کا جسکو تین طلاق دیے ہوں اور رد و دفع قبل  
 تیسرے طلاق کے رجوع کر چکا ہو اسوا سٹے کہ وہ عورت اوس مرد پر حلال نہوگی تنہا  
 کہ سوامی ادسکے کسی اور سے نکاح کرے اور ادس سے طلاق لینے پہر شوہر اول  
 سے عقد جدید کرے جیسا کہ حق تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس حکم کو بیان فرمایا ہے کہ  
 جو شخص کہ طلاق دے اوس زوجہ کو کہ ادس سے کہی مباشرت نہیں کی تو ادس



عورت کو عدہ دیکر نافرور نہیں ہے اور اسے نفقہ اور گھر دینا شوہر پر واجب نہیں اور اسے  
بجود طلاق ہونیکے اختیار ہے جس سے چاہے عقد کر لے چاہے شوہر اول سے پہر نیا  
عقد کر لے اور چاہے اور کسی سے اور جب زوجہ غیر مدخول بہا کو طلاق دے اور پہلے سے نکاح  
مہر میں کیا ہو زمان عقد میں تو شوہر کو ادھامہ دینا واجب ہے اور نصف مہر اسے خدا  
سماں کیا ہے جیسا کہ فرماتا ہے وَإِنْ طَلَقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَمْسُوهُنَّ  
وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً فِضْفُ مَا فَرَضْتُمْ لِهِنَّ إِنْ طَلَقْتُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَمْسُوهُنَّ  
قبل مقاربت کے در انحالیکہ مقرر کیا ہو تھنے اونکے لئے مہر پس دو اونیں نصف اسکا  
کہ مہر میں کیا ہے اونکے واسطے اور اونیں جو تو نے حق میں فرمایا ہے فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ  
مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُوْنَ لَهَا یعنی پس نہیں ہے واسطے تمہارے اوپر اون عورتوں کے  
عدہ کہ شمار کرو تم اسکو یعنی اون عورتوں کو عدہ دیکر لازم نہیں ہے اور اگر اس شخص  
نے وقت نکاح کے مہر اسکا مہر نہیں کیا تو اب طلاق کے وقت کچھ مہر دینا واجب  
نہیں ہے لیکن شوہر پر لازم ہے کہ اس کے ساتھ کچھ سلوک کرے موافق اپنے حال کے  
پس اگر مقدور والا ہو تو اس سے ایک لباس دے ایسا کہ تین دینار اسکی قیمت ہو  
یا اس سے زیادہ ہو یا کوئی اور چیز قایم مقام لباس کے مثل درہموں کے یا سواری  
مثل اسب اشتہر کے عطا کرے اور اگر متوسط ہو کہ نہ امیر ہو اور نہ فقیر ہو تو اس سے ایسا کپڑا دے  
کہ ایک دینار اسکی قیمت ہو یا اور کوئی چیز یا نسا اس کے اور اگر فقیر ہو تو اس سے ایک درہم  
کا سلوک کرے یا کوئی انگوٹھی کہ قیمت اسکی ایک درہم ہو اس سے دے یا اور جو مثل  
اس کے ہو یعنی فقیر ایسا ہو کہ ایک درہم کی تدبیر اس سے ہو سکتی ہو اور جو ایسا محتاج  
ہے کہ اسقدر بھی مقدور نہیں کہ متا تو اس سے ایک درہم بھی دینا نہوگا اور جو بوقت کہ

شوہر اپنی زوجہ کا مہر جو معین کیا ہے قبل مباشرت کے دیدیوے اور بعد اسکے طلاق دے بغیر اسکے کہ تقاربت کہی کی ہو تو آدھا مہر اوس سے پھیر لیا یعنی اوس وقت میں کہ مہر قسم مال مفتاع میں سے ہو اور اگر تعلیم ایک سو روہ کی مہر قرار دی تھی یا زیادہ ایک سو روہ سے یا کم اوس سے ہے پس اسنے وہ سو روہ تعلیم کر دیا زوج کو اور بعد اسکے طلاق دیا قبل مباشرت کے تو اوسے چاہیے کہ جو اجرت ہو اوس سو روہ کی تعلیم کی اوس زمانہ میں نصف اوس اجرت کا پھیر لے پوے زوجہ سے اور جس وقت کہ کسی شخص کی زوجہ حاملہ ہو اور وہ اوس سے طلاق دے تو اوس کو عدہ دیکھنا اور ہے جب تک کہ وضع حمل ہو اور شوہر نہ نفقہ اوس کا اور گھر دینا اوسے لازم ہے اگر طلاق بسبب خلع یا مہر لاک کے نہ دیا ہو جس کا کہ مہر سے قبل اسکے بیان کیا اور جبکہ حاملہ کو طلاق سنتی سمجھنی خاص دے ایک مرتبہ تو مختار ہے رجوع کرنے میں اوس کی طرف جب تک کہ وضع حمل نہ ہو پس جس وقت کہ وضع حمل ہو تو عورت کو اختیار ہے اور اپنے نفس کی مالک ہے اور وہ مردانہ اجنبیوں کے ہے اور جب اوسے وضع حمل ہو تو ہو سکتا ہے کہ اوس کے بعد عقد کر لے مگر جو اوس سے عقد کرے تو اوپر واجب ہے کہ ایام نفاس میں اوس سے مباشرت نہ کرے تاہنگہ پاک ہو چون نفاس

### سوالات طلاق وغیرہ

سوال ۱۵۰ ہیشیہ و کنیز زوجہ و مادر عذ کی زنا کراتی ہیں اور عمر جانتا ہے و نان و پارچہ اولیٰ کا متعلق بعمر ہے مگر لہجہ رسوائی و خوف برادری کہنا وغیرہ اولیٰ کا موقوف نہیں کر سکتا اور نہ اولیٰ کو کال سکتا ہے اور نہ واسطے نکاح دوسرے کے کہہ سکتا ہے اور نہ زوجہ کو طلاق دے سکتا ہے و یا یہ سب امور کرنا ممکن ہیں مگر کچھ خیال نہیں کرنا اور کہتا ہے کہ اونکے اعمال متعلق اونسے ہیں ہمارا وہ کہنا نہیں بنتی پس معرت اخیر میں وہ دیوث قرار دیا جاوے گا یا نہیں اور صورت اولیٰ میں زید پر حکم نافذ ہوگا جواب عمر و اگر نہ زوجہ اپنی پر راضی رہے اور باوجود امر کان منع اور حفظ کے

منع اور حفظ نہ کرے تو مصداق دیوث ہوگا اور کنیز اپنی کو اگر محفوظ حرام سے نہ کرے گی باوجود قدرت  
برحفاظت جب بھی گنہگار ہوگا اور باقی زنان اقرباء کی ممانعت پر اگر قادر ہو اور شرائط و وجوب  
نسبی عن المنکر پائے جائیں اور ترک ممانعت نہ کرے جب بھی عاصی ہوگا اور بہ نسبت زوجہ  
اس صورت میں طلاق دینا عمر پر علی الاحوط لازم ہے ہوا العالم <sup>۹۵۷</sup> **سوال** زید نے اپنی  
منکوحہ کو طلاق شرعی دیا اور چاہتا ہے کہ اندر عدہ دیا بعد پہر اوس سے مباشرت کرے  
اور طلاق دینے سے منفعّل ہے زید کو مقاربت جائز ہوگی یا نہ **جواب** اگر طلاق رجعی ہے تو  
اشناسی عدہ میں بدون عقد اوس سے رجوع کر کے زوجہ بنا سکتا ہے اور اگر رجعی نہیں ہے تو  
صیغہ نکاح و یا مستعد از سر نو واقع کرے بشرطیکہ کوئی مانع شرعی نہ پایا جاتا ہو مثل اسکے کہ وہ  
طلاق ثالث ہو و سہ اور مانند اسکے ہوا العالم <sup>۹۵۸</sup> **سوال** علماء دین و مفتیان شرع  
ستین اس بارہ میں کیا فرماتے ہیں کہ زید نے وقت روانگی بیت المقدس کے اپنی منکوحہ  
کو ہمراہ لیجا نا چاہا اوس نے انکار کیا تب زید نے اوسکو طلاق دیا پھر تین سال کے بعد جب  
زید و الیس آیا بلکہ عقد زن مذکور سے جماع کیا اور اولاد پیدا ہوئی پس وہ اولاد حرامی ہے یا حلالی  
**جواب** صورت مرقومہ میں ہر گاہ زید نے طلاق معتبر شرعی دیا تھا اور بعد از ان نکاح یا مستعد  
اوس سے ثانیاً نہ کیا اور وطی کی اوس سے باوجود علم عدم جواز وطی کے تو اولاد حلال نہادہ  
نہوگی ہوا العالم <sup>۹۵۹</sup> **سوال** زن منکوحہ کسی طور پر شوہر اپنے سے اختیار مطلق ہو چکا حاصل  
کر سکتی ہے یا نہیں بنیو تو جواب اختیار طلاق بدست زوج ہے اور زوجہ بدون  
رضا از زوج طلاق نہیں لے سکتی ہوا العالم <sup>۹۶۰</sup> **سوال** کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ  
میں کہ ایک شخص نے اپنی زوجہ سے لڑائی کی اور بہت خفا ہوا اور کہا کہ میں نے تجھکو طلاق دیا  
اور تو میری لمان بہن کے برابر ہے پس اوس عورت نے ایک دوسرے شخص کے ساتھ متعہ کیا

اور چند اوسکے پاس رہے جب لوگوں نے کہا کہ تمہارا طلاق درست نہیں ہے جب تک  
موافق شرع کے مولوی صاحب کے یہاں جا کر طلاق اپنے شوہر سے لو اور حکم اوسکو دلو پس یہ  
عورت اوس شخص کو جس نے درمیان میں ممتنع کیا تھا اوسکو پہنچ سکتی ہے یا نہ **جواب**  
صحیح طلاق دینے مرد شیعہ میں استماع عدالین صیغہ طلاق کو شرط ہے پس اگر استماع عادلین  
طلاق میں نہیں ہوا تو طلاق صحیح نہ ہوگا اور ممتنع اوس عورت سے کسی کو جائز نہیں اور اگر  
اوس عورت سے کوئی عدم صحیح طلاق میں دلی کر لیا تو وہ عورت اوس پر حرام ہوید ہوگی اور  
اوس پر وہ عورت کہی حلال نہ ہوگی ہوا العالم <sup>۹۶</sup> **سوال** کتاب میں لکھا ہے کہ مثلاً کسی شخص نے  
اپنی زوجہ کو طلاق دی اور اندر ایام عدہ کے پہر زوجہ سے رجوع کرے بغیر جاری کرنے صیغہ کے  
اوس نکاح اول سے تو اگر طلاق جمعی ہو تو عدہ میں شوہر بغیر نکاح رجوع کر سکتا ہے تو یہ مسئلہ  
سمجھ میں نہیں آتا مفصل فرمائیے کہ کونسا طلاق ہے کہ شوہر زوجہ سے پہر رجوع کر سکتا ہے  
**جواب** طلاق کی دو قسمیں ہیں ایک بائن اور دوسرے جمعی طلاق بائن کی چہ قسمیں  
ہیں طلاق زن نابالغہ اور طلاق غیر مدخول بہا اور طلاق زن بالئہ یعنی جسکو بسبب کبر سن  
کے حیض موقوف ہو جاوے اور طلاق تبیس بعد اسکے کہ دومرتبہ طلاق دیکر رجوع کر چکا ہو اور  
طلاق اوس عورت کا کہ جس سے خلع کی ہو اور طلاق اوس کا جس سے مبارات کی ہو اور۔  
پس ان چہ طلاقوں کے سوا جو طلاق ہے وہ رجعی ہے یعنی قبل انقضای عدہ شوہر  
اوسکو اپنی زوجہ بنا سکتا ہے بدون عقد جدید اگرچہ وہ عورت راضی بھی نہ ہو ہوا العالم۔  
<sup>۹۷</sup> **سوال** کیا ارشاد ہے اس مسئلہ میں علماء دین حقہ کا ایک شخص ابتدا سے نامرد ہے  
اور در نکاح سے او سے اپنی عورت سے جماع نہیں کیا پس منکوحہ اسکی بے طلاق اسکے  
وقت ظاہر ہو جانے حال اسکے دوبارہ نکاح و مستہ کر لینے کے خود مختار ہے یا طلاق دینے پر

بعد عدہ کے مختار ہوگی اور در صورت بے طلاق مختار ہو نیکی وہ عورت پوشیدہ کسی سے متمہ کر سکتی ہے یا نہ اور در صورت نکاح کر لینے کے بغیر اس کے بعد من خدمت کرنے اسکے نان و نفقہ یا صرف کمانا لے تو جائز ہے یا نہیں یا سب کے سامنے علانیہ نامرد سے جدا ہوئی اور پہر اوس سے کچھ غرض نہ کری **جواب** صورت مرقومہ میں بے طلاق زوج کے نکاح اوس عورت کو کسی سے جائز نہ ہوگا ہاں اگر زوج طلاق نہ دے اور عورت حاکم شرع سے رجوع کرے حاکم شرع زوج کو ایک سال کی مہلت دے گا واسطے علاج کے پس اگر بعد ایک سال کے وطی پر کسی دن کے قادر ہو تو زوج کو فسخ میں اختیار نہ ہوگا اور اگر زوج وطی پر عورت کے قادر نہ ہو تو زوج کو فسخ نکاح جائز ہوگا اور بعد فسخ نکاح اور مرد سے نکاح جائز ہوگا اور غیر دخول بہا کا عدہ نہیں ہے **ہوالا عالم** کیا فرماتے ہیں علمای دین اس صورت میں کہ مثلاً زبیدہ نے زبیدہ سے باقر اصراف کے نکاح کیا اور بعد ایک سال کے ایک لڑکا بطن اوسکے سے پیدا ہوا اور بعد ایک سال کے طفل مذکور نے قصداً کیا بعدہ میان زبیدہ و زبیدہ کے صورت قہر پید ا ہوئی اور زبیدہ نے نکاح دوسرا کیا اوس سے لڑکیاں پیدا ہوئیں اور موجود ہیں اب زبیدہ بعد گزرنے مدت قریب بارہ برس کے زبیدہ سے خواستگار طلاق ہوئی لہذا شرعاً طلاق اوسکا کس طور پر واجب ہے **جواب** اختیار طلاق بدست شوہر ہے اگر شوہر برضائی خود منکو حذو کرے طلاق بہ بیع شرعی دے تو جائز ہے اور طلاق بوجہ شرعی صحیح ہوگا **ہوالا عالم** اگر مومن زوجہ سنیہ کو کہے کہ تم کو طلاق دیا بیٹے روبرو زمان یا مومن غیر عادل کے اور مذہب سنیہ میں اس صورت سے طلاق واقع ہوتا ہے تو وہ مطلقہ ہوئی یا نہ اور اگر وہ عورت کسی سے عقد کرے اور شوہر اوسکا مانع نہ ہو تو کیا حکم ہے **جواب** صورت مرقومہ میں طلاق صحیح نہ ہوگا اور عقد اوس عورت کا دوسرے مرد سے بعد

ایسے طلاق کے باطل ہے ہوا العالم **سوال** کیا فرماتے ہیں علمای دین میں اس مسئلہ میں مثلاً زید نے حالت عداوت مزاج اور کمال ضعف و ناتوانی اور پریشانی جو اس میں اور خوف بعض اشخاص سے بجا ہش محرکات چند واقعہ یا زہد اپنی کو طلاق بجز واکراہ دسی تو آیا وہ طلاق صحیح ہوگا یا نہ **جواب** جو طلاق کہ بجز واکراہ واقع ہو صحیح نہیں ہے اور مجبور وہ کہ کہ مضطرب ہے اختیار ہوا اور اگر اختیار باقی تھا و لکن روبرو دسی دو گواہ عادل طلاق نہیں دیا یا بعض شرط صحت طلاق علاوہ اس پر تحقق نہ ہوئی تو یہی طلاق صحیح نہ ہوگا ہوا العالم۔

**سوال** ۹۶۵ اور یہی حالت مذکور میں بعد از کار زیاد طلاق میں ایک شخص کو بلفظ اختیار کیا ہوا آیا یہ لفظ اختیار واسطے اس شخص کے سچ مختاری عام صورت مذکورہ میں مفید ہوگا یا نہ بنیاداً تو جبر و اجاب جس وقت تک کہ صیغہ طلاق بہ نہج شرعی روبرو دسی عادلین کے بتحقق شرائط باقیہ واقع نہ ہو تو طلاق صحیح نہ ہوگا جبکہ شوہر شدید ہو ہوا العالم **سوال** ۹۶۶ کیا فرماتے ہیں علمای دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ مثلاً زید شوہر ہندہ نے بحالت غصہ بغیبت زوجہ بمقابلہ دو کسان ہندہ زوجہ منکوحہ اپنی کو کہہ کہ بجای مان و بہن ہمار سی ہے پس اس صورت میں ہندہ زوجیت زید میں باقی رہتی ہے یا نہیں اور شرعاً نسبت اس کے کیا حکم ہے **جواب** اگر غصہ میں بے فہم و شعور نہ ہو گیا تھا اور گواہ دونوں شخص عادل تھے اور زوجہ حیض و نفاس سے پاک تھی اور باقی شروط صحت طلاق بھی پائے گئے تھے تو احوط یہ ہے کہ بدون کفارہ طہار کے زوجہ سے رجوع نہ کرے اور اگر وہ شرعاً نہیں پائی گئیں تو زوجہ حلال ہے اور کچھ کفارہ نہیں ہوا العالم **سوال** ۹۶۷ کیا فرماتے ہیں علمای دین اس مسئلہ میں مثلاً زید ہندہ نے زید شوہر ہندہ سے کہا کہ تم زوجہ اپنی کو کہو کہ مجھے کچھ واسطہ نہیں اور ہندہ کو زید بوجہ نزاع لفظی و نفور غصہ میں کہے کہ مجھے کچھ

واسطہ و سرکار زمین پس اس صورت میں ہندہ زن مطلقہ تصور کیا جائیگی یا زوجیت میں رہیگی اور حسب شرعیات طلاق وقوع میں آگیا کیا ارشاد ہے بتصریح بیان فرمائیے **جواب**

صورت مرقومہ میں اگر شوہر مومن ہے پس طلاق کا حکم نہوگا اور وہ عورت زوجیت میں اپنے شوہر کے باقی رہیگی ہوا **العالم** <sup>۹۶</sup> **سوال** کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین ادامہ الدافعالہم اندرین مسائل کہ زید نے زوجہ منکوحہ مسماۃ ہندہ صاحب ولد اپنے کو طلاق دے بدون صیغہ طلاق و گواہ عادلین کے ہندہ کو مفارقت کرنا اور طلاق لینا منظور نہیں ہے و ولد مذکور کا سن نو برس کا ہے نان و نفقہ اس نابالغ کا زمرہ زید کے ہے یا ہندہ کے اور ہندہ مہر معاف نہ کرتی تھی زید نے جبر معاف کر لیا ہندہ نے بخوف جان اپنی کے اس کے جبر سے مہر معاف کر دیا پس یہ طلاق عند الشرع صحیح ہے یا نہ اور ہندہ طلب مہر کر سکتی ہے یا نہ **جواب** زید جب تک معافی مہر بخوشی و رضا و صبر ثابت نہ کرے زوجہ مہر کا دعویٰ کر سکتی ہے اگرچہ طلاق صحیح نہ ہو ہوا **العالم** <sup>۹۷</sup> **سوال** اگر کسی شخص کی منکوحہ کے اطوار ایسے قبیح ہوں کہ بے طلاق دیے مرد کے علائقین فرق آتا ہو اور یا پھر عادلین میر نہ ہوں تو کیا بے طلاق دیوا گواہ کا ناسیلا و الزبانی ربا واقف نہ ہو تو کیا بے صیغہ طلاق ٹپ ہے اور جو دست ایک مشت مہر نہ ادا کر سکے تو ماہوار سی مقرر کر کے ادا کر سکتا ہے یا نہ **جواب** صورت مرقومہ میں وہ شخص جائے اس شہر میں کہ جہان عادلین ممکن ہوں اگر جانا و مانا ممکن ہو والا اس شہر کے مومن میں سے کسی مومن کو وکیل کرے تاکہ وہ وکیل ہو کر عادلین طلاق واقع کرے اور مہر یک مشت نہ دی سکے تو بتدریج دینا ہو سکتا ہے ہوا **العالم** <sup>۹۸</sup> **سوال** ما توکم مذکورہ ظلم اگر زید حالت طلیس و غضب میں اپنی زوجہ کو طلاق دے بغیر ادا مہر اور جو طلیس اس کا کم ہو پھر اس سے راضی ہو خوشنود ہو پس وہ طلاق قبل ادا سی

دین مہر درست ہے یا نہ اور طلاق میں شرطا داسی مہر ہے یا نہ بینو اتوجہ جواب بمجلہ شریعت  
 طلاق دینے میں شیعہ کہیے ہے کہ بروہی عادلین طلاق واقع ہوا اور یہ بھی اوس جملہ سے ہے  
 کہ عقل اور سبب غلبہ غلبہ غیر مختل نہوئی ہو پس اگر سبب شرطنہ پائے گئے تو طلاق باطل  
 ہوا اور صحت طلاق میں ادا سی مہر شرط نہیں ہے ہوا عالم **سوال** کون کون سے عیب  
 مرد میں ہونے چاہئیں کہ جس سے عورت بلا طلاق کے عقد سے باہر ہو جاوے بینو اتوجہ  
**جواب** بمجلہ عیوب مذکورہ جنون شوہر اور عین ہونا ہے لیکن جبکہ شرطنہ معتبرہ متحقق ہو گئے  
 تو فسخ کا اختیار زوجہ کو حاصل ہوگا اور تفصیل موقوف ہے کتب فقہیہ پر ہوا عالم **سوال**  
 کون کونسی باتوں سے عورت بلا طلاق کے نکاح سے باہر ہو سکتی ہے **جواب** زن  
 منکوحہ دائمہ کو جب فسخ کا اختیار ہو شوہر غا اور فسخ عقد کرے تو عقد اسکا باطل ہو جائیگا اور  
 بعض صورتہای رضاع میں کہ بعد عقد واقع ہوتے ہیں عقد باطل ہو جاتا ہے اور تفصیل ان  
 مسائل کی کتب فقہیہ سے دریافت کرنی چاہیے ہوا عالم **سوال** بنیدل کسٹین ایسا دستور  
 ہے کہ جب مابین زن و شوہر کسی جہت سے نا اتفاق ہو تو جو حکم طلاق کے ہیں بوجہ اوسکے عمل  
 نہیں کرتے بخلاف اوسکے یا تو کو تو الی میں ریٹ کرتے ہیں یا دو چار آدمیوں کو فراہم کر کے ایسا  
 کہتے ہیں کہ طرفین میں سے اب کسی کو کچھ واسطہ نہوگا ایسی عورت کے بعد مرد وعدہ کے منقہ و  
 نکاح درست ہے یا نہ بینو اتوجہ **جواب** بدون طلاق معتبر شرعی زنانہ مذکورہ سے عقد کرنا  
 دوسرے شخص کو جائز نہیں ہوا عالم **سوال** یا تو لکم مد ظلم اندرین مسئلہ کہ مثلاً مسماہ ہندو  
 نے حالت غصہ میں اپنے شوہر سے کہا کہ میں تیری سوتیلی ماں ہوں پس اس کلام کے  
 کہنے سے ہندو مذکورہ پر کفارہ دینا لازم ہے یا نہ **جواب** کلام مذکور کہ اوس عورت نے  
 کہا کچھ اسکا اعتبار نہیں اور اوسکے کلام کی طرف اعتنا نہ کیجائیگی ہوا عالم



**سوال ۹۷۵** کیا فرماتے ہیں علمای دین اس مسئلہ میں کہ بعد طلاق کے اگر عورت کے حمل ثابت ہو تو طلاق جائز ہوگا یا نہیں اور اگر ہے تو نان و نفقہ تا وضع حمل شوہر پر واجب کیا نہیں اور رضاعت طفل کیونکر ہو اور دوسرا شخص اس عورت سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں **جواب** در صورت تحقق حمل طلاق دنیا صحیح ہے اور نازمان حمل شوہر پر نان و نفقہ دینا لازم ہے اور بعد از انکسار کا زندہ پیدا ہوا رضاع اس کا باپ پر اگرچہ باجرت ہو تو سہی واجب ہوگا اور قبل وضع حمل عقد کرنا دوسرے شخص کو اس عورت سے جائز نہیں ہوا **العالم سوال ۹۷۶** کیا فرماتے ہیں علمای دین اس مسئلہ میں کہ ہندہ اپنے شوہر کو موافق اس کے طلب روپیہ مختار اپنے سے دلوا دیا کرتی تھی اور مختار ہندہ وقت روپیہ دینے کے ایک سند بھی شوہر ہندہ سے لکھا لیا کرتا تھا اور یہ مضمون بھی باو مین بغیر اطلاع شوہر ہندہ طرف سے ہندہ کے لکھ دیا کرتا تھا کہ روپیہ جو میں دیتی ہوں تو منجملہ مبالغ خلع ہے اور شوہر ہندہ بسبب دانشگی صرف بیان پر اس کے کہ یہ رسید مبالغ ہے مہر سہی اپنی کر دیا کرتا تھا جب وہ روپیہ زرقطیر ہو گیا پس اگر ہندہ پاس ہے کہ عوض میں اس روپیہ کے اپنے شوہر سے خلع حسب تحریر لے لے سکتی ہے یا نہیں اور اگر شوہر انکار کرے تو موافق تحریر کے جبر سہی اپنے شوہر پر کر سکتی ہے یا نہیں **جواب** صورت مذکورہ میں خلع واقع نہوگی اور شوہر پر بابت خلع کے جبر نہیں ہو سکتا ہوا **العالم سوال ۹۷۷** اگر بدو ن اجازت شوہر زوجہ گہر باپ کے چلی جاوے اور پہر نہاوے بوقت طلبی شوہر وہ نکاح میں رہی یا نہ رہی اور مستحق مہر سہی ہے یا نہیں نیز اتوجہ **جواب** زوجہ منکوحہ صورت مذکورہ میں زوجیت سے خارج نہوگی بسبب چلے جانیکے خانہ پدر میں اور ناس حبت سے اس کے مہر میں کچھ کمی ہوگی البتہ اگر نافرمان ہو نفقہ ساقط ہوگا ہوا **العالم** +

## مولانا بندہ حسین صاحب ام ظلم

**سوال ۹۷۸** کیا فرماتے ہیں علمای دین اس مسئلہ میں کہ وہ امور کہ جنہیں شاہد عادل ہو جائے  
سے پس اگر شہادت اس قسم کی ممکن ہی نہ تو وہ فعل کس طرح ہو سکتا ہے **جواب**  
جمہین حضور عادلین شرط ہے مثل طلاق وغیرہ کے وہ بے اس شرط کے واقع نہیں  
ہو سکتی ہوا العالم۔

## فصل چارم در مسائل رضاعت مشتمل بر فوائد عدیدہ وغیرہ

**سوال ۹۷۹** ایک عورت نے اپنے نواسے حقیقی کو رضاعت کاملہ کیا بنت اوس عورت  
کی جبالہ نکاح سے اپنے شوہر کے باہر ہوئی یا نہیں اور قربت اوسکو اپنے شوہر سے جائز  
ہے یا نہیں اور رضاعت کاملہ باعث فسخ عقد کلی ہوتی ہے یا نہیں اور اس صورت  
میں طلاق کی بھی ضرورت رہی یا نہیں اور لفظ طلاق بطور مذہب ہر شخص کے درست

ہوگا جیسا کہ صیغہ نکاح بطور مذہب کے صحیح اور درست ہوتا ہے یا نہیں بنیوا  
تو جردا **جواب** صورت مرقومہ میں ہر گاہ شرائط رضاعت متحقق ہوئے تو دفتر مرقومہ  
اپنے شوہر پر حرام ہوگی اور صحبت داری اوسکو شوہر سے جائز نہیں ہے عقد باطل ہوا  
اور طلاق کی حاجت نہیں ہوا العالم **سوال ۹۸۰** ایک عورت نے اپنی زوجہ کو بطور مذہب

اپنے طلاق دیا اور قبل طلاق اوسکی مادر زوجہ نے اوس سنی کے نواسے حقیقی اپنے کو رضاعت  
کاملہ بنی کیا تھا اب کوئی شخص مومن اوس عورت سے متنع خواہ نکاح کرے تو جائز ہے یا نہیں

**جواب** صورت مرقومہ میں ہر گاہ شرائط رضاعت متحقق ہوئے تو زوجہ اوس شخص کی  
اوپر حرام ہوگی اور بعد انقضای زمان عدہ وہ عورت کسی مومن سے عقد کر سکتی ہے

وہو العالم **سوال ۹۸۱** کیا فرماتے ہیں علمای دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں

کہ سہ ماہی بکرو عمر برادر عینی ہیں اور عمر کے ایک بیٹیا اور ایک بیٹی ہے مگر زوجہ بکرنے عمر کے  
 پسیر کو دودھ پلایا ہے پس اس صورت میں نکاح بکرنے کے پسیر کا ساتھ دختر عمر کے ہو سکتا ہے  
 و یا نہ **جواب** صورت مرقومہ میں اگر شرط رضاعت متحقق ہوئے تو نکاح نہ کرنا چاہیے  
 ہو العالم **سوال** ۹۸۲ ہا تو لکھ در این مسئلہ کہ رمضان علی شاہ و امام علی شاہ دونوں برادر عینی  
 ہیں اور اون دونوں کے ایک ایک بیٹیا یعنی رمضان علی شاہ کے اکبر علی اور دوسرے  
 امام علی شاہ کے برکت علی پسیر ہوئے زوجہ رمضان علی شاہ یعنی والدہ اکبر علی نے نکاح  
 پسیر امام علی شاہ کو بلا اطلاع زوج کے دودھ پلایا بعدہ اکبر علی پسیر رمضان علی شاہ مگر کیا  
 اوس کے بعد ایک دختر رمضان علی شاہ کے پیدا ہوئی اب شادی اوس دختر کی ہمراہ  
 برکت علی پسیر امام علی شاہ کے جائز ہے یا نہیں **جواب** اس صورت میں باوجود تحقق  
 شروط رضاعت کے نکاح دختر مذکورہ ساتھ برکت علی کے جائز نہیں ہو العالم **سوال** ۹۸۳  
 کیا فرماتے ہیں علمای دین و مفتیان شرع متین اندرین مسئلہ کہ ایک عورت نے زید کو دودھ  
 پلایا دران حالیکہ بچہ تھا اور اوس عورت نے بعد دس سال کے جبکہ زید دس سال کا تھا  
 ایک لڑکی کو دودھ پلایا اور بعد جوان ہوئی لڑکی کے زید کی شادی اوس لڑکی سے  
 حالت لاعلمی میں ہوئی اور بعد چندے جبکہ اون دونوں سے دو تین اولادیں ہو چکیں  
 اس امر سے آگاہی ہوئی کہ ایک ہی عورت کا دونوں نے مختلف دودھ پیا ہے اس  
 حالت موجودہ میں موافق شرع کے اون دونوں کو کیا کرنا چاہیے اور نکاح زید کا اوس  
 لڑکی سے صحیح ہے یا نہیں اور اولاد انکی حلالی ہے یا حرامی اور واضح ہو کہ ان دونوں نے  
 دس دن خواہ پنڈرہ پنڈرہ روز تک دودھ پیا ہے مینو **توجہ و جواب** در صورت مرقومہ  
 اگر شروط رضاعت بہ نسبت دونوں رضیع کے متحقق ہوئے ہیں تو نکاح زید کا اوس عورت

باطل ہوا اور وہ لڑکی وقت علم سے زید پر حرام ہوگی لیکن از بسکہ وطی شبہ تہی لہذا اولاد حرام زادہ نہ ہوگی ہوا العالم <sup>۹۸۵</sup> **سوال** اگر کسی عورت کو بعد ولادت کے ایک مدت گزری اور دودھ اوسکا خشک ہوا ہو پس شیر اوسکا محبت کسی طفل کے جوش کرے اور شیر اوسکو دے رضاعت میں تحقق ہوگی یا نہ **جواب** احوط یہ ہے کہ صورت مذکورہ میں رضاع کو ناشتر یعنی قائم کر نیوالا حرمت کا جائزے بعد تحقق شرط باقیہ ہوا العالم <sup>۹۸۵</sup> **سوال** اگر دایہ ہر ایک کو باشرک ایک مدت کے لڑکے کو دودھ دیوے رضاعت میں تحقق ہوتی ہے یا نہ بنیۃ التجرہ **جواب** جسوقت دایہ ہر ایک رضیع کو ایک روز و شب برابر شیر دے یا دس سال مرتبہ علی التواتر بنا بر قول احوط پس نشتر حرمت میں تامل نہیں ہے اور اگر ایسا اتفاق کہی نہیں ہوا پس ہر گاہ با اختیار اہل خیرت معتمدین یقین باطن حاصل ہو کہ شیر دایہ سے منوی لحم و مضبوطی عظم ہو تو احوط حکم بہ نشتر حرمت ہے ہوا العالم <sup>۹۸۶</sup> **سوال** کیا فرماتے ہیں علمائے دین بیچ اس مسئلہ کے کہ زید دو عورت رکھتا ہے اول زوجہ منکوحہ دوم زوجہ ممتنعہ اور بطین زوجہ اول سے ایک دختر زید کے تہی اور اوس لڑکی سے ایک لڑکی یعنی نواسی زید کے پیدا ہوئی اور ضرورت پلانے شیر نواسی زید کو ہے اور ایک بیٹا زید کا زوجہ ثانیہ سے متولد ہوا حسب اجازت زید زوجہ ممتنعہ نواسی زید کو شیر لیسر دے یا نہ جو کچھ کہ حکم ہوا ارشاد فرمایا جاوے **جواب** مادر رضیع جیسا کہ سبب و دھار دینے مادر حقیقی اوسکے کے نواسہ اپنے کو اوپر شوہر کے حرام ہوتی ہے اسی طرح سبب اصل غرض وجہ بد فاسد بھی عقدا و سکا فاسد ہو گا ہوا العالم <sup>۹۸۶</sup> **سوال** جو مسئلہ نمبر ۲۵۵ دوسو پچپن مندرجہ اخبار مورخہ سترہ ہجری ۱۲۹۹ ہجری میں جواب تحریر فرمایا ہے کہ با وجود تحقق نشتر و رضاعت کے عوام کو معلوم نہیں ہے اسلئے مکرر گزارش ہے کہ صرف ایک دفعہ

یاد دوزخ کمال لاعلمی اور جاہلیت مسئلہ کے والدہ زید متوفی نے عمر کو بلا اطلاع شوہر دودھ پلایا  
 اور شرط رضاعت پندرہ مرتبہ یا ایک دن اور سات پے در پے بلانا فاعلمہ دودھ پلانا درج ہے  
 اور بہ نسبت عمر و کے ایسا اتفاق دودھ پینے کا نہیں ہے اس واسطے اب ہم شیر زید متوفی کا  
 نکاح ساتہ عمر و کے بانی ہے یا نہیں اور شرط رضاعت کے بھی اگر حسب مندرجہ بالا  
 درست ہوں یا نہ ہوں مفصل ارشاد ہو کیونکہ اگر آئندہ اون دونوں بھائی کے اولاد ہو  
 تو اسکے واسطے کیا حکم ہے **جواب** ایک مرتبہ یا دو مرتبہ بلکہ نو مرتبہ بھی اگر پلایا ہو تو  
 حکم حرمت نہ ہو گا ہاں اگر ذیل مرتبہ پلاوے تو علی الاحوط حکم حرمت ہو گا اور انسی طرح اگر  
 ایک رات و دن بلا شرکت پلاوے اور سواری اسکے اور چند شرط حرمت ہیں کہ کتب  
 فقہیہ میں مفصلاً مرقوم ہیں پس صورت مرقومہ تین نکاح ہم شیرہ زید کا ساتہ عمر و کے ہو سکتا  
 ہے اگر اور کوئی مانع شرعی نہ پایا گیا ہو ہوالعالم سنو **ال** کیا ارشاد ہے اس صورت میں  
 کہ نجشتی بیگم کی ایک بیٹی مسماہ حسینی بیگم کی شادی اسمعیل مردان علی کے ساتہ ہوئی  
 اور انہیں دو نہین نجشتی بیگم کو حمل رہا چہ مدینہ کا حمل ساقط ہوا اور حسینی بیگم کو بعد  
 عقد حمل رہا دو بچے تو ام پیدا ہوئے ایک کا نام ابو الحسن اور دوسری لڑکی اور کا نام رقیہ  
 ابو الحسن کو حسینی بیگم نے دودھ پلایا اور رقیہ کو نجشتی بیگم نے کلاو سکے وضع حمل کو قریب دو مہینے  
 گزرے تھے کامل دو برس تک دودھ پلایا پس اب مردان علی پر اوسکی مذہب حرام ہے  
 یا حلال اور حسینی بیگم کو حمل رہا اوس سے اسمعیل نام ایک لڑکا اور ایک لڑکی پیدا ہوئی  
 وہ لڑکا اور لڑکی حلال زادے ہیں یا نہیں اور اب مردان علی کو کیا کرنا چاہیے یعنی حاجت  
 طلاق ہے یا نہیں اور مردان علی پر عائد ہوا یا نہیں اور اسمعیل اور اوسکی بہن جو بعد  
 رضاعت رقیہ کے تولد ہوئی ہیں ایسے بچوں سے نسبت کرنا بلا کراہت جائز ہے یا نہیں

یعنی نسب اور کا محفوظ ہے یا نہیں اور اگر خدا نخواستہ مر جائے تو مہر و کات اس کے علی السواء  
 ابو الحسن و رقیہ و اسمعیل اور اس کی بہن تقسیم ہونگے یا نہیں اور اعتیاد اسمین حسین برائے  
 ذمیہ یقینی ابو الحسن کی ہو جائے کیا ہے یعنی اسمعیل وغیرہ سے مہر و کات و حقوق کا عفو  
 چاہے یا یہ کہ اس کو بیدخل کرنا بلا غنہ جائز ہے اور مردان علی اور حسینی بیکم کیا کریں یعنی  
 بلا طلاق نکاح فسخ ہوا اور آئندہ کو مقاربت سے توبہ اور عنایت کریں یا طلاق کی حاجت  
 ہوگی جواب مسئلہ میں اعتیاد کا لفظ رقم کیا جائے تو یہ بھی لکھا جائے کہ اعتیاد وجوبی  
 ہے یا استنبابی مبنیٰ التوجہ و اجواب صورت مرقومہ میں حسینی بیکم مسطورہ اپنے مشور  
 مردان علی پر حرام موید ہو گئی اور عقد اس کا منفسخ ہو گیا حاجت طلاق کی نہیں ہے  
 اور طہالمان عقد ہوا اس میں ہنگام سے کہ جب رضاعت باشرائط متحقق ہوئی درمیان  
 نانی اور نواسے کے پس ابو الحسن اور رقیہ بلا تردید طہال زادہ اور وارث والدین ہونگے  
 اور اسمعیل اور اس کی بہن کا حکم یہ ہے کہ مردان علی نے اگر باوجود علم بحجرت دیدہ و دانستہ  
 زوجہ مذکورہ سے حرام کاری کی تو اسمعیل و بہن اس کی حلال زادہ نہوئے اور وراثت  
 مردان علی سے محروم ہونگے اور حسینی بیکم بھی اگر باوجود علم بحجرت اضی ہوئے تو اس کے وارث  
 بھی وہ دونوں نہوئے اور اگر مردان علی اور حسینی بیکم دونوں حرمت سے جاہل تھے تو  
 اسمعیل اور اس کی بہن حلال زادہ اور والدین کے وارث مثل ابو الحسن و رقیہ کے ہونگے  
 اور اگر والدین میں سے ایک جاہل حرمت تھا اور دوسرا عالم تو جاہل کی وارث اولاد مذکورہ  
 ہوگی نہ عالم کی اور بہر صورت اہل برادری کو نسبت و عقد کرنا اپنے اقربا کا ساتھ اسمعیل  
 اور اس کی بہن کے جائز ہے اگر کوئی مانع شرعی نہ ہو <sup>۹۹</sup> <sup>۹۸</sup> **سوال** کیا ارشاد ہے اس  
 مسئلہ میں جس عورت نے کہہ پوئے کہ وہ پلایا ہوا اس سے عقد و متعہ جائز و مباح ہے

یا نہین **جواب** جائز ہے ہوا العالم <sup>۹۹</sup>سوال ہندہ نے محمود کو دودھ پلایا اور رقیہ کو بھی پلایا پس شادی محمود کے ساتھ دختر رقیہ کی ہو سکتی ہے یا نہین اور درمیان رقیہ و محمود رضاعت کامل واقع ہوئی ہے اور اسی طور پر بہ نسبت خویش و خسر خیال فرمایا جاوے اور جواب ہر دو صورت کا ارقام فرمائیے **جواب** صورت مذکورہ میں نکاح میان محمود و دختر رقیہ جائز نہین اور صورت اخیرہ کی تفصیل لکھی جائے تو جواب اوسکا بھی لکھا جائے گا ہوا العالم <sup>۹۹</sup>سوال ہندہ کے لڑکا متولد ہوا اور شیر اوسکے نہین ہوا یا اس قدر ہوا کہ جس سے پرورش طفل ممکن ہو نہین ہے مگر ہندہ نے پرورش طفل شیر گاؤں سے کی اور اتفاقاً پرورش فتنہ بھی کہ وہ بطن دیگر سے ہے اوسے شیر گاؤں سے کہ جس سے پرورش طفل ہندہ ہوئی ہے ہوئی اس صورت میں عقد درمیان لیسر ہندہ اور فتنہ کے ہو سکتا ہے یا نہین بنیو التوجروا **جواب** شیر گاؤں یا زینپا دو لڑکوں کا مانع مناکحت سے درمیان اوسکے نہین ہے ہوا العالم <sup>۹۹</sup>سوال کیا فواتے بہن علمای دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ عمر و بکر سر دو برادر حقیقی بہن اور عمر کے ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہے اور بکر کے ایک بیٹا ہے مگر زوجہ بکر نے عمر کے لیسر کو دودھ پلایا کہ لیکن اوس لیسر کو اس دودھ سے بالیدگی نہین ہوئی ہے پس اس صورت میں نکاح لیسر بکر کا ساتھ دختر عمر کے ہو سکتا ہے یا نہین بنیو التوجروا **جواب** صورت مرقومہ میں اگرچہ بالیدگی نہین ہوئی لیکن اگر دشمن مرتبہ بھی پلایا ہو تو احوط یہ ہے کہ اجتناب کریں بشرطیکہ سب شرائط رضاعت کے متحقق ہوئے ہوں ہوا العالم <sup>۹۹</sup>سوال ہندہ کے چار لڑکے ہیں اپنے ایک لڑکے سمسی زید کا دودھ بکر کو پلایا اور بکر کو اوس دودھ سے بالیدگی ہوئی اور بکر کے ایک بہن علینی ہے پس اس صورت میں نکاح بہائی زید کا ساتھ بہن بکر کے

ہو سکتا ہے یا نہیں بنیو تو جروا جواب مسئلہ اختلافی ہے اور احوط اجتناب ہے ہوا عالم  
**سوال** ولید و ہندہ حقیقی بہن بہائی مین ولید کی دختر کا نام حفصہ ہے اور ہندہ نے ایک  
 مرتبہ اس لڑکی کو اپنا دودھ پلایا حفصہ کی عمر ایک سال سے کم نہ تھی اب بعد صلات ہندہ چاہتی  
 ہے کہ اپنے پسر سے عبد اللہ کی حفصہ کے ساتھ شادی کرے پس یہ نکاح درست ہے یا نہ  
 بروی نصیر جمیث ارشاد فرمائیے **جواب** صورت مرقومہ میں اگر ہندہ نے دو ایک مرتبہ  
 سے زیادہ دودھ نہ پلایا تو عقد مذکور ہو سکتا ہے ہوا عالم **سوال** ۹۹۵ باقولکم اس مسئلہ میں  
 کہ اگر زید از روی مساس پستان زن ممتوعہ یا غیر ممتوعہ میں اپنے رکے اور کسی وقت دودھ  
 حالت مساس میں حلق میں او سکے چلا جاوے یا نہ جاوے تو اس بارہ میں حکم شرع شریف  
 کیا ہے **جواب** اس حرکت رضیعا نہ سے زوجہ شوہر پر حرام نہوگی لیکن اگر شیر کو علیحدہ  
 کیا تو گندہ گار ہوگا ہوا عالم **سوال** ۹۹۶ اگر کوئی شخص عید شیر منگوہ اپنی کاپیہ تو وہ زن اور شوہر  
 حلال ہے یا حرام بنیو تو جروا جواب اگر شخص بالغ عاقل ہے تو گندہ گار ہوگا لیکن  
 زوجہ حرام نہوگی ہوا عالم **سوال** ۹۹۷ و از ثانی طفل کو شیر پلوانا لڑکے کو اس عورت سے  
 جو بے اذن شوہر کے دودھ پلاوے جائز ہے یا نہیں اور وہ شیر بحق طفل حرام ہوگا یا حلال  
 بنیو تو جروا جواب صورت مرقومہ میں اگر کوئی ضرورت شرعیہ نہیں ہے تو مرنہ نہ گار  
 ہوگی بلاترود اور والدین طفل کا گندہ گار ہونا بھی احتمال قوی رکھتا ہے ہوا عالم **سوال** ۹۹۸  
 کیا فواتے ہیں علمای دین اس مسئلہ میں کہ زید اور بکر دونوں برادر حقیقی عینی ہیں زید کے  
 تین پسر اور بکر کے تین دختر ہیں اور زید کے منجھلے لڑکے نے بکر کی زوجہ کلا دودھ پیا اور  
 حسب شرائط شریعہ زید کے عینی پسر اور بکر کی منجھلی دختر میں رخصت صادق آئی پس زید  
 کے بڑے پسر اور بکر کی بڑی دختر یا زید کے چھوٹے پسر اور بکر کی چھوٹی دختر یا زید کے بڑے



پسر اور بیکر کی چوٹی دختر سے نکاح جائز ہے یا نہیں **جواب** مناکحت میان برادران  
 پسر ضعیف زید و خواہران دختر ضعیفہ بکر علی الظاہر جائز ہے **سوال** ۹۹۹ زنان بیوہ  
 و نذرانیہ و ہنود و دیگر زنان مشکین کا دودہ اہل اسلام و مومن کے لڑکوں کو پلوانا جائز  
 ہے اور شیر اور کاٹا ہر ہے یا نجس بنیوا تو جرو **جواب** اونکے شیر کی نجاست میں کچھ درد  
 نہیں اور اطفال کا باز رکنا اوس سے مما لکن احوط ہے **سوال** دودہ پلانا زنا  
 مسئلہ کو کفار کے لڑکوں کو جائز ہے یا نہ **جواب** جب تک کوئی ضرورت شرعیہ نہ ہو تو اجتناب  
 اوس سے اولیٰ ہے **سوال** ہندہ نے رقیہ کو تاد و سال شیر دیا اور ایک بار زید کو  
 شیر ملا یا پس عقد زید کا دختر رقیہ سے ہو گا و یا نہ بنیوا تو جرو **جواب** ایک مرتبہ شیر ملا پیسے  
 حرمت نہوگی پس نکاح مذکور جائز ہو گا **سوال** زید کے ایک لڑکا زوجہ منکوحہ  
 سے ہے اور اوسکی بدخول نے قضا کیا اور اب زید ہندہ کو اپنے تصرف میں بے نکاح و مستعد کہتا  
 ہے اور وہ عورت فاحشہ ہے اور اوس سے ایک لڑکی متولد ہوئی کہ جبکا الحاق جانب  
 غیر زن کے بھی ہو سکتا ہے کیونکہ وہ صرف زید پر بندہ تھی خلاصہ یہ کہ ہندہ نے ایک لڑکی  
 کو دودہ پلایا پس عقد اوس دختر کا ہمراہ پسر زید جو زان منکوحہ سے ہے ہو گا و یا نہ **جواب**  
 اگر زید نے ہندہ سے زنا کی تھی اور بسبب زنا شیر حاصل ہوا تو وہ باعث حرمت نہوگا پس  
 وہ ضعیفہ ہندہ کہ جو شکم ہندہ سے اور لطفہ زید سے نہیں ہے عقد اوس کا ساتھ لپٹ نہوگا  
 زید کے صحیح ہو گا **سوال** ۱۰۰۰

**مسئلہ دستخطی افتہ الفقہامولاجناب سید ہندہ حسین صاحب**  
**سوال** قبلہ ایمان و کعبہ ایقان دامن برکات کمترین سید حسن بادامی تسلیم دست عقیدت  
 کو محسوس دیدہ بھینا کر کے عرض کرتا ہے کہ ہینا کحت پسر خود مسمیٰ سید محمد باد دختر خواہر خود بسبب

وقوع رضاعت غرضہ غلیظہ کو واقع ہوا ہے اعمیٰ زن مسماۃ فغصہ کے ایک شوہر سے گیا و  
 لڑکے پیدا ہوئے اور وقت ولادت فرزند دوم سید آل حسین شوہر خواہر بندہ کو چھ پاس آؤ  
 دودہ پلایا وہنگام تولد فرزند بزرگ ہم مرصعہ مذکورہ نے نور عینم سید محمد کو دو سال تک دودہ  
 دیا مگر قیڑوبت دودہ دینے مرصعہ مسطورہ کی سید آل حسین کو یاد نہیں ہے اور دودہ دینا فغصہ  
 کا دونوں رضیعہ کو علی الاطلاق واقع ہوا مرصعہ دیگر نے بھی دودہ پلایا پس تزویج ان دونوں  
 رضیعہ یعنی سید محمد کو حشیم کی رضیعہ دختر سید آل حسین موصوف سے شرفا روا ہے یا نہ امید نہیں  
 دستخط ہدایت آئین ذیل عرضداشت ہدایت کہتا ہے جلد تر جواب باصواب سے سرفراز و مستابر  
 فرمائیے کہ رفع انتشار غرضہ ہو **جواب** ہر گاہ مرصعہ نے ایک شبانہ روز یا دن اس مرتبہ  
 علی الاحوط یا پندرہ مرتبہ اس حد تک کہ بنت لحم و شد عظم اس سے ہو و دونوں رضیعہ کو دو  
 پلایا اور وہ دودہ ایک شوہر سے حاصل ہوا ہو تو نہ نکاح میان احدیہما دختر دیگر سے جائز  
 نہوگی اور صورت اختلاف شرائط میں سبب حرمت نہوگا اور ایسی ہی صورت شک حصول  
 شرائط میں لاکن مراعات احتیاط اس صورت میں مما لکن لازم ہے ہوا عالم۔

**سوال** دستخط جناب آغا احمد صاحب بھبانی مرحوم  
 کتنو ال پسند لے ایام رضاعت میں دودہ دادی اپنی کا پالیں وہ پس برادر رضاعی  
 پدر و عمہ و چچا اپنے کا ہوا اس صورت میں دختر عم و عمہ پس مذکور پر حلال ہے اور نکاح  
 اسکا درست ہے یا نہ **جواب** بسم اللہ والحمد للہ۔ شیر جس کی کا عم و عمہ سے کہ پیاسے  
 باجمیع شرائط رضاع پس دختر ان عم و عمہ او بر حرام ہیں و لکن عم و عمہ کہ دودہ او نکاح نہیں کیا  
 ہے پس احوط ترک نکاح دختر ان سے اونکے ہے بلکہ متبعید نہیں بنیو اتوجروا **سوال** شرط  
 رضاعت کتنے شیر اور کتنی مدت میں باقی باقی ہے **جواب** بسم اللہ والحمد للہ نظر ہوا

دس قہر دودہ پلانے سے رضاعت متحقق ہوتی ہے یا یہ کہ ایک شبانہ روز دودہ پیے بطور  
 عادت اطفال اور صورت حد میں بھی طور عادت معتبر ہے کہ خود پیے اور خود چوڑے ہو العالم  
 سنو<sup>۳۶</sup> ال ایک شخص نے ایک لڑکی خرد سال خرید کی اور عورت نے اس کی ایام رضاعت  
 میں حد رضاعت تک اس کو دودہ اپنا پلایا تو وہ لڑکی اس شخص پر حلال ہے یا حرام بنیوا  
 توجروا **جواب** حرام ہے ہو العالم سنو<sup>۳۷</sup> ال اگر غیر ایام رضاعت میں کوئی عورت  
 دختر یا لونڈی کو دودہ اپنا پلا دے تو وہ لڑکی ویالونڈی شوہر سے اس عورت کے یا  
 کسی لڑکے سے کہ دودہ اوسنے اوس عورت کا ایام رضاعت میں پیاتوزید بیچ ہو سکتا ہے  
 یا نہیں بنیوا توجروا **جواب** اگر طفل دو برس سے متجاوز ہو اور اس حال میں  
 دودہ کسی عورت کا پیے تو رضاع اور احکام اوسکے متحقق نہونگے کیونکہ شرط ہے کہ دودہ  
 پینا ایام رضاع یعنی حولین میں ہو اجماعا ہو العالم سنو<sup>۳۸</sup> ال حقوق مرضعہ اوپر اوسکے  
 کہ اوسنے اوسکا دودہ پیاتو کیا ہے ارشاد ہو **جواب** اگر غیر مادر ہے حق شرعی جب  
 نہیں رکھتی ولاکن جماعا لکن مراعات اوسکی اولی اور برتر ہے ہو العالم

### از جدول شرفعلیخان

سنو<sup>۳۹</sup> ال حد طعام طفل کس قدر ہے کہ اس مدت تک دودہ پلانا طفل کو پستان مادر سے  
 جائز ہے **جواب** حولین کاملین یعنی دو سال کامل و زیادتی ایک دو ماہ میں نصف  
 نہیں ہے ہو العالم

### تمتہ مسائل متفرقہ

سنو<sup>۴۰</sup> ال اوس عورت سے کہ جبکا شوہر دیوانہ ہے ایک شخص نے وطی کیا بیچ اس  
 صورت کے زنا محصنہ ہوا یا فعل حرام **جواب** اس صورت میں بھی عورت اذہ

اوسکے حرام ہوگی اور وطی ساتھ اوسکے وطی زین شوہر وار ہوگی ہو العالم **سوال**  
 کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ اگر عورت بیوہ بنیت ثواب فقط انگلیوں  
 کی پورون کو مندی سے سرخ کرے تو جائز ہے یا نہیں **جواب** اگر عدہ وفات میں  
 نہ تو جائز ہے ہو العالم **سوال** ہم بستری ساتھ منکوحہ کے واجب ہے یا نہ اور اگر واجب ہے  
 ہر روز یا بعد چند روز اور در صورت واجب بوجہ غدرات دنیاوی سے یا بوجہ عذر کرنے زین منکوحہ  
 کے ناعمل کرنا جائز ہے یا نہ **جواب** چوتھی شکوہ ہر منکوحہ دائمی بنا بر شوہر والا لازم ہے اور بعد  
 وائے شرعی ترک اوسکا جائز ہے اور وطی کرنا اوس سے بیچ مدت چار ماہ کے ایک مرتبہ بنا بر  
 مشہور واجب ہے ہو العالم **سوال** زین بیوہ کو اندھہ یا بجا بیچ سرخ رنگ اور زیور جو کہ  
 داخل زینیت ہے پہننا دوسرے لگانا جائز ہے یا نہ بنیو اتوجروا **جواب** عورت کو اثنا  
 عدہ بوفات شوہر میں ترک قسم زینیت کا لازم ہے نہ بعد القضا سی عدہ مذکورہ ہو العالم  
**سوال** ایک شخص نے زنا سی محصنہ کیا اب شوہر مر فی بہا فوت ہوا یا طلاق دیا پر اس  
 زانی نے اوس عورت سے وطی کیا بیچ اس صورت دوسری کے زنا سی محصنہ ہوا یا  
 فعل حرام بنیو اتوجروا **جواب** عورت اوس مرد پر حرام ہوگی بیچ سب حال کے اور  
 وطی اوس سے حکم زنا اور حرام ہے ہو العالم **سوال** زوجہ کو درس کتاب دینا جائز ہے  
 یا نہ جس عورت کو خود پڑھاوے اوس سے نکاح درست ہے یا نہ بنیو اتوجروا **جواب**  
 عورت کو درس کتاب دینی دینا کہ موجب فساد نہ ہو جائز ہے اور عورت درس دادہ خود سے نکاح  
 جائز ہے ہو العالم **سوال** کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ شوہر ہندہ غریب اور محتاج  
 نان شبینہ ہے اور والدین ہندہ امیر و خوش ہیں اور کہتے ہیں کہ جب طرح ہمارے گھر کے  
 ہمارے یہاں رہتے ہیں اسی طرح شوہر زوجہ اپنی کوشش ہمارے اطفال کے رکھے تو اس صورت

میں کیا حکم ہے کہ موافق حیثیت اپنی کے شوہر ہندہ ساتھ ہندہ کے سلوک کر لگیا یا زیادہ  
**جواب** صورت مرقومہ میں شوہر موافق اپنی استطاعت اور حیثیت کے زوجہ کو  
 نفقہ دے اور جس مکان میں مناسب سمجھے وہاں ساکن کرے اور ہندہ اطاعت  
 کرے اور والدین زوجہ کو مخالفت سنیں ہو سکتی لیکن بعد تو انگری اور والدہ ہونے شواہد  
 کے زوجہ دعویٰ کر سکتی ہے بقیہ نفقہ خود بنا بر لیاقت حیثیت زوجہ موافق عادت عرف اہل  
 بلد بہ نسبت امثال زن مذکورہ کے ہو **العالم نسواں** کیا فرماتے ہیں علمای دین  
 اس مسئلہ میں کہ اگر زوج و زوجہ حالت دین اسلام و نیکو کاری میں فوت ہوں اور فیصل  
 باری تعالیٰ سے دونوں کو ہمیشہ برین میں جگہ ملے تو برز قیامت زوجہ پہر اپنے  
 زوج دنیاوی کو ملیگی یا نہیں بنیو **بنیو اتوجروا جواب** ظاہر الملیگی اگر شوہر راضی ہوگا  
 اس کے لینے پر ہو **العالم نسواں** زن منکوحہ اور کنیز شرعی ہنجواب کا مرتبہ برابر و مساوی  
 سمجھنا چاہیے اور محبت و خشست و بر خاست یکساں رکھنا لازم ہے و یا حسب درجہ  
 موافق شرع کم و بیش بنیو اتوجروا **جواب** حقوق منکوحہ زیادہ ہیں بہ نسبت کنیز  
 موطویہ کے ہو **العالم نسواں** کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین  
 اس مسئلہ میں اول یہ کہ اگر ایک مرتبہ ساتھ زن منکوحہ خواہ متمتعہ اپنی کے مقاربت  
 کرے اور پہر اوسی وقت بلا غسل خواہ تیمم پہر مقاربت کیا چاہے تو جائز ہے یا کہ نہیں  
 بنیو اتوجروا **جواب** جائز ہے بکراہت مگر بعد وضو کے ظاہر اگر اہت زائل ہوگی **العالم**  
**نسواں** زید زنان فواحش و بازاری کو واسطے فعل بد کرنے اپنے خدمت گزاران  
 و غلام سے طلب کرتا ہے اس صورت میں وہ نوکر اور غلام کہ محکوم حکم آقا ہیں کیا  
 کریں اور وہ بوجہ تابعداری جو اس حکم آقا کو میلا تے ہیں ماز خود والد و عند الرسو

ہونگے ویانہ **جواب** اگر اس عورت سے آقا کو نکاح یا مستعمر نامکن ہے یا طلب کرنا <sup>سطح</sup>  
کسی امر مشروع کے جائز ہے تو ملازم مذکور گنہگار نہ ہوگا ہوالعالم <sup>۲۱</sup> **سوال** سابق اس سے  
ایک سوال میں سائل اس طور سے سوال کرتا ہے کہ زید واسطے کرنے فعل بد لینے زنا کے  
زنان فواحش کو اپنے لوگوں غلاموں سے طلب کرتا ہے اور وہ چونکہ محکوم حکم آقا ہیں  
اور خصوص غلام کیا کریں اور چونکہ وہ تابع دار ہیں اس سبب سے ہی مجبور ہیں پس گنہگار چونکہ  
ویانہ اسکے جواب میں ارشاد ہوا کہ اگر واسطے کسی امر مشروع مثل کرنے نکاح یا مستعمر کے  
اگر زید بلاتا ہے تو ملازم گنہگار نہ ہوگا جناب من سوال سے یہ امر ظاہر ہے کہ وہ واسطے  
کاربرد کے بلاتا ہے پس ایسی حالت میں بد نسبت غلام و ملازم کے کیا حکم ہے بدینہ <sup>۲۲</sup>  
**جواب** مطلب یہ ہے کہ جب تک وہ زبان سے نہ کہے کہ میں زنا کرتا ہوں تو  
کیونکہ غلام کو معلوم ہوگا کہ وہ خواہ مخواہ زنا کر لے بلکہ باوجود کہنے کے بھی احتمال خلف  
وعدہ ہے ہاں اگر وہ عورت ہو کہ جس سے عقد اسے جائز نہیں مانتا اسکے کہ زوجہ کیسی  
ہو اور نہ کہ کو لقب ائین معلوم ہو جائے کہ زنا وغیرہ کے لئے بلاتا ہے تو نہ ملاوے اور نہ کڑی  
ترک کرے اور غلام اس بارہ میں اسکی اطاعت تا بمقدور خود نہ کرے اور جبکہ مجبور و مضطر  
ہوگا تو حمان کیا جائیگا ہوالعالم <sup>۲۳</sup> **سوال** زن منکوحہ و متوعہ کے حقوق میں کیا فرق ہے  
مثلاً زید کے ایک زوجہ منکوحہ شریف صحیح النسب ہے و ایک عورت مسلمان رذیل قوم  
مثل جولاہن وغیرہ متعہ میں ہے تو کمانا و کپڑا و جمع چیزوں کو برابر دنیا چاہیے دیا باعث  
رذیل قومی موافق حیثیت اوسکے کمانا و کپڑا اوسکو دیوے و دونوں کے پاس یک یک  
رات کی باری مقرر کر کے جانا چاہیے و یا جب کسی دل چاہے تو زن متعہ پاس جاوے  
بدینہ <sup>۲۴</sup> **جواب** زن متعہ بہا لینے جس عورت سے متعہ کیا ہے اگر صیغہ متعہ میں

کوئی شرط نہیں کی تو نفعہ دینا یعنی روٹی کپڑا دینا اس سے اور اس کے پاس شب کو رہنا شوہر  
 پر واجب نہیں ہے اور سبب متعہ کے توارث بھی نہ ہوگا یعنی اگر انسانی متعہ میں زوجین  
 میں سے کوئی مر جائے جو زندہ رہیگا وہ اس میت کا وارث نہ ہوگا خواہ وہ عورت  
 شہین ہو خواہ غیر شریف ہو ہو العالم <sup>۳۳</sup> **سوال** کیا ارشاد ہے آپ کا کہ شوہر زن سنیہ کو  
 تاکید شیعہ ہو جائیگی نہ کرے اور بیاہری احکام شرع روزہ و نماز وغیرہ نیز تاکید  
 پردہ نشینی کی نہ کرنے سے اور اس کی رضا کے موافق بے پردہ پہرنے دینے سے گنگا  
 ہوگا یا نہیں اور کس قدر کا حکم ہے آیا اگر کلمہ مانے تو طلاق دے یا کیا کرے اور مسطورہ  
 بالا کی تاکید کا کس قدر حکم ہے شوہر کو **جواب** شیعہ ہونیکے بارے میں تفہیم اور غلط  
 و نصیحت کرے اوقات مختلفہ میں اور بابت کتاب منہیات کی ممانعت شدیدہ کرے اور  
 جو امور مستلزم فعل نامشروع ہیں اور شے اسکو باز کرے اور مستلزم اس شخص سے ممکن ہو  
 اس کے باز کرنے میں کوتاہی نہ کرے لیکن وہ امور مستلزم طلاق نہیں ہیں بلکہ طلاق  
 میں مرد کو اختیار ہے ہو العالم <sup>۳۴</sup> **سوال** کیا ارشاد ہوتا ہے کہ زوجہ طریقہ شوہر کے مطابق  
 عمل نہ کرے باوجود تاکید اکید کے طریقہ خلاف کا برتاؤ رکھے تو ایسی صورت میں کیا کرنا چاہیے  
 اور کس طریقے سے اسکو براہ راست لایا جاوے اور اگر وہ بالکل منحرف ہو تو نزدیک ہوگی  
 یا نہیں بنیوا توجروا **جواب** اگر اسلام زوجہ میں فرق نہیں آیا تو مقاربت اس سے  
 شوہر کو جائز ہے اور تفہیم و نصیحت اسکو دربارہ اطاعت شوہر کرنی چاہیے ہو العالم  
<sup>۳۵</sup> **سوال** علماء دین کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں عروس نے اپنی زوجہ کو ساتھ بکر کے  
 فعل بکرانے دیکھا اور زانی کو یا دونوں کو مار ڈالا ایسی حالت میں عروس گنگا رہوگا یا  
 مازنا بہتر تھا بنیوا توجروا **جواب** بنا بر قول ایک جماعت علماء کے قتل کرنے میں زانی کے

وہ شخص گندگار نہ ہوگا بلکہ قبل از وجہ میں بھی گناہ نہیں اگر مجبور ہو یا عورت کا ظاہر نہ ہو ہو العالم

**سوال ۳۲۷** دستخطی جناب آغا احمد صاحب بھبانی مرحوم

سوال اگر کوئی شخص محرمات شرعیہ سے نہ کرے باوجود اسکے کہ جاہل مسئلہ نہ تو سزا

اوسکی کیا ہے بنیاداً جواب حد شرعی اوسپر جاری کریں ہو العالم سوال زوجہ

اگر صحبت شوہر کو ترک و موقوف کرے اور اطاعت حکم اوسکے کی نہ کرے اور آگے شوہر کے

نہ جاوے تو واسطے ایسی زوجہ کے دنیا و عقبی میں کیا حکم ہے بنیاداً جواب دنیا

میں مستحق نفقہ و کسوت نہیں ہے اور اگر حکم شرع مقتدر ہے تو اوسکو تادیب کرے اور آخرت

میں منہب ہوتی ہے اگر نہ توبہ کرے اور شوہر کو راضی کرے ہو العالم سوال شوہر کے

صحبت زوجہ کو بے قصور موقوف و ترک کرے حق میں اوسکے دنیا و آخرت میں کیا حکم ہے

بنیاداً جواب دنیا میں اگر حکم شرع مقتدر ہے تو اوسکو تادیب کرے اور آخرت میں

وہ منہب ہوگا ورنہ توبہ کرے اور رضامندی زوجہ کو حاصل کرے ہو العالم سوال

زن کا فروسے کہ بے شوہر ہو جماع کرنا بدولن نکاح جائز ہے یا نہ جواب جسوت تک

کہ مسلمان نہ ہو اور صیغہ نکاح نہ پڑھا جاوے تو وطنی اوس سے حرام ہے ہو العالم

سوال اگر ایک عورت سے دو مرد نہ کریں گندگار یا یکدگر ہوتے ہیں یا حق الدخنی ہے

جواب اگر عورت شوہر شرعی نہیں رکھتی ہے تو حق الدہ ہے ہو العالم

**بیان حقوق زن و شوہر کتاب مستطاب اعمال الصالحین**

جان تو کہ بیچ حدیث مسیح کے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک عورت

خدمت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوئی اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ کیا ہے حق شوہر کا اوپر عورت کے حضرت نے فرمایا کہ عورت اطاعت اپنے شوہر کی



کہہ اور نافرائی اوسکی نہ کرے اور اپنے شوہر کے گھر سے بے رخصت شوہر فقیر کو کوئی چیز  
 نہ دے اور بے اجازت اوسکی روزہ سنتی نہ رکھے اور جسوقت کہ مرد ارادہ مجامعت کا کرے  
 تو وہ انکار نہ کرے اگرچہ بالاسی پالان شتر ہو اور خانہ شوہر سے بے اجازت شوہر باہر نجاو  
 اور اگر چلی جاوے بدون اجازت شوہر کے تو ملائکہ آسمان اور زمین اور ملائکہ غضب اے ملائکہ  
 رحمت سب اوسپر لعنت کرتے ہیں جب تک کہ پھر گھر میں نہ آوے اوس عورت نے عین  
 کی یا رسول اللہ حق کسکا مرد پر زیادہ ہے حضرت فرمایا کہ حق باپ کا اوسنے عین کی عورت  
 پر کسکا حق بہت ہے حضرت نے فرمایا حق شوہر کا اوس عورت نے عین کی میرا حق شوہر پر اتنا  
 نہیں ہے جتنا کہ اوسکا مجھ پر ہے حضرت نے فرمایا کہ تلو میں ایک حصہ تیرا حق ہے لینے  
 مرد کا ایک کم سو درجہ تجھ پر حق ہے اور تیرا ایک درجہ یہ سُٹکے اوس عورت نے کہا کہ میں قسم  
 کھاتی ہوں اوس خالکی کہ جسے آپ کو ساتہ حق کے بھیجا ہے کہ میں ہرگز شادی نہ کروں گی  
 اور شوہر نہ کروں گی اور دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ایک عورت حضرت رسوا خدا  
 صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اسنے سوال کیا حق شوہر سے حضرت نے  
 فرمایا کہ حق شوہر کا بیان سے زیادہ ہے کہ ان تک بیان ہو مگر از حلقہ حقوق شوہر سے یہ ہے  
 کہ روزہ سنت بدون اجازت شوہر کے نہ کرے اور بے اجازت گھر سے باہر نہ جاوے اور  
 اپنے تئیں بہت سا خوشبو شوہر کے واسطے رکھے اور بہت اچھے کپڑے پہنے اور اپنے  
 تئیں بہت سا بناوے اور آراستہ رکھے اور ہر صبح و شام شوہر کے سامنے جاوے گا اگر  
 شوہر ارادہ جماع کا کرے تو یہ انکار نہ کرے اور دوسری حدیث میں حضرت نے فرمایا کہ کوئی چیز  
 بے اجازت شوہر کے عورت کسکو نہ دے اور اگر دیدیوے تو گناہ اوسکا عورت کے واسطے  
 ہے اور ثواب اوسکا شوہر کے واسطے اور کوئی رات شوہر کو خوشمنان نہ رکھے عورت نے کہا

اگرچہ شوہر ظلم ہی کرتا ہو وہ حضرت نے فرمایا کہ ہاں شوہر کو ناراض نہ کرے اگرچہ وہ ظلم ہی کرے  
 اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک رات اپنے شوہر کو ناراض نہ کرے اس لئے کہ جو عورت  
 ناراضی شوہر میں شب کو بسر کرے نماز اوس عورت کی قبول نہو گی جب تک کہ اوسکا شوہر اوس  
 راضی نہوے اور جو عورت کہ خوش بغیر مرد کے لئے لگاوے تو نماز اوسکی قبول نہو گی جب  
 تک کہ اوس خوش ہو کو پانی سے دھو کہ دو زکریے اور حضرت نے فرمایا کہ تین شخص میں کہ کوئی  
 عمل نیک اور انکا آسمان پر نہیں جاتا ایک غلام گریختہ اور دوسری وہ عورت کہ جبکاشوہر ناراض  
 ہو اور تیسرے وہ شخص کہ جو جامہ اور لباس کو ازراہ تکبر اور نخوت کے اوٹھا کے چلے اور پیچ  
 احادیث معتبرہ کے وارد ہے کہ جہاد مردوں کا یہ ہے کہ جان اور مال اپنا راہ خدا میں صرف  
 کریں یہاں تک کہ مارے جاویں اور جہاد عورتوں کا یہ ہے کہ شوہر کے رنج دینے اور ایذا  
 دینے اور دوسرا نکاح کرنے پر صبر کریں اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
 فرمایا کہ اگر کراہتیں کیں کہ سوا کسی خدا کے اور کو سجدہ کر دو تو پامائے امتہ میں کہ عورتیں اپنے  
 شوہروں کو سجدہ کریں اور حضرت نے فرمایا کہ جب عورت کو کادکاشوہر واسطے مجاہدت  
 کے طلب کرے اور وہ عورت جانے میں اسقدر تاخیر اور دیر کرے کہ مرد سو جاوے تو  
 ملاکہ اوس عورت پر لعنت کرتے ہیں جب تک کہ اوسکا شوہر بیدار ہو اور پیچ حدیث صحیح کے  
 حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو عورت اپنے شوہر سے کہے کہ میں ہرگز  
 تجھ سے نکی نہیں دیکھی تو اوس عورت کے اعمال سابقہ سب کے سب جاتے رہتے ہیں اور پیچ  
 اکثر احادیث معتبرہ کے وارد ہوا ہے کہ حق عورت کا مرد پر یہ ہے کہ مرد اپنی عورت کو سیر  
 کرے اور اوسکے بدن کو کپڑا دیوے اور اگر کوئی بدی عورت سے واقع ہو تو مرد اوسکو بخشد  
 اور معذرت کرے اور تریش رو نہو اور ایک دن پیچ تیل لگانے کو دے اور تیسرے روز کو

کہاٹے کو دے اور چٹے مہینے خنا وغیرہ کا رنگ دلوے اور سال پیچھے چار جوڑے بناوے  
 دو چارے کے لئے اور دو گرمی کے واسطے اور جو میوے کہ لوگ کھاتے ہیں اسکو بھی  
 کھلاوے اور عید کے دن نوین اور دنوں سے زیادہ اسکو اچھا کھلاوے اور پیغمبر خدا  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عیال مرد کے قیدی اس کے ہیں پس محبوب ترین نزدیک  
 خدا کے وہ شخص ہے کہ جو زیادہ احسان کرے اپنے اسیروں کے ساتھ اور پیچہ حدیث معتبر  
 کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ عورتوں کے تین غرور اور بالا خانہ پر جگہ  
 رہنے کو نہ دو اور لکھنا نہ سکھلاؤ اور سورہ یوسف اور اس کے معنی نہ بتلاؤ اور چرخ زنی ان کو  
 سکھلاؤ اور سورہ نور انکو تعلیم کرو اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا عورتوں کو گھوڑوں  
 پر چڑھنے سے اور فرمایا اگر نیک بات کا بھی عورت حکم کرے تو اسکو نہ مانو ایسا نہ کہ اسکی  
 جرأت بڑھے اور متین وہ پہرے کام کا حکم کرے اور پناہ خدا سے مانگو بد عورت سے  
 اور نیک عورت سے بھی خد میں رہو اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنا  
 کوئی راز عورت سے نہ کہو اور اگر یہ عزیزوں کے حق میں کچھ کہیں تو اس میں انکا کھانا نہ  
 اور حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ مرد کہ جو اپنے کاموں کو عورتوں کی تدبیر پر رکھے  
 ملعون ہے اور حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ارادہ جنگ کا کرتے تھے تو اپنی  
 عورتوں سے مشورہ فرماتے تھے جو کچھ کہ عورتیں مشورہ دیتی تھیں حضرت اس کے خلاف  
 بجالاتے تھے اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی کہ اطاعت عورت  
 اپنی کی کرے تو خداوند ہے منہ اسکو جہنم میں ڈالینگا عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم اسکی اطاعت میں یہ حال ہوتا ہے حضرت نے فرمایا کہ عورت اپنے مرد سے نصرت  
 طلب کرے سیر کر نیکو اور حمام میں جائیکو اور شادی میں جائے کو اور عید گاہ میں جائے کو

اور ٹرائی مین جانے کو اور کپڑے باریک کہ جس میں رنگ جلد کا معلوم ہو وہ بارہ چانیکو ہنگ  
 اور اورسکا شوہر ان امروں میں اطاعت اوسکی کرے تو خدا ایسے مرد کو دے گا جس سے منہ جہنم  
 میں ڈالتا ہے اور بخلہ حقوق عورت سے اوپر مرد کے یہ ہے کہ چوتھے مہینے تک مرتبہ اپنی عورت  
 سے جماع کرے کہ یہ واجب ہے اگر حاضر ہوا اور سفر میں نہوا اور کوئی غدر بھی طرفین سے نہو  
 اور اگر کوئی عورت میں رکشا ہو تو ہر شب ایک عورت کے پاس سووے اور کنیز اور ممتوحہ کے پاس  
 سونا واجب نہیں ہے لیکن تہہ یہ ہے کہ اگر کنیز رکشا ہووے تو یا خود اوسکی دفع خواہش  
 کرے یا ساتھ کیسے نکاح اوس کنیز کا کر دیوے اس واسطے کہ بیچ بعض اخبار کے وارد ہوا  
 ہے کہ اگر وہ کنیز فزکب زنا کی ہوگی تو گناہ اور سکا اوپر مالک کے ہے اور مشہور میان علما  
 کے یہ ہے کہ اگر کوئی شخص زن منکوحہ رکشا ہو اور دوسرا نکاح زن بکرہ کے ساتھ کرے  
 تو سات شہین مخصوص منکوحہ بکرہ کی ہیں یعنی سات شہین اوسکے پاس سووے اور اگر  
 غیر بکرہ ہو تو تین شہین

## بیان آداب زفاف و مجامعت

جان تو کہ زفاف کرنا قمر در عقرب اور تحت الشعاع میں مکرہ ہے چنانچہ امام موسیٰ کاظم  
 علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی جماع کرے اپنی عورت سے بیچ تحت الشعاع کے پس  
 چاہیے کہ اسقاط حمل کو اپنے نزدیک سمجھے رہے اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام  
 نے فرمایا کہ جماع نہ کرو بیچ اول ماہ اور وسطا و آخر ماہ کے کہ جو حمل اندون میں رہتا ہے تو وہ  
 گر جاتا ہے اور اگر نہ گرا تو لڑکا دیوانہ یا مبتلا بعارضہ صرع ہوگا آیا نہیں دیکھتا ہے تو  
 کہ جسے عارضہ صرع کا ہوتا ہے ایسی ہیبت ہوتا ہے کہ یا اول ماہ یا درمیان ماہ یا آخر  
 ماہ میں جماع واقع ہوا ہے اور حالت جمیع میں جماع کرنا نہایت منع ہے چنانچہ پیغمبر خدا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی جماع کرے اپنی عورت کے ساتھ بیچ حیض کے پس چو  
 ٹکا کر اوس حمل سے پیدا ہوگا مبتلا غرضہ خورہ اور پیسی میں ہوگا پس ملامت اور الزام نہ  
 مگر اپنے نفس کو کہ کیوں ایسی حرکت کی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ دشمنی است  
 نہیں ہے مگر وہ شخص کہ ولد الزنا ہو وہ یا مان اوسکی ایام حیض میں حاملہ ہوئی ہو وہ  
 اور اکثر اہل بیت معتبرہ میں منقول ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب  
 کوئی چاہے کہ اپنی عورت سے نزدیک کرے تو بطر مرغون کے نہ کرے بلکہ اول صحبت و  
 احتلاط اور خوش طبعی کرے اور اوسکے بعد مقاربت کرے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ  
 منقول ہے کہ اون حضرت نے فرمایا کہ قسم کھاتا ہوں میں بحق اوس خدا کے کہ جان میری  
 اوسکے قبضہ قدرت میں ہے کہ اگر کوئی شخص عورت سے اوس مکان میں جماع کرے کہ جہاں  
 لوگ جاتے ہوں کہ وہ دیکھیں یا بالوں کی آواز یا سانس کی آواز سنیں پس اگر حمل سجاوے تو جو لڑکا کہ  
 پیدا ہوگا رنگارنگ نہ ہوگا اور زنا کار ہوگا اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا صحبت  
 کو بعد احتلام کے اور اگر محمل بدون غسل کے مقاربت کرے اور اوس سے اگر لڑکا پیدا  
 ہوگا تودہ دیوانہ ہوگا پس ملامت نہ کرے مگر اپنے تئیں اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ  
 حضرت ائیکہ کو وصیت فرمائی کہ یا علی جماع نہ کر بیچ اول ماہ اور وسط ماہ اور آخر ماہ کے کہ  
 باعث دیوانگی اور خورہ اور خطہ داغ اوس عورت کا اور لڑکون کا ہے یا علی مقاربت  
 نہ کر ویدیشین کے کہ اگر لڑکا ہوگا تو ہنگام ہوگا یا علی وقت جماع بات نہ کر کہ اگر فرزند ہوگا  
 تو گونگا ہوگا اور نگاہ نہ کرے کوئی بات فرج کے وقت جماع کے اور اگر نظر کرے گا تو لڑکا  
 اندھا ہوگا یا علی بنظر شہوت خیال اور عورت کا وقت جماع نہ کر و اسواسطے کہ اگر فرزند  
 پیدا ہوگا تو مخنث یا دیوانہ ہوگا یا جماع نہ کر و اپنی عورت کے ساتھ نہ در مال ہو وین کہ

مرد اپنے واسطے اور عورت اپنے واسطے رکے اور دونوں ایک رومال پر کھانا کرین کہ آواز  
 دشمنی اور انجلم جوائی ہے یا علی استادہ جماع نہ کرو کہ افعال خرون سے ہے اور اگر فرزند پیدا  
 ہوگا تو مانند گدھے ہونے فرسش خواب پر بول کر لگیا یا علی شب عید فطر میں جماع نہ کرو کہ اگر فرزند ہوگا  
 ہوگا تو اہل شر سے ہوگا یا علی شب عید قربان کو جماع نہ کرو کہ اگر فرزند پیدا ہوگا تو چہنگلیان  
 یا چار انگلیان ہاتھ میں ہونگی یا علی نیچے درخت میوہ دار کے جماع نہ کرو کہ اگر لڑکا پیدا ہوگا  
 تو بلند اور کشندہ مرد پر بیٹیس و سرگردہ غلام ہوگا یا علی سامنے آفتاب کے جماع نہ کرو مگر پردہ  
 دال کے اسوا سٹے کہ اگر فرزند پیدا ہوگا تو وہ لڑکا ہمیشہ بد حالی اور پریشانی میں گرفتار  
 رہیگا یا تنک کہ مرد جائے یا علی درمیان اذان اور اقامت کے مقاربت نہ کرو کہ اگر فرزند پیدا  
 ہوگا تو زہری پیرا غیب ہوگا یا علی زدن حاملہ سے بے وضو جماع نہ کرو کہ اگر بے وضو جماع  
 کرے گا تو جو لڑکا اوس سے پیدا ہوگا وہ نجس اور کور دل ہوگا یا علی شب جمعہ شعبان میں  
 جماع نہ کرو لڑکا پیدا ہوگا تو شوم ہوگا اور اوسکے منہ پر نشان سیاہی کا ہوگا یا علی آخر  
 ماہ شعبان میں جماع نہ کرو کہ اگر فرزند پیدا ہوگا عشار ویا ورنظا لمون کا ہوگا اور بہت سے  
 آدمی اوسکے ہاتھ سے ہلاک ہونگے یا علی کوسٹے پر جماع نہ کرو کہ اگر لڑکا پیدا ہوگا منافق  
 اور زیانکار اور صاحب بدعت ہوگا یا علی جب سفر کے لئے جاؤ تو اوس رات کو جماع  
 نہ کرو کہ اوس رات کو اگر جماع کرو گے اور اوس سے لڑکا پیدا ہوگا تو وہ لڑکا مال کو ناخن ضرب  
 کر لگیا اور اسراف کرنے والے برادر شیطا میں کے ہیں اور اگر تین منزل کا سفر ہو تو آٹھ  
 سفر میں جماع نہ کرو کہ لڑکا یا ورنظا لمون کا ہوگا یا علی شب دوشنبہ کو جماع نہ کرو کہ اگر لڑکا پیدا ہوگا  
 تو وہ حافظ قرآن اور راضی قسمت خدا ہوگا یا علی اگر جمع کرو تم شب شنبہ کو تو جو لڑکا  
 کہ اوس محل سے پیدا ہوگا تو بعد از سعادت اسلام اوسکو شرف شہادت حاصل ہوگا اور

دل اوسکا رحیم اور دہن اوسکا خوشبو اور ہاتھ اوسکا جو اندر دوزبان اوسکی غیبت اور بہتان سے پاک اور بری ہوگی یا علی اگر جماع کرو تم شب پختنبہ کو تو جو لڑکا کہ پیدا ہوگا حاکم ہوگا حکام شرع سے یا عالم ہوگا اور اگر پختنبہ کو دوپہر کے وقت جماع عورت کیے کرے تو اوس لڑکے کے نزدیک شیطان نہیں آتا جب تک کہ وہ پیر ہوا اور حق تعالیٰ اوسکو سلامتی دنیا اور دین روزی کر لیا یا علی اگر مقاربت کرو تم شب جمعہ کو فرزند پیدا ہوگا دانایان مشہور سے ہوگا اور اگر جماع کرو تم شب جمعہ کو بعد از نماز خفتن امید ہے کہ وہ فرزند ابدال سے ہوگا یا علی اول ساعت شب میں جماع نہ کرو کہ اگر فرزند پیدا ہو تو خوف ہے کہ ساحر اور جادو گر ہووے اور دنیا کو آخرت پر اختیار کر یا علی اس وصیت کو مجھ سے سیکھو حسب طرح کہ یحییٰ بن جبرئیل سے سیکھا اور حضرت نے فرمایا کہ اگر چاہے کہ شیطان شریک جماع نہ تو بوقت جماع کہے  
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اور حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو کوئی ارادہ مقاربت کا کرے تو اوسوقت کہے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنِی الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا دَرَسْتُ نَبِیِّیْ پس اگر لڑکا پیدا ہوگا تو شیطان ہرگز اوسکو ضرر نہ پہونچائیگا۔

باب دوازدهم در مسائل رسومات عرف و احکام محرمات  
 وحدود شرع مشتمل بر سہ فصل

فصل اول در مسائل رسومات شادی و دیگر رسومات وغیرہ  
 سوال اگر برادری میں تقریب شادی ہو اور وہاں غنا وغیرہ امور منسیہ ہو وہاں

بہین یا مانع نہ آنا کیسا ہے اور اگر وہ بغیر بت نہ سنے بلکہ اوس والا نہ مین یا اوس گھر میں کہ  
یہ منہیات ہونہ بیٹھے مگر آواز وہاں آتی ہو تو کیا حکم ہے اور مانع آنے میں خدشات رنج  
وغیرہ کا خیال ہے بھینا تو جبر و اجواب جو امور شرعاً ناجائز ہیں اول سے باز رہنا اور باز  
رکھنا بحکم نہی عن المنکرات باوجود تحقق شرائط کے واجب ہے پس باز نہ کرنا زوجہ کا ایسی  
صحبت اور جہانک آواز غنا آتی ہو لازم ہے ہوا العالم **سوال** باقوکم مذکور کلمۃ کثرت بدعات  
جو ہنگام تولد و شادی وغیرہ خلاف شرع ہوتے ہیں اگر اول سے اس وجہ اور اندیشہ سے  
مانع نہ آوے کہ اکثر عورات ناقص العقل بلکہ برادری بہر کے بوجہ وقوع کسی امر اتفاقیہ مثلاً  
مر جانے اولاد خواہ عورت خواہ مرد وغیرہ کے یہ خیال کرتے ہیں کہ فلان رسم کے ترک کی  
وجہ سے یہ کیفیت ہوئی اور یہ مطلقاً کفر ہے تو ایسا منع کرنا جائز ہے یا نہیں یا کچھ خیال  
اعتقاد عوام عورات نہ کر کے دفعتاً ترک کرادے یا رفتہ رفتہ تدابیر مناسبہ و نسخہ ایک  
ایک دو دو رسم ہا ہی بدکار ہے **جواب** جو امور شرعاً مباح ہیں ان کا مرسوم کرنا  
بدون تشریع جائز ہے اور جو امور شرع میں حرام ہیں اول سے خود باز رہنا واجب ہے  
اور دوسرے شخص کو اوس سے باز نہ کرنا اور منع کرنا بھی واجب ہے اگر شرائط وجوب امر معروف  
ونہی عن المنکر پائے جائیں پس اولاً اہل شرع سے دریافت کرنی چاہیے کہ فلان رسم  
شرعاً جائز ہے یا حرام بعد ازان اوس کا حکم جاری کیا جائے ہوا العالم **سوال** یہ رسم اس  
جو امین جاری ہے کہ جب عروس کو بعد عقد خضعت کر کے اپنے گہ لاتے ہیں تو شوہر ہر دو  
پا اوس کا طشت یا دیگر ظروف وغیرہ میں دھوتا ہی اور پانی اوس کا چارون گوشہ مکان میں  
ڈال دیتا ہے یہ رسم از روی شرع شریف درست ہے یا داخل بدعات ہے اور اگر بدعات ہے  
تو ماخوذ عند اللہ وعند الرسول فاعل فعل مذکور ہنگایا نہ بھینا تو جبر و اجواب فعل مذکور اگر



بلا قصد تشریح ہو تو جائز ہے ہوا العالم **سوال** کتاب سفینۃ النجات باب سیر دہم  
مقالہ چہارم صفحہ ۲۱۲ سطر ۱۴ میں مرقوم ہے کہ عبارت بجنسہ مرقوم ہے یعنی در جہاتیات  
از امیر المؤمنین علیہ السلام روایت شدہ کہ چون داخل شدے یزن دور کمت نماز کنی  
و دست بر پیشانی او بگذار بعد از ادھیہ مذکورہ موزہ از پاماسی او بیرون آرد ہر دو پاسے  
او در طرفے بشوآن آب را از دور خانه کہ بدرون می آید بر زیر تابیج آن خانه انتها آور  
جامع المسائل صفحہ ۲۵۹ میں آپ تحریر فرماتے ہیں کہ پائون دہونا اگر نظر تشریح نہ تو  
جائز ہے لہذا دریافت ہے کہ اگر قول مذکورہ قول امام ہے تو پائون دہونا مسنون ہوگا  
تشریح کیا جواب جس طریق سے کہ روایت میں منقول ہے اوسی طور پر بلا تفاوت  
اگر عمل کرے تو البتہ مستحب ہوگا اور اگر تفاوت و تغیر و سمین ہو پس چاہیے کہ اوسکو  
بدون تشریح بجالاوے اور سچ جواب مذکورہ کے اشارہ ساتھ اس صورت اخیر کے  
ہے اور جواب سابق لفظ پاشستن میں جس طور سے کہ سائل نے کہا سنین ہے بلکہ ایسا نہ  
کہ فعل مذکور اگر بلا قصد تشریح ہو جائز ہے اور لفظ فعل مذکور شامل دہونے اور پانی دا  
ہوا و جہلو پر کہ سوال میں ہے اور وہ بعینہ طریقہ پانی ڈالنے کا گھر میں جس طور پر کہ روایت  
میں وارد ہوا سنین ہے لہذا قید مذکور جواب میں بڑھائی گئی ہوا العالم **سوال** ۲۱۰ ہنرستان  
میں در میان مسلمانوں کے یہ رسومات مروج ہیں اور اکثر شادی بیاہ میں جاری ساری  
ہیں کہ ایک روز بنام رنگ مقرر کرتے ہیں اور گھڑوں میں رنگ گھسٹم بھرتے ہیں  
اور تمام برادری کے اشخاص مکان نوشاہ میں جمع ہوتے ہیں اور از ہر رنگ چٹہر کا  
جاتا ہے اور اس روز نوشاہ کو جابہ زرد رنگ پہناتے ہیں اور روز دیگر نامزد ہام  
بارا تہ شب کو جب رات کم باقی رہتی ہے و یا اوایل شب کہ وہ وقت پڑھانے نکاح

کا ہے اوس زرد رنگ پوشاک کو اوندھتے ہیں اور اول پوشاک سفید مثل جامہ وغیرہ زیب  
 بدن نوشاہ کرتے ہیں اور اوسکے اوپر سے جوٹا اسادری کہ جوز تارنقرہ و طلا بزرگ منج ہوتا  
 آرائش دیتے ہیں اور ایک حمامہ منج باندھتے ہیں اور سہا پہول و زنتار حمامہ پر لگاتے  
 ہیں اور بدھ ہی پہولونکی گلے میں ڈالتے ہیں اور جیرہ و پٹیکہ کلل لطلا و نقرہ سرو کر  
 میں باندھتے ہیں بعد اوسکے عقد پڑھا جاتا ہے اور تیسرے روز کرورخصتی ہے صبح کو  
 رسم جلوس مقرر ہے یعنی عروس کو برابر نوشاہ کے کمر کرتے ہیں اور چند بار حسب معمول  
 مقررہ اوٹھاتے بیٹھاتے ہیں اور نوشاہ اوسکے منہ پر کیسلیں یعنی لایا دہان کا ہاتھ  
 میں لیکر مارتا ہے اور اوسوقت تمام زنان برادری مجتمع ہوتی ہیں اور ہم سن نوشاہ  
 ہمراہ شریک جلسہ رہتے ہیں اور بعد اوسکے رخصتی ہوتی ہے اور نوشاہ عروس کو گود  
 میں اوٹھا کر اگر مکان قریب ہو لیجاتا ہے یا غوش میں لیکر اور کسی سواری پر سوار کر کے  
 جاسی بود و باش اپنے پرلاتا ہے اوسوقت مردمان برادری ہمراہ نوشاہ و سواری  
 کے ہوتے ہیں جب مکان پر سواری عروس کی پہونچی پہر دولہ آغوش میں لیکر  
 عروس کو اندر مکان کے لیجاتا ہے اور لپنگا وغیرہ پر بٹھلاتا ہے اوسوقت زنان  
 برادری کا پہرچوم ہوتا ہے اور ہم سن نوشاہ ہمراہ ہیں وہاں رسم مصحف و آئینہ ہوتی  
 ہے یعنی سورہ یوسف و یا سورہ نور کلام اللہ کہول کر نکالتے ہیں اور آئینہ رکھتے ہیں  
 اور عروس و نوشاہ کو ایک جا پر کرتے ہیں اور اوپر سے ایک چادر دونوں پر ڈالتے ہیں  
 کہ اوس آئینہ میں بائیکدیکر معائنہ صورت کریں یا رونمائی اس طور پر واقع کرتے ہیں کہ  
 عروس کو ایک گوشہ مکان میں بٹھادیتے ہیں اور نوشاہ اوس مکان میں جاتا ہے  
 اور شکل عروس کو دیکھتا ہے اور وہ سہا جبار کے دن سر پر باندھا گیا ہے وہ کو لکر سہا

عروس کے کہدیتا ہے اور اگر کل مہرا کرنا اوسوقت ممکن نہیں تو کچھ اشرفی دیار و پیہ بنام ہر  
 معجل اوسکے ہاتھ میں دیتا ہے اور بروز رنگ باشی دانتو نہیں مسی جاتے ہیں اور بروز بارات  
 پاپوش زنانه پُر زربہ نایا جاتا ہے اور بعد نکاح نوشتہ قریب عروس جا کر پہول کی چوبدستی  
 سے کہ مثل گلدستہ ہوتی ہے پانچ ساتھ چوبدستی عروس کو مارتا ہے اور عروس بھی یہ عمل ساتھ  
 نوشتہ کے بجالاتی ہے اور ہم سن عروس چاول نوشتہ کو ہاتھ میں لیکر مارتی ہیں اور بروز  
 بارات گشت بارات و جلوس روشنی بقسم باجا وغیرہ کرتے ہیں یہ رسومات شہر عادرست ہے  
 یا نہیں اور کرنے والا اوسکا ماخوذ عند اللہ وعند الرسول ہو گا یا نہیں اور شمول قرآن و  
 زنان ان جملہ رسومات میں درست ہے یا نہیں امید دار ہے کہ جواب ہر مضمون و مطالب  
 کا مفصل علیہ علیہ ارقام فرمائیے اور یہی رسومات بہت ہیں از پس دریافت  
 کر لیا و قصد یعدہ ہو گا **جواب** آپس میں رنگ پھینکنا ایک دوسرے پر کلفین کو  
 نہ چاہیے اور نوشتہ کو لباس رنگین پہنا ہر رنگ مرسوم کا جائز ہے اور مکان کا رنگین کرنا بھی  
 جائز ہے شادی وغیرہ میں اور نوشاہ اگر مکلف ہو تو لباس حریر محض اور لباس طلائی  
 پہنانا اوسکو جائز نہیں ہے اور اسی طرح زیور طلائی مثل ٹپکا و کلغی اور جو تا طلائی بھی  
 حرام ہے اور قبل انعقاد عقد کے عروس کے منہ پر سیلین وغیرہ چھینکنا یا اوسکو ہاتھ  
 لگانا یا گودی میں اوٹھانا کچھ جائز نہیں اور قبل نکاح کے دیکھنا نوشاہ کا طرف منہ  
 عروس کے اور بالعکس بطریق متعارف جائز نہیں ہے ہاں اگر قصد دریافت حسن و  
 قبح کی ہو جیکہ تزویج کو موقوف اور پسند اور پر تجویز کے قرار دیا ہو تو ایک مرتبہ دیکھنا  
 قصد سے معفائے نہیں کہتا اور باقی زنان اجنبیہ کی طرف دیکھنا بھی اوسکو جائز نہیں  
 البتہ بعد انعقاد عقد ہر امر مذکور سے بلکہ جتنے امور مندرجہ سوال میں ان سب کا ارتکاب

نوشاہ کو بہ نسبت عروس خود بالعکس جائز ہے اور گشت اہل بارات کا مصافقہ نہیں لیکن  
 باہا بجانا و بجانا اور اوسکا سنا جائز نہیں اور اسی طرح امور نامشروع مثل غنا و قص  
 سب حرام ہیں اور سی لگانا نوشاہ وغیرہ کو جائز ہے در صورتیکہ ہونٹوں پر نہ جماوے  
 مثل عورتوں کے ہوا **سوال** پہننا لباس نیا عروسی میں نوشاہ کو جائز ہے  
 اور نماز اوس لباس میں جائز ہے یا نہ ارشاد ہو **جواب** دونوں امر جائز ہیں ہوا **سوال**  
 یہ رسم ہے اس جو امین کہ ہمسن اور قریب رشتہ دار نیشکر چو شانہ و یا انبہ بادام  
 وغیرہ آپس میں ایک دوسرے کو بوجھاتے ہیں یعنی اوس شئی کو مخفی کسی حیلہ سے پارہ  
 وغیرہ میں لپیٹ کر ہاتھ میں دیتے ہیں اور جب کھ لیتا ہے اور اظہار اوس شئی کا اوسپر ہوتا  
 ہے تو جسقدر شاخین اوس نیشکر و انبہ وغیرہ میں ہوں فی شاخ ایک نہر یا ایک سونیشکر  
 یا جوتی ہاتھ میں دیکھی دینے والیکو ادا کرنا ہوتا ہے اور بعد و معمولی اوس شئی کے  
 حسب مراتب آپس میں تقسیم کر لیتے ہیں یہ رسم از روے شرع جائز ہے یا نہیں **جواب**  
 جائز نہیں ہوا **سوال** ایام شادی اور کتھائی میں مکان کے دیواروں پر نقوش  
 کج کج چونہ سے کینچتے ہیں اور اکثر رسوم بہ تقلید کفار شادی میں و بیاہ میں مرسوم  
 ہیں پس مکان کا رنگنا بطور مذکور بالا جائز ہے یا نہیں بنیو التوجروا **جواب** جو رسم  
 مختص بہ کفار ہے اوس سے امتناع لازم ہے اور رنگین کرنا مکان کا ہر طور پر مطلقاً  
 حرام نہیں ہے ہوا **سوال** ایک مرد عالم جلیل القدر نے اجازت دی ہے  
 کہ ہنگام شادی دولہا اپنے ہاتھ پاؤں رنگین کرے تو مستحب ہے اس بات میں کیا  
 ارشاد فرماتے ہیں **جواب** امر مذکورہ میں کچھ مصافقہ نہیں ہے ہوا **سوال**  
 بعد عقد و خستی جب نوشاہ اپنے مکان پر عروس کو لانا ہے اور اندر مکان کے لیجانے کا

قصہ کرتا ہے اسوقت ہم عمر وہم سن نوشتہ دو کہہ کر سکتے ہیں اور طلب روپیہ بنام شاہ  
 خوشی کرتے ہیں اور پدر و مادر نوشتہ و یا جو کفیل اوسکا ہو و یا خود اوس سے لیتے ہیں  
 اور تقسیم شہنی اوس بوہیکی برادری و با خود ہا میں کرتے ہیں اور یہ رسم اکثر جا قدیم سے  
 جاری و ساری ہے اس بارہ میں ارشاد مولا کیا ہے **جواب** اگر دینے والا بخوشی و  
 رضادلو سے تو صرف اوسکا شیرینی وغیرہ میں جائز ہے **سوال** روز شادی  
 عروس کو اول پانچ ماہ کہ جسمین پیوند ہو پہناتے ہیں اور کہتے ہیں کہ روز نیروج سیدنا  
 کے بھی پانچ ماہ پیوند زیب بدن تنہا بات درست ہے یا مہل **جواب** امر مذکور کا  
 فخر کا کچھ اعتبار نہیں ہوا **سوال** اکثر رسومات کے مسائل میں ارشاد ہوا ہے  
 کہ جائز ہے مگر اون کو مشروع نہ سمجھے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اون امر ونگی از روی  
 شرع شریف کچھ اصلیت نہیں اور سنا گیا ہے کہ جن بات ونگی اصلیت قانون شرع میں  
 نہوا اوسکا کرنے والا بعتی ہے ہنہ الوجہ و **جواب** جو امور کہ از روی اولہ شرعیہ  
 عموماً و خصوصاً ممنوع و حرام نہیں ہیں اور نہ مکروہ اور نہ واجب اور نہ مستحب شرعی تو  
 اونکا بجالانا مباح و جائز ہے لیکن باوجود اسکے جو لکھا جاتا ہے کہ قصد تشریع اونہیں  
 مذکرین تو مراد اس سے یہ ہے کہ کوئی امر اون امور مباحہ میں سے مستحب یا واجب قرار  
 دیوین اور نہ اوسکو کسی واجب شرعی یا مستحب شرعی کا جزو گردانے اور اسی طرح  
 اگر کوئی مستحب شرعی یا واجب شرعی بطریق عموم وارد ہوا ہے اوسکی تخصیص کرنا  
 اور بالکس لینے جو مختص ہے شرعاً اوسکی تعمیم قرار دینا یہ بھی تشریع ہے اور جائز  
 نہیں ہے **سوال** اس ملک میں ایک رسم چھٹی اور چلا کر نیکی ہے آیا یہ  
 رسم موجب شرع ہے یا نہیں اگر لڑکا ہو تو زچہ کو نوین روز غسل دیوین

اور لڑکی ہو تو ساتویں روز زچہ کو غسل دیتے ہیں اور تیسویں روز اور پہلے ایک ماہ پہرہ چالیس روز یہ رسم شرعاً جائز نہیں یا رسم ہندوین اگر شرعاً جائز نہیں تو سوامی عقیدہ کے پیشرو کہیں ہوئے اور کیا کرنا چاہیے بینو اتوجروا **جواب** زچہ کو جب خون نفاس موقوف ہو تو غسل نفاس کرنا واجب ہو گا خواہ دسویں دن موقوف ہو خواہ کتر اوس سے اور غسل واجبہ اور ستمبہ جو کتب فقہ میں مفصل ہیں سوامی انکے اور کسی دن مثل روزہ ماہ مسند جو سوال غسل نہ کرنا چاہیے ہاں بدون غسل اگر نہا دے تو نہاٹنے کا کسی وقت میں مضائقہ نہیں اور رسومات عرفیہ کا شرعاً کچھ اعتبار نہیں ہوا **سوال** مستورات زچہ کو قرآن شریف دکھاتی ہیں اور آسمان کے تارے اور درخانہ تک لاتی ہیں یا سمن کون کون رسم جائز اور کون کون رسم قبیح ہیں مشروح روز ولادت سے تاہلیم کیا کرنا چاہیے مفصل ارشاد ہو بینو اتوجروا **جواب** زچہ کو قرآن شریف کی آیات کا دلنا بہتر ہے اور تاروں کا دیکھا بطریق متعارف بغیر قصد نشریع جائز ہے ہوا **سوال** شگون شادی و بیاہ کے جو ہندوستان میں ہوتے ہیں یہ کیسے ہیں کچھ اسکی اصل بھی ہے یا نہیں مفصل و شرح بیان ہو **جواب** رسومات عرفیہ بعض موافق شرع ہیں اور بعض مخالف شرع پس کوئی حکم کلیہ نہیں ہو سکتا ہوا **سوال** رسم سلام علیک و علیک السلام در حالت جنب مکلفین کو بجالانا درست ہے یا نہیں بینو اتوجروا **جواب** جائز ہے ہوا **سوال** ہندوستان میں یہ رواج دیکھا جاتا ہے کہ خرد بزرگ کو جب تک کہ سلام کرتے ہیں مگر منہ سے کچھ نہیں کہتے ہیں یا لفظ بندگی کہتے ہیں اور ہم سن مجرا و تسلیم و کورنش و آداب ایسے قسم کے الفاظ بجای سلام علیک کے کہتے ہیں اور جواب میں بھی اسی قسم کے الفاظ بولتے ہیں و یا یوں کہتے ہیں

زندہ رہو عمر دراز خوش رہو سلام علیک و علیکم السلام منزوک ہو گیا ہے یہ رسم جائز ہے یا نہ اور اگر کوئی شخص بندگی وغیرہ کہے تو سامع جواب نہ دے تو گنہگار تو نہ ہو گا اور جواب اس کا مثل جواب سلام علیک واجب تو نہیں ہے **جواب** ادن کلمات کا جواب مثل جواب سلام علیک بظاہر واجب نہیں معلوم ہوتا لیکن اولیٰ اور بہتر ہے اور بالفاظ مستعارہ سلام کرنا جائز ہے ہو العالم **سوال** زید پیشاب کر رہا ہے خواہ بعد فراغ پیشاب مشغول طہارت ہے، احمد اسکے مکان میں داخل ہوا اور سلام علیک بقاعدہ اسلام بجالایا پس اوسی حالت میں زید جواب سلام دے سکتا ہے یا نہ بنیوا تو جبر و **جواب** جواب سلام اوسی حالت میں دینا چاہئے ہو العالم **سوال** سلام علیک کے جواب میں لفظ آداب و بندگی کہنا اور اشارہ درست ہے جواب دینا جائز ہے یا نہ۔

**جواب** احوط یہ ہے کہ جواب میں اکتفا الفاظ مذکورہ پر نہ کرے بلکہ علیک السلام یا علیکم السلام کہے ہو العالم **سوال** سی ملنا دانٹوں میں کہ یہ زیب نسوان ہے دیا ایسا منجن کہ مشابہ مسی دانٹوں کو کرے مرد کو ملنا درست ہے بنیوا تو جبر و **جواب** جائز ہے بشرطیکہ تشبیہ نسوان سے اعتنا نہ کرے یعنی ہونٹوں پر رنگ مسی مثل نسوان نہ لگا کر ہو العالم **سوال** ایک طریقہ شرف اوسوش کا اس ملک میں جاری ہے کہ ہم سن آپس میں یہ قرار کرتے ہیں کہ اگر ہم کوئی چیز ہمارے ہاتھ سے لینگے تو کلمہ یاد کا کہنے لیا کریں گے اور اگر کلمہ یاد نہ کہیں اور تم دو چیز ہمارے ہاتھ میں دیدو اور کلمہ شرف اوسوش کہو تو اس قدر شیرینی دیا از قسم طعام وغیرہ کہلائیے پس اس طور کی شرط جائز ہے یا نہ **جواب** یہ طریقہ شرعاً جائز نہیں ہو العالم **سوال** شب برات میں جلوہ پکانا یہ رسم کیسی ہے بنیوا تو جبر و **جواب** شرعاً اس طعام خاص کی خصوصیت بروز مذکور نہیں ہے ہو العالم

# فصل دوم در مسائل پرده از نامحرمان و بیان مضمون ہذا کتاب اعظمہ سینئہ مصنفہ مولوی غلام حسنین صاحب

## دام ظلکم

حق تعالیٰ سورہ اخواب میں فرماتا ہے لَا جُنَاحَ عَلَیْہِمْ فِیْ اَبَآئِہِمْ یَئِنِ بَآپُ اور بیٹے اور بھائی اور بھائی کا بیٹا یعنی بھتیجا اور بہن کا بیٹا یعنی بھانجا اور رشتہ دار عورتیں اور زرخیز لونڈی میں پردہ کی ضرورت نہیں ہے اور سورہ نور میں فرمایا ہے کہ اپنی زینت کا اٹھا خواہ نمائش اپنے مردوں کے سامنے جائے شوہر اور خسر اور باپ اور بیٹے حاصل اس عورت کے خواہ اس کے شوہر کا بیٹا دوسری مان سے اور بھائی اور بھانجے اور بھتیجے یعنی بہن کے بیٹے اور رشتہ دار عورتیں اور زرخیز لونڈیاں خواہ اور تابعین جو خواہش عورت کی نہ رکھتے ہوں اور نابالغ لڑکے جو ابھی تک عورتوں سے ہم آغوش نہ ہوئے ہوں۔ یہ لوگ تو نبض قرآن مجید ایسے ہیں کہ ان سے پردہ کی ضرورت نہیں اور اسی طرح رضاعی رشتہ بھی مثل قرابت والوں کے ہیں حدیث مقدس میں وارد ہوا ہے کہ للرضاع حکمۃ للنسب یعنی رضاع اور دودھ کی شریعت بھی وہی امور پیدا ہوتے ہیں جو قرابت نسب سے پیدا ہوتے ہیں پس جو شرط رضاع کے نام اور کامل ہونے کی پہلے صفحہ غلط حنیفہ جلد اول میں لکھی ہے اس کی رو سے جن لوگوں کا نکاح آپس میں حرام ہوتا ہے اون سے بھی پردہ واجب نہیں اور ان میں ایک دوسرے کے سامنے آنا درست ہے۔ پہلے پہن جو عام فائدہ بیان کیا کہ جب لوگ آپس میں نکاح نہیں کر سکتے اون سے پردہ واجب



نہیں ہے اور اسکی تفصیل یہ ہے کہ نکاح کے آپس میں حرام ہونے کی تین صورتیں ہیں اولاً  
 تو حرام مہر لینے ہمیشہ نکاح حرام ہے بوجہ قرابت کے جیسے مان اور بہن اور خالہ اور بہو بھی  
 بھانجے بھتیجے بیٹے پوتے نواسے وغیرہ کہ ان سے ہمیشہ نکاح حرام ہے اور ہمیشہ پردہ کی  
 ضرورت نہیں ہے دوسرے نکاح حرام مہر بوجہ کسی اور بات کے سوا ہی قرابت کے ہوتا ہے جیسے  
 کسی شوہر دار عورت سے معاذ اللہ کوئی زنا کرے یا کسی عورت کو تین طلاق مع محل کے  
 ہو جائیں خواہ اور صورتیں تحریم دائمی کی کہ اون عورتوں سے باوجود کہ نکاح ہمیشہ حرام ہے  
 مگر پردہ کرنا بھی واجب ہے تیسری حرمت نکاح کی شرط ہے جیسے سالی یعنی زوجہ کی شہینہ  
 اور اسکی بیٹی سے نکاح حرام ہے بوجہ جمع بین الاختین کی اور جب تک نکاح حرام ہے  
 پردہ واجب نہیں ہے یا زوجہ کی بھانجی خواہ بھتیجی کہ اوس سے نکاح تا زمانہ بقایا نکاح  
 زوجہ مذکور کے بلا اجازت اوسکے نہ چاہیے بہر حال یہ مسئلہ نہایت تفصیل کو چاہتا ہے  
 اور اوسکے شقوق زیادہ دیر فہم ہیں لیکن دونوں آیتیں جو اوپر پہنے لکھی ہیں پس  
 اوتنے ہی لوگ آپس میں بے حجاب شرعاً ہو سکتے ہیں اور اسی طرح رضاعی رشتہ دار  
 سوا ہی اونسکے سب کو آپس میں پردہ کرنا واجب ہے کیسے ہی عزیز قریب کیوں نہ ہوں  
 خدا ہمارے برادران ایمانی کو پابندی شریعت اور حفظ ناموس میں توفیق نیک عطا  
 فرمائے کہ متابعت جہال اور اقوام غیر کے پردہ کے بارہ میں چوڑ دین اگرچہ پہنے اس  
 بحث کو ڈرتے ڈرتے لکھا ہے لیکن امید خدا سے یہی ہے کہ ہمارے اس بیان کو سن  
 اچھی طرح قلوب میں برادر ایمانی کے مکرر ذکر کا مستحق ہوں اور عورتوں کو انعام آواز نامحرم  
 سے واجب ہے نہ بنیہ اثراً جہاں جواب عورتیں بے ضرورت آواز اپنی نامحرموں کو  
 نہ سنائیں ہوا اللہ المستعان نظر کرنا صورت نامحرمان میں بے ضرورت دنیاویہ جائز ہے یا

**جواب** وقت ضرورت شرعیہ جائز ہے ہوا عالم <sup>۵۵</sup>سوال کثیر خرید کردہ پردیا اور محرم  
 ہے یعنی طرن او سکے دیکھنا جائز ہے یا نہ اور ایسے ہی وطنی ساتھ او سکے بدون نکاح  
 جائز ہے یا ضرورت نکاح ہوگی اور یہ کثیر اگر کسی کے نکاح میں آوے تو نظر کرنا طرن  
 او سکے جائز ہے یا نہ **جواب** بنا بر قول ایک جماعت علما کے نظر کرنا بطرف روا اور کفایت  
 کثیر غیر اگر بدون ریبہ و خواہش ہو جائز ہے اگرچہ اجازت مالک کثیر معلوم نہ ہو لیکن احوط  
 وہ ہے کہ ہر گاہ کثیر زوجہ کیسی ہو طرف او سکے مطلقاً نظر نہ کریں بلکہ اگر زوجہ نہ تو وہی  
 بدون اذن مالک او سکے نظر نہ کریں ہاں اگر موطوئہ بدر ہو پس محرم پس ہوگی ہوا عالم  
<sup>۵۶</sup>سوال ملاقات کرنا محرموں سے بہ طریق جائز ہے یا نہ **جواب** دیکھنا محرم کا  
 جائز نہیں ہے اگرچہ بظرفساد نہ ہو ہوا عالم <sup>۵۷</sup>سوال خواہر زوجہ حیات میں زوجہ کے محرم  
 ہے یعنی روبرو آسکتی ہے یا نہ **جواب** خواہر زوجہ محرم نہیں ہے ہوا عالم <sup>۵۸</sup>سوال  
 جو کہ اس نواح میں مسلمان جولاہہ قصائی وغیرہ اپنی عورتوں کو پردے میں نہیں رکھتے  
 مثل مردوں کے وہ کل کام کرتے ہیں پس وہ نامحرم ہیں اور ضرور نظر پڑتی ہے کمانک  
 پر پہن کیا جائے اور اونکے مرد اس فعل کو نہ جانتے ہیں پس اونکے مردوں پر گناہ کیا  
 ہے اور نظر کتنہ پر کیا گناہ ہے **جواب** اپنی زوجہ کو بے پردہ کرنا گناہ کبیرہ ہے  
 اور او سکی طرف اگر کوئی شخص عمداً دیکھے تو اسے بھی گناہ ہوگا لیکن اگر بلا قصد  
 نظر پڑ جائے اور بعد ازاں نظر کو فوراً او دھرے اور ٹھاسے تو گناہ گار نہ ہوگا ہوا عالم  
<sup>۵۹</sup>سوال علمای دین کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ جو زنان بازاری مزدوری کر  
 تیں ہیں دیکھنا اور نکاح جائز ہے یا نہ بنیوا توجروا **جواب** تعدد نظر سے اجتناب لازم ہے  
 ہوا عالم <sup>۶۰</sup>سوال علمای دین کیا فرماتے ہیں کہ لوٹدی کمانا باہر واسطے کھلانے کے

لاتی ہے اور آگے نظر کے کٹری رہتی ہے اوسکو دیکھنا جائز ہے یا نہ مفصلاً ارشاد ہو  
 بینوا تو جروا **جواب** اگر کثیر غیر ہو بدون اجازت اوسکے عمدہ نظر نہ کرے ہو العالم  
**سوال** عامی دین کیا فرماتے ہیں کہ سہ ماہہ زیرینے ایک لڑکی ۸ سالہ حیوڑ کر  
 انتقال کیا دختر مذکورہ کو سہ ماہہ صغیر نے کہ نوجو عمومی حقیقی اوسکی ہے پرورش کر کے  
 انھرم شادی کر دیا بعدہ دختر مطلقہ سے ایک لڑکی فاطمہ نامی متولد ہوئی جسوقت کہ  
 عمر فاطمہ کی آٹھ سال کی ہوئی مادر اوسکی زیرینے رحلت پائی بعدہ دختر فاطمہ مذکورہ  
 کو سہ ماہہ صغیر نے کہ دادی اوسکی ہوئی اور لڑکی اوسکی کہ مامون فاطمہ مذکورہ کی ہوئی  
 اور مادر خود مامون مذکورہ بالا دونوں برادر و مشیرہ عمومی حقیقی ہیں مثل صبیہ صلیبی اپنے  
 کے ہیں پس جسوقت کہ سرانجام شادی فاطمہ مذکورہ ہوئی بیاعت خیال غیر محرم وہ عورت  
 پوشیدہ ہوتی ہے یا اس صورت میں پوشیدہ ہونا چاہیے یا کچھ ضرور نہیں کہ واسطے کہ  
 ملک ہندوستان میں بغیر روبرو ہونیکے قرابت قریب نہیں معلوم کرتے بلکہ غیر قرابت جانتے  
 ہیں اور قرابت قریب روبرو ہونے پر سمجھتے ہیں اور اوس دختر کے پوشیدہ ہونے  
 سے محض جاسی شکایت ہے **جواب** شخص کہ شرعاً نامحرم ہے وہ جہت پرورش  
 سے محرم نہوگا اور حجاب اوپر پردہ کرنا اوس سے واجب ہے ہو العالم **سوال** زوجہ  
 زید کے پاس اکثر زنان نامحرم شوہر دار و غیر شوہر دار واسطے خدمت خانہ داری کے  
 نوکر ہیں اور زید بضرورت دنیاوی خورد و نوش وغیرہ اپنے مکان میں آمد و رفت  
 رکھتا ہے اور خدمت زید اکثر متعلق زنان مذکورہ بالا سے بھی ہے اگر کوئی طریقہ  
 صیغہ محرمیت ہو تو ارشاد فرمایا جاوے کہ زید وہ صیغہ واقع کرے اور محرم ہو و اگر نظر  
 اوسکی اودن زنان پر کہ جو اوسکی خدمت میں ہیں پڑے تو باعث گناہ نہو بینوا تو جروا

**جواب** کوئی صیغہ خاص باعث حلت نظر نہیں ہے البتہ زن حرہ وغیر شوہر دار سے  
 مستعد یا نکاح ہو سکتا ہے اور مالک کنیز اگر تحلیل کرے تو کنیز بھی حلال ہو سکتی ہے  
 اور زنان نامحرم کی طرف بالقصد نظر نہ کرے اگر بلا قصد نظر پڑ جائے تو فوراً نظر اڑا لے  
 ہو العالم **سوال** اگر نامحرم کے اوپر نظر پڑ جائے تو کیا کرے آیا کچھ کفارہ دینا ہو گا یا  
 نہیں؟ **فصل** ارشاد ہو بنیو اتوجروا **جواب** اگر بلا قصد وارادہ نظر پڑ جائے تو فوراً نظر  
 کو اوس طرف سے پھیر لے اور کچھ گناہ نہیں ہے اور اگر بالقصد دیکھا عاصی ہو اس پر استعفار  
 کرے اور کچھ کفارہ نہیں ہو العالم **سوال** بیکرخت مادر زاد ہے اوسکا اطلاق جائز  
 مرد ہو گا یا عورت اور وہ روبرو سی زنان نامحرم کے اور زنان نامحرم روبرو سی اوسکے  
 ہو سکتی ہیں یا نہیں اور وہ خود مردوان کے روبرو ہو سکتا ہے یا نہ **جواب** ظاہر  
 مراد مستفتی کی بقرینہ سوال مابعدہ شخص مذکور سے یہ ہے کہ جو عین مادر زاد ہو یعنی کسی  
 طرح وہ لیاقت جماع نہیں رکھتا پس وہ بعد سن بلوغ و رشد کے مثل مردان مکلفین  
 کے ہے دربارہ احکام مذکورہ اور اگر مراد اوس سے کچھ اور ہے تو تفصیل اوسکی  
 لکھی جاوے لہذا ان النشار اللہ **جواب** اوسکا تحریر ہو گا ہو العالم۔

### فصل سوم در مسائل حدود شرع و بایعلاقہا

**سوال** ۶۵ طفل نابالغ جو افعال ذمیہ مثل کذب و شراب خواری وغیرہ کے حامل ہوتے  
 ہیں تو اسکا کیا سبب ہے کہ اوس پر حد کیوں نہیں اور مکلف پر کیوں ہے اسلئے کہ یہ کاذب  
 اقتضای نفس مارہ اس کے ہے یا بغوا سی شیطان و علی کل التقدیرین مکلف اور  
 اسمین فرق نہیں **جواب** لا یشترک العللہ بینہما **جواب** طفل نابالغ غیر مکلف  
 واسطے ہی شارع نے تعزیر کا حکم کیا ہے جو تعزیر حاکم شرع مناسب جانین عمل میں

لاوے ہو العالم التَّوَال کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شیعہ متین اس مسئلہ میں کہ اگر دو عورتیں باہم مساحقہ لینے لڑنا کرین پس نزدیک حاکم شرع کے حد و سکی کیا ہے اور بعد اجرائی حد دنیا میں عذاب آخرت سے نجات پاو نیکی یا نہ اور صورت عدم اجراء حد و توبہ پیش حقتعالیٰ کیونکر عذاب کیا جائے گا اور جو شخص منصب اتشاء اس امر شنیع سے رکنا ہو مثل پدر و شوہر و برادر اور از روی سہل انکاری کے چشم پوشی کرے تو وہ بھی مجرم و گنہگار ہو گا نہ در پروردگار کے یا نہ اور بیچ اوس جگہ اور اوس مکان میں کہ ایسا امر واقع ہو تو مکین اور مقیم اوس جگہ کے کہ شریک اوس شناخت کے نہین ہیں پس نسبت نیک کرداری ان اشخاص کے نیک کرداری اون لوگوں کی نزول رحمت اونیہ ہو گا یا نہ **جواب** حدیثی اور وزن بالغہ رشیدہ صاحبہ اختیار مطلقاً سنو تا زیادہ بنا بر قول مشہور اور بعد اجرائی حد و توبہ خالص امید خلاصی عذاب اخروی سے ہے اور بدون وقوع حد و توبہ استحقاق عذاب الیم ہے اور نہی عن المنکر باوجود تحقق شرائط واجب ہے پس صورت وجوب نہی میں اگر منع کر نیسے باز رہے عاصی و آشتم ہو گا والا فلا ہو العالم

### از احکام النساء

حزن آزاد مسلمہ کی حیثیت کہ زنا کرے مانند حد مرد آزاد مسلمہ کے ہے پس عورت اگر محصنہ ہو یعنی شوہر دار ہو اور شوہر موجود ہو اور قادر اوس سے مباشرت پر ہو اور زنا کرے تو سنو تا زیادہ اوسے لگائے جائینگے اور بعد ازان سنگسار کی جائیگی اور اسی طرح حد مرد محصن کی ہے یعنی جس مرد کے زوجہ ہو یا لونڈی اوسکے تصرف میں ہو بشرط مذکور اور کچھ فرق نہین در میان مرد محصن کے اور عورت محصنہ کے بنا بر اوسکے کہ ہم نے بیان کیا مگر جسم کہتا ہے کہ بعض علمائے فرق کیا ہے در میان حد مرد

جوان اور عورت جوان کے اور درمیان عدم و پیر اور زن پیر کے پس لکھا ہے کہ اگر زن  
محصنہ یا مرد محصنہ جوان ہو اور زنا کرے تو اسکو سنگسار کرنا لازم ہے اور اگر بڑ ہے ہون  
تو انہیں پہلے تازیانہ لگاؤینگے اور بعد اس کے سنگسار کرینگے اس واسطے کہ گناہ اول کا  
عظیم تر ہے اور ایک جماعت علمائے اونیہن فرق سنیں کیا اور لکھا ہے کہ جب مرد محصنہ  
یا زن محصنہ زنا کرے تو اس سے پہلے تازیانہ لگانے پابند ہیں اور بعد اس کے سنگسار کرنا لازم  
ہے خواہ جوان ہوں خواہ پیر ہوں اور مصنف علیہ الرحمہ نے اسی قول کو اختیار کیا ہے  
**پھر مصنف فرماتے ہیں** اور نہ چاہیے سنگسار کرنا لوٹسی کو جسوقت  
کہ زنا کرے خواہ شوہر دار ہو اور خواہ نہوار پچاس تازیانہ مارینگے اس سے حد زنا میں او  
حکم غلام کا مانند حکم لوٹسی کے ہے اور قطع کجاؤینگے چار اوٹگیان داہنے ہاتھ کی سوائے  
انگوٹے کے اگر عورت چوری کرے حرز میں سے یعنی جامی محفوظ میں سے اتنا مال کہ مقدار  
اسکی ربع دینار یعنی چوتھائی دینار کے ہو جس طرح سے کہ مرد کی اوٹگیان قطع کجاؤینگے اگر شرائط  
چوری کے پائے جائیں **مترجم کہتا ہے** کہ حرز کوئی شرع میں معین نہیں  
ہے کہ سوامی اس کے اور کسی میں وہ حکم نہ پایا جائے بلکہ مدار اس کا عرف پر ہے پس جس  
چیز کا دستور صندوق میں رکھنے کا ہے مثل روپیہ اور اشرفی کے اگر قفل او سمین لگایا ہو  
تو وہ اس کا حرز ہے یا گھوڑا طویلیہ میں بند ہا ہوا دروازہ اس کا مقفل ہے تو اس کا  
وہی حرز ہوگا اور اگر مال زمین میں دفن کیا ہو تو بنا بر قول مشہور کے وہی حرز کے حکم  
میں ہے **پھر مصنف فرماتے ہیں** اور نہ قطع کجاؤینگے اوٹگیان عورت  
کی جسوقت کہ چوری کرے شوہر کے گھر میں سے اور قطع کجاؤینگے اگر چروے حرز غیر شوہر  
میں **مترجم کہتا ہے** کہ صورت مسئلہ کی بنا بر قول اکثر علماء کے یہ ہے

کہ اگر عورت اپنے شوہر کے مال کو حرز میں سے چُر اوسے یعنی اوس مقام سے کہ شوہر نے عورت  
 سے چمپا کے بحفاظت رکھا ہے تو اوس وقت میں عورت کی اونگلیاں قطع کیجا ینگلی  
 اور اسی طرح سے اگر غیر شوہر کے مال کو حرز میں سے نہ چُر ائے تو بھی قطع لازم ہے لیکن  
 اگر حرز میں سے نہ چُر اوسے یعنی ایسے مقام سے مال لیا ہو کہ زوجہ کا دست رس تھا اور  
 اوس سے شوہر نے حفاظت کی تھی تو اوس صورت میں قطع انگشتان نہ چاہئے جس طرح  
 کہ اور سارقوں کا حکم ہے اور مقتنع میں بھی صنف نے قید لگائی ہے کہ اگر عورت چُر اوسے  
 شوہر کے مال کو حرز میں سے یعنی اوس مقام سے کہ شوہر نے مال وہاں زوجہ سے  
 چمپا کے بحفاظت رکھا ہے تو عورت کی اونگلیاں قطع کیجا ینگلی اور اسی طرح سے  
 اگر عورت نے اپنا مال شوہر سے علیحدہ محفوظ رکھا ہو اور شوہر چُر اوسے تو اوسکی بھی اونگلیاں  
 قطع کیجا و ینگلی اور اس جگہ عبارت ہے یہ تو یہ ہوتا ہے کہ جب عورت شوہر کا مال چُر اوسے  
 تو قطع انگشتان نہیں ہے خواہ حرز سے ہو یا نہ بلکہ اسی حالت میں قطع ہونگی کہ غیر شوہر  
 کا مال حرز میں سے چُر اوسے اور یہ قول برخلاف اقوال اکثر علماء کے ہے اور جو مقتنع میں حکم  
 کیا ہے اوسکے بھی مخالف ہے یہ صنف فرماتے ہیں اور قطع  
 کیجا ینگلی اونگلیاں غلام کی اور لونڈی کی جسوقت کہ گواہی دین اور کسی چوری کی گواہی  
 عادل اور قطع نہیں ہے کسی کے لئے اور نہیں سے اقرار کے سبب سے یعنی فقط اقرار  
 اونکا کہ چنے چوری کی ہے سموع نہیں ہے مترجم کہتا ہے  
 کہ اس عبارت میں قید لگانی چاہئے کہ اگر غلام یا لونڈی کے لئے کسی غیر کا مال چُر یا ہوسواے  
 اپنے آقا کے مال کے تو اوسوقت بد گواہی گواہان عادل کے اونکی اونگلیاں قطع  
 کیجا ینگلی اسواسطے کہ اگر اپنے مالک کا اسباب غلام یا لونڈی چُر اوسے تو بنا بر مذہب

مصنف کے اور اکثر علما کے اوسکی اولگلیان قطع نہ کیجائیگی بلکہ تنبیہ اور تادیب کر نیچے اوسکو  
 اس لئے کہ بہر چوری نہ کرے **پہر مصنف فرماتے ہیں** اور عورت اگر نسبت زنا  
 کی یا نسبت لواطہ کی کرے کشتی شخص کی طرف توائشی کوڑے اوسے مارے جائیں گے  
 جس طرح ہے کہ مرد اگر کسی کی جانب اوسکی نسبت کرے تو اوسکی بھی حد اتنی تازیانہ ہیں اور عورت  
 اگر شراب پیے تو اتنی تازیانہ لگائے جائینگے جس طرح ہے کہ مرد اگر شراب پیے تو اتنی کوڑے  
 اوسے مارینگے اور تادیب کیجائیگی عورت کی مثل مردوں کے اگر کسی امر قبیح کو کرے  
**مترجم کہتا ہے** کہ تادیب کے اور تعزیر کے لغت میں ایک ہی معنی  
 ہیں اور شرع میں امر اور اوس سے عفت کرنی اور نہ راہی ہے اوس گناہ پر کہ باعث حد  
 لگانیکا نہ خواہ کسی فعل حرام کو کرے یا کسی فعل واجب کو ترک کرے اور حاکم شرع اوس  
 شخص کو تعزیر دیا گیا جس طرح مناسب اور موافق مصلحت کے سمجھیکا اور بنا پر قول مشہور کے  
 کوئی تعزیر خاص معین نہیں ہے اور بعض عالمان نے لکھا ہے کہ کشتی کی اوسکے کچھ نہیں  
 نہیں ہے مگر زیادتی میں چاہیے کہ اوس قسم کا جو گناہ باعث حد لگانے کا ہے اوس حد  
 کی مقدار سے زیادہ نہ ہو مثل اسکے کہ تعزیر حرام چیز کی کمانے میں یا پینے میں مقدار حد  
 شراب پینے سے زیادہ نہ ہو یعنی اتنی کوڑوں سے زیادہ نہ لگاوے اور اسی طرح سے  
 جو مقدمات زنا کے ہیں تعزیر اونکی حد زنا سے زیادہ نہ ہو اور آخر ذیل محمد باقر مجلسی علیہ  
 نے لکھا ہے کہ یہ قول قوی ہے **پہر مصنف فرماتے ہیں** اور نہ  
 قبول کیے جائینگے کہ چار گواہان عادل سے اوس زنا کے ثبوت میں کہ جو باعث کوڑے  
 لگانیکے ہے اور نہ قبول کیے جائینگے ثبوت قذف میں یعنی نسبت زنا وغیرہ کرنے میں  
 اور شراب پینے میں اور چوری کرنے میں مگر گواہی دو گواہان عادل مسلمان کے اور ان



چہیزوں میں سے کسی میں عورتوں کی گواہی مقبول نہ ہوگی اور حد حق کی مثل حد زنا کے ہے کہ عورت جو مساحقہ کرتی ہے اگر محصنہ ہو یعنی شوہر دار ہو تو پہلے اسے تازیانہ مارینگے اور بعد ازاں اسے سنگسار کرینگے اور اگر محصنہ نہ ہو تو اسے سوتا زیا نہ مارینگے اور سنگسار نہ کرینگے **مترجم کہتا ہے** کہ مرد مساحقہ سے عورت کا عورت بد فعلی کرنا ہے اور یہ فعل قبیح حرام ہے اور حدیث میں وارد ہے کہ اصحاب الرس جو قرآن میں مذکور ہیں اور حق تعالیٰ نے ان پر عذاب نازل کیا تو ان کی عورتیں مساحقہ کرتی تھیں اور مقدار حد میں اس کے اختلاف ہے اور مشہور اس کی حد میں یہ ہے کہ ہر ایک کو دو تونو عورتوں میں سے سو کوڑے ماریں خواہ آزاد ہوں اور خواہ کثیر اور شوہر دار ہوں یا نہ اور بعضوں نے لکھا ہے کہ اگر محصنہ یعنی شوہر دار ہوں اور شتر لٹ پائے جاتے ہوں تو انہیں سنگسار کریں اور اگر محصنہ نہ ہوں تو سوتا زیا نہ لگا دیں اور مولانا مجلسی علیہ الرحمہ نے لکھا ہے کہ یہ قول خالی قوت سے نہیں ہے اور اگر تیسری مرتبہ تازیانہ لگانے کی نوبت آوے بعد اسکے کہ دو دفعہ قبل اس کے کوڑے مار چکے تھے تو اب کی مرتبہ اوہیں قتل کریں اور بعضوں نے کہا ہے کہ چوتھی مرتبہ میں قتل کیے جائینگے اور بعض علماء نے لکھا ہے کہ اگر دو عورتوں ایک لحاف کے اندر برہنہ پاویں تو ان کو بغیر دینگے اور اگر تیسری دفعہ اوہیں اسی طرح سے پاویں تو سو کوڑے مارینگے اور چوتھی مرتبہ میں قتل کرینگے اور مولانا محمد باقر مجلسی فرماتے ہیں کہ دو عورتوں کا برہنہ ہونے کے سوا ایک لحاف کے اندر حرام ہے اور احوط یہ ہے کہ اگر برہنہ نہ ہوں تو بھی دو عورتیں ایک لحاف کے اندر نہ سوویں اور اگر ضرورت ہو تو لحاف کو پیچ میں سے قطع کریں اور اگر عورت بالغ کسی خستہ زنا بالغہ سے مساحقہ کرے تو زنا بالغہ پر حد جاری کرنا لازم ہے

اور نابالغہ کو تعزیر دینی چاہیے اور اگر دونوں نابالغہ ہوں تو دونوں کو تعزیر دیجائے گی  
 پہر مصنف فرماتے ہیں اور احسان نزدیک ہمارے یعنی علمای  
 امامیہ کے نزدیک عورت کا محسنہ ہونا اور مرد کا محسن ہونا نہین صادق آنا مگر باوجود  
 کفایت کے اور عدم احتیاج کے اکثر واقعات میں اور اغلب حالات میں صرف اون امور کے  
 کہ باعث گناہوں کے ہیں اور وہی عدم احتیاج یہ ہے کہ شوہر عورت کا موجود ہوا ہو سکے  
 پاس او اس شہر میں اور غائب نہوا اور مقید نہوا اور اسی طرح سے مرد کا حال ہے یعنی محسن اور  
 جب کہ بی بی کے کہ زوجہ اس کی حاضر ہو اور اس کے ساتھ رہتی ہو اور اس شہر میں اور مقید نہوا  
 اور اس سے مباشرت کرنے پر قادر نہوا اور محسن ہونا مرد کا سبب زنان آزاد اور لونڈیوں  
 کے ہے یعنی خواہ زن آزاد ہو سکے عقد میں ہو اور خواہ لونڈی ہو سکے ملک میں ہو کہ وطن  
 اون سے کہ چکا ہوا بعد بلوغ کے اور نہین ہے قابل اعتنا کے قول سنیوں کا جیسا کہ اس  
 مسئلہ میں بیان کیا ہے کہ احسان سے مراد پہچاننا عورت کا ہے مرد کو اگرچہ آؤ  
 موافقت کی ہو اس سے ایک مرتبہ اور بعد اس کے طلاق دیدیا ہو یا شوہر مر گیا ہو اور  
 وہ عورت بعد اس کے بے شوہر رہی تیس برس تک اور نہین ہے مراد احسان سے  
 مگر وہی معنی جو پہنے بیان کیے۔

## باب سیزدہم در مسائل و احکام میت و نذورات میت مشتمل بر شش فصل

### فصل اول در احکام وقت احتضار و جان کندن از نکتہ

## تحفة الصالحین مع مسائل

بیان اولن چیزون کا کہ قبل موت جب کا بجالانا ضرور ہے یا بہتر ہے پس گناہگار پر واجب ہے کہ قبل مرگ کے توبہ کرے بلکہ جسوقت کہ ترکیب مصیبت کا ہو تو توبہ لازم ہوتی ہے اور عا زندگی میں جو کچھ کہ اوسکے ذمہ واجبات سے رہ گیا ہے مثل نماز یا روزہ یا حج کے یا مال میں سے مشغول ذمہ ہے مثل زکوٰۃ یا قرض کے تو اوس سے اپنے کو بری الذمہ کرے اور جبکہ بالفعل نہ ہو سکے تو اوسکے لئے وصیت کرے اور مریض کو مناسب ہے کہ واسطے اپنی شفا کے دعا اور قرآن پڑھے خصوصاً حمد بلکہ مومنین سے بھی التماس دعا کرے اور خاک شفا کھائے کہ ہر درد کی دوا ہے الامرگ کی اور اہل عیادت کو تائب کا اذن دے کہ عیادت بیمار و نکی سنت موکدہ ہے اور بیماری کے رنج و تکلیف کی شکایت نہ کرے بلکہ صبر کرے کہ صابر و ن کے لئے اجر بے حساب ہوتا ہے اور اگر حال احتضار کا ہو تو بجز یا خدا کے مشغول نہ ہو اور امید و ارتو اب آئی اور کلمہ توحید کو زبان پر بہت جاری کرے اور موت کے کراہت نہ کرے اور حاضرین کو چاہیے کہ وقت جان کنڈنی سے اوسکو و قبلہ کر دین اس طور سے کہ پاؤں اوسکے قبلہ کی طرف ہو جائیں اگر ممکن ہو سکے اور شہادتین اور اقرارائے معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین سے تلقین کریں بلکہ سامنے اوسکے کلمات فرج کو بھی بیان کریں اور صورت اوسکی لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الْكَرِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ السَّعِيدِ وَرَبِّ الْأَرْضِينَ السَّعِيدِ وَمَكَافِيَهُنَّ وَمَا بَيْنَهُنَّ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ بلکہ سورہ یس اور الصافات اور آیتہ الکرسی کو بھی پڑھیں پس جسوقت کہ روح مفارقت

کر جائے تو اس کے مومنہ اور آنکھوں کو بند کر دین اور تحت الحنک باندھ دین اور ہاتھ اور پائوں قبلہ کی جانب سیدھا کر کے ایک کپڑا اور یا دین اور اس کو تنہا نہ چھوڑ دین لیکن حال احتضار میں جنب اور حائض حاضر نہ ہوں کہ آنکھوں کو بند نہ کر دے اور مومنین کو اس کی موت کی خبر کریں اور دفن میں تعجیل کریں اگر موت اس کی مشتبہ نہ ہو و لا دفن کرنا حرام ہے تا وقتے کہ یقین موت کا حاصل نہ ہو یا تین روز صبر کریں **سوال** جناب امیر علیہ السلام وقت مرنے مومن یا غیر مومن تشریف لاتے ہیں یا نہ اور بالعکس وقت ولادت از رو حدیث ارشاد ہو **جواب** البتہ وقت احتضار تشریف لاتے ہیں اور وقت ولادت <sup>یعنی</sup> مرنے کے

فرما ہونا نظر سے نہیں گزرا ہوا عالم۔  
**سوال** دستخطی جناب انا احمد صاحب موم و مغفور  
**سوال** سکرات موت مومن پر پڑتا ہے کیا ہے اور دیکھا جاتا ہے کہ حالت مرگ میں بعض مومن و کافر ایک حال پر سکرات میں مبتلا ہوتے ہیں چنانچہ ایک شخص اس امر کا سوال کرتا ہے کیا جواب کہا جاوے اور اس میں کیا حکمت آئی ہے **جواب** سختی سکرات کفار و فساق پر بوجہ عقاب ہے اور بعض مومنین پر کہ شدت موت ہوتی ہے بوجہ کفار بعض معاصی اس کے ہے جیسا کہ یہ مضمون اخبار میں وارد ہے ہوا عالم۔

**فصل دوم در مسائل غسل میت و غسل مس میت وغیرہ**  
 دوسرا احکام غسل میں ہے پس ہر مسلمان ہر مسلمان کے مردے کو غسل دینا واجب ہے اگرچہ استسقاء حمل بھی ہو بشرط اسکے کہ خلقت میں تمام ہو کہ وہ چار مہینے میں ہوتا ہے پس اس کو غسل اور کفن اور جنوڑ کر کے دفن کرنا لازم ہے والا بی غسل کے ایک کپڑے میں لپیٹ کے دفن کر دے اور اسی طرح جو وقت کہ میت کے کسی عضو کو پاؤں

کہ او سمین خالی استخوان ہو تو اوسکو بھی ایک کپڑے میں لپیٹ کے دفن کر دے اور اگر اس میں  
 گوشت بھی ہو تو غسل اور کفن کر کے دفن کرنا ضرور ہے اگر سنیہ نہ ہو والا نماز بھی واجب  
 ہوگی اور نماز واجب بنین ہوتی جب تک کہ میت کا سین چپہ برس کا کامل نہ ہو پس سب  
 امور واجب کفائی ہیں اور واجب کفائی اوسکو کہتے ہیں کہ ایک شخص کے بچا لانیسے  
 اور ون سے ساقط ہو جاتا ہے لیکن ہر امر میں اجازت ولی کی درکار ہے بلکہ ولی مقلم  
 ہے تیسرا کفر کیفیت غسل میں ہے پس کیفیت اسکی یہ ہے کہ واجب ہے کہ پہلے میت کے  
 بدن کو نجاسات خارجیہ سے پاک کرے اگرچہ نجاست موت کی باقی رہے اور بعد  
 اسکے تین غسل دے ایک آب سدر کا دوسرا آب کافور کا تیسرا آب خالص کا اسطور  
 کہ بعد ایک غسل کے دوسرے میں مشغول ہو اور ہر غسل میں پہلے میت کے سر اور گردن  
 کو دھوے اور بعد اسکے دھینے جانب کو کندھے سے سر انگشتان پا تک اور بعد اسکے اسطور  
 سے بائیں جانب کو دھو دے لیکن ان دونوں پانی میں سدر اور کافور بقدر مسلمی کافی ہے  
 اور اگر سدر اور کافور بھرم نہ ہو نیچے تو احتیاط یہ ہے کہ تینوں آب خالص سے دے  
 اور اگر میت غیر غسل جنابت یا غسل حیض باقی ہو تو غسل میت کافی ہے اور اگر غسل  
 دینے سے اجزای جلد کے شق ہو نہ کا خوف ہو تو ہر غسل کے عوض تھیم دے اور چاہیے  
 کہ غسل دینے والا مسلمان اور ہم مثل ہو یعنی مرد کی میت کو مرد غسل دے اور عورت  
 کی میت کو عورت لیکن تین برس کے لڑکے کو عورت غسل دے سکتی ہے اور اسی  
 طرح تین برس تک کی لڑکی کو مرد غسل دے سکتا ہے اور اگر غسل دینے والا ہم مثل مفقود  
 ہو تو محرم غسل نہ دے گا مگر لباس کے نیچے ہر چیز کہ محرم کو سوا می عورتین کے نظر کرنا  
 جائز ہے لیکن شوہر زوجہ کو ہر غسل دے سکتا ہے یا زوجہ شوہر کو اگرچہ سنت یہ ہے کہ

یہ بھی لباس کے نیچے غسل دے اور سنت ہے کہ پہلے میت کو ایک تختہ پرٹا کے پٹرون کو اتار لے اور پیرا ہن کو چاک کر کے پاٹون کی طرف سے کہینچ لے مگر اجازت دلی سے اونڈیر سایہ روبہ قبلہ غسل دے اور اوسکے اونگلیوں کو نرمی سے ملے اور سپٹ کو باہستنگی مسح کرے تا جو کثافت نکلتی ہو نکلا جائے مگر شکم حاملہ کو کہ مبادا اوسکے شکم سے لڑکا نکل پڑے اور اگر زندہ ہو تو بائین ہلو کو چیر کے لڑکے کو نکال لے اور پراوس مقام کو سی دے اور ہر غسل میں اپنے ہاتھوں کو گھنٹیوں تک تین مرتبہ دھو ڈالے اور بعد غسلوں کے میت کے بدن کو خشک کر دے اور واسطے آب غسل کے ایک گڑھا کھودے اور اوس میں پانی بہا دے چوتھا امر نیت میں ہے پس نیت ہر عبادت کی صحت میں شرط ہے میت کا غسل دینا بھی منجملہ عبادات ہے پس نیت واجب ہوگی بنا بر فتویٰ اور مشہور کے اور قصد قربت کافی ہے لیکن اگر غسل دینے والے کسی شخص ہو دینا پانی کے ڈالنے میں بھی شریک ہوں تو سب نیت کرین پانچواں امر احکام جنوط میں ہے پس بعد غسلوں کے جنوط کرنا واجب ہے اور مرد جنوط سے میت کے سات عضو پر کا فور ملنا ہے کہ وہ پیشانی اور دونوں ہاتھوں کی تہلیاں اور دونوں زانواں اور دونوں پاٹون کے انگوٹھے ہیں اور ہر ایک پر بقدر سعی کہ جسمین کا فور لگانا صادق آئے کافی ہے اور کچھ نہ بچ رہے تو اوسکے سینہ پر ڈال دے لیکن واسطے جنوط کے کا فور کا بقدر تیرہ درہم اور تہائی درہم کے ہونا افضل ہے اور درہم ہیائے حساب سے سوا دواشہ کسقلیل زیادہ کا ہوتا ہے **سوال** کیا فرماتے ہیں علما دین اس مسئلہ میں کہ میت کے بدن سے ایک کپڑا بالکل ملا ہوا ہے اور ایک شخص نے کہ ہاتھ اوسکا تر تھاکرے گو مس کیا پس اوسکو غسل مس میت کا کرنا چاہیے یا نہیں اور اسی طرح ایک شخص نے

کہ بدن اوسکا تر تھا اور اوسنے ایک میت بے غسل کو کا ندھ پہ پر رکھا کہ چند قدم لیگیا مگر وہ  
 میت ایک کپڑے میں لپیٹے ہوئے ہے تو اس حالت میں غسل کرنا چاہیے یا نہیں اور  
 اگر بدن اوٹھائیوا لے کا تر نہوا اور کپڑا تر ہو تو کیا حکم ہے بینو التوجروا **جواب** جہنگ  
 کہ بدن میت کسی شخص کا بدن میں نہ غسل میں میت واجب نہوگا لیکن اگر وہ کپڑا  
 کہ بدن میت سے متصل ہے تر ہو اور اوسکو چوٹے تو ہاتھ پاک کرنا ہوگا اگر بدن میت  
 سر ہو گیا ہو اور غسل او سے نہ دیا گیا ہو ہو العالم **سوال** اگر مومنین میں سنی مر جا  
 اور وہاں دیگر سنیان بھی موجود ہیں پس اوس مردہ سنی کو مومنین بطور خود غسل و  
 کفن و نماز پڑھ کر دفن کریں یا حوالہ سنیان کر دیں آپ غسل و کفن نہ دیں اور جہان  
 سنی نہوں وہاں کیا کریں **جواب** مرد مومن میت مسلم کو غسل دے سکتا ہے  
 ہو العالم **سوال** میت کو تینوں غسل دیکر کفن پہنایا بعد پہنائے کفن کے میت کو  
 دست ہو گیا پس اس حال میں میت کو پھر غسل دے یا کہ فقط کپڑا طہر کر کے میت کو  
 دفن کرے جیسا حکم ہو **جواب** صورت مذکورہ میں حاجت اعادہ غسل نہیں ہے  
 بلکہ تطہیر بدن و کفن کرنی چاہیے ہو العالم **سوال** ایک کپڑا میت بے غسل پر  
 اوڑھایا ہوا ہے کہ وہ بالکل جسم میت سے ملا ہے اوس کپڑے کو ایک شخص نے  
 مس کیا اوس حالت میں کہ بدن میت ملا ہوا تھا اور مس کر نیوالیکے درمیان فقط  
 ایک ہی کپڑا ہے تو اس صورت میں مس کرنے والے پر غسل واجب ہوگا یا نہیں اور  
 اگر غسل واجب نہو تو احتیاطاً بدن کا دھونا لازم ہے یا نہیں **جواب** صورت  
 مرقومہ میں مس کر نیوالے پر ثواب مذکور کے غسل واجب نہیں اور بدن کا دھونا بھی  
 لازم نہیں اگر ہاتھ اوسکا اور وہ کپڑا دونوں خشک ہوں ہو العالم **سوال** اگر کوئی

مرد یا عورت مر جاوے اور شب قوی و یا ضعیف ہو کہ شاید غسل حیض واجب نہ کیا ہو تو او سکوا  
 غسل دینا جنب حیض کا احتیاط واجب ہوگا و یا گمان قیاس پر کرے جس طور پر قیاس گواہی  
 دے عمل کرے یعنی اگر قیاس میں آوے کہ او نے غسل کیا ہوگا تو غسل نہ دے اور اگر غلط  
 آوے تو غسل دے **ببینوا توجروا جواب** صورت مرقومہ میں غسل میت فقط بفتح شری  
 دینا کافی ہے حاجت غسل جنابت و حیض نہیں ہو العالم **سؤال** مردگان مومنین کو  
 غسل وغیرہ مردمان اہل خلاف سے بطریق مذہب خود دلوانا جائز ہے و یا ناجائز **ببینوا توجروا**  
**جواب** اگر شیعہ میسر نہ تو سنی غیر ناصبی و خارجی میت شیعہ کو غسل بطور مذہب شیعہ  
 دیکتا ہے ہو العالم۔

## از کتاب جدول شریعیان مرحوم و معفو

**سؤال** اغسال ثلاثہ میت میں در حال فقدان سدر و کافور کے کہ بحض آب قراح  
 سے غسل دیتے ہیں اس صورت میں تین غسل دین یا ایک غسل کافی ہے **ببینوا توجروا**  
**جواب** بعید نہیں ہے کہ ایک غسل کافی ہو لیکن احوط ہے کہ تین غسل دین اور اس  
 احتیاط کو ترک نہ کریں ہو العالم **سؤال** تیمم میت میں بدل تینوں غسل کے ایک تیمم کافی  
 ہے یا تینوں **جواب** بعید نہیں ہے کہ ایک تیمم کافی ہو اور احوط یہ ہے کہ تین تیمم دین  
 ہو العالم **سؤال** ہر گاہ طفل نو ماہ یا رحمہ مادر سے سقط ہو تو غسل او سپرد واجب ہے یا نہ  
 اور دوسری حد او سن کی کہ او سن عمر میں غسل او سپرد واجب ہو بیان فرمائیے **فصل**  
 ارقام کیجئے **ببینوا توجروا جواب** جس وقت چار ماہ کو تمام کرے تو تغفیل او سکی واجب ہے  
 خواہ نہ ماہ ہو خواہ کمتر اور قبل از تمام چار ماہ کے تغفیل او سکی لازم نہیں ہے اور ظاہر وجوب  
 صلوٰۃ ہے اور طفل میسکے ہر گاہ شش سالہ ہو او اور قبل از انقضاء اکمال شش سال



مسئوۃ لازم نہیں ہے لیکن مستحب ہے مگر اس صورت میں کہ متولد ہوا ہو وہاں العالم کی حد تک  
**فصل سوم در مسائل کفن میت احکام کفن از تحفۃ الصالحین**  
 پس بعد جنو ط کے میت کو کفن دینا لازم ہے اور تین پارچہ واجب ہیں ایک لنگ دوسرے  
 کفنی تیسرے ایک چادر خواہ میت مرد کی ہو خواہ عورت کی لیکن ران پہنچ سنت ہے اور واسطے  
 مردوں کے عمامہ اور واسطے عورتوں کے اوڑھنی اور سینہ بند بھی سنت ہے لیکن چادر  
 کہ کفن پریشمی اور سنہری ہو بلکہ لازم ہے کہ سوتی ہو اور اگر سفید ہو تو یہ بہتر ہے اگر میت  
 عورت کی بھی ہو اور جریڈ تین کا کفن میں رکنا باعث امینتی عذاب کا ہے جب تک کہ تر  
 ہیں اور شہادت نامہ کا خاک شغل سے لکنا سنت ہے بنابر مشہور کے اور کفن کا اصل کام  
 میں سے ہونا واجب ہے لیکن زوجہ کا شوہر پر واجب ہے مگر اگر عورت مالداری بھی ہو  
**سوال** کیا فرماتے ہیں علماء دین پہنچ اس مسئلہ کے پارچہ چالٹین پر قرآن  
 خاک کر بلا سے لکھا کر خواہ سادہ پارچہ چالٹین کا کفن دینا مردہ کو جائز ہے یا نہیں  
 بینو اتوجہ واجب **جواب** پارچہ مذکورہ اگر پاک ہو تو دونوں امر جائز ہیں ہوا عالم۔  
**سوال** ہذا از کتاب جدول مشرعیان صاحب

### مرحوم و مغفور

**سوال** ۹۷۹ راسی و الامین تعداد کفن واجب میت کس قدر ہے تین پارچہ یا کم و زیاد  
 مفصل شرح ارشاد ہو بینو اتوجہ **جواب** لنگ و پیراہن و ستراسری کافی ہے اور اگر  
 عوض پیراہن کے ستراسری ہو تو غایب ہے لیکن بدون ضرورت تین پارچہ ہی  
 مذکورہ سے کم نہ دیوے ہوا عالم۔

از کتاب مجموعہ عباسی مصنفہ عباسی فلینان مرحوم

سؤال روز قیامت میں مردان و زنان برہنہ مبعوث ہونگے یا کفن پوشیدہ مشغول  
ارشاد فرمائیے بنیوا تو جبر و اجواب اگر نہایت حاسی ہونگے تو برہنہ والا کفن پوش  
جیسا کہ اخبار سے معلوم ہوتا ہے یہاں عالم۔

فصل چہارم در مسائل و احکام نماز جنازہ میت

یہ نماز بھی واجب ہے ہر گاہ اگر میت کا سر چہرہ سر سے کم نہو پس بعد غسل و کفن کے  
اوپر نماز پڑھے اور اس نماز میں وضو اور غسل شرط نہیں اگرچہ بہتر ہے اور تیمم بھی بلا غلہ  
ہو سکتا ہے بلکہ لباس اور بدن کا بھی پاک ہونا ضرور نہیں نہابر فتویٰ کے اور بعض  
عالم ضرور جانتے ہیں تو پاک کرنے میں امتیاط ہے اور ترکیب اس نماز کی یہ ہے  
کہ جنازہ کو اپنے سامنے قبلہ کی طرف رکھ دے اور او سکی کمر کے برابر کھڑا ہو اگر جنازہ  
مرد کا ہو اور اگر جنازہ عورت کا ہو تو محاذی سینہ کے خواہ نماز پڑھنے والا پیش نماز ہو  
خواہ منفرد اور بعد اوسکے نماز میں مشغول ہو اور اس نماز میں واسطے جنازہ مومن کے  
پانچ تکبیریں واجب ہیں پس بدنیت کے بقصد وجوب اللہ اکبر کہے اور بعد اسکے  
شہادتین پڑھے اور طریقہ مختصر یہ ہے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ  
اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہے اور اگر موافق منقول کے شہادتین کو طول دے  
تو یہ بہتر ہے اور پھر اللہ اکبر کہے اور بعد اسکے صلوٰۃ پڑھے یعنی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَیْ  
مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ اور پھر اللہ اکبر کہے اور بعد اسکے واسطے مغفرت مومنین کے  
دعا کرے اس طریق سے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ اور پھر  
اللہ اکبر کہے اور بعد اسکے میرے لئے دعا کرے اس طرح اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَذَابِ الْمَیْمُوْنِ

اور پھر اللہ اکبر کہنے فارغ ہو پس اسی قدر واسطے امام اور ماموم دونوں کے کافی ہے  
 لیکن انکا طول سے پڑھنا بہتر ہے اور اس نماز کی دعائیں اور اذکار کسی طرح سے مدیو  
 میں حضرت سے منقول ہیں از انجملہ ایک یہ ہے کہ بعد تکبیر اول کے اسطور کہے  
 اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ  
 مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَ نَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ  
 السَّاعَةِ اور دوسری مرتبہ اللہ اکبر کہے اسکو پڑھے اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ  
 وَ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اَرْحَمْ مُحَمَّدًا وَ اٰلَ مُحَمَّدٍ  
 كَا فَضْلِ مَا صَلَّيْتَ وَ بَارَكْتَ وَ رَحِمْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَ اٰلِ  
 اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ وَ صَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ  
 وَ الْمُرْسَلِيْنَ اور پھر اللہ اکبر کہے اسکو پڑھے اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ  
 وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ السُّلَمٰیْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ الْاٰخِيَاءِ مِنْهُمْ وَ الْاُمَوَاتِ  
 تَابِعْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُمْ بِالْخَيْرَاتِ اِنَّكَ مُجِيْبُ الدَّعَوَاتِ اِنَّكَ  
 عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور پھر اللہ اکبر کہے اسکو پڑھے اللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا  
 عَبْدُكَ وَ ابْنُ عَبْدِكَ وَ ابْنُ اَمَتِكَ نَزَلَ بِكَ وَ اَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ  
 بِهٖمُ اللّٰهُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهُ اِلَّا خَيْرًا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّهِ مِنْهُ  
 مِّنَّا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهٖ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَتَجَاوَزْ  
 عَنْهُ وَ اغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ عِنْدَكَ فِيْ اَعْلٰى عِلِّيِّیْنَ وَ اَخْلُفْ  
 عَلٰى اَهْلِهٖ فِي الْغٰیْبِ رِیْنَ وَ اَرْحَمْهُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ  
 اور پھر اللہ اکبر کہے فارغ ہواوریہ صورت واسطے میت مرد کے ہے اور اگر میت

عورت کی ہو تو بعد چوتھی تکبیر کے اس طرح کہ اَللّٰهُمَّ اِنْ هٰذِهِ اَمْتُكَ وَابْنَةُ  
 عَبْدِكَ وَابْنَةُ اَمْتِكَ نَزَلَتْ بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُولٍ بِهٖ اَللّٰهُمَّ  
 اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهَا الْاٰخِرَ اَوْ اَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّ رَهْمَتِنَا اَللّٰهُمَّ  
 اِنْ كَانَتْ مُحْسِنَةً فَرُدِّ فِيْ اِحْسَانِهَا وَاِنْ كَانَتْ مُسِيئَةً فَجَاوِزْ  
 عَنْهَا وَاغْفِرْ لَهَا وَاَجْعَلْهَا عِنْدَكَ فِيْ اَعْلٰى عِلِّيِّينَ وَاخْلُفْ  
 عَلٰى اَهْلِهَا فِي الْغَابِرِيْنَ وَاَرْحَمْ اَبْرَحِمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ  
 اور اگر ایک نماز میں دو جنازے شریک کرے پس اگر دونوں مرد کے ہوں یا ایک  
 مرد کا اور ایک عورت کا ہو تو بعد چوتھی تکبیر کے دعا اس طرح پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنْ  
 هٰذَيْنِ عَبْدَاكَ وَابْنَا عَبْدِكَ وَابْنَةُ اَمْتِكَ نَزَلَا بِكَ وَاَنْتَ  
 خَيْرُ مَنْزُولٍ بِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهُمَا الْاٰخِرَ اَوْ اَنْتَ اَعْلَمُ  
 بِسِرِّ رَهْمَتِنَا اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَا مُحْسِنَيْنِ فَرُدِّ فِيْ اِحْسَانِنَا وَاِنْ كَانَا  
 مُسِيئَتَيْنِ فَجَاوِزْ عَنْهُمَا وَاغْفِرْ لَهُمَا وَاَجْعَلْهُمَا عِنْدَكَ  
 فِيْ اَعْلٰى عِلِّيِّينَ وَاخْلُفْ عَلٰى اَهْلِهَا فِي الْغَابِرِيْنَ وَاَرْحَمْ  
 اَبْرَحِمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اور اگر جنازہ دونوں عورتوں کے  
 ہوں اور نماز شریک پڑھے تو بعد چوتھی تکبیر کے دعا اس طرح پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنْ  
 هٰتَيْنِ اَمْتَاكَ وَابْنَتَا عَبْدِكَ وَابْنَةُ اَمْتِكَ نَزَلَتَا بِكَ وَاَنْتَ  
 خَيْرُ مَنْزُولٍ بِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهُمَا الْاٰخِرَ اَوْ اَنْتَ اَعْلَمُ  
 بِسِرِّ رَهْمَتِنَا اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَتَا مُحْسِنَتَيْنِ فَرُدِّ فِيْ اِحْسَانِنَا  
 وَاِنْ كَانَتَا مُسِيئَتَيْنِ فَجَاوِزْ عَنْهُمَا وَاغْفِرْ لَهُمَا وَاَجْعَلْهُمَا عِنْدَكَ

فِي اَعْلَىٰ عِلِّيِّينَ وَاخْلُفْ عَلٰى اَهْلِهِمَا فِي الْغَايِبِيْنَ وَارْحَمْ مَا بَرَحْتَكَ  
 يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اور اگر جناب بہت جمع ہوں مردوں کے یا مختلف کچھ  
 مردوں کے کچھ عورتوں کے تو بعد چوتھی تکبیر کے دعا کو صیغہ جمع مذکر سے پڑھے اللہم  
 اِنَّ هُوَ لَا عَيْبُكَ وَاَبْنَاؤُكَ عِبِيدُكَ وَاِمَاثُكَ نَزَلُوا بِكَ وَاَنْتَ  
 خَيْرُ مَنْزُولٍ بِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ لَا تَعْلَمُ مِنْهُمْ اِلَّا خَيْرًا وَاَنْتَ  
 اَعْلَمُ بِسِرِّهِمْ مِّنَّا اَللّٰهُمَّ اِنْكَانُوا اَحْسِنِيْنَ فَرِدُّ  
 فِيْ اِحْسَانِهِمْ وَاِنْ كَانُوا مُسِيئِيْنَ فَتَجَاوَزْ عَنْهُمْ  
 وَاغْفِرْ لَهُمْ وَاَجْعَلْهُمْ عِنْدَكَ فِيْ اَعْلَىٰ عِلِّيِّينَ وَاخْلُفْ  
 عَلٰى اَهْلِهِمْ فِي الْغَايِبِيْنَ وَارْحَمْهُمْ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ  
 اور اگر سب جناب عورتوں کے ہوں تو بعد چوتھی تکبیر کے دعا اس طرح سے پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هُوَ لَا عِوَا مَآثِكَ وَبَنَاتُكَ عِبِيدُكَ وَاِمَاثُكَ نَزَلْنَ  
 بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُولٍ بِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ لَا تَعْلَمُ مِنْهُنَّ اِلَّا خَيْرًا  
 وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّ اَتْرِهِنَّ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنَّ مُحْسِنَاتٍ فَرِدُّ فِيْ  
 اِحْسَانِهِنَّ وَاِنْ كُنَّ مُسِيئَاتٍ فَتَجَاوَزْ عَنْهُنَّ وَاغْفِرْ لَهُنَّ وَاَجْعَلْهُنَّ  
 عِنْدَكَ فِيْ اَعْلَىٰ عِلِّيِّينَ وَاخْلُفْ عَلٰى اَهْلِهِنَّ وَارْحَمْهُنَّ فِي الْغَايِبِيْنَ  
 بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اور اگر جنابہ لڑکے کا ہو اور سین او سکا  
 چہرہ برس سے کم نہوا اور عد بلوغ کو نہ پہنچا ہو تو بعد چوتھی تکبیر کے دعا اس طرح سے  
 پڑھے اللہم اَجْعَلْهُ لَبَوِّيٍّ وَلَكَ اَسْلَفًا وَّقَرَطًا وَاَحْبَلًا  
 اور اسی طرح سے اگر جنابہ لڑکی کا ہو اور وہ بھی سین بلوغ کو نہ پہنچی ہو تو دعا اس طرح سے

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَا بَوْلَ لَهَا وَلَنَا سَلَفًا وَ قَرَطًا وَ اَجْرًا  
 اور اگر جنازہ ایسے شخص کا ہو کہ ضعیف العقل ہو اور مذہب حق و باطل میں تمیز نہ کرے  
 اور اسی سبب سنّیوں اور شیعوں سے عناد نہ رکھتا ہو یا اہلبیت علیہم السلام  
 سے اعتقاد رکھتا ہو اور ان کے دشمنوں کو بد نہ جانتا ہو تو بعد چوتھی تکبیر کے اس دعا کو  
 پڑھے خواہ میت مرد ہو خواہ عورت اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَتَمَّعُوْا  
 سَيِّئَاتِكُمْ وَ قِيْلَ عَنْ اَبِی الْحَیْتَمِیٍّ رُوِيَ اَنَّ رَکْعَتِیْ کَانَ مَذْهَبُ مَعْلُوْمٍ نَهَوْتُ  
 بَعْدَ چوتھی تکبیر کے اس دعا کو پڑھے خواہ میت مرد کی ہو خواہ عورت کی اَللّٰهُمَّ اِنَّ  
 هٰذِیْہِ النَّفْسَ اَنْتَ اَحْيَیْتَهَا وَاَنْتَ اَمْتَمْتَہَا اَللّٰهُمَّ وَلَہَا مَا  
 تَوَلَّیْتَ وَاَحْشَرُہَا مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ اور اگر جنازہ خلاف مذہب یعنی سُنی کا ہو اور  
 بفور نماز کا اتفاق ہو تو ایسے لُحُوْج یا تکبیرین میں پس بعد چوتھی تکبیر کے اگر چاہتے  
 ہو یہ کہے اَللّٰهُمَّ اخْرِ عِبْدَکَ فِی عِبَادَکَ اَللّٰهُمَّ اَوْسَلْہُ حَرَّ  
 نَارِکَ اَللّٰهُمَّ اَدْفِنْہُ اَشَدَّ عِنْدَ اَیْکَ فَاِنَّکَ یُوَالِیْ اَعْدَاَکَ  
 وَ یُعَادِیْ اَوْلِیَاَکَ وَ یَبْغِضُ اَهْلَ بَیْتِ نَبِیِّکَ صَلَّی اللّٰہُ  
 عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور اسی طرح اگر جنازہ عورت سُنی کا ہو تو یوں کہے اَللّٰهُمَّ اخْرِ  
 اَمْتَکَ فِی اِمَائِکَ اَللّٰهُمَّ اَوْسَلْہَا حَرَّ نَارِکَ اَللّٰهُمَّ اَدْفِنْہَا  
 اَشَدَّ عِنْدَ اَیْکَ فَاِنَّہَا تُوَالِیْ اَعْدَاَکَ وَ کُفَا دِیْ اَوْلِیَاَکَ  
 وَ تَبْغِضُ اَهْلَ بَیْتِ نَبِیِّکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پس نماز  
 سے فارغ ہو بلکہ ہر تکبیر میں لعن اور نفرین کرے **سوال** کیا فرماتے ہیں علماء  
 دین اور مفتیان شرع متین اس صورت میں کہ نماز ہر میت کی دو طریقے مشہور

ہیں ایک تو شب و دفن میت اور دوسرا طریقہ ہر شب جمعہ واسطے والدین کی آفرزش کے لئے ہے اگر چاہے کہ واسطے آفرزش برادر مومن کے خواہ روز خواہ شب جمعہ پڑھے تو پڑھ سکتا ہے یا نہیں اور اگر پڑھے تو اس کا طریقہ ارشاد ہو **جواب** ہاں غارہ میت واسطے برادر مومن کے پڑھ سکتا ہے اور ماثور ہے کہ حضرت صادق علیہ السلام اپنے والدین کے واسطے نماز ہدیہ میت ہر روز دو رکعت اس طرح پڑھتے تھے کہ رکعت اول میں بعد حمد کے سورہ انا انزلناہ اور رکعت ثانی میں بعد حمد کے سورہ انا عطينا پڑھتے تھے پس اس کیفیت میں نماز ہدیہ میت دو رکعتی برادر مومن کے واسطے بھی پڑھ سکتا ہے بلکہ مطلقاً دو رکعتی نماز پڑھ سکتا ہے اور ہر رکعت میں فقط حمد پر اکتفا کر سکتا ہے اور جو کوئی سورہ پڑھے بعد حمد کے تو افضل ہے ہو العالم

**سوال** تارک الصلوٰۃ کے جنازہ پر نماز پڑھنا درست ہے یا نہ اور تارک الصلوٰۃ سے یہ مراد ہے کماؤسنے اپنی عمر میں نماز کسی نہ پڑھی ہو یا اور کوئی مطلب بنیو جو سب را

**جواب** اگر وہ نماز کو واجب اور ترک کرنے کو گناہ سمجھتا تھا تو اس کے جنازہ پر نماز ہو سکتی ہے والا فلا ہو العالم **سوال** عمر مختل ماوراء ہے اور کوئی علامت مرد او سمین نہیں بجائے مقام پیشاب صرف ایک سوراخ مشابہ بزن ہے اور مردوں میں جب آتا ہے گمان عورت کا ہوتا ہے اور عورتیں جانب مرد گمان کرتی ہیں اور اگر دو علامت سے خارج ہے پس بوقت انتقال اس کے نماز جنازہ میں ضمیر اس کی جانب مرد ہوگی و یا عورت اور روبرو زنان و مردان محرم ہے یا نا محرم **جواب** صورت مذکورہ میں اگر کوئی علامت مرد مثل بنور لیش یا کوئی علامت انوثیت مثل پستان زن او سمین نہیں ہے تو بعد موت اس کے جنازہ پر نماز سہل ہے اس لئے کہ اگر سن بلوغ کے

بعد مر جائے اور شیعہ ہو تو بعد چوتھی تکبیر کے کہے **اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذِهِ النَّفْسُ اَنْتَ**  
**اَحْيَيْتَهَا وَاَنْتَ اَمْتَمْتَهَا** اور بعد اسکے بقیہ دعا بضمائر تائید مثل دعا میں زن  
مومنہ کے پڑھے لیکن اوسکی زندگی میں احکام شرعیہ بہ نسبت اوسکے باری کرنے  
میں وقت اور اشکال ہے اور بظاہر یہ ظنون ہوتا ہے کہ مرد و نکو اور عورتوں کو اوسکی  
طرف دیکھنا اگر بدون نظر ریبہ و ملذذ و خواہش کے ہو تو جائز ہے اور اگر وہ مکلف ہے  
تو خاص بہ نسبت اوسکے یہ تکلیف ہوگی کہ مردان اجانب سے پردہ کرے نہ عورتوں سے  
لیکن زنان اجنبیہ کی طرف سے وہ خود ہی بہ نذر ریبہ و ملذذ کے نہ دیکھے ہو العالم  
**سؤال** ایک قریہ میں دس یا بارہ گہ مسلمانوں کے ہیں اور وہ وہاں آباد ہیں  
اور وہ سب روزگار پیشہ ہیں اتفاقاً ایک مرد کہ وہ اپنے مکان پر تاقضای الہی  
سے قصار کیا اور از قسم ذکر اوس مقام پر بلکہ قرب وجوار میں کوئی سنہین ہے کہ جو  
ناز جنازہ اور غسل اور تلقین وغیرہ سوا عورتوں کے پڑھا وے نہیں ایسے موقع پر نماز  
جنازہ و دیگر اعمال میت عورت بجا لا سکتی ہیں یا سنہین اور وہ عورت اوسکی منکوحہ ہو  
یا غیر منکوحہ اور ایسے طور پر بہ نسبت زن خیال فرمایا جاوے کہ اس شکل میں ہی قید  
پڑھانے نماز عورت کے ہے یا سنہین اور اگر قرب وجوار میں مسلمان ہوں تو او کو طلب  
کرنا چاہیے یا کچھ ضرور سنہین **جواب** صورت مذکورہ میں زنان مسلمہ جنازہ مرد پر نماز  
پڑھ سکتی ہیں اور بالعکس پس اگر کوئی اونہیں لائق پیش نمازی ہو تو بجماعت والا انفراد  
پڑھیں اور جب غسل میت مرد کے لئے مرد اور میت زن کے لئے زن میسر نہ تو میت مرد کی  
جو زوجہ ہو یا مدہ نہ تو او جو عورت محرم اوسکی ہو وہ بالاسی لباس سے اوس مردہ کو غسل  
دیوے اور یہی حکم ہے میت زن کا یعنی اوسکا شوہر یا کوئی محرم دیگر اوسکو بالاسی لباس



فصل دیوے ہو العالم

## از کتاب اول شریعت النجاشی موم منفور

**سؤال** اگر نماز میت میں شک پہ کسی و بیشی یا پنج تکبیر کے کرے تو تذکر کیا ہو اور شب تکبیر کا نماز منفرد و جماعت میں ایک حکم ہے یا مختلف اور عدالت امام نماز میت میں شرط ہے یا نہ بنیو تو جواب اگر شک کسی میں رکعتا ہو تو مشکوک کو بجا لاوے اور اگر شک زیادتی میں کرے تو التفات جانب او سکے نہ کرے اور جماعت میں ہر گاہ ایک امام سے مامومین متذکر ہوں تو شاک جانب او سکے رجوع کرتا ہے یعنی متابعت او سکی کرتا ہے اور ساتھ شک اپنے کے اعتناء نہ کرے خصوصاً جس وقت قول متذکر کا مفید ظن واسطے شاک کے ہو اور اگر شرط عدالت امام نماز جنازہ میں ثابت نہیں ہے لکن احوط ہے ہو العالم **سؤال** اگر ولی یا وارث میت لیاقت امامت بسبب عدم علم اور عدالت کے رکعتا ہو گو بہ جو نماز اکثر علماء عدالت شرط امامت نماز میت نہیں ہے لیکن مجمع میں اگر عالم عادل یا شخص متصف بعدالت حاضر ہو پس افضل ہے کہ عادل امامت کرے یا وارث میت جس حیثیت پر کہ ہو بنیو تو جبر و اجواب افضل و احوط یہ ہے کہ اجازت وارث سے عادل امامت کرے **سؤال** نماز میت میں تطہیر جنابت یا وضو شرط ہے یا نہ جواب شرط نہیں ہے ہو العالم **سؤال** دام ظلم ہر چند وجوب نماز پر میت مخالف کے مختلف فیہ ہے اور مشہور میان علمای مذہب حقہ وجوب نماز اور پراسرار کے ہے کہ چہ سال عمر او سکی اتمام ہوئی ہو اور کمتر او س سے مسنون ہے لکن اس باب میں اقتضای اسی ہدایت پیرای جناب کیا ہے آیا نماز میت سنی اور طفل شش سال بردا جب ہے یا نہ اور اذن ولی واسطے غافل

و مصلیٰ کے شرط صحت نماز ہے یا نہ اور اگر ولی شرعی نہ ہو تو حکم کیا ہے **جواب** احوط یہ ہے کہ پڑھیں اور دعائیہ بجا دیں اور اگر وہ لوگ جو جو جہاں تک ممکن ہو نماز پڑھیں سال کامل ظاہر واجب ہے اور قبل اس کے وجوب ثابت نہیں ہے بلکہ احوط ترک ہے۔  
**سوال** سبب رعایت ملامت مخالفین اگر نماز میت طفل کمتر شش سالہ پڑا کیجا تو باعتبار عدم جواز مرکب اس کا آثم ہوتا ہے یا نہ مفصل ارشاد ہو بنیاداً وجہ روا۔

**جواب** احوط اجتناب ہے ہوا العالم۔  
**سوال** ہذا دستخطی آغا احمد صاحب بھبھانی

**سوال** ایک شخص شیعہ ہے اور دوسرے ہتھوم اس کے سنی ہیں وہ شخص شیعہ مرا اور ہتھوم اس کے کہ سنی تھے اور طریق و احکام مذہب شیعہ سے منحرف و ناواقف تھے لہذا اس کو بطریق سنی غسل دیکر تجنیز و تکفین کر کے اور نماز پڑھ کر اور ان لوگوں نے دفن کیا اس باب میں بیچ حق اوس شیعہ مذہب کے کہ مردہ ہے کیا ارشاد ہوتا ہے  
**جواب** واسطے اوس مردہ کے کچھ حرج نہیں ہوا العالم۔

**فصل پنجم در مسائل و احکام و ترکیب دفن میت و تلقین و نقل میت احکام مرت مقابر و سوالات منکر و نکیر**

**و کوائف روح و آنچه متعلق بدین مقام ارد**

پس بعد نماز کے میت کو قبر میں دفن کرنا واجب ہے اوس جگہ کہ زمین مباح ہو اور قبر کو دے کی حد یہ ہے کہ نظر اور خطر سے محفوظ ہو لیکن چمن گردن تک گڑھا کرنا اور لحد بنانا افضل ہے

اور قبر تک جانا ساتھ جنازہ مومن کے سنت ہے اور پیادہ چلنا اولیٰ ہے اور سوار  
 ہونا مکروہ ہے اور جبوقت کہ نزدیک قبر کے میت کو لیجائے تو سنت یہ ہے کہ جنازہ  
 کو ایک لمحہ رکھ دے اور تین مرتبہ میں قبر کی طرف نقل کرے اور مرد کی میت کو پاؤں  
 کی طرف سے قبر میں داخل کرے اور عورت کے میت کو عرض سے اور جو شخص کہ  
 قبر میں اترے اور میت کو اوتارے تو سر و پا برہنہ اور بند کشادہ ہو مگر اوسکے  
 اقربا و قرب میں سے نہ کہ موجب قساوت قلب کا ہوتا ہے لیکن عورت کی  
 میت میں محرم کا ہونا چاہیے اور اسمین کر اہست نہین بلکہ شوہر اولیٰ ہے پس قبر  
 میں میت کو دہنی کروٹ سے لٹا دے اس طرح سے کہ منہ اوسکا اور مقادیم بدن  
 قبلہ کی طرف ہو جائے یہ لازم ہے اور بعد اسکے کفن کے بند کھولے اور سر ہاتھ  
 ایک ٹھیلارکھ دے اور تھوڑی خاک شفا بھی رکھ دے برابر منہ یا رخسار وں کے  
 اور بعد اسکے دہنے ہاتھ سے میت کے دہنے شانے کو پکڑے اور بائیں ہاتھ سے  
 اوسکے بائیں شانہ کو حرکت دے اور پھر تلقین پڑھے اور صورت تلقین کی یہ ہے  
 اَسْمَعُ اَفْهَوْ اَسْمَعُ اَفْهَوْ اَسْمَعُ اَفْهَوْ اَسْمَعُ اَفْهَوْ اَسْمَعُ اَفْهَوْ اَسْمَعُ اَفْهَوْ اَسْمَعُ اَفْهَوْ  
 مقام میں نام میت کا اور نام اوسکے باپ کا لے اور کہے هَلْ اَنْتَ عَلَيَّ الْعَهْدِ  
 الَّذِي نَفَقْتُنَا عَلَيْهِ مِنْ دَارِ الدُّنْيَا شَهَادَةً اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ  
 وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَاَنْ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ عِبَادُهُ  
 وَرَسُوْلُهُ وَسَيِّدُ النَّبِيِّينَ وَخَاتَمُ الْمُرْسَلِينَ وَاَنْ عَلِيًّا اَمِيْرُ  
 الْمُؤْمِنِيْنَ وَسَيِّدُ الْوَصِيِّينَ وَاِمَامُ الْمُفْتَرَضِ اللهُ طَاعَتَهُ عَلَيَّ  
 الْعَالَمِيْنَ وَاَنْ الْحَسْنَ وَالْحُسَيْنَ وَعَلِيَّ ابْنَ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدَ بْنَ

عَلِيٍّ وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَمُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَعَلِيِّ بْنِ مُوسَى وَ مُحَمَّدِ بْنِ  
 عَلِيٍّ وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ ابْنَ عَلِيٍّ وَالْقَاسِمَ الْمُجَنَّبَ الْمُهَذَّبَ  
 صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ أَئِمَّةُ الْمُؤْمِنِينَ وَحُجَجُ اللَّهِ عَلَى الْخَلْقِ أَجْمَعِينَ  
 وَأَيُّكُمْ أَئِمَّةٌ هَدَى أَبْرَارَ يَافُلَانَ ابْنَ فُلَانٍ إِذَا أَتَاكَ  
 الْمَلِكُ الْمَقْرَبَانِ رَسُولَيْنِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَسَلَاكَ  
 عَنْ رَبِّكَ وَعَنْ نَبِيِّكَ وَعَنْ دِينِكَ وَعَنْ كِتَابِكَ وَعَنْ قِبْلَتِكَ  
 وَعَنْ أَيْمَتِكَ فَلَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ وَقُلْ فِي جَوَابِهِمَا اللَّهُ جَلَّ  
 جَلَالُهُ دَيُّيَ وَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِئِيَّيْ وَالْإِسْلَامُ دَيُّيَ  
 وَالْقُرْآنُ كِتَابِي وَالْكَعْبَةُ قِبْلَتِي وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ ابْنُ  
 أَبِي طَالِبٍ إِمَامِي وَالْحَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ الْمُجْتَمِعُ إِمَامِي وَالْحُسَيْنُ ابْنُ  
 عَلِيٍّ الشَّهِيدُ يَكْرِبُ بِلَا إِمَامِي وَعَلِيُّ زَيْنُ الْعَالِدِينَ إِمَامِي  
 وَ مُحَمَّدٌ بَاقِرُ عِلْمِ النَّبِيِّينَ إِمَامِي وَجَعْفَرُ الصَّادِقُ إِمَامِي وَ  
 مُوسَى الْكَاطِمُ إِمَامِي وَعَلِيُّ الرِّضَا إِمَامِي وَ مُحَمَّدٌ الْجَوَادُ  
 إِمَامِي وَعَلِيُّ الْهَادِي إِمَامِي وَالْحَسَنُ الْعَسْكَرِيُّ إِمَامِي وَالْمُجْتَمِعُ  
 الْمُنْتَظَرُ إِمَامِي هَؤُلَاءِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ أَشَقَقِي وَ  
 سَادَتِي وَقَادَتِي وَشَفَعَاتِي بِهِمْ أَتَوَلَّى وَمِنْ أَعْدَائِهِمْ أَنْتَرَأُ  
 فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ثُمَّ اعْلَمْ يَا فُلَانُ ابْنَ فُلَانٍ أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ  
 وَتَعَالَى نِعَمَ الرَّبِّ وَأَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ نِعَمَ الرَّسُولِ  
 وَأَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأَوْلَادَهُ الْأَئِمَّةُ الْأَحَدَ

عَشْرَ نِعَمٍ الْكَثْمَةِ وَأَنْ مَا جَاءَ بِهِ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
حَقٌّ وَأَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَسُؤَالُ مُنْكَرٍ وَكَفَيْرٍ فِي الْقَبْرِ حَقٌّ  
وَالْبَعْثُ حَقٌّ وَالنُّشُورُ حَقٌّ وَالْقِسْرُ أَطْحَقٌّ وَالْمِيزَانُ حَقٌّ  
وَتَطَايُرُ الْكُتُبِ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَأَنَّ السَّاعَةَ  
أَشْيَاءٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّ اللَّهَ يُبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ إِنْ هُمُ مَاتَ

يَا فُلَانُ ابْنِ فُلَانٍ اور حدیث میں وارد ہے کہ مردہ جواب میں کہتا ہے کہ البتہ  
سبھا میں نے اور پھر کہے فَتَبَّكَ اللَّهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ هَذَا كَلِمَةُ اللَّهِ إِلَى  
صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ عَرَفَ اللَّهُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ أَوْلِيَائِكَ فِي  
سُتُقْرَ فِي رَحْمَتِهِ پھر کہے اللَّهُمَّ جَافِ الْأَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهِ وَامْسُدْ  
بِرُوحِهِ إِلَيْكَ وَلَعَلَّكَ مِنْكَ بُرْهَانًا اللَّهُمَّ عَفْوُكَ عَفْوُكَ لَكِنَّ

یہ صورت تلقین کی واسطے مرد کے ہے اور عورت کے لئے الفاظ مخصوص مذکور ہو  
سے بدل دے پس اِسْمَعِ اِفْهَمْ کے اِسْمَعِ اِفْهَمْ کے اور بعد نماز  
میت کے بجای ابن کے بنت کہے اور ضمیر مذکر حاضر کی مقام میں مؤنث حاضر پڑے  
اور بعد فراغ تلقین کے پانوں کی طرف سے باہر نکل آئے اور قبر کو تختہ سے پوشش کر دے  
اور سنت ہے کہ حاضرین سوای عزیزوں کے تین مرتبہ پشت دست قبر میں مٹی  
ڈالیں اور اِنَّ اللَّهَ وَرِثَاكَ اِلَيْهِ لَا جِعُونَ کہتے جائیں پس بعد اُنکے اُسے  
قبر کی مٹی سے قبر کو پیر کر کے مسلح کر دے اور خشت نہ کرے کہ یہ طریقہ اہل خلاف کا  
ہے لیکن بقدر چار انگشت کشادہ کے بلند کرنا درست ہے بنا بر فتویٰ اور مشہور کے  
اور بعد اسکے قبر پر پانی ڈالے اور سر ہانے سے شروع کرے پائنتی تک اور دو

قبر پر پانی ڈال کے پہر اوسی جانم کرے جہاں سے شروع کیا تھا اور اگر کچھ بیچ رہا  
تو اس کے بیچ میں ڈال دے اور بعد اسکے حاضرین قبر پر ہاتھ رکھ کے سات مرتبہ سورہ انعام  
پڑھیں اور پہر شالیعت کر نیوالے رخصت ہو جائیں لیکن ولی میت با واز بلند آہست  
کو تلقین کرے اور بعد دفن کے قبر کو دنا جائز نہیں مگر مانشیہ شریع میں شیخ علی علیہ السلام  
فرماتے ہیں کہ اگر قبر میں کوئی چیز قیمتی گر پڑے تو اس کے لئے قبر کو دنا جائز ہے اور اگر  
کسی شخص نے دریا میں انتقال کیا ہو تو بعد غسل اور جنوٹا اور کفن اور نماز کے اگر خشکی  
میں لاکے دفن کرنا ہو سکے پس یہ مقدم ہے والا میت میں کچھ بوجہ باندہ کے رو  
بقبلہ دریا میں ڈال دے یا یہ کہ اس کو ایک طرف گلی میں رکھ کے موندنا دوس طرف کا  
بند کر دے اور پہر پانی میں چھوڑ دے پس ان دونوں صورتوں میں مغیر ہے کہ جس کو  
چاہے اختیار کرے بنا بر مشہور کے اور بعض علما نے دوسری صورت کو مقدم جانا  
ہے پس یہ صورت خوب ہے **اسمھوان** امر احکام صاحب عزامین ہے پس  
صاحب عزاکو گیر بان چاک کرنا اور کپڑے بھاڑ ڈالنا درست نہیں بنا بر مشہور کے  
لیکن پدر اور مادر کے ماتم میں مضائقہ نہیں بلکہ بعض اخبار سے ظاہر ہوتا ہے کہ  
مستحب ہو لیکن عزادار کو لباس کا تغیر کرنا سنت ہے تا پہچانا جائے کہ صاحب عز  
ہے مگر منہ نہ بیٹھے اور زانو پر ہاتھ نہ مارے کہ ثواب اس کا جاتا رہتا ہے اور چاہے  
کہ فریاد و شیون بھی نہ کرے بلکہ صبر کرے اور قضا کی اتنی پر راضی رہے اور جانے  
کہ حق تعالیٰ صابرون کو اجر بھیجا ہے کرامت فرماتا ہے اور وقت مصیبت کے  
**إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ** کہ اس کے کہنے سے گناہ گزشتہ بخشے جاتے  
ہیں اور حدیث میں وارد ہے کہ جس کا فرزند مر جائے اور وہ صبر کرے تو تبراس سے ہے

کہ تشریف فرزند رکنا ہو کہ وہ سب سوار ہوں اور راہ خدا میں جہاد کریں اور منقول ہے کہ خزانہ  
 عالم حبیب کو دوست رکنا ہے اور اسکے بہترین فرزندوں میں سے لے لیتا ہے اور پھر  
 منقول ہے کہ فرزند کے مرنے سے مومن کے لئے ثواب بہشت ہے خواہ صبر کرے  
 خواہ نہ کرے اور سبند معتبر منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق وقت مصیبت میں اس کا کوڑا پرتے تھے  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَجْعَلْ مُصِيبَتِي فِي دِينِي وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ  
 الَّذِي لَمْ يَوْشَأْ مُصِيبَتِي اَعْظَمَ مِمَّا كَانَتْ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى  
 الْاَمْرِ الَّذِي شَاءَ اَنْ يَكُوْنَ فَكَانَ لَوْ اَنْ اَمْرًا حَكَمَ تَنْزِيهِ تِلْكَ تِلْكَ تِلْكَ  
 کم متجسس ہے کہ صاحب عز اور شخص کو دیکھ لے مگر پاس اسکے جانا اور کلمات ضبط اور  
 شکیدائی کے کننا سنت ہے علی الخصوص بعد دفن کے اور صاحب عز کو تدفین و تزیین  
 کھانا بھی بھیجا سنت ہے خصوص ہم سایہ کو اور تین روز سے زیادہ ماتم نہ رکھے  
 لیکن عورت کہ شوہر کے لئے چار مہینے اور دس دن ماتم رکھے اور رنگین کپڑے نہ  
 پہنے اور زینت نہ کرے و سوان امر زیارت قبور مومنین میں ہے پس زیارت  
 قبور مومنین کی سنت موکدہ ہے خصوص عزیزوں کی بلکہ روزِ پنجشنبہ اور روزِ جمعہ کے  
 جانا سنت ہے پس جسوقت کہ قبرستان میں داخل ہو تو یہ کہے السَّلَامُ عَلٰی  
 اهل الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَانْتَقِمْنَا فِرَاطَ وَنَحْنُ  
 اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ اور دوسری روایت میں ہے کہ اس کو کہے  
 السَّلَامُ عَلٰی اهل الدِّيَارِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُؤْمِنِينَ رَحِمَ  
 اللّٰهُ الْمُسْتَقْدَمِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَاخِرِينَ وَانَا اَنْشَأَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ  
 اور ایک روایت میں ہے کہ اسکو کہے السَّلَامُ عَلٰی اهل الدِّيَارِ مِنَ

قوم مومنین و رحمة الله وبركاته ان لم لنا سلف ونحن لكم تبع رحم الله  
 المتقسين منكم والمتأخرين ان الله وانا اليه راجعون اور اکثر حدیثوں میں وارد  
 ہے کہ جو شخص نزدیک قبر برادر مومن کے سات مرتبہ سورہ انا انزلناہ پڑھے تو روز قیامت  
 کے خوف سے ایمن ہوگا اور دوسری روایت میں یوں ہے کہ خداوند عالم اسکو اور صاحب قبر  
 کو بخش دیتا ہے اور سنت ہے کہ وقت پڑھنے کے قبر پر ہاتھ رکھ کے اور روبرو قبلہ ہو اور  
 سنت ہے کہ اس دعا کو بھی پڑھے اللهم جاف الارض عن جنوہم وصاعد  
 اليہم ارحمهم ولفاھم منك رضوانا واسكن اليہم من رحمتك وما القبل بہ  
 وحدتهم وتونس وحشتم انك على كل شئ قدير اور دوسری روایت معتبر میں  
 ہے کہ اس دعا کو پڑھتے: اللهم ارحم غربتہ وصل وحدتہ والتس وحشہ  
 وامن روعتہ واسكن علیہ من رحمتك ما يستغنی عن رحمتہ من سواك  
 والحق بمن كان بتولا بلکہ سنت ہے کہ نزدیک قبر کے سورہ حماد قتل ہوا اللہ حماد  
 اور قتل اعوذ برب الناس اور قتل اعوذ برب الفلق اور آیت الکرسی ہر ایک کے تین مرتبہ پڑھے  
 اور جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ اس جناب نے  
 ارشاد فرمایا کہ جو شخص قبرستان میں جائے اور گیارہ مرتبہ سورہ قتل ہوا اللہ حماد کو  
 پڑھے اور ثواب اسکا اوس قبرستان کے مردوں کو بخش دے تو بعد اوان مردوں کے  
 اجر و ثواب پاتا ہے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ جو شخص آیت الکرسی کو پڑھے اور  
 ثواب اسکا اہل قبور کو دیکرے تو حق تعالیٰ بعد وہ حرف کے ایک فرشتہ پیدا  
 کرتا ہے کہ روز قیامت تک اس کے لئے تسبیح پڑھے لیکن واسطے اموات کے اعمال  
 خیر مسنون ہیں اور خصوصیات قبر پر جانے کی نہیں اگرچہ افضل ہے پس چاہیے کہ



زندہ مردوں کو فراموش نہ کریں کہ اس واسطے کہ اعمال خیر سے ہاتھ اڑکا کر تباہ نہ ہو اور  
 ہر ایک سے اعمال خیر کے امیدوار رہتے ہیں خصوصاً دعا کے پس بعد نماز فریضہ اور بعد  
 نماز شب کے اونکے لئے مغفرت کی دعا کرے اور والدین کے لئے دعا زیادہ کرے بلکہ اونکے  
 لئے اعمال خیر میں زیادہ اہتمام بجالائے اور عمدہ اعمال خیر یہ ہے کہ اونکے واجبات کو  
 ادا کرے کہ جو حیات میں فوت ہو گئے ہوں مثلاً نماز اور روزہ اور حج کے یا اجارہ دے یا کوئی  
 مفت بجالائے بلکہ بڑے بیٹے پر قضا باپ کی واجب ہوتی ہے اور حدیث میں وارد ہے  
 کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میت پر شب و دفن سے زیادہ  
 کوئی ساعت سخت تر نہیں پس اپنے مردوں پر رحم کرو اور مومن محتاج کو کچھ راہ خدا میں  
 خیرات دو اور اگر کوئی چیز نہ ہو کہ راہ خدا میں دو تو دو رکعت نماز بجالاؤ کہ پہلی رکعت میں ایک  
 مرتبہ الحمد اور دوم مرتبہ سورہ توحید پڑھو اور دوسری رکعت میں بعد الحمد کے دس مرتبہ  
**اللھم صل علی محمد**  
**وآل محمد** وابعث ثوابھما الی قبر ذلک المیت یعنی فلان بن فلان پس  
 بجای ذلک المیت و فلان بن فلان کے نام مردے کا اور اوسکے باپ کا ذکر کرے  
 پس حق تعالیٰ اوسکی قبر پر ہزار فرشتوں کو بھیجتا ہے کہ ہر فرشتہ کے ساتھ ایک لباس اور طہ  
 ہوگا اور بعد تنگی کے اوسکی قبر میں وسعت دیتا ہے جب تک کہ اسرافیل صور پھونکے اور  
 او قیامت برپا ہو اور نماز پڑھنے والے کے لئے یہی ثواب تمام دنیا کا دیا جاتا ہے اور واسطے  
 اوسکے چالیس درجہ بلند فرماتا ہے اور اخوند علیہ الرحمہ نے روایت کی ہے کہ شب دفن  
 میں دو رکعت نماز ہدیہ میت کی ہے کہ پہلی رکعت میں بعد الحمد کے ایک مرتبہ آیت الکرسی  
 اور دوسری رکعت میں بعد الحمد کے دس مرتبہ سورہ انعام پڑھے اور بعد سلام کے کہے اللھم

صلی علیہ وسلم وال محمد وابت ثوابہما الی قبر فلان اور حدیث صحیح  
 میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہر شب اپنے فرزند کے لئے اوپر نہ  
 اپنے پدر و مادر کے لئے دو رکعت نماز پڑھتے تھے پہلی رکعت میں بعد الحمد کے انا انزلناہ  
 اور دوسری رکعت میں بعد الحمد کے انا اعطینا اور ایک روایت میں وارد ہے کہ جسوقت  
 میت کے لئے کچھ تصدق کرے تو حق تعالیٰ حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم فرماتا ہے  
 کہ ستر ہزار فرشتہ لیکے اوسکی قبر پر جا اور ہر فرشتہ کے ہاتھ میں نعمت الہی سے ایک طبق  
 ہوگا اور وہ کہیں گے السلام علیک اسی دوست خدایہ ہدیہ ہے فلا نے مومن کا واسطے  
 تیرے پس قبر اوسکی روشن ہو جاوے گی اور حق تعالیٰ بہشت میں اوسکو نہار شہ عنایت  
 فرمائے گا اور نہار حورین اوسکے ساتھ نزویج کر لے گا اور نہار عدا اوسکو سپنا دیگا اور نہار حاجت  
 اوسکی بر لائے گا اور حدیث معتبر میں منقول ہے کہ چہ چیزیں ہیں کہ بعد وفات کے  
 مومن کو ثواب اور کما پہونچتا ہے اور نفع بخشتا ہے ایک وہ فرزند ہے کہ اوسکے لئے استغفار  
 کرے دوسرے قرآن یا کتب علمی سے وہ کتاب ہے کہ اوسکو چھوڑ گیا ہو اور بعد اوسکے لوگ پڑھیں  
 وہ درخت ہے کہ اوسنے لگایا ہو اور اس سے بندگان الہی نفع پاویں چوتھے وہ  
 پانی ہے کہ جاری کیا ہو مثل نہر کے پانچویں وہ کنواں ہے کہ اوسنے بنایا ہو اور اس  
 مخلوق خدا منتفع ہوں چھٹے وہ طبعیت نہ خیر کہ جاری کر جائے خواہ زبانی لوگوں کو تعلیم  
 کرے خواہ تصنیف کرے کہ خلق اوس سے ہدایت پائے **سوال** نکیر بن قبر میں  
 حضرات معصومہ سے سوال عقائد حقہ کریں گے یا نہ **جواب** کسی روایت میں تصریح اس  
 خصوص کی نظر سے نہیں گزری ہے ہوا العالم **سوال** جناب امیر علیہ السلام قبر میں  
 میں تشریف لاتے ہیں یا نہ **جواب** بعض روایات میں وارد ہوا ہے کہ تشریف لاتے ہیں

ہو العالم **سوال** عذاب قبر اگر روح پر ہے تو روح منزہ اور حکم خدا ہے اور اگر جسم پر ہے تو خاک خاک میں ملتی ہے پس عذاب قبر اگر کس چیز اور حیثیت کے ہے بنیاد  
 توجہ و **جواب** روح اور جسد دونوں پیدا کئے ہوئے خدا کے ہیں اور جو کہ مخلوقات  
 انہی سے مکلف ہے پس بسبب عصیان گنہگار ہوگا اور مبتلا بذاب ہو العالم **سوال**  
 مقبرہ و مالیشان پختہ عمارت ہے گرد گرد وہی فرش سچہ تھا اور قبرین بھی ستین اب شدت  
 بارش سے گرد کی قبرین دب گئیں اور مین پانی جاسکتا ہے اور یہ بھی خیال ہے کہ اگر  
 اوس کا انسداد نہ ہوتا تو بنی مقبرہ مین پانی جائے گا اور قبروں کا اب از سر نو درست  
 کرنا جائز ہے یا نہیں اور اوس عمارت پر صد ہا روپیہ خرچ ہو چکا ہے بنیاد تو جسہ واد  
**جواب** قبروں پر مٹی ڈال کے بند کر دینا پانی کی راہ کو جائز ہے اور از سر نو قبر کا بنانا  
 اس طرح کہ نبش قبر لازم آئے جائز نہیں ہے ہو العالم **سوال** ایک قبرستان ہے  
 پانی شدت سے وہاں برسا اور چند روز وہاں رہا اسلئے قبرین دب گئیں پہلے بھی زمین  
 کے برابر تھیں اب پہلو گزیرین کے برابر کر سکتے ہیں یا نہیں اور معنی من جلد و تبرا  
 مین تو داخل مرست کر نیوالا نہوگا اسلئے عرض ہے کہ از راہ مہربانی جواب ارشاد ہو بنیاد  
 توجہ و **جواب** مٹی قبور پر ڈال کے زمین کے برابر قبور کو کر دینا جائز ہے ہو العالم **سوال**  
 وقت دفن میت غیر بالغ تلقین پڑھنا چاہیے یا نہ **جواب** صورت مرقومہ مین دور  
 نہیں ہے کہ ترک تلقین بہتر ہو ہو العالم **سوال** کتے ہیں کہ قبر مین انکے تشریف لاتے ہیں اور حقا  
 مومن کی فواتے ہیں یہ روایت صحیح ہے یا نہیں یہ بھی لکھا ہے کہ اگر تلقین میت کے واسطے  
 پڑھی جائے تو فرشتہ کتے یا کبھی میاں سے چلو **جواب** تو ہو چکا ہم کیا اس سے پوچھیں جیسا  
 کہ حدیقہ مین مرقوم ہے یہ روایت بھی صحیح ہے یا نہیں **جواب** قبر مین

اسٹہ کا آٹا بعض احادیث میں وارد ہوا ہے اور یہ بھی وارد ہوا ہے کہ جس میت کی قبر پر یقین  
 پڑھی جاتی ہے اس سے نکیرین سوال نہیں کرتے ہوا **العالم** <sup>۱۰۹۷</sup> **سوال** قبر کو بعد دفن  
 میت کہول کر میت کو دیکھنا جائز ہے یا نہیں **جواب** بلا ضرورت شرعیہ جائز نہیں  
 ہوا **العالم** <sup>۱۰۹۸</sup> **سوال** عورت کو واسطے زیارت مرگاہ کے قبرستان میں جانا اور ماتم کو  
 فاتحہ کرنا کیسا ہے ارشاد ہو بنیو التوجروا **جواب** اگر مستلزم کسی امر یا مشروع کو  
 نہ ہو تو جائز ہے ہوا **العالم** <sup>۱۰۹۹</sup> **سوال** دو آدمی ایک سلم دو سرابند و ایک مکان میں جل  
 اور کوئی اعضا اونکا باقی نہیں کہ جس سے تشخیص ہو سکے مسلمان لوگ چاہتے ہیں کہ  
 ہم اپنے مردے کو تجنیز و تکفین کریں اور یہ نہ چاہتے ہیں کہ ہم اپنے مردے کو دریاسی گنگا  
 میں ڈالیں دریا نہیں اونکے کیا حکم ہے بنیو التوجروا **جواب** صورت مرقومہ میں اگر  
 مسلمان کو ممکن ہو دونوں کو بطریق اہل اسلام غسل و کفن کر کے علی علیہ و دفن  
 کریں اور یہ امر اگر ممکن نہیں تو قعرہ و الدین جس نقش پر قعرہ مسلم آئے اسکو بطریق  
 اسلام دفن کریں ہوا **العالم** <sup>۱۱۰۰</sup> **سوال** کیا فواتے ہیں علمای دین و مفتیان شریعتین  
 کہ مسلمی بکریوں میں بیان کرتا تھا کہ میں سنی ہوں اور شیعوں میں بیان کرتا تھا کہ  
 شیعہ ہوں غرض کہ تاحیات بکر کے مذہب کا حال معلوم نہیں ہوا اب وہ قضا کر گیا تو اول  
 تجنیز و تکفین کس طور پر ہو **جواب** صورت مرقومہ میں اسکو غسل و کفن و دفن بطریق  
 شیعہ بیان کیا جائے لیکن نماز جنازہ میں بعد چوتھی تکبیر کے دعائی شخص مجہول الحال پڑھے جو با  
 ہوا **العالم** <sup>۱۱۰۱</sup> **سوال** مقابر و مین ختہ بنانا اور مقابر خام جو برابر زمین کے ہو جاتی ہیں اوپر  
 نشان و یا مرمت اس غرض سے کرنا کہ جو مینیں اسطر سے گزریں تو فاتحہ خیر پڑھیں درست ہے  
 یا نہیں کیونکہ اکثر قبرین بوجہ ہمدوم ہو جاتے ہیں کہ معلوم نہیں ہوتیں کہ کس ان پر پڑھ

**جواب** جائز ہے اگر نچتر بناوے اس طور پر کہ بنش اور کھوڑا قبر کا عرفاً صادق نہ آوے

ہو العالم **سوال** کیا ارشاد ہے علمای دین اور مفتیان شرع متین کا اس مسئلہ میں

کہ سپرد قہر مردہ پر کس عمر تک تلقین پڑھنا درست نہیں ہے اور کس عمر میں چاہیے اور کس

اول کا کس عمر میں چاہیے یعنی اگر غریب یا نہ ہوں تو وہ معصوم ہیں اونکے واسطے تلقین اور

قرآن خوانی کیا امتیاج ہے اور اطفال کو بھی فشار ہوتا ہے یا نہیں بنیوا تو جسروا

**جواب** جو قریب بہ سن بلوغ ہے یا بالغ ہوا سپر تلقین پڑھے نہ غیر ممیز پر اور رسوم

عرفیہ غیر محررہ عرف سے دریافت کرنا چاہیے ہاں اگر مجلس کرے یا قرآن پڑھے گا تو جواب

ہوگا اور غیر مکلف پر عذاب و فشار کچھ نہیں ہے ہو العالم **سوال** کیا فرماتے ہیں علما

دین اس مسئلہ میں کہ وقت کھودنے قبر کے اگر چند استخوان ہاں میت مدفون سابق

اوس زمین میں برآمد ہوں اور قبل سے اطلاع و ہمان قبر ہونے کی نہ تو اس دستور میں

میت حال کا دفن کرنا اوس میں جائز ہے یا نہیں اور اگر جائز ہے تو استخوان ہاں ہی برآمد شد

کو اوس قبر میں دفن کر دینگے یا جدا گانہ بنیوا تو **جواب** احوط یہ ہے کہ اون استخوان

کو وہیں دفن کر دے اور میٹ کے واسطے قبر دوسری جگہ کھود کر دفن کرین ہو العالم۔

**سوال** جب فوت آدمی مرقا ہے تو اوسکی روح قبض ہو کر کہاں جاتی ہے اور قریب

قبر میں منکر نیکر جواب پوچھنے کو آتے ہیں تب تک روح کہاں رہتی ہے اور بعد رسول و حجۃ

کے پر روح قیام قیامت تک کہاں رہتی ہے اور جبکہ جیم خاکی خاک ہو جاتا ہے اور

بعد اوسکے جو خواب میں نظر آتا ہے تو وہی شکل و شمائل ہوتی ہے اسکا کیا سبب ہے

اور روح کو خواب میں آنیکا خود اختیار ہے یا کسی کے حکم سے آتی ہے اور قبر پر جب کوئی

فاتحہ کو جاتا ہے تو روح کو خبر ہوتی ہے اور وہ مقام دفن پر آجاتی ہے یا کیا اور جو کوئی

عزیز مردے کا اوسکے نام کچھ تذکرہ اللہ دے تو اوس کا ثواب اوس مردے کو کس طرح پہنچتا ہے اور گنہگار آدمی جب متراس ہے تو عذاب میں کب تک مذبذب رہتا ہے قیامت تک یا ایام محدودات اور بعد مرنے کے روحیں عزیز و اقارب کی آپس میں ملتی ہیں یا نہیں اور جیسے کہ موائست دنیوی ہوتی ہے وہ رہتی ہے یا نہیں اور باپ بیٹے کو یا بیٹی اپنے خاوند کو پہچان لیتی ہے یا نہیں کہ یہ شخص ہے اور جسوقت قیامت میں جسا و کتاب امت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہوگا اوسوقت حضرت کمان تشریف رکھتے ہونگے اور جو گنہگار کہ قائل امامت ائمہ اطہار علیہم السلام ہوگا وہ دوزخ میں مذبذب ہوگا یا کیا اور جنت میں خدمت حضرت رسالت پناہ یا ائمہ ہدیٰ کی باریابی ہوگی یا نہیں اور جو کہ منکر امامت ہیں بعد حشر کے ہمیشہ کمان رہینگے دوزخ میں یا جنت میں یا اور جا امید کہ اسوہ مستفسر کا جواب بالتصریح ارشاد ہو بنیوا توجروا **جواب** در بارہ امور مذکورہ احادیث مختلفہ وارد ہوئے ہیں اور ہر سبب اسکا اختلاف احوال و اعمال مردم سے پس بعض روایات سے مستفاد ہوتا ہے کہ بعد موت کے روح طرف آسمان کے بلند کیجاتی ہے اور اوسکے بعد پھر راجع کیجاتی ہے زمین پر پس جنانہ کے ہمراہ ہوتی ہے اور ہنگام غسل کے قریب ہوتی ہے اور قبر میں ساتھ جاتی ہے اور جب قبر بند کیجاتی ہے تو روح تا کہ داخل بدن ہوتی ہے اور اوس نکیرین سوال کرتے ہیں دین و ایمان و اعتقادات سے بلکہ پانچوں اصول سے اور بارہ امام سے پس اگر منافق اور غیر مومن ہو تو عذاب میں مبتلا ہوتا ہے کہی قبر میں اور کہی وادی برہوت میں اور کہی جہنم دنیوی میں اور اگر مومن و شیعہ ہے اور گناہ اوسکے معاف ہو چکے ہیں تو سراسر اوسکے لئے راحت اور نعمات الہی ہیں کہی قبر میں یا

وسعت اور فراخی قبر اور کبھی وادسی السلام میں اور کبھی بہشت دنیوی میں اور کبھی اور  
کسی مقام رفیع المذاہج میں اور اگر شیعہ ہے اور گناہ نہیں بخشے گئے تو کچھ زمانہ تک  
اور پھر عذاب ہوگا جب تک کہ پروردگار چاہے اور حسب طور پر اوسکو منظور ہو لیکن دشمنان  
الہدیت کے ساتھ اور معیت میں دوستان الہدیت پر عذاب ہوگا اور ظاہر اروج  
کو تعلق ہوتا ہے جسم مثالی سے کہ مثلاً یہ اس جسم کے ہے لہذا وہ شخص بھانا جاتا ہے  
اور بغیر حکم الہی روح کسی سے ملاقات نہیں کر سکتی اور جو عمل خیر کا ثواب میت کو  
ہدیر کرے وہ ثواب اوسکو پہنچتا ہے نہ خاص وہ طعام دنیوی وغیرہ اور ارواح منین  
میں باہم ملاقات ہوتی ہے اور شناسائی اور احوال پرسی ہوتی ہے اور قیامت  
میں جناب رسالت مآب گندگاران مومنین و شیعان الہدیت کی شفاعت نوکار خیر و شہید  
اور جو مومن و شیعہ ہے انجام اوسکا بخیر ہوگا اگرچہ بعد سزا ہی گناہان ہو یعنی قیامت  
کے بعد اور بد سزا کے اور حساب وغیرہ کے انجام کار بہشت میں داخل ہوگا اور جہنم الہد  
بہشت میں رہے گا اگر ایمان و تشیع مضبوط و مستحکم رکھتا ہو اور جسکے ایمان میں غفل ہوگا اور  
شیعہ ہوگا بلکہ دشمن الہدیت ہوگا یا کافر یا منافق ہوگا اوسکو کبھی عذاب سے نجات  
نہ ملے گی اور جہنم میں مخلد رہے گا ہوا العالم سنو! کر بلا میں جو مر جاوے  
وہ بلا پریش کے جنت میں داخل ہوگا یا اسمین کچھ شک ہے بینا تو جسے روا  
**جواب** اگر مومن وہاں مدفون ہوگا تو اوسکے گناہوں میں تخفیف ہوگی اور نزدیک  
برحمت الہی و نعمت ہوگا ہوا العالم سنو! شیعہ کے جنازے کے ساتھ جانیین  
کیا ثواب ہے اور اہل تسنن کی میت کے ہمراہ اگر چند قدم ہمراہی میں جاوے تو کیا ہوگا **جواب**  
بعض روایات سے مستفاد ہوتا ہے کہ جو مومن جنازہ مومن کی تشیع کرے تو سب گناہ اوس

شیعہ کے بخشدیے جاتے ہیں اور ثوابِ عظیم حاصل ہوتا ہے اور اگر مسلم غیر شیعہ کے جنازہ کی تشیع کرے بنا بر صورت شرعیہ جب بھی خالی ثواب سے نہوگا اور جو بلا ضرورت ہو تو نہ گناہ ہے نہ ثواب علی الظاہر ہو العالم **سوال** مرد مومن جہانِ مرے نعماتِ الٰہی سے متلذذ اور عذابِ مین اور سکے تخفیف ہوگی پس کر بلا سی مسئلہ کی زمین کی صفت ارشاد ہو کہ گنہگار اگر وہاں مرے تو بلا پرستش داخل بہشت ہوگا یا نہیں **جواب** اگر کوئی مومن مشرف بزیارتِ روضہ مقدسہ حضرت امام حسین علیہ السلام ہو بہ نیتِ خالص و قربت پس اس زمین پاک مین مدفون ہو یا کسی اور جگہ بہر صورت بنا بر اکثر روایات معتبرہ سب گناہ اور سکے بختے جائینگے اور بعض اخبار موقوفہ مین وارد ہوا ہے کہ اس سے گناہ کا استفسار نہ کریگے اگرچہ گناہ میسنے کے ہوں پس داخل بہشت ہوگا روز قیامت مین ہو العالم **سوال** جب سنے کہ فلان شخص مر گیا اور وہ اہلِ خلافت ہے تو اِنَّ اللہَ وَاِنَّ اللہَ رَاجِعُونَ کہے یا نہ کہے اور اگر کبھی دو چار مرتبہ کہہ چکا ہو تو اسکی تلافی کیونکر ہوگی **جواب** باصواب ارشاد ہو **جواب** اس کلمہ کے کہنے کا مضائقہ نہیں ہو العالم **سوال** جب آدمی مرتا ہے تو خشتِ تک کہاں رہتا ہے اور اگر گنہگار ہووے تو خشتِ تک لینے جب تک قیامت قائم ہو اگر لایق عقوبت ہے تو اوپر عذاب رہا کر لیا پس درمیانِ قبر کے خالص ہے وہ عذاب اور سکے اوپر ہوتا ہوگا مگر جب آدمی مرتا ہے اور قبر کے اندر اسکو رکھتے ہیں تو چند روز یا ماہ کے بعد وہ خاکی جسم بالکل خاک ہو جاتا ہے پس جو عذاب اور سکے لئے قیامت کے آئے تک مقرر ہو چکا ہے وہ عذاب کس چیز کے اوپر ہوگا اسلئے کہ وہ شخص جسکے لئے عذاب مقرر ہو وہ تو خاک ہو گیا ہے وہ کرب اور بقیہ اسی آدمی خاک پر ہوگی یا کس پر اور اکثر ایسا ہی



ہوتا ہے کہ نہراہا بلبلانہا ایسے بندہ ہیں کہ جبکی خاک بھی نہیں معلوم کہ سان گئے او  
 بعض کی مٹی ہو پاؤ گئی اور بعض کی پانی میں بچھ گئی اور بعض کی مٹی کے برتن اور  
 ظروف تیار ہو کر صحن میں آئے اب استفسار یہ ہے کہ عذاب کس چیز پر ہوگا مفصل  
 شرح ارشاد فرمایا جاوے **جواب** اکثر احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ روح بعد  
 مفارقت اس جسم کے متعلق جسم لطیف مانند اجرام فلکیہ اور جن کہ جو مثل اور اشباح اس  
 جسم سے ہوتے ہیں اور بواسطت جسم مذکور روح کو ثواب و منعم یا عذاب و تالم حاصل  
 ہوتا ہے البتہ بعض احادیث سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ سوال نکیرین اوس حال میں ہوتا  
 ہے کہ جب روح اسی جسم دنیوی میں داخل کیجاتی ہے اور ضابطہ یعنی قضا ربی سی  
 جسم پر بعد داخل روح ہوتا ہے پس اگر میت کا جسم جلا کر خاک کر کے برباد کیا جاوے تو  
 بھی ہو سکتا ہے کہ پروردگار قادر و قہار ہے کہ اون اجزا پر لگندہ کو جمع کر کے جسم نیا  
 اور اوس سے سوال کیا جاوے اور ہوگا حکم فرماوے کہ اوسکو ضابطہ اور فشار دیو  
 اور باوجود اسکے جسم اور سکا زندہ کی نظرون سے مخفی رہے چنانچہ قصہ ایک کفن نزد  
 کا معروف و مشہور ہے زیادہ تفصیل کی گنجائش نہیں ہوا **سوال** اہل  
 خلاف کے مقابر پر فاتحہ پڑھنا جائز ہے یا پڑھنے والا گنہگار ہوگا مفصل ارشاد ہو  
 بینو **جواب** ثواب اوسکا اون کو نہ پہونچے گا اور پڑھنے والا ظاہر گنہگار  
 منوگا جبکہ قصد تشریع نہ کرے اور اگر قصد تشریع کرے یعنی یہ قرار دیوے کہ ان لوگوں  
 اہل اسی ثواب شرعاً مستحق ہے تو گنہگار ہوگا لیکن باپ کسی مومن کا اگر مخالف مذہب ہو  
 تو وہ مستثنیٰ ہے ہوا **العالم** \*

**انتخاب جدول مشرف علیہ النصارى**

**سوال** بقضای راسی ہایت پیرای جناب نقل میت بعد دفن زمین ایک بلاد سے  
طرف مشاہد مقدسہ ائمہ علیہم السلام یعنی بچار مقدسہ حضرت امام حسین علیہ السلام یا نجبا  
نجف اشرف یا بعد نیطیبہ یا ارض مقدس مشہد تاسن ائمہ اناام علیہ یا کاظمین علیہما السلام  
جائز ہے بلاد دفعہ یا لکھت ہے اور صورت جواز بقای جثہ میں ہے یا استخوان کو بھی  
انتقال کر سکتا ہے اور یہ امر مشروط بوضیعت میت ہے یا بلا وضیعت وارث یا دوست  
میت باوجود امکان اس امر کو کر سکتا ہے **جواب** حرمتہ المؤمن میتنا  
کحی متہ حیاً پس ہر گاہ نقل میت مستلزم مشکہ ہو یعنی متغیر ہونے و لو کہ نہ او  
جدا ہونے اعضا کے جو جیسا کہ صورت نقل میت تازہ بلاد بعیدہ میں لازم آتی ہے  
پس ترک احوط بلکہ اقرب ہے اور اگر مستلزم اسکا نہو مثل اسکے کہ ارض مقدس کے قریب  
مراجہ و نقل اولی ہے اور یہ سب حکم نقل دفن ہے اور بعد دفن اس صورت میں بھی نقل  
مشکل ہے ہاں اگر ایک مدت بعد دفن کے گزرے اور یقین ہو کہ اب میت میں سوا سے  
استخوان بوسیدہ کے کچھ باقی نہیں رہا تو اس صورت میں نبش و نقل جائز ہے ہوا عالم۔

## فصل ششم در مسائل نزورات و رسومات سیوم وغیرہ

**میت و سوالات متفرقہ دستخطی مجتہدین موجودین**

**سوال** کیا فرماتے ہیں علمای دین جو ہمیں اس سائل کے یہ بات جو مشہور ہے کہ جو کوئی  
شخص خواہ عزیز ہو و خواہ غیر ہو و وہ اپنے کسی عزیز کی ارواح یا غیر کی ارواح  
کو یا ارواح مقدس جناب رسالت مآب و یا آل اونکے کے ارواح مقدسہ کو دیا ارواح طاہرہ  
ائمہ اطہار کو اپنی جانب سے کوئی ہدیہ صواب مثل تلاوت قرآن مجید وغیرہ کے بخشا ہے یا

نذر کرتا ہے یا یہ کہ کمانا پکوانا اگر کسی ارواح کو اسکی لطافت پہنچاتا ہے جیسا کہ نیاز دلوانا تو فرستے  
 اوس ہدیہ ثواب کو یا کہ لطافت غذا کو اوس شخصنے والے یا پہنچانے والے شخص کی طرف سے  
 اوسکا نام لیکر یا بن طریق کہ فلا نے شخص نے دنیا سے جھکویہ ثواب یا یہ لطافت  
 فلا نے غذا کی بھیجی ہے اوس شخص مردہ کی ارواح کو پہنچاتے ہیں یہ امر صحیح ہے یا  
 غلط مفصلاً ارشاد ہو بنیو التوجہ و **جواب** ہاں جو شخص ثواب کسی شخص کی روح کو  
 کسی چیز کا ہدیہ کرتا ہے تو ثواب اوسکا ملائک اوسکی روح کو پہنچاتے ہیں اور کہتے  
 ہیں کہ یہ ثواب فلا نے برادر مومن نے تجھے ہدیہ کیا ہے یہ مضمون حدیث میں وارد  
 ہے ہوالعالم **سوال** کیا فرماتے ہیں علمامی دین و مفتیان شرع متین کہ  
 فی زماننا جو بعد میت کے رسومات دہم و ستر و چہلم معین ہیں اور برزخ معینہ مستور  
 برادر می جمع ہو کر نوحدہ کرتی ہیں اور اہل میت برسم شیعہ و سوز معینہ پر یعنی دسویں بیستویں  
 اور چہلم کو حسب مقدور اپنے دس بیس آدمی کو کمانا کہلاتا ہے اور اوسکا ثواب میت  
 کو پہنچاتا ہے اور اکثر کتب جو دیکھے گئے اوسمیں ایسے رسومات کی مخالفت معلوم  
 ہوتی ہے اندرین صورت اگر عمل مرقوم الصدر بطور رسومات معینہ ازراہ واجب یا  
 سنت سمجھا کر اہل میت یا مستورات برادر می عمل کرتے ہیں گندگار ہیں یا نہیں۔  
**جواب** رسومات مذکورہ عمل میں لانا اگر یہ ارادہ نہ ہو کہ یہ شرع میں وارد ہے بالخصوص  
 توجاؤر ہے اور طعام مومنین و مومنات کو کہلانا اور اوسکا ثواب ہدیہ میت کرنا بہر حال  
 بہتر ہے اور موجب ثواب ہے ہوالعالم **سوال** کیا فرماتے ہیں علمامی دین و مفتیان  
 شرع متین کہ زید بکر کی قبر پر بدین نیت زمین یا کٹر یا روپیہ یا مٹھائی چڑھانے کے بکر  
 مجیب الدعوات ہے فلا نے مراد میری برادر سے یا پڑاویگی اور عمر ملاک یا خادم یا محاجروں

قبر کا ہے وہ ان اعتقادات سے کہ لوگ ایسی نیت کر کے اس قبر پر چڑھتے ہیں خوب واقف ہے مگر اون لوگوں کو اس فعل سے منع نہیں کرتا ہے بلکہ خوش ہوتا ہے اور ترغیب دیتا ہے ایسی صورت میں زید اور عمہ کون گنہگار ہوا اور اون اشیاء کا کمانا اور صرف میں لانا حلال ہے یا حرام اور اس زمین پر باد جود دوسری زمین کے نماز جائز ہے یا نہیں **جواب** اگر قول مذکور کی وہ کچھ تاویل نہیں کرتا اور مقصود اس کا اس لفظ سے معنی حقیقی ہیں العیاذ باللہ یعنی وہ شخص صفات خدائی سے متصف ہے یا خدا کا کفو یا شریک ہے تو جو اس کا مستعد ہے اور سکے کفر میں کچھ شک نہیں ہے اور جو شخص ایسے عقیدہ فاسدہ کی ترغیب کرے وہ مثل اس کے ہے اور جو چیزیں وہ چڑھتا ہے اگر ابحاث اون کی بہ نسبت مسلمانوں کے معلوم ہو و لو بالقرآن تو مسلمانوں کو اون میں تصرف جائز ہوگا **سوال** دربارہ تلقین و سیوم یعنی قرآن خوانی وغیرہ میت غیر بالغ کے واسطے کیا حکم ہے اور میت نابالغ کو تکلیف سوال نکیرین ہے یا نہ **جواب** فشار اور غلاب اور غیر تکلف کے نہوگا اور ظاہر اسوال بھی نہیں ہے اور واسطے نابالغ کے تلقین پڑھنا ضرور نہیں لیکن قرآن خوانی اور اشتغال بذکر الہی و ذکر مصائب معصومین بہر حال اولیٰ و موجب ثواب جزیل ہے ہو العالم۔ **سوال** نیاز خواہ فاتحہ دنیا کسی چیز پر حسب دستور ہندوستان شتر غاجائز ہے یا نہیں مفصل ارشاد ہو بنیاد تو **جواب** جب سورہ فاتحہ پڑھ کر ثواب دس سورہ کا ہدیہ ارواح مقدسہ کرے یا سو منید کہ کمانا دیکر ثواب اس کا ہدیہ ارواح مقدسہ کرے تو موجب اجر و ثواب ہوگا ہو العالم **سوال** بعد حیات کسی شخص کے وارثان موتہ از قسم باچہ وغیرہ بنظر ثواب روح موتہ کو دین تو ثواب اس اشیاء کا بروح موتہ برور خوشتر ملے گا یا نہیں

یا خود بقید حیات کوئی شخص قبل از مرگ اپنی کے کچھ بظرف ثواب دے تو سبھی ثواب دسکو  
بعد مرگ کے حاصل ہوگا و یا نہیں مفصل ارشاد ہو بنیو التوجروا جواب جو عمل خیر  
بنیت قربت بجالائیگا تو اسکا ثواب اوس شخص کو آخرت میں ملے گا اور اگر کسی عمل خیر کا  
ثواب کسی میت مومن کو ہدیہ کرے تو اوس میت کو ثواب اوسکا ملے گا اور ہدیہ کرنے والا  
بھی مشابہ ہوگا ہوا العالم <sup>۹</sup>سوال کلام اللہ واسطے ثواب موتہ کے باجرت پڑھنایا  
پڑھنا جائز ہے جواب جائز ہے ہوا العالم +

از کتاب مجموعہ عباسی جمع کردہ عباس قلینجا انضمام  
<sup>۱۰</sup>سوال شیرینی اور طعام کہ اوسپر فاتحہ محی الدین و حسن بصری وغیرہ صوفیان کا  
دیتے ہیں تو کمانا اوسکا مومنین کو درست ہے یا نہ جواب بسم اللہ اگر اوس سے  
احد یا طکرین تو بہتر ہے ہوا العالم <sup>۱۱</sup>سوال اکثر مسلمانان اس ملک کے واسطے موتہ  
کے کمانا پکاتے ہیں اور فاتحہ بنام اوسکے کر کے طعام مذکور کو اقربا اور دوستان اور  
فقیران کو تقسیم کرتے ہیں تو ایسا کمانا اور تقسیم واسطے میت کے ثواب رکھتا ہے و  
جائز ہے یا نہ اور کمانے میں اوس طعام کے مومنین کو کیا حکم ہے جواب خیرات دین  
اموات کے موجب حسنات ہے اور کمانا اوسکا مضافۃ بنین کرنا ہوا العالم۔

سوالات متفرقات دستخطی مجتہدین اعلام متعلق

## بابت

<sup>۱۲</sup>سوال یا تو لکم مذکر شد البعثات جنت زمین میں مقیم ہیں یا جنت آسمان میں  
ارشاد ہو بنیو التوجروا جواب عموم روایات سے ظاہر ہوتا ہے کہ بعد قیامت

جنت خلد میں داخل ہونگے مگر بعض روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ بعض شدائیں سخت

جعفر طیار رضوان اللہ علیہ جنت میں ساتھ ملائگے کہ ہیں ہوا العالم **سوال** شدائیں

بعد شہادت اجسام اصلی میں رہتے ہیں یا اجساد مثالی میں **جواب** عموم بعض روایات

سے مستفاد ہوتا ہے کہ جسد مثالی واسطے انکے ہے ہوا العالم **سوال** اجساد معصوم

مانند دیگر مردم قبر میں بوسیدہ ہوتے ہیں یا نہ بنیوا تو **جواب** بعض روایات

میں وارد ہوا ہے کہ اجساد مطہر و انبیاء علیہم السلام کو زمین بنیں کہاتی ہے ہوا العالم

**سوال** مثلاً کوئی شخص مر جائے تو جب تک وہ دفن نہ ہو تو قریب میت سے چالیس

قدم کے فاصلہ پر کمانا کمانا پانی پینا درست ہے یا نہیں **جواب** ہاں درست

ہے ہوا العالم **سوال** کیا فرماتے ہیں علمای دین اس مسئلہ میں ایک شخص میت

کے قریب کہ او سکھ جسم اوس چار پائی سے ملا ہوا ہے کہ چہر میت ہے بیٹھا ہے

یا میت سے ایک قدم کے فاصلہ پر ہے تو اوس شخص کو کمانا کمانا اور پانی پینا درست

ہے یا نہ **جواب** ہاں درست ہے ہوا العالم **سوال** کیا فرماتے ہیں علمائے

دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ بروز قیامت زمین و اشجار کو ہزار

و آسمان مثل پیہ لکھا ہے کہ پرواز کریں گے گزارش یہ ہے کہ یہ حال بعد سوال و جواب

و عدل و انصاف کے ہو گا یا قبل پیشتر اقوال و روایات مطالعہ و سماعت میں رائج ہے

کہ بروز حشر جنات و جنتیں پاک تشریف لاویں گے اور تاج شفاعت سر پہ ہو گا اور بعض

خون ناحق جناب امام مظلوم شہید کربلا شیعان علی ابن ابی طالب داخل جنت ہونگے

اور بہر مدام جنت میں رہیں گے التماس یہ ہے کہ جیسے اکثر اقوال و روایات میں کہ اللہ جل

کی ذات کو بقا ہے باقی سب کو فنا ہے یعنی بعد حشر کوئی چیز جاہل و ذریعہ جاہل باقی

نہ رہینگے تو مطلع فرمائیے کہ تختہ زمین جنت و دوزخ قایم رہینگے کہ جس میں ملہم جنتی و  
 دوزخی رہیں اور میران عدالت کے بعد نتیجہ و پاداش کردار نیک و بد کا ضرور پانا چاہئے  
 مفصل و مشرح اضا و فرمائیے بنیو التوجہ و **جواب** قبل قیام قیامت کبریٰ ہر  
 شئی ہلاک و فنا ہو جائیگی سوا ہی ذات مقدس پروردگار کیتا کے پس پروردگار چاہیگا  
 تو شیا ہی فانیہ کا اعادہ کر لیا اور بہشت و دوزخ کا سہی اعادہ ہوگا اور اموات زندہ  
 ہونگے اور روزِ حشر میں بعد حساب و کتاب اہل بہشت داخل جنت اور اہل نارا <sup>خل</sup>  
 جہنم کیے جائینگے بعد ازاں بنا بر حکم پروردگار پہر او نہیں سے کسی کو موت اور قتل  
 نہوگی ہمیشہ ابد الابد اہل جنت تنعم و مشاب اور اہل دوزخ مقمور اور مورد عذاب رہینگے  
 رزقنا اللہ و جمیع المؤمنین الخلود فی الجنان و اعاذنا من  
 عذاب النیران و هو العلیہ الکریم المتان ہو العالم <sup>۱۲۸</sup> **سوال** صا  
 مس میت پر احکام صنبی اور عائض کے سے جاری ہونگے یا نہ نماز وغیرہ میں اور  
 نجاست صنبی ہے یا حکمی ہے **جواب** جن چیزوں کے واسطے وضو واجب ہے  
 او کو سجانہ لائے مثل نماز اور مس کتابت مصحف کے اور احوط یہ ہے کہ جن چیزوں  
 کے لئے غسل ہوتا ہے او کو سہی عمل میں نہ لاوین مثل صوم اور دخول مسجد اور مس  
 کنندہ بدن میت کو جو مس کر لیا وہ نجس نہوگا اور نہ غسل او پس لازم ہوگا ہو العالم  
<sup>۱۲۹</sup> **سوال** کیا فرماتے ہیں علمای دین اس مسئلہ میں کہ جس مکان میں کوئی میت  
 افتادہ ہو اور طعام اوس گھر میں طیار ہو تو قبل لیجانے میت کے اوس مکان میں  
 کما ناپینا کسی چیز کا جائز ہے یا نہیں اور طعام موجودہ قبل خواہ بعد تدفین کے کیسا  
 علی ہذا القیاس وہ پانی بھی جو کما اوس گھر میں موجود تھا او سکا پینا کیسا ہے **جواب**

**جواب** اوس آب و طعام کا کھانا اور پینا جائز ہے مطلقاً ہوا العالم <sup>۳۱</sup> سوال مسلمان  
 رمضان میں مرتے ہیں اور بہت افعال اور نیکے زندگی میں نام شروع ہوتے ہیں اور  
 سنگایا ہے کہ جو شخص رمضان میں قرا ہے اوسکی بخشائیش ہوتی ہے کیونکہ اس ایام مبارک  
 میں دروازہ ہمای دروغ مسدود و درہای بہشت کشادہ و رحمت الہی جو ش زین یہ بات  
 درست ہے یا نہ **جواب** جو مومن گنہگار راہ رمضان میں مر گیا اوسکے لئے امید  
 بخشش و رحمت پر درکار زیادہ تر ہے بہ نسبت اکثر باہمی دیگر اسلئے کہ اکثر روایات  
 مقبرہ سے ظاہر ہے کہ اس عینے مبارک میں جسقدر مغفرت اور رحمت نازل ہوتی ہے  
 باقی مہینوں کا حال ویسا نہیں ہے اور وہ مضمون بھی وارد ہے کہ دروازہ ہا سے  
 بہشت مومنوں کے لئے مفتوح اور ابواب جہنم مومنین پر مسدود رہتے ہیں ہوا العالم  
<sup>۳۲</sup> سوال جواب اہل ہندو رئیس ہوں دیا اپنی قوم میں شریف و نکی اموات کو مرحوم سجا  
 حطی اہل اسلام لکھ سکتا ہے یا نہیں اور جو صاحب اول کو مرحوم لکھیں وہ گنہگار تو نہیں  
 ہونگے **جواب** در صورت مرقومہ اگر باوجود فہم معنی لفظ مذکور بلا ضرورت لکھتے تو گنہگار  
 ہوگا ہوا العالم <sup>۳۳</sup> سوال در بارہ لفظ مرحوم اموات ہنود کے ارشاد ہوا ہے کہ جو بلا  
 ضرورت لکھتے تو گنہگار ہوگا لفظ بلا ضرورت سے کیا مراد ہے **جواب** یعنی اگر  
 حال تقیہ میں ہو یا کسی مومن کا فائدہ اوس لفظ کے لکھنے پر منحصر ہو تو مضائقہ نہیں  
 والا فلا ہوا العالم <sup>۳۴</sup> سوال متقابراہل اسلام و مومنین ہنود سے مرتب کروانا اور برگہ  
 چوب تر دست ہنود سے تیار کر کے اندر قبر دنیا جائز ہے یا نہ **جواب** ظاہر جائز ہے اگر  
 مستلزم نجاست کفن میت یا بدن میت نہ ہو ہوا العالم <sup>۳۵</sup> سوال ربوسہ لینا و عیدہ ہونا  
 و ادبا سجدہ کرنا قبر مومنین و والدین و اممہ کو جائز ہے یا نہیں بنیاد و جواب سجدہ



کرنا کیسی قبر کو جائز نہیں ہے اور آدابِ تعظیم تو کرم بحالانا بہ نسبتِ روحانہ ہا ہی مقدسہ  
 معصومینِ حق ہے اور تعظیمِ قبور بزرگانِ دین ہر شخص کو اور قبرِ ولیدینِ بشرطِ ایمان خاص  
 اولیٰ اولاد کو مستحسن ہے ہوا العالم <sup>۱۳۵</sup> **سوال** احمد خواب میں جن جنتی کی زیارت مشرف  
 ہوا اور درخواست کی کہ یا مولانا مجھ کو درجہ شہادت نصیب ہوا شافعیس پہلے مشرف شہادت  
 ہوگا چنانچہ احمد نے سم سے وفات پائی بعد چند سے تو ایسی حالت میں نبیہ شہادت  
 اوسکو میسر ہوا ویا نہ اور شمار اوسکا تار مذ قیامت بطور شہد ازندہ میں ہوگا ویا مردگان  
 میں **جواب** صورتِ مرقومہ میں اگر وہ شخص شیعہ تھا اور کسی ظالم نے اندانہ جو اسکو  
 نہ پر دیکر مار ڈالا تو احتمال قوی ہے کہ اوس مقتول کو درجہ شہادت نصیب ہووے  
 اور مرتبہ میں بعض شہدا کے مساوی کیا جاوے ہوا العالم <sup>۱۳۶</sup> **سوال** اکثر محققین  
 کی زبانی دریافت ہوا ہے کہ جو آدمی عارضہ بانی سے مرنا ہے اور جو عورت صدر  
 ولادت سے اندر زچہ خانہ مرتی ہے اوں کو مرتبہ شہد حاصل ہوتا ہے **جواب** بعد نہیں  
 کہ کسی حدیث میں مضمون مذکور وارد ہوا ہو ہوا العالم <sup>۱۳۷</sup> **سوال** جو مردمان کہ مومن  
 ہیں اور اکثر افعالِ شیعہ اوشے سرزد ہوئے ہیں اور عذابِ قبر و عذابِ نار و فرج بروز قیامت  
 دونوں ہونگے ویا مومن ہر ناسی پاداشِ حرکات اپنے کی مانند قبر پاکر بروز عذاب و لوٹ گناہ  
 سے پاک و صاف ہو کر قبر سے نکلیں گے مفصل ارقام فرمایا جاوے **جواب** احوال  
 مختلف ہیں بسبب اختلافِ مردم اور تفاوتِ اعمال و افعال یعنی نہ گناہ ہونگی اگر  
 معفو نہ ہوئے ہوں کہسی قبر میں اور کہسی قیامت کے دن اور کہسی دونوں مقاموں  
 پر ہوگی ہوا العالم <sup>۱۳۸</sup> **سوال** حلولِ شیطانِ قالبِ مردگان اسلام ممکن ہے یا نہیں کیونکہ  
 سنا گیا ہے کہ احبابِ مردگان میں شیطان اکثر حلول کر جاتا ہے وحرکاتِ مردگان بطور

زندہ ہوتے ہیں **جواب** حلول شیاطین کا اسوات مومنین میں ثابت نہیں ہوتا۔  
**سوال** ۳۹ مفت مازلو یا غیر مازلو کی بخشائیش میں کیا حکم ہے اور اگر بخشائش نہ ہو تو  
 باعث عدم بخشائش کیا ہے کیونکہ وہ شخص بلا تصور میں دنیا بائع و بے اختیار سی میں  
 بخش سکے گئے ہیں و نماز و دیگر اعمال وغیرہ ان کے مقبول بارگاہ صمدیت ہونگے یا نہیں  
 اور وہ داخل اسلام ہیں یا نہ **جواب** جو مرد خواجہ سرا بنایا گیا ہے یعنی اوسکے اعضا  
 تناسل کو قطع کیا ہے یا بیکار کر دیا ہے اور جو عنین مازلو اسے وہ دونوں بعد سن بلوغ  
 اگر صاحب عقل و رشد ہیں اور مذہب شیعہ اثنا عشریہ رکھتے ہیں تو آخرت میں ان کو خلوتہم  
 سے نجات ہوگی اور نعمات الہی سے متنعم ہونگے اور عبادات مثل نماز و روزہ اور  
 واجب ہوتی ہیں مثل مردان مکلفین دیگر ہوا عالم **سوال** ۴۰ عمر بخوابش خود اسے  
 قایم کرانے برت مٹھتی کے خشتی ہوا پس اوسکی قبولیت نماز و روزہ میں کیا حکم ہے  
 اور اسپر حکم اسلام جاری ہونگے یا وہ شخص اسلام سے خارج ہے **جواب** اگر وہ شخص  
 شیعہ تھا اور عقائد مذہب شیعہ میں اوسکے خلل نہیں ہوا اور کوئی امر منحل تشیع اوس سے  
 سرزد نہیں ہوا تو حکم شیعہ اسپر جاری ہوگا ہوا عالم **سوال** ۴۱ فایح البقرہ ائمہ الخمر مانع  
 المطر اور قاطع الشجر کون لوگ ہیں اور مراد اس سے کیا ہے سناس ہے کہ جو لوگ قاطع الشجر  
 وغیرہ ہوں ان کی بخشائیش نہوگی بنیوا توجہ و **جواب** حکم مذکور کلیتہا صحیح نہیں اور  
 خلاصہ یہ ہے کہ اگر ایمان و تشیع حاصل ہے اور کوئی امر منحل ایمان و تشیع عمل میں نہیں  
 لایا تو اس کو نجات اخروی کسی زمانہ میں حاصل ہوگی اگرچہ بعد سترامی گناہان کے ہوا  
**جواب** شراب کو حلال سمجھے وہ مسلم نہیں ہے ہوا عالم **سوال** ۴۲ کفار ضعیف الاعتقاد جنم  
 و عذاب سے نجات پاویگے یا نہ شرع سے کیا ثابت ہے بیان فرمائیے بنیوا توجہ و را۔

**جواب** کفار و کفارہ فی النار ہیں ہوا العالم <sup>۳۳</sup>سوال بعد نماز مقام آدمی بد کردار کا حشر  
 تک کمان رہے گا **جواب** جو اہل باطل ہیں اور مومن بنیں ہیں وہ ایام ہر نہج میں  
 مواضع رنج و الم میں گرفتار ذیت و عذاب ہونگے ہوا العالم <sup>۳۴</sup>سوال مومن اور مسلم  
 میں کیا فرق ہے اور دونوں داخل بہشت ہونگے یا نہ **جواب** بنا برہنی اصطلاحی  
 کے مومن بمجملہ امت جناب ختم الانبیاء وہ ہے کہ جب کو شیعہ کہتے ہیں اور مجتہدین ہے وہ  
 مسلم ہی ہے نہ بعکس کی اسلئے کہ بعض مسلمان ہیں مثل اہل سنت کے لیکن مومن  
 نہیں ہیں اور نجات اخروی اور دخول جنت موقوف و منحصر ایمان پر ہے پس مومن  
 و شیعہ منوگا اور مسکا داخل بہشت ہونا ممکن نہیں اور نجات جہنم سے اوسکو کہی نہیں  
 حاصل ہوگی ہوا العالم <sup>۳۵</sup>سوال ولد الحرام اگر مومن اور دوستدار اہلبیت علیہم السلام  
 ہے تو داخل بہشت ہوگا یا نہیں اور اگر ہوگا تو فرق درمیان ولد الحلال اور ولد الحرام  
 کے کیا ہے اور اگر نہیں ہوگا تو اسکی کیا خطا ہے **جواب** ولد الزنا جب مومن ہو اور  
 پرہیزگار تو ہرگز وہ جہنم میں نہ جائیگا باجماع علمائے شیعہ بلکہ مکان راحت اور منزل آسائش  
 میں نعمتہای آئی سے مستغنی اور مستلذذ ہوگا اور بعض ایمان و اعمال حسنہ کے ثواب  
 جزیل و جمیل پائیگا اگرچہ بعض روایات معتبرہ سے مستفاد ہوتا ہے کہ بہشت میں وہ داخل  
 نہ کیا جائیگا ہوا العالم <sup>۳۶</sup>سوال جنبشائش بخیل میں کیا حکم ہے بیان ہو اور اطلاق بخیل  
 کیسے شخص پر ہوگا ارشاد ہو بینو توجہ **جواب** بخیل دراصل وہ ہے جو اداسی  
 حقوق واجبہ بشرعیہ میں خلل کرے اور یہ سب گناہان کبیرہ میں سے ہے اور جو کبائر کا  
 حکم ہے وہ اسکا سبب حکم ہے ہوا العالم <sup>۳۷</sup>سوال ہندو خواہ اہل خلاف خواہ نصاریٰ یا  
 آتش پرست ان فرقوں سے اگر کوئی کام نیک خدا کی راہ میں ہو اور امور مستحبانہ سے دنیا میں

ہوئے ہوں تو وہ جنت میں داخل ہونگے یا نہین یا صرف شیعہ ہی بہشت میں جاوینگے  
**جواب** جبکہ مذہب مخالف مذہب شیعہ و مومن کے ہے وہ ہرگز بہشت میں داخل  
 نہونگے اور مخالف مذہب اگر کوئی کارنیک کرے تو اسکو عرصہ دنیا میں بربادی و لغات  
 دنیویہ ملیگا یا تخفیف عقوبات اخرویہ میں ہوگی یا یہ دونوں امر اسکے واسطے ہونگے  
 ہو العالم <sup>۳۷</sup> **سوال** متقبرا و لیا کی تعظیم کرنے میں آپ کا کیا قول ہے بنیاد تو جسروا  
**جواب** تعظیم متقبرا و مقدسہ انبیاء و اوصیاء و ائمہ پر اسی علیہم السلام کرنی چاہیے اور خلا  
 احترام کوئی فعل کرنا حرام بلکہ دفعہ کفر ہے اور لازم یہ ہے کہ نسبت قبور علمای شیعہ  
 بلکہ قبور صلحای شیعہ بھی کوئی فعل موجب اہانت و استحقاق عمل میں نہ لاوے  
 ہو العالم <sup>۳۸</sup> **سوال** اہل خلاف کے مزار پر جو رنگ پناح قوال وغیرہ کرتے ہیں اور انکو  
 لینے راگنیو نکو انکے عالم بگوش ہوش سنتے ہیں اور عبد باطل میں تاکس وغیرہ دہنتے ہیں  
 اگر مرثیہ وہاں جاوے تو انکے حق میں کیسا ہے وہ بھی اون گیتوں اور غزلوں کو  
 اور طبلے کی تپا کو سنے تو اسکے حق میں مضر ہے یا نہین اور اس مدفون کے حق  
 میں جو وہاں دفن ہے اور اسکی قبر پر یہ دہال ہے وہ مندر بہوگا یا نہین کیونکہ  
 وہ لاچار ہے اسنے خود تو التجا کی نہین کہ میری قبر پر رقص و سماع کرنا **جواب**  
 جہو مومن اس مغل میں جادو لگا گنہگار ہوگا اور وہ میت جو وہاں مدفون ہے اور وہ  
 شیعہ و مومن نہ تہا تو اسکو کسی حال میں عذاب سے نجات نہوگی خواہ وہ اعمال قبیحہ  
 اسکی قبر پر کیے جاوین یا نہ ہو العالم \*

باب ہم مسائل عادیہ مشتمل جافضل فضیل اول

## در مسائل ترک لذت و مشربہ خوانی و مجالس اہل طہا

### تقسیم اشیاء مندر و نیاز

سوال ۱۱۵۰ کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ کتاب

نذام العادین لکھا ہے کہ بعض علمائے فرمایا ہے کہ عشرہ ماہ محرم الحرام میں بعض لذت کو ترک کرے تو عیادت صحبہ میں نہیں آتی ہے کہ علمائے شرح اوسکی نہیں فرمائی اور

اب اوسکو کونسی لذت تصور کرنا چاہیے کیونکہ بعض لذت سے کوئی خاص لذت ثابت نہیں ہوتی ہے امید کریں امر تفصیل ارشاد ہو یا کون سی لذت ترک کیجا و جواب

عشرہ محرم الحرام میں ترک غذا ہا می لذیذہ اور وہ اشیاء کہ جس سے انسان کو لذت حاصل ہو ترک اور کاسنت ہے ہوا العالم سوال ۱۱۵۱ مشربہ گویاں حال مرثیوں میں بیان رزمیہ

وبہلیہ حسب محاورہ و رسوم ہند اور تعلیات رجز وغیرہ میں تحریر کرتے ہیں اور بعض مضامین کہ جو حدیث میں دیکھے اور سنے نہیں گئے نسبت معصوم علیہ السلام و اہل حرم کرام

بیان کرتے ہیں پس منہا ایسے مرثیوں کا اور رونا و سکے اوپر جائز ہے یا نہیں بنیوا تو جوا جواب اگر تاویل شاہد حال کی گنجائش رکھتا ہو یا احتمال و رو کسی روایت

کا ہو تو ایسے اشعار کا استعمال و گریہ جائز ہو گا ہوا العالم سوال ۱۱۵۲ کہتے ہیں کہ مجلس میں حضرات ائمہ و حضرت فاطمہؑ تشریف لاتی ہیں اور رونے والوں کے

آنسو پونچھتے ہیں یہ صحیح ہے یا نہ اگر صحیح ہے تو بعد دخول حبت کیہ بکرا ہر نکل سکتے ہیں اور نیز بعد شہادت بھی ہما ذلک مصیبت میں گرفتار رہے اور زیر کہتے ہیں کہ امام

نے فرمایا بعض امادین جہلا کے سامنے مت پڑھو پس وہ بھیج و درست ہیں یا نہ اگر صحیح

ہیں تو کیا قباحت ہے مفصل استاد ہو بینیہ التوجہ واجب یہ مضمون نظر سے نہیں گزرا  
 ہو العالم <sup>۱۵۵</sup> سوال کیا فرماتے ہیں جناب سید العلماء مجتہد العصر دام ظلہ اس مسئلہ میں زید سے  
 ہے اور ذاکر ہے لیکن بدون اجرت نہیں پڑتا اور تعزیر کے باب میں کہتا ہے کہ یہ  
 کچھ عبادت نہیں بالنس کی کمپانچ میں صرف کرنا ثواب نہیں ہمارا دینا ثواب ہے۔  
 پس غرض کہ تعزیر بنانا اوس میں صرف کرنا خواہ قلیل خواہ کثیر داخل عبادت ہے اور ثواب ہو  
 یا نہ اور یہ زید کہ واسطے طمع نفس غیبت اپنے کے ایسا کہتا ہے پس مومنین کو اس سے  
 مرثیہ پڑھانا اور کچھ دینا جائز اور موجب ثواب ہے یا نہ اور سہی زید صوفیان کی قبر پر کہ جہاں  
 تمام صوفی ناچ گانگنا کرتے ہیں مرثیہ پڑھتا ہے اور ہندوؤں کے سامنے پڑھتا ہے پس  
 ان دونوں جگہ پڑھنا واسطے طمع نفس درست ہے یا نہ **جواب** تعزیر بنانا اگر  
 اسراف کو نہ پہونچے جائز ہے اور احترام اوسکا کرنا چاہیے اور ذکر مصائب و فضائل ائمہ  
 معصومین اور رونا اور رولانا اگر بہ نیت قربت ہو تو موجب ثواب عظیم ہے اور ہر شخص  
 کو احتراز اور کلمات اور افعال سے کہ موجب اہانت اور سوء ادب ہیں بہ نسبت  
 حضرات کے واجب اور لازم ہے اور سننا مصائب کا زبان سے اوسکی جو بہ نیت  
 قربت پڑھتا ہو تو بہتر ہے اور ایسے شخص کے دینے میں زیادہ ثواب ہوگا ہو العالم۔  
 سوال کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک طوائف نے مجلس جناب  
 سید الشہداء کی اپنے مکان میں برپا کی اوس مجلس میں جانا جائز ہے یا نہیں اور اگر جاوے  
 تو اوس مجلس کا تبرک لینا جائز ہوگا یا نہیں بینیہ التوجہ واجب جانا مجلس میں جائز  
 ہے اگر مستلزم کسی فعل نامشروع کو نہ ہو اور تبرک کا لینا سہی جائز ہے تا وقتیکہ معلوم نہ ہو  
 کہ یہ فعل حرام سے حاصل کیا ہے ہو العالم <sup>۱۵۵</sup> سوال ایک شخص اعمال شب قدر میں

معروف تھا اور ایک جگہ مصائب امام حسینؑ بیان ہوتے تھے مگر وہ شخص اعمال شب قدر  
 میں معروف رہا اور مجلس عزائیں نہ کیا اور اعمال شب قدر کو گریہ مصائب امام سے افضل  
 سمجھا پس عبادت شب قدر بہتر ہے یا رونا مصائب امام میں **جواب** دونوں امر  
 موجب ثواب ہیں اور اگر دونوں میں جمع کرے تو اکمل اور افضل ہے اور اگر ان میں سے  
 کسی کو ترک کرے تو گنہگار نہ ہوگا **ہو العالم تسوال**<sup>۱۵۶</sup> یہ جو عاشورہ کے دن منین  
 اکثر فقہ اداں مسورہ کہاتے ہیں پس یہ امر منقول از کتب ہے یا نہ بنیو اتوجروا  
**جواب** بعض روایات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ دال عدس کہنا نامعین گریہ بکا  
 پس بعید نہیں کہ اسی سبب سے یہ امر روز عاشورہ کو شایع ہوا ہو **ہو العالم تسوال**<sup>۱۵۷</sup>  
 کہتے ہیں کہ مجلس جناب سید الشہداء میں حضرات ائمہ طاہرین اور جناب سیدہ تشریف  
 لاتی ہیں اور رونیوالون کے آنسو پونچھتے ہیں یہ صحیح ہے یا نہ اگر صحیح ہے تو بعد خود  
 جنت کیونکہ باہر نکل سکتے ہیں اور نیز بعد شہادت بھی معاذ اللہ مصیبت میں گرفتار رہے  
 یہ مسئلہ خدمت میں جناب جنت مآب ممتاز العلماء کے کسی نے ارسال کیا تھا اور سب سے  
 جواب ارشاد ہوا یہ مضمون نظر سے نہیں گزرا **ہو العالم تسوال** غرض فردی کی یہ ہے  
 کہ اس حکم سے ثابت ہے کہ دونوں باتیں مندرجہ سوال غلط ہیں لیکن خلیفان اس میں  
 یہ ہے کہ موافق اسی مضمون کے اور بھی روایات ہیں کہ جیسے باہر آنا بہشت سے  
 اور رونا و غم کرنا حضرات ائمہ کا ثابت ہے چنانچہ طبری مشہور اور منقول بہ کتب فقیہین  
 روایت اسلمہ اور عبداللہ ابن عباس سے ہے کہ حسین باہر آنا جنت سے اور مبتلا غم  
 و مصیبت میں ہونا جناب رسول خداؐ ثابت ہے پس یہ باتیں صحیح ہیں یا نہ پیشانی  
 مسئلہ پر اسکا حال مفصل ارقام فرمایا جاوے **بنیو اتوجروا** **جواب** کوئی روایت

مقبرہ اس مضمون کی کہ حضرات معصومین مجالس میں تشریف لاتے ہیں نظر سے نہیں گزری  
 اور ظاہر ایسی مراد ہے جناب جنت مآب کی اور یہ عبارت غلطی مضمون مذکور پر دلالت نہیں  
 کرتی یا سئلے کہ عدم وجدان مستلزم عدم نفس الامری نہیں ہے لیکن بہشت باہر تشریف  
 لانا اور چھڑنگا بعض اوقات میں محل اعتراض نہیں ہو سکتا اسلئے کہ اولاً تشریف رکھنا  
 اور حضرات کا بعد سفارفت دنیا بہشت اخروی میں بالیقین معلوم نہیں جیسا کہ  
 بہشت اخروی میں احتمال تشریف رکھنے کا ہے اسی طرح بہشت دنیا میں اور ثانیاً  
 یہ کہ بہر بہشت اخروی کا متصف بہ صفت مذکورہ ہونا ثابت نہیں بلکہ امور عدیدہ کہ  
 از انجملہ ہے جناب رسالت مآب کا بہشت میں تشریف لیجا ناشب معراج کو اور پھر  
 تشریف لانا مشعر عدم اتصاف بہ صفت مذکورہ ہے البتہ اس قدر مسلم اور ثابت ہے کہ  
 بعد حشر و نشر جب اہل بہشت داخل جنت ہوں گے تو پھر غلو یعنی ہمیشہ رہنا ہوگا اور اس  
 خروج نہ ہوگا اور قبل حشر یہ اثبات نہیں باقی رہا ماتم و حزن اور حضرات کا مصیبت  
 امام حسین میں پس اسکا جواب یہ ہے کہ حزن و بکا اس جناب کی مصیبت میں موجب  
 ثواب اور عبادت ہے اور اکثر احادیث مقبرہ سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ جو خاصان  
 خدا ہیں وہ عبادت الہی سے متنعم و متلذذ ہوتے ہیں دنیا میں اور آخرت میں بھی پس  
 محل استبعاد اور استعجاب نہیں ہو سکتا علاوہ یہ ہے کہ حضرات معصومین کے واسطے  
 مدارج عالمیہ اور خصائص و فضائل مختلفہ ہیں کہ انکے غیر کو اس سے بہرہ نہیں پس  
 امر کہ انکے واسطے جائز نہ ہو اسکا قیاس اور فکی بہ نسبت نہیں ہو سکتا اور ان حضرات  
 کو اموات نہ سمجھنا چاہیے بلکہ احیاء ہیں جیسا کہ قرآن میں اسکی طرف اشارہ ہے ہر عالم  
 سوال ۱۵۵ رشتہ درود خوانی عشرہ محرم الحرام و مجالس دیگر ایام پڑھنا و پڑھانا باجرت جائز



ہے ویسا نہ اور اجرت دینے والی کو کچھ ثواب ہو گا و یا محروم رہے گا نیز تو جہر **جواب**  
 اگر ذکر مصائب یا طلبیت کیا جاوے اس طور پر کہ کسی امر یا جائزہ پر مشتمل نہ تو اجرت دینے والی  
 کو بھی ثواب ہو گا ہوا **سوال** اگر کوئی شخص آیات قرآنی یا دعا خواہ حدیث مصائب  
 امام حسینؑ یا وارثین و در ذناک پڑھے اور پڑھنا اور سکا اچھا معلوم ہوتا ہو وہ جائز ہے یا  
 نہیں اور جو سو خوانی مصائب امام حسینؑ جبین گنگری ہونڈنا اور پڑھنا جائز ہے یا نہ **جواب**  
 اگر گنگری نہ ہو اور عرف میں اوسے گنا بھی نہ کہیں تو ظاہر جائز ہے ہوا **سوال** ۶۲ عشرہ  
 محرم میں دس روز تک جماع کرنا جائز ہے یا نہ اور اگر حمل قرار پا جاوے تو فرزند کیسا ہو گا نیز  
 تو جہر **جواب** اگر ازراہ عیش و عشرت و فرج و سرور اور بقصد استخفاف نہ تو جائز ہے  
 خصوصاً ہنگام ضرورت میں لیکن بروز عاشورہ ترک اوسکا احتیاط لازم ہے ہوا **سوال** ۶۳  
 کیا فرماتے ہیں علمائے دین درین مسئلہ کہ اگر کسی شخص کے پاس مبالغہ نامزد  
 خاص مجلس خباب سید الشہداء موجود ہوں اور کسی وجہ سے مجلس کرنا ممکن نہ ہو اس صورت  
 میں روپیہ موجودہ کو مساکین و سادات مومنین و ذاکرین و مجاور کر بلائی مسئلہ کو دنیا اور  
 تعمیر مسجد یا امام بارگاہ اور مدد سہا یا نیہ میں صرف کرنا جائز ہے یا نہ **جواب** اگر مبلغ مملوک  
 اپنا ہے اور ارادہ صرف کا مجلس میں تہا بدون عمد و نڈ پس اختیار کرتا ہے کہ جس مصرف  
 میں چاہے لاوے اور اگر سزاور یا معمود ہو تعین الوقت پر اور وہ وقت فوت ہو یا اگر  
 کسی دوسرے شخص نے واسطے مجلس کے امانت رکھا ہو پس احوالیہ ہے کہ اوسکو مجلس میں  
 صرف کریں جو وقت میسر ہو ہوا **سوال** ۶۴ زید مذہب اشاعہ شریعت رکھتا ہے اور علوانی  
 سب ہندو ہیں اور قند سیاہ اور شکر سیاہ ہندو بقالون سے مول آتی ہے آیا اوس شہینہ  
 کو علوانی ہندو سے اور قند سیاہ و شکر ہندو بقالون سے لیکر مجلس یا ماضری ہو سکتی ہے

یاسنین یا غواہند و عطارون یا بقالون سے لیکر مکن ہے یا نین اور فاتحہ حضرت عباس  
یا ائمہ معصوم کا دین یا نہ اگر فاتحہ دین تو کو ان شخص فاتحہ کی خیر کہا دین اور قوم کثیف بخیل  
کہا دین یا نہ اور تبرک مجلس میں کہیں یا نہ یا حاضری میں تبرک کہیں **جواب** جس شیعہ  
کی نجاست کا یقین یا گمان غالب ہوا اسکے استعمال سے اقتباب لازم ہے اور ہر وہ  
نذر بھی نہ کیجاوے اور شکر و قند میں اگر ہندو کے بنائے گا گمان نہ تو ہندو سے لینا جائز  
ہے اور تبرکنا طلاق یا دس مقام پر اور اس طریقہ سے کہ جسمین حکام کی ممانعت ہو یا  
خوف ضرر یا نسبت خود یا موسیٰ دیگر نہ چاہیے اور باقی مقامات میں اختیار ہے ہوا  
**سوال ۱۶۳** جنب و عائن و نفسہ اور مردہ بی و حالت جنابت شیعہ خوانی زیر منبر حبیبیہ کہ متنا  
ہے یا بالاسی منبر کر سکتے ہیں اور ایسے حالات میں اندرون امام بارہ شریک ادا سے  
تغریہ داری و مجالس وغیرہ ہو سکتے ہیں یا نین بنیو اتوجہ **جواب** جائز ہے لیکن  
باطمات ہونا اولیٰ ہے ہوا عالم **سوال ۱۶۴** شیعہ بنی دنیا زائکہ ائمہ خاصہ و عشرہ معلوم  
اطفال نابالغان ہندو و یا مردان ہندو کو بوقت تقسیم عام دنیا جائز ہے اور اگر ارشاد ہو کہ  
نا جائز ہے پس گزارش یہ ہے کہ اکثر اہل ہندو جو شریک نرم عزما ہوتے ہیں اور اعتقاد  
جانب امام مظلوم رکھتے ہیں اور اکثر گریہ و بکا میں مصیبت مظلوم کر بلا پر مصروف ہیں  
پس اگر محمد کے عبادین تو یقین ہے کہ وہ بھی ایک قسم کا زردی مذہب اپنے خیال  
کر کے ترک شرکت عزاداری جو ایک قسم کا آخری اذکی ذات سے جاری ہے عمل میں  
نہلا دین اور میل اول کا جو اس بارہ میں جانب اسلام ہے نہ ہے اور اگر ایسی شکل میں  
بھی اذکو دینا ناروا ہو تو اور شیعہ بنی جسم پناہ نہ دی ہوا و نکود لیکتا ہے اور دینے والا  
کچھ متناہ ہو گا یا نین کیونکہ وہ بغرض صحیح جو اوپر بیان ہوا ہے دیگا بنیو التوحید و

**جواب** اگر الگ شیرینی نے یہ نذر کی تھی کہ سوای مومنین کے اور دن کو نہ دی

تو غیر مومنین کو نہیں دے سکتا والا بنا بر مصلحت مذکورہ دنیا ہو سکتا ہے ہوا العالم <sup>۱۱۶۵</sup> **سوال**

امام بارہ میں اہل ہنود و یہود و نصاریٰ کو بلانا اور شرک بر مہم کرنا درست ہے یا نہ کیونکہ

اکثر یہ اشخاص عزادار امام مظلوم ہوتے ہیں اور اگر کوئی حاکم آوے اور داخل عزا خانہ

ہو دے تو در صورت عدم جواز اہل اسلام مخالفت میں مجبور ہیں اور اکثر متحققین کی زبان

دریافت ہوا ہے کہ امام بارہ حسین آباد لکھنؤ میں بہت مہتمم ہنود و اہل نصاریٰ ہیں

اور اندر امام بارہ کے جاتے ہیں **جواب** امام بارہ میں داخل ہونا غیر مسلم کا

جائز ہے جبکہ مستلزم کسی اخلاف احرام کا اور موجب کسی امر یا مشروع کا نہ ہو <sup>۱۱۶۶</sup> **سوال**

کیا فرماتے ہیں علمای دین میں اس مسئلہ میں کہ آپ نے اخبار لاخبر میں

تخیر فرمایا ہے کہ روغن زرد و شیرینی و شکر ساختہ ہنود و نجس ہے اس کا کھانا اور فاتحہ ہر گز

و تقسیم مجالس ائمہ و غیرہ میں کرنا درست نہیں ہے اور اب دریافت طلب یہ بات ہے کہ

اس جوار میں مسلمان روغن و شیرینی و شکر ساز نہیں ہے اور کسی طور پر ممکن نہیں ہے

کہ روغن و غیرہ ساختہ مسلمان دستیاب ہو اس صورت میں ہم لوگ کیا کریں اور کیونکہ

استعمال شئی نجس سے محفوظ رہیں کوئی طریقہ آسان طہارت اشیا مذکورہ میں اقامت و

**جواب** جس شئی کی نجاست کا یقین ہو اس کا کھانا اور لوگوں کو کھلوانا جائز نہیں

پس روغن و شیرینی طاهر اگر ایک شہر میں نہ ملے تو دوسری جگہ سے طلب کرنا ہو سکتا ہے

ہوا العالم <sup>۱۱۶۷</sup> **سوال** روغن زرد دست مشرک سے خرید کر اس کا حلو بنانا اگر مجلس خباب

امام حسین میں مومنین کو تقسیم کرنا و یا دکان مشرک سے شیرینی مثل لڈو و برنی وغیرہ کے

مول لیکر اوپر فاتحہ دینا اور مومنین کو کھلانا اور اسکو تبرک سمجھنا جائز ہے یا نہ مومنین

ثواب حاصل ہو گا یا عذاب مفصل جواب اسکا ارشاد ہو **جواب** جس چیز کی نجاست کا  
 علم ہو اگرچہ بقرائن علم حاصل ہو اور سکوا استعمال اکل و شرب جائز نہیں اور نہ اسکا دینا جائز  
 ہے کسی مسلم کو واسطے اکل و شرب کے ہو **العالم** <sup>۱۱۶۸</sup> **سوال** مجلس عزائمین تقسیم اشیاء نذر  
 نیازین افراط و تفریط یعنی کسیکو کم اور کسیکو زیادہ دینا جائز ہے یا نہ کس و ناکس کو مساوی  
 تقسیم کرنا چاہیے **جواب** اور اشیاء کے مالک کو اختیار ہے لیکن کوئی امر ایسا نہ کرے  
 کہ باعث اہانت یا تذلیل مومن ہو ہو **العالم** <sup>۱۱۶۹</sup> **سوال** عورتوں کو ماتم امام علیہ السلام  
 میں باوازی بلند رونا اور مٹی پر پڑنا کہ جو نامحرم آواز سنے جائز ہے اور جو عورت اس طور پر  
 پڑتی ہیں اور باوازی بلند روتی ہیں کہ نامحرم آواز سننے میں کچھ ثواب ہو گا یا نہ مفصل  
 ارشاد ہو بنیوا تو جواد **جواب** رونا جبکہ بے اختیار ہی ہو باوازی بلند جائز ہے اور  
 نوحہ و مٹی پر پڑنا باوازی بلند اس مقام پر کہ جہان گمان یا یقین استماع نامحرم ہونے پر پڑنا اور  
 ہے ہو **العالم** <sup>۱۱۷۰</sup> **سوال** التماس ہے کہ اخبار الاخبار میں دربارہ چینی یعنی شکر کے  
 مندرج فرمایا ہے کہ جو چینی ہندو کے ہاتھ سے تیار ہوئی ہے مصرف خورش وغیرہ  
 میں لانا اور اسپر نیاز حضرات ائمہ ہدی علیہم السلام کی دلانا و تقسیم مجالس عزائمین کرنا نہیں  
 چاہیے اس بارہ میں کوئی اہل اسلام موافق حکم شرع شریف کے عند نہیں کر سکتا  
 ہے لیکن عذر ایسا کہ جو موجبہ ہو پس چند عذر انسی قسم کے جو موجبہ ہیں ذیل میں  
 گزارش کرتے ہیں بعد ملاحظہ عذرات حبسیا حکم ہو عمل میں آوے اول یہ کہ اس حوالہ  
 میں جو کارخانہ چینی کے ہیں اکثر صاحب کارخانہ ہندو ہیں و مزدور کار گزار ہی کے  
 ہی سب ہندو ہیں و مسلمان مالک کارخانہ کمتر ہیں اور جو کارخانہ مسلمان کے ہیں  
 اوسمیں بھی کار گزار ہندو و مسلمان دونوں ہیں پس ایسے کارخانہ سے مسلمان

یعنی لبر صرف معروفہ بالا میں آسکتی ہے ویانہ جواب صورت مذکورہ میں اعتناء  
 اس سے اعتناء لازم ہے ہوالعالم **دوہم** یہ کہ اگر ان دونوں قسم کے کارخانہ  
 کی جہیز قائم صرف نہیں تو اس پر بار میں اور پینی میسر آنا ممکن نہیں اگر یہ ارشاد  
 ہو کہ غریب پور وغیرہ سے چینی طلب کیا جائے تو مسائل کو خواہ اس سستی یا جواز کے لوگوں کو  
 ایسی مقدرت نہیں کہ ہمیشہ چینی اس مسافت سے طلب کریں پس باعث کم استطاعت  
 کے نیاز حضرات سے محروم رہ جائینگے **جواب** شکر پاک اگر پاؤں بہر یا کمتر ہو تو وہ  
 بہتر ہے اس شخص شکر سے جو سیر بہر یا زیادہ ہو پس جو مقدار ممکن ہو وہ طلب کریں  
 اور اگر بالکل ممکن نہ تو قدسیہ پاک شکر شخص سے بہتر ہے اور جو وہ بھی طیر نہ تو  
 نقد قیمت شکر کو بجائی اسکے مستحقین میں صرف کریں ہوالعالم **سوم** یہ کہ خوشہر  
 و مقصبہ کہ وہاں مجتہد و پیش نماز ہیں ہر صاحب علم و جاہل اپنے مسائل ضروری اور  
 واسطہ سے دریافت کر سکتا ہے اور اپنے اعتقاد کو درست رکھ سکتا ہے اور جس  
 مقام پر کہ دیہات محض ہے اور وہاں ہر وقت دریافت مسائل کا ممکن نہیں ایسے  
 مسائل و احکام سے نہایت فتور واقع ہوگا کس سبب کہ مذہب امامیہ میں جو لوگ  
 کہ سکنا می دیہات سے ہیں عزاداری امام علیہ السلام کے باعث سے اس مذہب  
 کا انہماک و اعتقاد اول کا درست نہ ہے بسبب قوت کہ اس وجہ سے نیاز موقوف  
 ہوتا و بی عوام اس وجہ خاص کو نہیں سمجھیں گے معاذ اللہ مشابہت و مایوں سے  
 ٹھیرائی گئے **جواب** اولاً عوام کالانام کے اقوال و افعال کا اعتبار نہیں ثانیاً  
 تفہیم اونکی ہو سکتی ہے اس طور پر کہ سبب عند شرعی سمجھنے بدل اور عوض شئی نجس کے  
 شئی طہر اختیار کی ہے ہوالعالم **چہارم** یہ کہ روغن زرد کی ہی وہی کیفیت ہے کہ جو

چینی کی ہے کہ سوامی دوکان ہنود کے ایک دوکان بھی مسلمان روغن فروش کو  
 نہیں ہے **جواب** حکم اوسکا بھی قریب حکم شکر ہے بلکہ وقت اس میں زیادہ ہے  
 ہوا عالم پیچھے کہ پہننے اکثر اہل اسلام عقیدین سے سنا ہے کہ ولایت عرب و عجم میں  
 قند ملک روس آئے آتا ہے اور سب اسلام جانتے ہیں کہ یہ قند روسیوں کا بنایا ہوا  
 ہے کیونکہ ملک روس میں مسلمان نہیں ہیں کیونکہ صرف میں آتا ہے اگر یہ ارشاد  
 ہو کہ وہاں اہل اسلام اوسکو بیچتے ہیں تو ایسی حالتیں اوس کا خانہ سے چینی کے کہ جب  
 مالک کا خانہ مسلمان ہے چینی خرید کرنا اور اوسکو صرف نیاز میں لانا جائز ہو گا یا  
 نہیں امید کہ مفصل و مشرح ارشاد ہو **جواب** اولاً صدق خبر مذکور معلوم نہیں  
 ثانیاً بر تقدیر تسلیم استعمال کرنا اوسکا بہ نسبت اہل شرع کے یعنی جو شیعوں میں سے  
 واقف مسئلہ اور پابند شرع ہیں معلوم نہیں ثالثاً بر تقدیر تسلیم دو حال سے خالی  
 نہیں یا تو جو لوگ استعمال اوسکا کرتے ہیں اونسکے نزدیک قند مول لیا ہوا مستحب  
 ہے درمیان قند بلد مذکور اور قند بلد دیگر یعنی یہ معلوم نہیں کہ یہ قند جو ہم لیتے ہیں  
 یہ بلد کفار کا ہے یا بلد اسلام سے ہے اور کوئی قرنیہ مقدمہ علم ہم نجاست نہیں پایا  
 جاتا پس اس صورت میں لینا اوسکا جائز ہے یا جانتے ہیں کہ خواہ مخواہ یہ قند موجود  
 بلد روس سے آیا ہے لیکن اون لوگوں کے نزدیک وہاں مسلمان بھی قند بناتے  
 ہیں گواہ اور شخص کو بنانا مسلمان کا اوس شہر میں معلوم نہو پس اس صورت میں  
 بھی قند مذکور اون لوگوں کو لینا جائز ہو گا جبکہ قرنیہ مقدمہ علم ہم نجاست نہو پس ان دو صورتوں  
 میں شکر کا حکم ہی وہی ہو گا جو مذکور ہوا یعنی جب تک بقرائن وغیرہ علم نجاست کا  
 نہواستعمال اور کا مطلقاً جائز ہو گا ہوا عالم۔

از کتاب جدول مشرف علی خان مرحوم و محفوظ  
 سئوال ایام محرم میں کہ ہندو واسطے زیارت کے آتے ہیں پس شربت سبیل دست  
 ہندو سے اون اشخاص کو پلانا کیا حکم رکھتا ہے جواب اگر شربت نذر ہو تو سوا  
 شیعہ کے کسی کو نہ دین والا پلانا اوس کا کفار کو ممنوع نہو گا ہوا العالم۔

### از کتاب مجموعہ عباسی

سئوال عمر من کرنا ہے کہ مرثیہ امام علیہ السلام میں جو افعال زینب کا ثوم کو شعرا  
 تصنیف کرتے ہیں آیا وہ بموجب حدیث کے ہے یا نہ بنیوا توجروا جواب اگر کذب  
 ہونا اوس کا معلوم ہو تو پڑھنا و سننا اوس کا حرام ہے ہوا العالم سئوال مرثیہ و نوحہ  
 حضرت امام حسین علیہ السلام غنا میں پڑھنا و سننا حلال ہے یا نہ مفصل ارشاد ہو  
 بنیوا توجروا جواب استماع غنا حرام ہے مطلقاً ہوا العالم۔

فصل دوم در مسائل شبیہ ضریح مبارک و علم و قابوت  
 و شبیہ لیل وغیرہ کہ در ضریح نصب میکنند و گشت

تغزیہ و لواختن اقسام آلات غذا و پوشاک مائمی  
 سئوال کیا فرماتے ہیں علمای دین و مفتیان شرع متین اندرین باب کہ بت ابرک  
 و لعبت ابرک تغزیہ کی نسبت کہہ سکتے ہیں یا نہیں اور اگر کوئی کہے تو اسے اہانت  
 مذہب اسلام کی اور مرتکب دل شکنی مسلمین و مومنین ہو یا نہیں جواب  
 العیاذ باللہ بت ابرک و لعبت ابرک تغزیہ کو ہر مومنین کہہ سکتے اور اگر کوئی عیاذ باللہ کہے

تو اس نے اہانت شیعہ مذہب کی کی ہو **سوال** <sup>۱۱۷</sup> سیاہ کپڑے محرم میں یا نیلے یا سبز  
درست ہے یا نہ علیٰ ہذا تعزیرت اعزہ دیگر میں درست ہے یا نہ اگر درست ہیں تو کونسی حد  
اس پر دال ہے وہ حدیث یا جس کتاب میں اس کا حوالہ ہو بالضرور ارشاد ہو کہ مخالف مذہب  
برسر منظرہ اس کی سنا نکلتا ہے مخالف مذہب کے یہاں سے تو ثابت ہے مگر کتب شیعہ سے  
سند ضرور لگا رہے یہ بھی سنا ہے کہ حضرت زینب نے جناب امام کے غم میں لباس  
سیاہ پہنا ہے **جواب** ایام عزای سید الشہداء میں لباس سیاہ اور نیلا اور سبز پہننا  
اگر یہ نیت قربت ہو تو موجب ثواب ہے چنانچہ کتاب بحار الانوار وغیرہ سے ظاہر ہے اور  
عزاداری اقربا وغیرہ میں پہننا اس کا سنت نہیں ہے لیکن ظاہر اجائز ہے اگر یہ نیت  
تشریع نہ ہو **سوال** <sup>۱۱۸</sup> ایام عاشورہ ہر ایک جگہ یہ رواج ہے کہ تمامی قسم کا باجی  
ہے اور مولوی سید عنایت علی صاحب اس کو حرام فرماتے ہیں ہم لوگ تسلیم کرتے ہیں  
اگر یہ حرام ہے تو زمانہ سابق سے کیوں رائج ہے اور بلکہ زیب و زینت محرم کی پائی  
جاتی ہے اور شبیہ بنانا جائز ہے یا نہ اگر جائز نہیں ہے تو ولایت عجم میں کیوں بناتے  
ہیں بنیو التوجرو **جواب** باجی بنانا اور شبیہ بچنے متعارف بنانی افعال عوام سے  
ہے اجتناب اس سے احوط ہے **سوال** <sup>۱۱۹</sup> رسم ہندی ایام محرم الحرام میں  
بہ نیت زیادہ ہونے کے غم حضرت قاسم کے کرنا شرعاً جائز ہے یا نہ بنیو التوجرو **جواب** اگر  
مشتعل کسی اور خلاف شرع پر نہ تو جائز ہو گا لیکن ترک اس کا احوط ہے **سوال** <sup>۱۲۰</sup>  
جو کہ تالوت یعنی تعزیر بنایا جاتا ہے اونہیں تربت بنانا جائز ہے یا نہ  
مولوی سید عنایت علی صاحب ممانعت فرماتے ہیں آپ اطلاع بخشین ہلوگ تقلید  
آپ کے خاندان کی کرتے ہیں ہم کیسے کہنے پر عمل نہیں کر سکتے **جواب** تعزیر بنانا



بطریق متعارف جائز ہے اگر حد اسراف کو نہ پہونچے اور تعزیر داری اور ماتم داری اور دنیا  
 اور رولانا اور جناب کے مصائب میں موجب ثواب عظیم اور اجر جہیم ہے ہوالعالم  
**سوال** ۱۷۷ تعزیر اور تالیوت بنانا گوشت دینا اور سکود درست ہے یا نہیں خواہ خاک اور آنا  
 بایکدیگر بر روز عاشورہ جائز ہے ارشاد فرمائیے **بنیو اتوجرو جواب** جو کچھ مقتضائے  
 عزاداری شہداء ہو اور معین اوپر لکھا و ابکا ہر گاہ مستلزم کسی امر یا منکر شرع کا نہ ہو بجالانا  
 اور سکا جائز ہے ہوالعالم **سوال** ۱۷۸ چونکہ مسلمانان بنا براداسی نماز و عبادت کے بکثرت  
 ہر گاہ نقل مسجد کر مینا تے ہیں پس اس صورت بنا بر ترقی تعزیرت و گریہ و لکنا نقل تربت  
 حضرت امام حسین بنانا جائز ہے یا دوسرے طور پر اور بھی سنا ہے کہ آنحضرتؐ نے بعد  
 استماع خیر شہادت حسینؑ زمین پر انگلی سے نشان تربت امام حسینؑ بنا کر غم و الم فرمایا تھا  
 اس سبب سے بھی بعض لوگ نقل تربت بنانا جائز جانتے ہیں مطلع فرمایا جاوے بنیو اتوجرو  
**جواب** ضریح و تعزیر اور تربت بنانا بطریق متعارف جائز ہے اور موجب ثواب ہے  
 ہوالعالم **سوال** ۱۷۹ بروز عاشورہ مثل ہولی کے خاک اور آنا اور سر پڑانا جائز ہے یا نہ  
**جواب** جس فعل میں مشابہت ہنود کی لازم آوے اور اس سے اعتنا بکرا جاوے  
 ہوالعالم **سوال** ۱۸۰ اکثر مستورات پردہ نشین واسطے زیارت نقل ضریح یعنی تعزیر سید الشہداء  
 وقت شب امام بارہ وغیرہ میں جاتی ہیں نظر اونکی نامحرموں پر پڑتی ہے ایسی جا جانا  
 مستورات کا واسطے زیارت کے موجب ثواب ہے یا نہیں **جواب** صورت مرقومہ  
 میں اون عورتوں پر گناہ ہو گانہ ثواب ہوالعالم **سوال** ۱۸۱ ماہ محرم میں نشان و  
 روپیہ و پشتیرہ و ربودی ضریح و علم چڑھاتے ہیں اور دستور بیان کا یہ ہے کہ جامہ و  
 نشان تبصر فریش زیر ضریح و علم آجاتا ہے اور یا موسن مسکین کو دیا جاتا ہے اور

جو پوپ ہوتا ہے لاکھ ہزار امام بائو کو دیتے ہیں اور پشتیہ حجام وغیرہ کو تقسیم ہو جاتا ہے  
 یہ مسئلہ اکثر علما سے دریافت کیا گیا بدین نوع ارشاد کیا کہ مال امام ہے بنا کنندہ  
 مجلس عز اور سائندہ ضریح سید الشہداء کو مجاز اس امر کا نہیں کہ صرف اپنے میں لائے  
 یا مسکینان و محتاجان کو تقسیم کر دے مجتہد العصر کو اختیار ہے کہ یہ نائب امام اور وہ مال  
 امام ہے نائب کو مجاز صرف حاصل کہ نہ غیر کو جناب اس امر میں کیا فرماتے ہیں اور اگر  
 روپیہ کی شیرینی مٹکا کر مجلس عز اکرین اور جامہ سے فرش زیر علم و ضریح کرین و یا  
 روپیہ صرف تیار می ضریح کرین کچھ مخالفت شرع سے ہے یا نہیں مفصل ارشاد ہو  
 بینوا توجروا **جواب** اگر معلوم ہو کہ ملک کو کسی امر خاص میں منجملہ امور خیر کے صرف  
 کرنا مقصود ہے تو اسی امر میں صرف کرنا چاہیے والا ظاہر یہ ہے کہ ہر امر خیر و ثواب  
 میں اور سکا صرف ہو سکتا ہے ہوا العالم **سوال** کیا فرماتے ہیں ہادیان دین  
 مسبین سید المرسلین دربارہ بنائے تغزیہ کے اور اوسکی تعظیم و تکریم کرنے میں اور  
 برین قیاس علم حضرت عباس و جہولاعلیٰ الصغیر و دل و تابوت ائمہ حضرات علیہم السلام  
 میں مفصل ارشاد ہو بینوا توجروا **جواب** تغزیہ بنانا اور تعظیم اشیاء و مقوسہ کی جائز  
 ہے خصوصاً ہر گاہ موجب لبا ہون و باعث ثواب ہوگا ہوا العالم **سوال** کیا فرماتے  
 ہیں علمای دین اس مسئلہ میں کہ رسم اکثر ممالک بالخصوص ملک ہندوستان کا ہے  
 کہ جنازہ بادشاہ و وزیر اور حکام ذی اقتدار کا مثل سامان سواری اوٹکے عین حیات  
 کے یعنی باؤٹکے و نشان باقسام باجہ ہامی بانوحہ اوٹتا ہے اگر ہم بھی غریب و مظلوم حضرت  
 امام حسین علیہ السلام کا تابوت یا تغزیہ یا اسپ ذوالجنح اپنا سردار جانکر بنظر احترام  
 وافر و نگریم و لبا بقدر استطاعت و مقدور خود اسی طرح اوٹنا وین تو جائز ہے

یاسنین **جواب** تغزیہ کا اوٹنا ساستہ شنبیہ ذوالجناح و علم قیابوت کے جائز ہے  
 اگر مشتمل کسی اور نام شروع مثل باجا بجائیکے نہ ہو ہوالعالم **سوال** کیا فرماتے  
 ہیں علمای دین دربارہ بنانے تابوت جناب امام حسن علیہ السلام کے کہ اکثر لوگ  
 عشرہ محرم الحرام میں شکل تابوت بناتے ہیں اور اسپر رنگ شہاب کا بجای جن  
 چھڑکتے ہیں اور تمام تابوت پر تیر لگاتے ہیں اور ہر گلی و کوچہ میں پھراتے ہیں اسطو  
 پر تابوت بنانا درست ہے یا نہیں اور اگر گنا جاوے کہ واسطے بکا کے یہ شکل ہم بناتے  
 ہیں تو اذکار مصائب واسطے رقت اور وارفتگی کے کیا کم ہیں جو خواہ نخواہ یہ شکلین  
 قائم کیجاوین اور تغزیہ اور علم ہی ہر گلی و کوچہ میں پھراتے ہیں اور اسکے آئے متیر  
 سفد میں پڑھتے ہیں اور اکثر تصاویر مثل دلدل و ماہی وغیرہ کے تغزیوں اور علموں  
 میں بناتے ہیں اور مندی اور ڈولاحضرت قائم کانباتے ہیں اور گشت برزن اور  
 گلی میں کرتے ہیں اور باجا وغیرہ ہی ان سب چیزوں کے ساتھ ہوتا ہے آپکے نزدیک  
 گشت کرنا اور بنانا ان سب چیزوں کا کیا حکم رکھتا ہے اور جو صاحب یہ سب اعمال  
 بجالاتے ہیں اور ساستہ تغزیوں وغیرہ کے رہتے ہیں گندگار ہونگے یا ماجور بنو  
 تو جروا **جواب** تغزیہ اور علم اور تابوت اور گھوڑے کو شنبیہ دلدل بنانا جائز ہے  
 اور اگر موجب رقت ہو تو ثواب بھی حاصل ہوگا اور گشت کا مضائقہ نہیں البتہ باجا بجانا  
 اور بجانا اور سننا جائز نہیں ہے اور غیاسی اسبطر مطلقا اعتبار لازم اور تصور ذی روح  
 مثل ماہی و انسان و فرس بنانا جائز نہیں ہے ہوالعالم **سوال** دربارہ بنانے  
 تغزیہ و علم و تابوت و گشت کے حکم یہ ہے کہ درست ہے اور ایک جگہ اخبار الاحبا  
 میں مسئلہ چھڑ میں ارشاد ہوا ہے کہ جس فعل میں تشبیہ باہل ضلال یا کئی جاوے

اوس فعل کو ترک کر دینا چاہیے اب یہ عرض ہے کہ ہندو ڈول کنندہ یا کا کوچہ و بازار میں گشت کرتے ہیں اور گشتِ تغزیہ شبابہ ہوتا ہے اس باعث سے پہ اس مسئلہ میں قائل ہوتا ہے اور ہر گاہ کہ یہ نقلِ مخرجِ مبارک ہے تو اسکو گشت سے کیا سرور کار اور گشت میں بہت افعال نامشروع و لمو و لعب اشخاص کرتے ہیں چونکہ مستغنی بمحض طالبِ حق ہے اس باعث سے اس بارہ میں دوبارہ تکلیف دہ ہوا ہے مفصل ارشاد ہو کہ عمل مطابق ارشاد کیا جاوے **جواب** لمو و لعب اور افعال نامشروع کا بجالانا غیر جائز لیکن تغزیہ بطریق متعارف اوٹھانا اور گشت کرنا جائز ہے کہ اسمین تشبیہِ جنازہ لازم آتی ہے نہ تشبیہِ مراسمِ ہندو اور تشبیہِ ممنوع وہ ہے کہ بجالائے اوس فعل کو جو مختص باہل ضلال ہے نہ تشبیہِ افعال میں جو مشترک ہیں درمیانِ اہل حق و اہل باطل کے علاوہ یہ کہ جس صورت سے تغزیہ مسلمان بناتے ہیں اور جس طریقہ اور کیفیت خاص سے تغزیہ اوٹھاتے ہیں مرثیہ پڑھتے ہوئے اور ماتم کرتے ہوئے اور صورتِ اپنی اہل صیبت کی بنائے ہوئے اور جو کچھ متعارف ہے شیعوں میں وہ صورت بعینہ اور وہ کیفیت اور طریقہ بعینہ مراسمِ اہل ہندو سے نہیں ہے پس شبابہ معتد بہا حاصل نہیں ہوتی اور فی الحقیقہ شبابہ یعنی شبابہ قدرِ قلیل بعض خصوصیات افعال میں ممنوع نہیں ہو سکتی والا جنازہ میت مسلم بطریق متعارف اوٹھانا بھی ممنوع ہو جائے اسلئے کہ وہ بھی اپنے مردوں کا جنازہ اوٹھاتے ہیں ہوا العالم سؤل تغزیہ و علم واسطے گشت کے کہاران و مردمان ہندو سے اوٹھانا اور اسلئے ہاتھ میں دینا بوجہ اسکے کہ اس ملک میں کہاں مسلمان نہیں ہے درست ہے یا نہیں **جواب** ہنگامِ فردین مضائقہ نہیں ہے لیکن خاص تغزیہ و علم کو ہاتھ

نہ لگاوے ہو العالم <sup>۱۸۹</sup> سوال عارضی واسطے برآر کا مطلب تغریوں میں شب نہم عشرہ محرم  
 باندھنا اور امام باڑوں میں داخل کرنا اور بعد برآری کا مطلب بجائی اوسکے پڑی سیم ویا  
 طلا حسب مقدور تغریوں پر چڑھانا ویا علم وغیرہ امام باڑوں میں نذر کرنا جائز ہے یا نہیں  
**جواب** جائز ہے اگر بقصد تشریع نہ ہو العالم <sup>۱۹۰</sup> سوال گشت تغزیہ کہ حسین  
 باجا وغیرہ ہوشریک ہونا اگرچہ اوس شخص کو باجا وغیرہ سے کچھ سرور کار نہ ہو درست ہے  
 ویا ایسے مقاموں پر نہ جاوے بنیو التوجہ و **جواب** اگر توجہ و اصناف باجہ کی طرف  
 نہ کرے اور استماع اوس کا نہ کرے تو شرکت ہو سکتی ہے ہو العالم <sup>۱۹۱</sup> سوال سینہ زنی  
 ماتم امام مین ڈھول ویا نقارہ چوب سے بجانا جائز ہے ویا نہ اور دریافت طلب یہ بات  
 ہے کہ در حالت بنجودی سینہ زنی جائز ہے ویا بقصد ہی **جواب** غم سید الشہدائین  
 ماتم اور سینہ زنی باوجود اختیار ہی جائز ہے تاوقتیکہ بھجرات اور مشقت شدیدہ  
 کو نہ پہونچے اور باجا بجانا اور بجانا اور سنا جائز نہیں ہو العالم <sup>۱۹۲</sup> سوال جن تغریوں  
 میں شبیہ دلدل وغیرہ نصب ہوں اور ان فرائض کی زیارت کرنا اور مدد واسطے تیار کیے  
 تغریوں کے دینا اور ایسی فرائض کو ضرب مقدس مظلوم کر بلا قرار دینا جائز ہے یا نہ **جواب**  
 صورت مجسمہ حیوانی بنانا منع ہے اور اوس صورت کا بنانا بھی ممنوع ہے پس نصیحت  
 کرنی چاہیے کہ فرائض میں اسطور کی صورتیں بنائیں اور بر تقدیر سے کہ فرائض اس طور پر  
 بنی ہو پس کوئی امر ایسا نہ کرے کہ جو عرفا خلاف احترام ضرب مح ہو العالم <sup>۱۹۳</sup> سوال  
 عشرہ محرم میں حج چینی بجانا مولوی غلام حسنین صاحب مواعظ حسینیہ میں حرام فرماتے  
 ہیں اور جدول مشرف علیخان مین حج چینی بجانا جائز لکھا ہے اور عاصی نے بھی اس بارہ  
 میں مسئلہ جناب سید محمد تقی صاحب قبلہ مرحوم سے دستخط کرایا تھا اور جناب موصوف نے

اس طور پر ارقام فرمایا تاکہ چونکہ مخمخچنی داخل ساز سنین ہے بدین سبب بچانا اور سکا  
 جائز ہوگا اور چونکہ اس وقت اصل مسئلہ موجود نہیں ہے اس وجہ سے نقل مسئلہ غیر  
 ہے مگر مخمخچنی بچانے میں تال و گئے بھی ایک قسم کی خواہ مخواہ ہوتی ہے اس بارہ  
 ارشاد اقدس کیا ہے اور اگر ناجائز ہے تو باعث جواز مسئلہ سابقہ کا کیا ہے مفصل ارشاد ہو  
 بنیو التوجروا **جواب** حرمت مخمخچنی بچانے کی بطریق متعارف علی الظاہ ثابت نہیں ہے  
 لیکن چونکہ ترک میں احتیاط ہے لہذا مولوی غلام حسنین صاحب نے لکھا ہوگا ہوا علم  
**سوال** چوترہ واسطے رکعتیں صریح مقدس بروز عاشورہ محرم بنانا اور اسکو نام  
 چوک کتنا اور اسی عظمت کراضروریات ہے ویانہ اور اکثر اہل بہنود بھی امام باہ  
 و امام چوک بناتے ہیں اون امام بارون و امام چوکوں کی بھی عظمت کرا مناسب ہے  
 ویانہ بنیو التوجروا **جواب** مناسب ہے ہوا عالم **سوال** زیارت خراج  
 عورتوں کو اوس مقام پر کرنا کہ نظر اذنی نامحرمون پر پڑے جائز ہے اور انکے واسطے  
 ثواب ہے و یا داخل مصیبت ہونگی **جواب** اگر ایسے مقام پر ہوں کہ نامحرم  
 اونکو نہ دیکھیں اور عورت اونکی طرف نہ دیکھی بلکہ بصر کی طرف دیکھیں تو جائز ہے ہوا علم  
 از کتاب جدول مشرف علی خان مرحوم و مغفور  
**سوال** کیا داتے ہیں ہلماسی اہل شیعہ و اہل سنت دین باب کہ عشرہ محرم میں واسطے  
 گریہ و بکا کے ثنبتیہ تابوت حضرت امام حسین علیہ السلام بناتے ہیں اور واسطے گریہ  
 و تعزیت کے ایک تعزیر خانہ سے دوسرے عز خانہ میں لیجاتے ہیں اور بموجب حکم  
 بادشاہ اسلام کے یہ امر مروج ہے اور عایاسی بادشاہی اس امر پر مقرر ہوئے  
 ہیں اور تاکید الکید جانب بادشاہ اسلام سے مانعت ہوئی ہوگا کوئی رعایا سے صدور

ان اقسام میں سے ہر قسم میں مصدق فساد و فتنہ یا منہولس اگر کوئی اہل سنت و جماعت کے خلاف  
حکم حاکم شیعہ یا بولت پر کہ ایک جماعت فرقہ شیعہ جملہ رعایا سی بادشاہ اسلام سے بہ معیت  
ملازمان شاہی کہ واسطے حفاظت و انسداد و فساد کے مستعین ہوئے ہوں ایک ہ گڑ  
سے لئے جاتے ہوں کلوج اندازی کرے اور قف ڈالے تو مصدور اس حرکت سے  
مردم ہر اسیان تابوت بخیال ہتک عزت و آبروی خود اور بظاہر اہانت اور ہتک عزت  
شیعہ تابوت امام علیہ السلام استدعا کریں کہ بانی اس حرکت کو لبس پر ہونچاویں اور تشہیر  
کریں پس شرعاً جائز ہے یا نہ اور اگر بادشاہ اسلام بخیال اسکے کہ اس شخص نے نہایت  
ہتک عزت و ارسادت اور نسبت شیعہ تابوت سبط رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں  
لایا اور یہی حرکت خلاف حکم والی ملک ظاہر ہوئی اور وہ شخص اس حرکت ناشائستہ سے  
باعث مفسد و عظیم ہو اسیان تک کہ بولت و قریب بقتل و خون فیما بین ہو پوچھی نظر اور پران  
وجوہ کے کر کے بادشاہ اسلام مخیر ہے کہ اس شخص کو تشہیر دیا جائے یا دھمکی کرے یا استحقاق  
جو ہے کہ راسی بادشاہ اسلام میں مناسب و متصور ہو عمل کرے یا بادشاہ مخیر نہیں ہے  
ارشاد ہو بنیو التوجہ و اجواب قال اللہ تبارک و تعالیٰ وَمَنْ يُعْظِمُ شَعَائِرَ  
اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ یعنی جو شخص کہ تعظیم کرے ان چیزوں کی کہ علا  
و شعائر عبادت الہی سے ہیں پس وہ تقویٰ و پرہیزگاری و لوگنی ہے بنا بر این آیت  
کہ یہ جیسا کہ تعظیم نقل کعبہ معظمہ و روضہ منورہ طیبہ و تعلین مبارک اور مانند اسکے اوپر  
اہل اسلام کے لازم و مستحکم ہے اسی طرح تعظیم نقل ضرائح مقدسہ اہلبیت طاہرین اور  
نقل تابوت وغیرہ شعائر تعزیر داری کا فہ اسلام پر لازم واجب ہے اور اہانت اور سبکی  
منہج باستحقاق آنحضرت ہے اور اہانت آپ کی مستلزم اہانت جناب رسالت مآب ہے العیاذ باللہ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكْرَمَ أَوْلَادِي

فَقَدْ أَكْرَمَ مِنِّي وَمَنْ أَهَانَهُمْ فَقَدْ أَهَانَنِي يَنْفَعُ شَخْصٌ كَيْفَ تَنْظِيمِ كَرَمِ مِيرِ

اولاد کی پس تحقیق کہ تنظیم میری کی ہے اور جو کہ اہانت ان لوگوں کی کرے تو اہانت میری کی

پس جو شخص کہ مرتکب اہانت امور مذکورہ کا ہو تو تغیر اس کی بتاویں و نفی ملد اور اہانت

اوس شخص کی واجب و لازم ہے تا باعث عبرت دیگران اور موجب السداد و البواب فتنہ

و فساد ہو و الدالہ اسی **سوال** ۱۱۹۴ پارچہ نیلگون و سبز لباس مانتی قرار دیگر پہنا باعث

ثواب ہے و یا ناروا **جواب** اگر غرضی معصوم مین بقصد اطہار و مصیبت ہو تو نافرمانی

ثواب سے نہیں ہے ہو العالم **سوال** ۱۱۹۵ شب تیاوت مبارک بنانا اور مراسم خانبندی

بجالانا اور انبثازی و تنگ سر کرنا درست ہے یا نہ **جواب** شب تیاوت مبارک

بنانا اور مانند اس کے ہر گاہ اعانت بکار کرے بہتر ہے اور جناب اخذ علیہ الرحمہ لکھتے

ہیں کہ رعایت دامادی حضرت قاسم کتب معتمدہ مین نظر سے نہیں گزری ہو العالم

**سوال** ۱۱۹۶ ایام تغیرت امام علیہ السلام مین علموں کو اوڑھنا اور جابجا نقل کرنا اور

جلوس کا اسباب ہمراہ لیجانا اور تسن اور طنہ و غیرہ بجانا جائز ہے یا نہ بنیوا التوجس روا

**جواب** علم اوڑھنا اور اسباب جلوس ہمراہ لینا ہر گاہ معین گریہ و بکار پر ہو تو منع

نہیں ہے مگر بجانا طنہ و غیرہ کا جائز نہیں ہے ہو العالم

**فصل سوم در مسائل نوم عاشورہ و فاقہ روز عاشورہ**

**و اکثر رسوم ایام عشرہ وغیرہ کہ متعلق بدین مقام ارد**

**سوال** ۱۲۰۱ باتو کہ از ظلمت روز عاشورہ قبل وقت فاقہ شکنی کے حقہ پنیاد صورتیکہ



حقہ کشی مبطل صوم ہے جائز ہے یا نہیں **جواب** جسکے نزدیک دودھ تو مکمل  
صوم ہے اس کے نزدیک اگر استعمال اس کا قبل وقت فاقہ شکنی ہوگا تو فاقہ جو مستحب ہے  
صادق نہ آویگا ہو **العالم سنو ۱۲۰۱** ماقول العلماء رحمہم اللہ بروز عاشورہ اگر کوئی شخص عمدًا  
سور ہے تو گناہ ہے یا نہیں اور یہ روایت جو عوام بیان کرتے ہیں کہ عاشورہ محرم کو شخص  
سوئے گا بروز قیامت اس کی آنکھ میں رگ کی سلاخی پھیری جائیگی صحیح ہے یا نہیں  
**جواب** نوم بروز عاشورہ بطریق مصیبت زدگان گناہ نہیں رکھتا ہاں اگر کوئی  
شخص اس مصیبت کو کم جانے اور ازراہ عیش و عشرت سوئے تو خارج ایمان سے  
ہوگا ہو **العالم سنو ۱۲۰۲** کیا فرماتے ہیں علمای دین اس مسئلہ میں کہ بروز عاشورہ مصا  
وغیرہ یعنی ڈلی والی سچی و متباکو کمانا اور حقہ پینا قبل فاقہ شکنی جائز ہے یا نہیں بنیوا  
توجہ و **جواب** جائز ہے لیکن ثواب فاقہ نہ حاصل ہوگا ہو **العالم سنو ۱۲۰۳** آئیے  
مسئلہ دستخط فرمایا ہے پرچہ اخبار الاخبار میں کہ دامادی حضرت قاسم با فاطمہ کبری  
در بعض کتب معتبرہ منقول است و سابقاً بخدمت جناب سلطان العلماء و جناب  
علیہین مکان و جناب ممتاز العلماء رحمہم اللہ علیہم استفسار اس مسئلہ کا کیا تھا  
انکار فرمایا پس لعید کہ حضور نام اس کتاب کا مع فقرہ عبارت کے ارشاد فرماؤں  
**جواب** عقد نکاح حضرت قاسم کا ساتھ صاحبزادی حضرت امام حسین علیہ السلام  
کے بعض کتب معتبرہ میں مثل بیاض فخری اور محرق القلوب کے مرقوم ہے **العالم**  
**سنو ۱۲۰۳** بروز عاشورہ کہ صوم تمام روز کا ہے اور یہ بھی ہم جانتے ہیں کہ بعد عصر  
فاقہ شکنی کرنا چاہیے پس حقہ نوشی سے کیا نقصان ہوگا کسوا سطلے کہ کچھ روزہ  
واجبی نہیں ہے اور دودھ فاقہ کو باطل نہیں کر سکتا ہے کسوا سطلے کہ دھواں اشیاء

خود فی نہیں ہے اور روزہ بھی نہیں ہے صرف فاقہ ہے بنیو التوجروا **جواب** دہون  
 تمباکو کا بنا بر قول قوی مبطل صوم مثل آب و طعام ہے پس جیسا کہ اکل و شرب منافی  
 فاقہ ہے کہ استعمال سے اس کے ثواب فاقہ سے محروم رہیگا اسی طرح بیع استعمال  
 دو تمباکو کے اگرچہ بنا بر استحباب فاقہ گناہ نہ ہو **سوال** <sup>۱۲۰۷</sup> ہنسی سے  
 یہ سنا اور دیکھا کہ ہندہ زوجہ نیرید مومنہ تھی اور اب یہ سنا ہے کہ کافرہ تھی چونکہ اس نے بعد  
 شہادت امام حسین علیہ السلام نیرید کو نہیں چھوڑا اس واسطے پروردگار نے اس کے واسطے  
 ایک سانپ مخلوق کیا تھا کہ اس کا مردہ جنگل میں مدت مدید پڑ رہا اور وہ سانپ اس کے  
 مومنہ کے راستے گستاہا اور نیچے شمر گاہ کے راستے سے نکلتا تھا اور اسی طرح اس  
 راستے داخل ہوتا تھا اور مومنہ کے راستے پر کمد ہوتا تھا آیا مومن کو کیا اعتقاد رکھنا  
 چاہیے اور آپ کے نزدیک مومنہ تھی یا نہ بنیو التوجروا **جواب** اس کا مومنہ ہونا  
 مشہور ہے اور کفر اس کا اور قصہ مذکورہ کسی روایت میں نظر سے نہیں گزرا ہوا **سوال** <sup>۱۲۰۸</sup>  
 اگر بروز عاشورہ ایک مومن فاقہ کرے اس کی آنکھ سے آنسو جاری  
 نہون اور دوسرا مومن براسی جربان اشک کمانا کمانے پانی پیے اور آنسو جاری  
 ہون آیا اس کے فاقہ کا زیادہ ثواب ہو گا یا اس کی روٹی کھا کر رونے پر زیادہ ثواب  
 ہو گا **جواب** اگر قدر قلیل ہی اشک آنکھ سے نکلے حال فاقہ میں تو طاب ہوا  
 کرنا بہتر ہے ہوا **سوال** <sup>۱۲۰۹</sup> حضرت امام حسین علیہ السلام کے حب خمیے جلے  
 تھے تو انہیں کس قدر رنج جلالتا اگر رنج موجود تھا تو کیوں نہ کمایا اور کوئی گرسنہ  
 شہید ہے **جواب** کیفیت احقیقت امر مذکور معلوم نہیں اور یہ مضمون کسی  
 روایت میں نظر سے نہیں گزرا ہوا **سوال** <sup>۱۲۱۰</sup> ایک شخص غم جناب سید الشہدا

میں اس قدر ماتم کرتا ہے کہ بیہوش ہو جاتا ہے اور چپاتی میں خون کے فوارے چلتے  
 ہیں داخل ثواب ہے یا نہیں بعض لوگ مانع ہیں مگر بدون حکم جناب مجتہد العصر یہ بحث  
 موقوف نہیں ہوتی بنیو التوجروا **جواب** از روسی عمد و اختیار ایسا ماتم کہ باعث  
 جمع اور موجب غشی ہونے کرنا چاہیے ہو **العالم سنو ۱۲۰** سوال معرکہ کر بلا کون سن میں  
 ہوا اور اس سن سے آج تک یعنی ۱۲۹۰ ہجری تک کتنے سو برس ہوئے مفصل  
 ارشاد ہو بنیو التوجروا **جواب** بعضی روایات معتبرہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ شروع  
 ۱۲۰۰ ہجری میں اس جناب کی شہادت ہوئی ہے پس تا این زمان قریب بارہ  
 تیس برس کے ہوئے ہو **العالم سنو ۱۲۱** فائدہ شکنی محرم الحرام میں اکثر شہناہیں  
 خاک کر بلا سے کرتے ہیں اور پرچہ جامع المسائل میں دیکھا گیا کہ مٹی کبانا حرام ہے  
 اور مخالف مذہب بھی ملعنہ زن ہیں کہ خاک کر بلا حکم جناب نسید الشہداء علیہ السلام  
 رکعتی ہے سچ اس باب کے کیا ارشاد ہے بنیو التوجروا **جواب** فائدہ شکنی روز  
 عاشورہ جو آب سے کرے مگر بیا کر کو خاک شفا کھانی بقصد استشفاء بقدر اقل قلیل  
 جائز ہے **العالم سنو ۱۲۲** رقیہ نے یہ نذر مافی کہ لگ رہا مقصد لپڑا ہو تو ماتم شب  
 شب عاشورہ امام باڑہ میں بتی مومی چرب کو یکہ پر چڑھا کر روشن کرونگی اور تمام رات  
 ہر دو دست پر و بروی منبر لئے رہونگی و یا ہر منبر پر روشن کرونگی یا تمام شب بروز  
 عاشورہ استادہ رہونگی ایسی نذر کرنا اور اس قدر کی محنت شاقہ اختیار کرنا درست ہے  
 یا نہیں بنیو التوجروا **جواب** احوط یہ ہے کہ اسطر حکے امور شاقہ کی نذر نہ کریں اور  
 اگر کی ہے تو تا بمقدور او سپرد فاکرین ہو **العالم سنو ۱۲۳** غم امام انام شہید کربلا میں  
 باواز بلند و ناجائز ہے و یا ماتم غم بدل کرنا چاہیے مفصل ارشاد فرمائیے بنیو التوجروا

**جواب** روز آج از بلند غم من اوس جناب کے جائز بلکہ مستحب ہے اور ماتم کرنا بھی  
 راجح ہے جب تک کہ منہج مجروح و زخم و مشقت شدیدہ نہ ہو **سوال** طوق  
 و زنجیر آہنی و سیمی موافق سنت و بدھمی اطفال مومنین اور مومنین کو عشرہ محرم میں  
 پہنانا اور پہناؤ ہبیک بنام شہدای کر بلا و سقہ بننا و مانگنا جائز ہے یا نہ بنیوا تو جوا  
**جواب** یہ سب امور بہ نسبت اطفال کے جائز ہیں ہو **سوال** عشرہ محرم  
 یگانگت میں جیسا کہ فی زمانہ مستعار ہے تقسیم گوشت گری و بٹو وغیرہ جائز ہے یا نہ  
**جواب** اگر کوئی مانع شرعی نہ ہو تو جائز ہے ہو **سوال** شب عاشورہ عوام  
 الناس اس جوار میں پک چسبہ تہرہ نیت اور اکثر نیت کہ تمام عمر ہوتی ہے بنتے ہیں  
 اور انہیں اکثر ہنود بھی ہوتے ہیں اور نہایت محنت و مشقت اٹھاتے ہیں بننا جائز  
 ہے یا نہیں مفصل ارشاد فرمائیے بنیوا تو جوا **جواب** مکلف اگر اوس سے  
 اقتباب کرے تو اولیٰ ہے ہو **سوال** عشرہ محرم المکرم میں پیہ وغیرہ کیلنا  
 جیسا کہ فی زمانہ مستعار ہے کہ وقت گشت لغز یہ اکثر اشخاص جو اس فن کو جانتے  
 ہیں کیلنتے ہیں جائز ہے اور اوسکی جانب متوجہ ہونا و تماشا دیکھنا چاہیے یا نہ بنیوا  
 تو جوا **جواب** حرکات لہو و لعب سے اقتباب اولیٰ ہے خصوصاً ہمراہ لغز یہ  
 ہو **سوال** کوڑی و چاول و لونگ سیمی وغیرہ تعزین پر وقت گشت بنظر  
 خیرات پہنکنا اولیٰ نا جائز ہے بنیوا تو جوا **جواب** ترک امر مذکور اولیٰ ہے  
 ہو **سوال** ربیع الاول میں روز ولادت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
 و سلم و ذی الحجہ میں بروز غدیر و شہ بان میں شب چہارہ ہم نشان کڑا ہوتا ہے و طعام  
 وغیرہ بطور تواضع مومنین کیا جاتا ہے اور شب چہارہ ہم شعبان بروز ولادت امام انام

علیہ الصلوٰۃ والسلام تشبازی وغیرہ چڑھتے ہیں لہذا امیدوار ہے کہ یہ طریق از روئے شریع شریف درست ہے یا نہ اور کرنیوالان افعال کا ماخوذ ہے یا ماحوز مفصل ارشاد ہوا اور مرد نشان

سے علم ہے جسطور پر لشکرون میں ہوتا ہے **جواب** تشبازی داخل ہوا و لعیب ہے

ترک اوسکا مکلفین کو کرنا چاہیے اور اطعام مومنین مستحب ہے پس ثواب اسکا جس امام

علیہ السلام کی طرف ہدیہ کر لگیا بہتر ہوگا اور نشان وغیرہ استادہ کرنا اگر بدوان نیت تشریع

ہوا اور کوئی مانع شرعی نہ ہو جائز ہوگا ہوا العالم <sup>۱۲۱</sup> **سوال** محفل منوود شریف جو اہل خلافت

برپا کرتے ہیں اور حال ولادت باسعادت رسول خدا وغیرہ اپنی کتابوں سے پڑھتے

ہیں شامل ہونا باعث ثواب ہے یا نہیں **جواب** اگر وہ ان شریک ہونا مستلزم ارتکاب

کسی امر نامشروع کا مثل استماع مدح و شتم ان الملبیت رسول خدا نہ تو فضائل نہ بدیہی عالم

**سوال** ہذا از کتاب جدول مشرف علی خان مرحوم

**سوال** حضرت شہر بانو کو ذوالجناح کس جگہ لگیا تھا اور پر کب چند عرصہ کے تشریف

لائیں مینو اتوجروا **جواب** روایات حال حضرت شہر بانو میں مختلف وارد ہوئی ہیں

بعض ان سے دلالت کرتی ہیں اس معنی پر کہ وہ جنابہ سوارہ ذوالجناح جاتی تھیں یہاں تک

کہ دیسی فرات پر پہونچیں اور اپنے کو دریائے دالا اور بعضی روایت سے ایسا دریافت

ہوتا ہے کہ کسی جزیرہ میں پہونچیں اور اصل روایت یہ ہے کہ آپ اسیران حرم محترم

میں تھیں اور بھر اسی ملک شام کو گئیں ہوا العالم

**فصل چہارم در مسائل نذورات ائمہ اطہار و بعض**

**سوال** متعلق ایام عشا شہرہ

**سوال ۱۲۱** کیا فرماتے ہیں علمای دین دین مسئلہ اگر کسی عورت نے محل حرام کا گرایا ہو اور بعد اسکے اوس عورت کا عقد کر دیا کسی اور شخص سے آیا وہ عورت سہنک کہا سکتی ہے یا نہیں **جواب** جو سہنک مذکر کرتے ہیں اگر او کی نیت ایسے شخص کو سہنک کہلانے کی ہو تو کہا سکتی ہے والا نہیں کہا سکتی ہو **سوال ۱۲۲** فاتحہ دلائل ائمہ اطہار علیہم السلام کی یا کسی اموات کا بطور رسم ہندوستان لینے کا ناما سامنے رکھ کر سورۃ فاتحہ و دیگر سورۃ کلام اللہ پڑھتے ہیں اور بعد اسکے یہ کہتے ہیں اسی خداوند تعالیٰ ثواب اس کلام کا اور اس طعام کا روح مقدس فلان معصوم علیہ السلام یا فلان میت کو پہونچے اور اوس کھانے کو بزرگ سمجھتے ہیں کہ اس پر فاتحہ معصوم علیہ السلام کا ہوا ہے یہ شکل جائز ہے یا نہ اور اوس طعام کی بزرگی کرنی چاہیے یا نہ اس صورت میں تحفہ ثواب حضرات معصوم علیہ السلام یا کسی مومنہ کی خدمت میں پہونچتا ہے یا نہیں اگر یہ شکل جائز نہیں ہے تو شکل جواز حسب شرع ارشاد ہو مفصل از روی حدیث و کلام مجید کے دستخط فرمائیے کہ اکثر فرقہ وہابیہ اسکو ناجائز بلکہ بدعت سمجھتے ہیں **جواب** یہ طریقہ خاص اگر بغیر تشریع ہو تو جائز نہ ہوگا لیکن امر شرعی یہ ہے کہ سورہ ہامی قرآن کو پڑھ کر یا کھانا مومنین کو دیکر ثواب اسکا اگر اروح مقدسہ حضرات کے لئے ہدیہ کرے یا کسی میت مومن کو بخشے تو بہت ثواب ہوگا ہو **سوال ۱۲۳** کیا فرماتے ہیں علمای دین اس مسئلہ میں کہ ولد الزنا طعام نذر جناب فاطمہ زہرا کا سکتا ہے یا نہیں منیہ ازجہ و **جواب** اگر وہ شخص مومن ہو اور مالک طعام اجازت دے تو کہا سکتا ہے ہو **سوال ۱۲۴** ظاہر الیک طوائف مسلمہ مومنہ کے پاس بجز وجہ جرم کے اور کوئی صورت آمدنی کی حلوک نہیں ہوتی اور اوسنے کچھ طعام بطور نیاز خدا یا رسول اشرف الانبیاء و ائمہ ہدیہ کیا

کیا تو اوس طعام کا کما ناسادات مومنین کو جائز ہے یا نہ **جواب** تاوقتیکہ لقین نہ ہو  
 یہ طعام مال حرام سے نہیں کیا گیا ہے اوس طعام کا کما ناجائز ہے **سوال** ۱۲۲۵  
 جس جاکہ مجلس جناب سید الشہداء علیہ السلام پر ہوا اور وقت نماز داخل ہو پس تا موقوفی  
 تاخیر کرنا اسی نماز میں موجب جرم ہے یا نہیں بنو التوجہ و **جواب** وقت فضیلت  
 میں نماز کا اور اگر افضل ہے پس اگر خوف گزرنے وقت فضیلت کا ہو تو نماز کو مقدم  
 کرے **سوال** ۱۲۲۶ **سوال** ۱۲۲۷ **سوال** ۱۲۲۸ **سوال** ۱۲۲۹ **سوال** ۱۲۳۰ **سوال** ۱۲۳۱  
 علیہ السلام ہمراہ سرکاری شہداء اور عبدالکرامہ سرطہ کو شہر ملعون کا حدیث میں وارد ہے  
 یا نہیں جنہر کتاب مقبرہ میں یہ قصہ مسطور ہے حضور کیا فرماتے ہیں **جواب** کوئی  
 روایت مقبرہ مضمون مذکور نظر قاصر سے نہیں گزری **سوال** ۱۲۳۲ **سوال** ۱۲۳۳ **سوال** ۱۲۳۴  
 معلیٰ اور مشاہدہ ائمہ و انبیاء خصوصاً آنحضرت معلّم افضل ہیں مرتبہ میں یا زمین کعبہ شریف  
 اگر یہ افضل ہیں تو وحدیث یا بوجہ دلیل ارشاد ہوا اور جو روایت کہ غلامتہ المصائب  
 میں فضیلت کر بلائی معلیٰ میں کعبہ پر مرقوم ہے صحیح ہے یا نہ بنو التوجہ و **جواب**  
 بعض احادیث فضیلت زمین کعبہ میں وارد ہیں اور بعض فضیلت زمین کر بلائی  
 معلیٰ میں پس دونوں کو افضل جاننا چاہیے باقی طبقات زمین سے اور ترجیح دینا  
 اون احادیث میں ضرورت نہیں رکھتا اور نہ اوسکے تکلیف ہو کہ ہے **سوال** ۱۲۳۵ **سوال** ۱۲۳۶  
**سوال** ۱۲۳۷ **سوال** ۱۲۳۸ **سوال** ۱۲۳۹ **سوال** ۱۲۴۰ **سوال** ۱۲۴۱ **سوال** ۱۲۴۲ **سوال** ۱۲۴۳  
 اکثر رواج ہے کہ جب حاضری جناب عباس علم دہر کی کرتے ہیں تو **سوال** ۱۲۴۴  
 خورش کے اون لوگوں کو بلاتے ہیں جو حقہ نہیں پیتے گو وہ لوگ نماز نہیں پڑھتے  
 اون لوگوں کو نہیں بلاتے جو حقہ پیتے ہیں اور اسی نماز سچا گناہ کرتے ہیں **سوال** ۱۲۴۵  
 خورش طعام مذکور کے واسطے حقہ پینے والوں کے شرعاً کیا حکم ہے **جواب** جو مالک

طعام ہے اسے اختیار ہے کہ جس فرقہ مومنین کے کلمائیکے نذر کرے ہو سکتی ہے اور سوامی اس کے کہ جن کے کلمائیکے وہ اجازت دے جب نذر اور لوگ غیر مازون انہم میں کھا سکتے لیکن صاحب طعام کو تدرین طعام مومنین متقین کا مقدم کرنا اولیٰ ہے اور تبرہ غیر متقی سے ہوا عالم <sup>۱۲۹</sup>سوال قبل تولد سے نیک کی والدہ نے بدرگاہ حنّٰلِ جن والنس کے یہ منت مانی اور نذر کی کہ جب فرزند میرا پرورش ہو کر جوان ہو اور جو کچھ تجارت یا نوکری سے پیدا کرے اور کما چالیسواں حصہ ہمیشہ نذر و نیاز ائمہ حضرات دیا کرے چنانچہ جب مراد پوری ہوئی تو اس کے فرزند نے اسی حساب سے بموجب منت و نیاز اپنی والدہ کے مبلغ و شل روپیہ نیاز کے نکالے تو اب علمائے اس میں کیا ارشاد فرماتے ہیں کہ ان مبلغ کو علماء وہ مجالس و نیاز و حاضری کے کسی دیگر کا خیر میں کہ مسجد میں مندرش چٹائی وغیرہ کا بناوے مسجد کی شکست و ریخت کی مرمت کرادے مرنے کا سنا ہے یا نہیں **جواب** صورت مرقومہ میں جس طرح نذر کی تھی اسی مصرف میں صرف کرنا چاہئے ہوا عالم <sup>۱۳۰</sup>سوال مسلمان مرد و زن اہل مذہب و یا خلافت مذہب محمود کے پاس نوکرا ہیں مگر پابند صوم و صلاۃ نہیں ہیں اور محمود کو یہ گمان ہے کہ نیت غسل وغیرہ اون کو نہیں معلوم مگر بوقت غسل تمام اعضاء اچھی طرح آب سے پاک کرتے ہیں پس یہ اشخاص کمانا نذر و نیاز روزمرہ کا پکا سکتے ہیں یا نہ **جواب** اگر عقائد اسلام کہتے ہوں تو اس لئے کمانا مذکورہ پکوا سکتے ہیں ہوا عالم <sup>۱۳۱</sup>سوال زنا کار و مافوق جن و نفسہ کہ ظاہر انجاست اس کے ہاتھ وغیرہ میں نہ ہووے درشتگی و جنگلی طعام نذر ائمہ روزمرہ



کر سکتی ہیں یا نہیں مفصل ارقام فرمائیے بنیاداً تو جو **جواب** جائز ہے ہوا عالم  
**سوال** ۱۲۳۲ کیا فرماتے ہیں علمائے دین میں درین مسئلہ کہ دسویں محرم کو تعزیر  
 امام باڑہ میں رکھا گیا اور دو گنڈہ رات باقی رہی بہت لوگ سو جاوے بسبب ماتم  
 اور روٹیکے آیا گناہ صغیر ہے یا کبیرہ **جواب** شب عاشورہ کو خواب کرنا جائز  
 حرام نہیں ہوا عالم **سوال** ۱۲۳۳ احتیاط طعام مذورات حبیبہ کہ ہندوستان میں متعارف  
 ہے اسی طور پر لازم ہے یا نہ اور از جملہ احتیاط اس طویل احتیاط کی جاتی ہے کہ حیوت  
 طعام مذورات کھاتے ہیں اور ہاتھوں میں کہ لوٹ طعام ہوتا ہے اوس ہاتھ سے  
 دوسری ہتھی مثل غذا وغیرہ نہیں چبوتے اور احیاناً اگر چپولیا تو جس طعام کو چپولیا  
 اوسکو بھی داخل نذر سمجھتے ہیں یہ امر درست ہے یا بے اصل **جواب** تقسیم  
 کرنا طعام نذر کی اور جو امور کہ موافق احترام ہیں بحال ناقباحت نہیں رکھنا بلکہ مشرہ متبک  
 کہ اوس فعل خاص میں قصد تشریع نہو یا کوئی فعل ناشروع نہو ہوا عالم **سوال** ۱۲۳۴ سابق  
 ماہ رمضان المبارک میں ایک مسئلہ دربارہ روغن و شیر وغیرہ مس کردہ ہندو معرفت  
 مولوی سید محمد علی صاحب روانہ خدمت بابرکت کرچکا ہے بیان اکثر اشیاء مثل روغن  
 زرد و یاہ و شکر وغیرہ ساختہ مسلمان ممکن نہیں اور اکثر مومنین یہ وسعت نہیں کہتے  
 کہ اوسکا انتظام کسی طور پر ممکن ہو پس معرف ان اشیاء کا کمانے وغیرہ و نذر و نیا انکہ  
 دین میں ہوتا ہے اس صورت میں آغا احمد صاحب بہبانی اجازت اشیاء مذکورہ میں  
 فرماتے ہیں اور کلام اللہ شریف میں بھی وارد ہے لا یكلف الله نفسا الا  
 وسعہا اور نقل استفتاء یہ **سوال** در ہندوستان ہمہ چیز ہارا کا فرمی سازند  
 و میفرشتہ خصوصاً روغن و شیر و شیرینی حتی کہ قلعی گرہم ہندو اندھ ہر چند تلاش میکند

مسلمان بہم سپرد درین جا چہ حکم است **جواب** اجتناب از نجاسات مہالکمر واجب است  
 و در حال ضرر رسیدن و عدم امکان لازم نیست ہوا العالم **جواب** حال ضرورت میں  
 استعمال شئی نجس اکلاً و شراباً جائز ہے لیکن ضرورت سے مراد یہ ہے کہ اگر جان بلب ہو  
 اور سوای اوس شئی نجس کے اور کسی پاک چیز سے جان بچنا ممکن نہیں ہے تو وہ  
 جائز ہو جائیگی یا زمان تقیہ وغیرہ ہو کہ اگر نجس کا استعمال نہ کر لگا تو خوف ہلاکت یا ضیاع  
 مال ضروری یا بہتک حرمت ہوگی اور مانند اسکے امور ضروریہ میں سے کوئی امر در پیش  
 ہو تو وہ جائز ہوگی والا فلا ہوا العالم **سوال** طعام نذر نیاز حضرت عباس علیہ السلام  
 دیگر ائمہ علیہ السلام ولد الزنا اور کثیر اور غلام و قوم شیخ و دیگر اقوام مسلم غیر مذہب یا اہل  
 مذہب اور وہ لوگ جو عقیدہ نماز نہ منوں اور زنا کرتے ہیں اور جنب و عائض و نفسہ کھاتے  
 ہیں یا نہیں اور در حالت جنابت وغیرہ نیاز اوس طعام پر یہ لوگ دیکھتے ہیں یا نہیں  
 اور نیاز میں سورہامی کلام اللہ پڑھے جاتے ہیں **جواب** سوای مرد و زن شیعہ  
 مذہب کے اور کسی کو نہ دے اور شیعہ نہیں سے نماز گزار اور صالحان کو مقدم کرنا چاہئے  
 اگرچہ حرم نماز اور اگرچہ دل الحلال ہو نا اور سکنا ثابت نہوا اور اگرچہ جنب و عائض ہو بشرطیکہ نادر  
 نے او نہیں سے کسی کی تخصیص نہ کی ہو والا وہ خاص مقرر ہوگا لیکن جنب و عائض کو  
 اجتناب اوسکے کہنا غیص اور اوس پر فاتحہ پڑھنے سے بہتر ہے ہوا العالم **سوال** عزا  
 جناب امام حسین علیہ السلام و شہیدان کربلا میں ماتم کنا اور سر و سینہ پٹینا جائز ہے  
 یا گناہ بینوہ و الجور و **جواب** اگر حد جرم و زخم کو نہ پہنچے اور موجب ایذا سی شدید  
 الم شدید نہ تو جائز ہے بلکہ اوس میں امید ثواب ہے ہوا العالم۔

از کتاب فیض مستطاب جدول مشرف علیہ النضا

## مرحوم و محفوظ

سوال ۱۲۳۷ شربت یا وہ طعام کہ حسب رواج اس ملک کے فاتحہ جناب امام حسین علیہ السلام یا حضرت عباسؓ و دیگر معصومین کا اُسپر دستے بہن کمانا اور اسکا حالت جنابت میں مصالقتہ رکھنا ہے یا نہیں مفصل ارشاد ہو بنیاداً توجہ واجباً مطلق اکل و شرب حالت جنابت میں مکروہ ہے اور ترک اکل ایسے طعام کا اولیٰ تر ہے ہوا عالم <sup>۱۲۳۸</sup> سوال اگر کوئی کافر کوئی چیز نقد و جنس وغیرہ نذر جناب ائمہ معصومین علیہ السلام کرے کہ کمانا اور اسکا پکا کر تقسیم ہوا اور دوسرے شخص کو زر نقد وغیرہ دے اور کہدے کہ اسکا کمانا پکا کر تقسیم کر اگر وہ شخص اس زر و جنس کو مومنین و محتاجین کو نقد تقسیم کرے تو درست ہے یا نہ بنیاداً توجہ واجباً احاطہ یہ ہے کہ بموجب کہنے ملاک کے عمل کرے ہوا عالم فقط

لے تے لے تے لے تے لے تے

SALAH JUNG ESTATE LIBRARY	
(Oriental Section)	
URDU PRINTED BOOKS:	
Accession No.	.....
Subject	.....

قطعات تواریخ کتاب طهیر المومنین از ابتدای  
 سنیالیف تا سنی اختتام مبارک انجام ریخته قلم  
 بلاغت قم مورخ بعیدیل جناب فطسید عبدالجلیل  
 صاحب بگلر می شم مار هروی برادر عظم زاد حضرت مؤلف

مرحوم مغفود

بسم الله الرحمن الرحيم انه وهب قاده عليم سلا  
 صلى الله على اشرف الرسل احمد وآله ابدًا سلا

تاریخ تالیف کتاب

آل احمد داخ والار تبلا م  
 کرد جمع این کتاب مطاب  
 سال تالیفش قم کردم خلیل  
 کونبر بدو اوقت مشهور شد  
 هر که دیدش قلب او پر نور شد  
 نزد باری سسی او مشک کور شد  
 ۱۲۹۱ هجری

تاریخ آغاز انطباع

کرد آل سید چاپ تالیف پدر  
 سال آغاز طبع برخوان امی دل  
 ماند تا یادگار زیر افلاک  
 وی ابر عظیم یاد از این دو پاک  
 ۱۳۰۱ هجری

# تاریخ ختم الطبع

شد چاپ پی افاده شیخ و شاب  
بس نادر و مقبول بشد طبع کتاب  
السلامه هجری

المستند که کتاب نایاب  
سال انجام طبع گفتم خلیل

جزاهم الله الفاتح خیر الجزاء  
س ۱۳۳

## قطعه تاریخ ختم الطبع از نتیجه فکر شیخ علام حیدر رضا

### ارشاد بگرامی

باطرز نکو بسی مسائل شد طبع  
زیر چاپ خلاصه المسائل شد طبع  
السلامه هجری

این نسخه چه عمده رسائل شد طبع  
ارشاد پی سال الطبع بعش گفتم

## قطعات تاریخ الطبع کتاب ظهیر المومنین المعروف

## مجموعه احمدی از سید اولاد حیدر صاحب ق بگرامی

### متوطن قصیه کو آتھے ضلع آره

از جان و دل مودیر گشتگان سرع  
تاسع خود متابعت حاکمان سرع  
از به نقش فرون شده تاب توان سرع

آن سید آل احمد فله آشیان که بود  
از حسن اعتقاد همه عمری نمود  
مجموعه رسائل دینی چو جمع کرد

<p>آن نایب امام زمان علیه السلام</p>	<p>شد در پشت مفتی بهر آن شرع کاریکه شد شروع پی پیر و آن شرع کو شمع طوره هست پی سالکان شرع ایمان شرع روح و دل شرع جان شرع از روی علی و داد چو نو شیر و آن شرع شمع حیرم دین گل بوستان شرع احسن آن شدند همه پیر و آن شرع ای زنده باز ذات تو روح روان شرع مطبوع شد چو لوح دل عاشقان شرع کلاک ساروان شده مثل زبان شرع احکام بهمانی گم کردگان شرع</p>	<p>هنگام طبع آن نرسیده که حیف او آل سعید این سعیدش تمام کرد صحت گرفت باز از آن بهنگام دین آن نایب امام مسمی رسول حق اسکندر اوست از پی تسخیر ملک دین دانشقان خدا با و طریق از خفیف لطف خویش چو گردش طالع این کار از تو آید و مردان چنین کنند آخر تحسین ب نهادند بر طبع ای فوق بهر سال چو کردیم غور آورد سال طبع رقم ساخت بر لوح</p>	
	<p>الضیاء</p> <p>نسخه کیسیا عید مثالی تو نشسته متفکین نوشتن سال</p>	<p>طبع شد این رساله زیبا بهتر از رخ طبع کردیم منکر</p>	
<p>تاریخ انطباع از نتیجه فکر خباب میر چون حسین جعفری</p>	<p>بهترین همه اسباب و وسائل شد طبع خوش کتابی که دهد نفع بسائل شد طبع نسخه سهلتر از جمله رسائل شد طبع دفتر حاوی احکام و مسائل شد طبع</p>	<p>بهر دستن را شد و محول نقشا تا چه از مجتهد افتد غرض مستفتی هندیان را بلب و لوجه خودشان اینک ای صفتی امرع سالش زیر و شمشاد دست</p>	

صحیح نامہ کتاب ظہیر المؤمنین المعروف بمعجم واحد							
صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۳	مَحْمُود	مَحْمُود	۴۶	۱۷	کعبتین	کعبین
۲	۶	ہدایت	ہدایت	۴۷	۲	دیو جاوید	دیو جاوید
۲	۶	نہایت	نہایت	۴۷	۳	پانی	پانی
۲	۶	الارشاد	الارشاد	۴۸	۷	فضیلت	فضیلت
۳	۱۲	افقہ	افقہ	۴۸	۱۹	عزما	عزما
۳	۱۸	ہایت	ہایت	۵۱	۱۶	اور وہ دونوں	اور وہ دونوں
۳	۱۸	افاضتہ	افاضتہ	۵۲	۱۵	حسیل	حسیل
۴	۴	نہا	نہا	۵۵	۷	ما بقای	یا بقای
۴	۱۶	از گریان	بر گریان	۵۵	۸	ضرور	ضرر
۵	۱	لیا	کیا	۵۶	۷	حسبہ	جز
۶	۱۹	ایوبہ	ایوبہ	۵۸	۱۱	مطر	مطر
۷	۴	استعمار	استعمار	۵۸	۱۹	وصو	وصو
۸	۱۶	از مضاف	آب مضاف	۶۱	۷	با	یا
۸	۱۶	آپ	آپ	۶۳	۱۵	کما وین	کما وے
۹	۱	جنس ہنوگا	جنس ہنوگا	۶۷	۱۲	اگر نواز	اگر تمام نما
۱۰	۲	آپ	آب	۶۸	۱۷	عشائین	عشائین
۱۰	۱۶	جاری	آب جاری	۷۱	۱۴	جست	جست
۱۰	۱۷	کاکہ	کا	۷۷	۶	مصلی مکان	مکان مصلی
۱۱	۱	نزاح	نزح	۷۸	۷	پر	بر
۱۱	۱۳	انتزاح	تنزاح	۷۹	۴	مسجد و نمین ہی	مسجد بن نمین
۱۱	۱۸	گلابہ	گلابہ	۸۰	۸	ظاہر	ظاہر
۱۶	۱	یہ رطوبت	یہ رطوبت	۸۰	۹	قطع	قطعہ
۲۴	۱۱	ترہوئے نجاست	ترہوئے نجاست	۸۱	۲	ایا	یا
۳۳	۴	الخصوص	الخصوص	۸۲	۹	مقتدہ	مقتدہ
۳۳	۱۷	بالترتیب	بالترتیب	۸۲	۱۵	مقتدہ	مقتدہ
۳۵	۹	پانی ظاہر	پانی ظاہر	۹۰	۱۲	ساتہ	ساتر
۳۵	۹	آب ظاہر	آب ظاہر	۹۱	۱۱	سٹر	ستر
۳۶	۱۳	باسنتی	یاسنتی	۹۱	۱۲	سٹر	ستر
۰	۰	۰	۰	۹۳	۱۶	بیاری	بیاری

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۵	۱۲	ہائی	پیشی	۱۲۵	۱۸	قائمت	قائمت
۹۸	۷	فروخت	درخت	۱۲۸	۱۱	ملبٹ	ملوٹ
۹۸	۱۱	مرد	مزد	۱۳۳	۶	لستویہ	لستویہ
۱۰۲	۶	بایع	بایع	۱۳۴	۱۶	قائم	قائم
۱۰۳	۴	لرسول	رسول	۱۳۵	۱۰۹	لواٹل کے اور	اور زرافل کے
۱۰۳	۵	الصلاح	الصلوۃ	۱۳۵	۱۰	تنوط	قنوت
۱۰۳	۸	قد قامت	قد قامت	۱۳۵	۱۵	مین	مین
۱۰۳	۳	قد قامت	قد قامت	۱۳۶	۱۷	باقریہ	یاقریہ
۱۰۶	۸	بالشترج	بالشترج	۱۳۶	۱۸	بالاختصار	بالاختصار
۱۰۷	۸	فی زمانہ	فی زمانہ	۱۳۷	۶	سہی حکم	سہی حکم
۱۰۹	۳	مشائق	تثاق	۱۳۸	۲	پرنہ گوسے	پرنہ گوسے
۱۰۹	۱۲	یا محققین	با محقق	۱۳۸	۶	ومسائل	مسائل
۱۱۰	۱۳	راس	راست	۱۳۹	۷	نہ چین	پہ چین
۱۱۰	۱۷	مین البیان	عن البیان	۱۴۰	۱۱	مخبر	مخبر
۱۱۱	۱۷	قضایا	قضا	۱۴۰	۱۳	جائز	حاکم
۱۱۱	۱۸	تفصیل	تفضل	۱۴۰	۱۹	پس	پس
۱۱۳	۹	تعلیم	تعلیم	۱۴۰	۱۹	پس	پس
۱۱۵	۱۳	کبھی	کبھی	۱۴۳	۵	دیکھنے	دیکھنے
۱۱۷	۳	مقروہ	مقروح	۱۴۴	۱۰	ہونا ہی	ہونا ہی
۱۱۷	۱۸	پس وہ	پس	۱۴۴	۱۷	بعد	بعد
۱۱۹	۱۷	مصلیٰ پر	مصلیٰ پر	۱۴۵	۹	نماز	نماز
۱۲۰	۷	اداکہ نا	اداکہ نا	۱۵۰	۰	محمد الرسول	محمد الرسول
۱۲۰	۱۳	صواب	نواب	۱۵۳	۱۲	کرے	کرے
۱۲۳	۵	فتائی	فتائے	۱۶۰	۶	فحش	فحش
۱۲۳	۱۰	وتیرہ	وتیرہ	۱۶۳	۱۳	کتاب	کتاب
۱۲۳	۲	علیک	علیکم	۱۶۴	۱۴	بصورت	بصورت
۱۲۴	۱۱	ماست	راست	۱۶۴	۱۸	لس	لس
۱۲۴	۱۲	راس	راست	۱۶۵	۱۵	تفصیل	تفصیل
۱۲۴	۱۷	رکنا	رکنا	۱۶۶	۱۶	پل عہد	پل عہد



صفه	سطر	غلط	صحیح	صفه	سطر	غلط	صحیح
۱۶۷	۹	کے تی	کسنے				
۱۶۸	۱	الرسول	رسول	۱۹۳	۳	مفطرات	مفطرات
۱۶۸	۶	منہ	منہی	۱۹۳	۱۳	مفطر	مفطر
۱۶۹	۲	تیمنا	تیمنا	۱۹۳	۱۵	مفطر	مفطر
۱۶۹	۲	یا احتیاط	با احتیاط	۱۹۳	۱۹	مفطر	مفطر
۱۶۹	۱۹	اطباع	اتباع	۱۹۳	۱۰	مفطرات	مفطرات
۱۷۰	۱	قوت	قوت	۱۹۴	۱۹	نمیرین	نمیرین
۱۷۰	۱	ظاہر اس	ظاہر اس	۱۹۵	۲	تقطیر	تقطیر
۱۷۰	۱۷	انگریزی پر	انگریزی میں	۱۹۵	۴	تقطیر	تقطیر
۱۷۵	۱۱	اوس	راس	۱۹۵	۵	مفطر	مفطر
۱۷۵	۱۲	الد	آلہ	۱۹۵	۶	تقطیر	تقطیر
۱۷۶	۲	بر آتی	پر آتی	۱۹۵	۱۴	حب	حب
۱۷۷	۹	باز تدار	باز تدار	۲۰۱	۸	قبیل	قبیل
۱۷۸	۱۸	بخشا	بخشا	۲۰۲	۲	بیدار ہی تا صبح	بیدار رہتا صبح
۱۷۹	۱۳	فاعل و مفعول	فاعل و مفعول	۲۰۲	۵	قریب	قریب
۱۸۰	۵	نسیبہ	نسیبہ	۲۰۳	۱	مفطرات	مفطرات
۱۸۰	۸	تشبیہ	تشبیہ	۲۰۳	۳	مفطر	مفطر
۱۸۱	۱	تو بہ کہ	تو بہ کی	۲۰۳	۱۶	تغیر	تغیر
۱۸۳	۶	رائ	رائ	۲۰۴	۱۶	تغیر	تغیر
۱۹۶	۱۶	سباع	شیاع	۲۰۵	۱۰	جائز	جائز
۱۸۷	۳	محل	محل	۲۰۷	۱۶	معاصی	معاصی
۱۸۸	۷	حش	حش	۲۰۷	۱۸	نذر واحد	نذر واحد
۱۸۹	۱۳	مفطر	مفطر	۲۰۹	۱۳	قصر	قصر
۱۸۹	۱۴	مفطر	مفطر	۲۱۵	۳	باز	باز
۱۸۹	۱۵	مفطر	مفطر	۲۱۶	۱۸	تقطیر	تقطیر
۱۹۰	۴	غین	غین	۲۱۸	۸	از	از
۱۹۰	۱۰	مفطر	مفطر	۲۱۹	۱۵	تو انگری	تو انگری
۱۹۱	۳	مفطر	مفطر	۲۲۶	۶	یضا عفن	یضا عفن
۱۹۱	۴	روزہ کشا	روزہ نہ کیا	۲۲۶	۱۷	جائتا ہو	جائتا
۱۹۱	۸	سوال ۱۳	سوال ۱۳	۲۲۶	۱۷	بدیشتہ	بدیشتہ
۱۹۱	۱۲	قول	بند قول	۲۲۷	۷	بتضییح	بتضییح

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۳۰	۱۵	مسئلہ کا	مسئلہ	۲۹۶	۱۹	موید	مؤید
۲۳۶	۷	عتبات	عتبات	۲۹۷	۱	موید	مؤید
۲۳۹	۲	زار کو	زار کا	۲۹۷	۱۳	فرامی	فرامی
۲۴۲	۱۸	مجتہد	مجتہد کو	۲۹۸	۱۵	بالافتاق	بالافتاق
۲۴۳	۵	لوولسب	لوولسب	۳۰۱	۱۳	عن	عن
۲۴۵	۲	اور قوت	اور قوت	۳۰۲	۱۳	قوت	قوت
۲۴۹	۱۷	اوسکے	اوسکی ہو	۳۰۴	۱۸	اوسے	اوسے
۲۵۰	۴	لبد	لبد	۳۰۶	۱۹	کاپانسو	کے پانسو
۲۵۰	۱۱	ظاہر	ظاہر یہ	۳۰۷	۸	بالعوم	بالعوم
۲۵۱	۲	مستور	مستور	۳۰۷	۹	روانگی	ادانگی
۲۵۲	۱۹	نہین	نہین پائی	۳۰۹	۱۳	ایلا	ایلا
۲۵۸	۱۱	پاس	پاس	۳۰۹	۱۶	ایلا	ایلا
۲۵۸	۱۵	فرص	فرص	۳۰۹	۱۷	ایلا	ایلا
۲۵۸	۱۹	مقروضہ	مقروضہ	۳۱۰	۱۰	ایلا	ایلا
۲۶۳	۱۱	لموکل	لموکل	۳۱۱	۱	ایلا	ایلا
۲۶۶	۸	المعقوضۃ	المعقوضۃ	۳۱۱	۳	ایلا	ایلا
۲۶۹	۱۶	ازدواج	ازدواج	۳۱۱	۱۶	اور	اگر
۲۷۲	۹	ویا اہل	ویا اہل	۳۱۵	۴	بہی	اور بہی
۲۷۳	۷	المشہور	عند المشہور	۳۱۵	۵	لونڈن	لونڈیون
۲۷۷	۱	محرّم	محرّم	۳۱۷	۱۵	بارسہ	یارسہ
۲۷۹	۱۵	رشد	رشد	۳۱۹	۲	اعم کے	اعم کہتے
۲۸۰	۳	شبائش	شب باش	۳۱۹	۵	ادسیوقت	حبوقت
۲۸۱	۴	بیج	بیج	۳۲۵	۶	کوئی	کوئی حالت
۲۸۲	۲	موید	مؤید	۳۲۵	۶	موید	مؤید
۲۸۲	۷	موید	مؤید	۳۲۵	۱۲	بارسہ	یارسہ
۲۸۲	۱۵	اخوان	اخوال	۳۲۸	۷	نہ	نہ
۲۸۲	۱۷	اخوان	اخوال	۳۳۰	۱۰	دانتگی	نادانتگی
۲۸۸	۳	نافذ	نافذ	۳۳۵	۵	عنایت	انابت
۲۸۸	۱۹	ستی	نہ ستی	۳۳۵	۸	موید	مؤید
۲۹۳	۱۲	ازلا	اراذل	۳۳۶	۸	پیز	پیز
۲۹۶	۱۵	موید	مؤید	۳۳۷	۵	لنص حدیث	لنص حدیث

۳۳۹	۹	نیزت	میت	۳۹۲	۱۱	طاف	طاف	۳۳۹
۳۳۹	۱۸	میتوالتویرا	چوالتویرا	۳۹۳	۱۱	میتوالتویرا	میتوالتویرا	۳۳۹
۳۳۰	۱۳	قظام	قظام	۳۰۰	۱۴	الهی و نعمت	الهی و نعمت	۳۳۰
۳۳۵	۱۰	قتیل	قتل	۳۰۰	۱۹	نشیع	نشیع	۳۳۵
۳۵۲	۸	کر	کرے	۳۰۱	۲	نشیع	نشیع	۳۵۲
۳۵۵	۴	جیرہ	جیرہ	۳۰۱	۴	پہر	پہر	۳۵۵
۳۵۹	۱۱	دیکھا	دیکھا	۳۰۲	۶	قنم	قنم	۳۵۹
۳۶۱	۲	حسینہ	حسینہ	۳۰۳	۳	انام علیہ	انام علیہ	۳۶۱
۳۶۱	۴	اخراب	احزاب	۳۰۳	۴	استخوان	استخوان	۳۶۱
۳۶۱	۱۵	حسینہ	حسینہ	۳۰۳	۴	کھجڑہ	کھجڑہ	۳۶۱
۳۶۱	۱۴	فالکدہ	قاعده	۳۰۳	۱۸	صواب	صواب	۳۶۱
۳۶۲	۲	موید	مؤید	۳۰۳	۲	بخشے	بخشے	۳۶۲
۳۶۲	۴	موید	مؤید	۳۰۵	۶	العیاذ	العیاذ	۳۶۲
۳۶۴	۶	زینب نے	نے	۳۰۴	۱۵	پیشتر	پیشتر	۳۶۴
۳۶۵	۱۰	مستقی	مستقی	۳۱۰	۳	کرمشرف	کرمشرف	۳۶۵
۳۶۶	۳	صورت	در صورت	۳۱۰	۵	رنہ	رنہ	۳۶۶
۳۶۶	۸	اشی میں نے نیک	اشی میں نے نیک	۳۱۱	۳	بارگا	بارگا	۳۶۶
۳۶۸	۳	شہر چورائی	چورائی کر	۳۱۱	۱۰	برٹ	برٹ	۳۶۸
۳۶۲	۱۱	الهی	الهی کا ہے	۳۱۱	۱۰	خٹا	خٹا	۳۶۲
۳۶۴	۱۶	برس	برس تک	۳۱۱	۱۸	جواب قراب	جواب قراب	۳۶۴
۳۶۵	۹	میت کا	اور میت کا	۳۱۲	۱۳	یہاں شکار استوع	یہاں شکار استوع	۳۶۵
۳۶۶	۱۸	لواپ	بارچہ	۳۱۶	۱۴	امہ سلسلہ	امہ سلسلہ	۳۶۶
۳۸۰	۶	میتوالتویرا	میتوالتویرا	۳۲۱	۲	اوسکو	اوسکو	۳۸۰
۳۸۱	۱۴	میتوالتویرا	میتوالتویرا	۳۲۱	۱۵	موجبہ	موجبہ	۳۸۱
۳۸۲	۱۱	امام ٹانگ	امام ٹانگ	۳۲۳	۴	سب اسلام	سب اسلام	۳۸۲
۳۸۲	۱۵	دارمیتوالتویرا	دارمیتوالتویرا	۳۲۳	۱۳	مقیدہ	مقیدہ	۳۸۲
۳۸۳	۱۱	میتوالتویرا	میتوالتویرا	۳۲۳	۱۴	العیاذ	العیاذ	۳۸۳
۳۸۵	۸	طرفے	طرف	۳۲۶	۱۸	پیشترہ	پیشترہ	۳۸۵
۳۸۶	۳	سب	شک	۳۲۴	۱	پیشترہ	پیشترہ	۳۸۶
۳۸۶	۱۴	کتر	کترین	۳۲۹	۳	مستقی	مستقی	۳۸۶
۳۸۷	۱۳	دنیرو	دنیر	۳۲۹	۶	فعال	فعال	۳۸۷
۳۸۹	۴	آجرا	آجرا	۳۳۰	۱۴	حسینہ	حسینہ	۳۸۹
۳۸۹	۵	المسکائی	المسکائی	۳۳۲	۱۹	العیاذ	العیاذ	۳۸۹
۳۹۰	۵	انہمت	انہمت	۳۳۳	۱۴	مستقی	مستقی	۳۹۰
۳۹۰	۹	نی	من	۳۳۰	۱۱	بوجہ	بوجہ	۳۹۰
۳۹۰	۱۲	پس	پس بجای	۳۳۱	۲	جب	جب	۳۹۰
۳۹۳	۱	ان لہ	ان لہ	۳۳۱	۹	علماہی	علماہی	۳۹۳
۳۹۳	۴	دلقاعہ	دلقاعہ	۳۳۳	۸	طیع	طیع	۳۹۳





